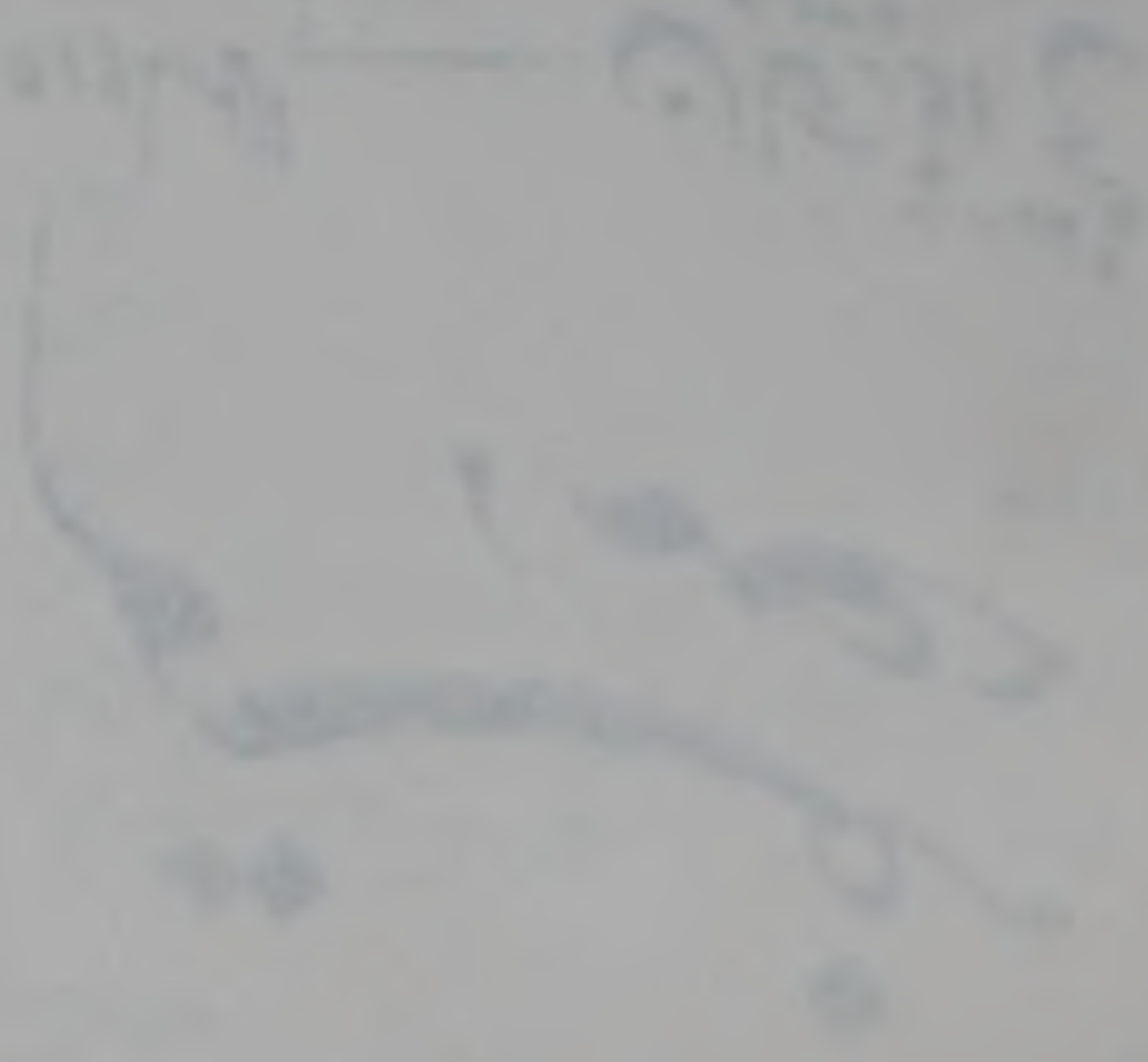

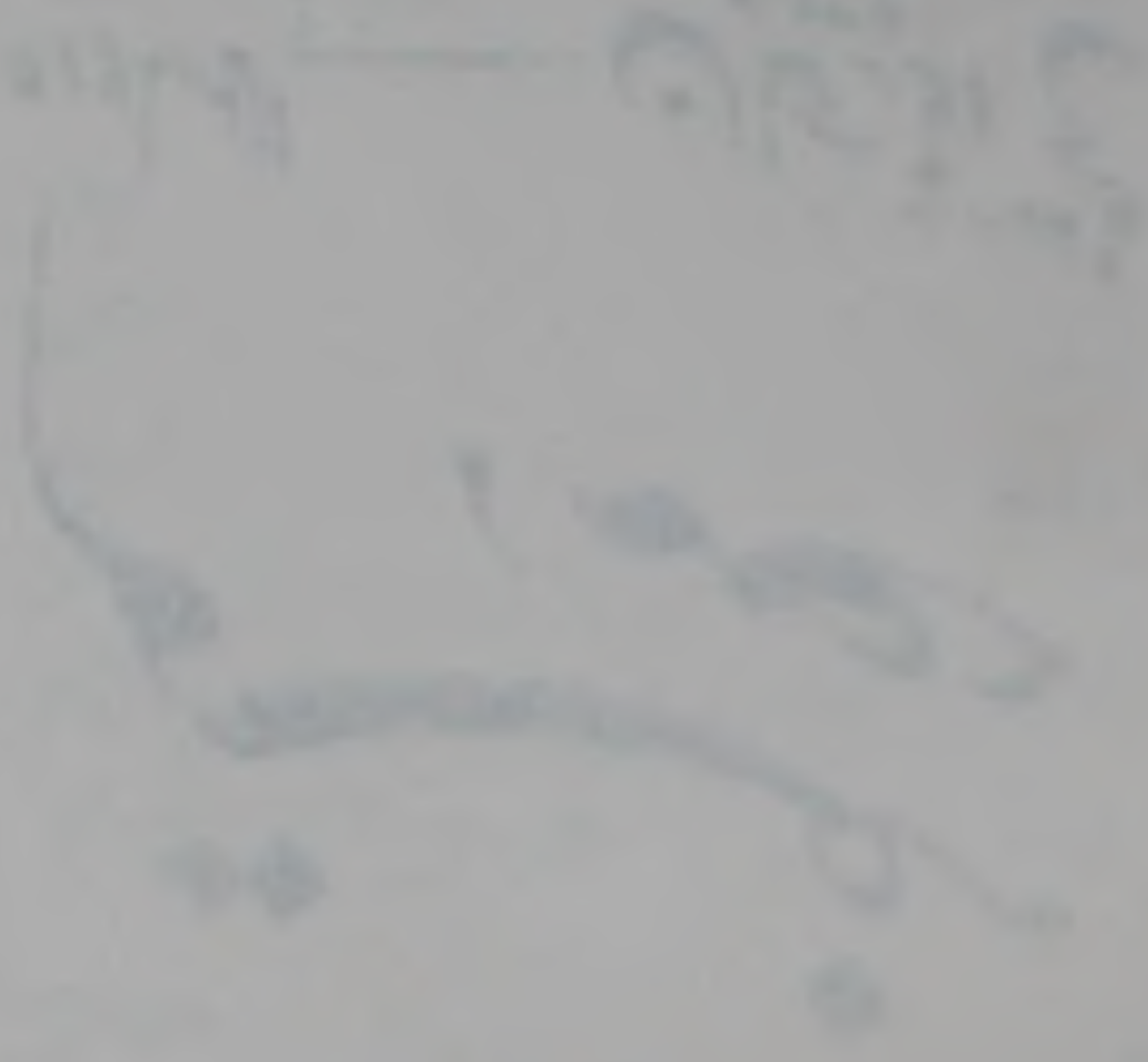

10
Ghaur 11 78

سلسلۂ نشریات جامعہ عثمانیہ

فتوح البلدان

تالیف

احمد بن یحییٰ بن جابر الشہیر بالبلاذری
(المتوفی سنہ ۲۷۹ھ)

جزو دوم

ترجمہ

مولوی سید ابو النجر صاحب مودودی
رکن سررشتۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

سنہ ۱۳۵۹ھ م سنہ ۱۳۵۰ف م سنہ ۱۹۴۰ء

دار الطبع جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No. 456934
Date 30-5-03
SRINAGAR

297.01
س ف 26

فہرست مضامین

فتوح البلدان جزوِ دوم

حصۂ ہفتم: فتح آذربیجان ——— الاساورہ صفحات ۳ تا ۸۲

فتح آذربیجان ۳
فتح الموصل ۱۱
شہرزور و صامغان۔ دراباز ۱۴
جرجان و طبرستان اور اُن کی نواح ۱۶
فتوح اضلاع دِجلہ ۲۵
تعمیر شہر بصرہ ۳۴
الاساورہ اور الزُط کا معاملہ ۷۵

حصۂ ہشتم: اضلاع اہواز ——— کرمان صفحات ۸۵ تا ۱۰۰

اضلاع اہواز ۸۵
اضلاع فارس و کرمان ۱۰۰
کرمان ۱۰۸

حصۂ نہم: سجستان ——— فتوح سند صفحات ۱۱۳ تا ۳۰۴

سجستان اور کابل	۱۱۳
غراسان	۱۲۹
فتوح السند	۱۷۶

حصۂ دہم: تعلیقات صفحات ۲۰۷ تا ۲۵۶

خراجی زمینوں کے احکام	۲۰۷
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عطاء کی ابتدا اور اس کا نظام	۲۱۱
خاتم	۲۳۴
نقود	۲۴۰
خط	۲۵۰

ضمیمۂ فہارس از صفحہ ۱ تا صفحہ ۱۱۲

فہرس قبائل و اسماء رجال (از الف تا ی) ۱ تا ۴۹
فہرس اسماء الرواۃ والفقہا (از الف تا ی) ۵۰ تا ۷۲
فہرس اسماء مواضع و امم (از الف تا ی) ۷۳ تا ۱۱۲

حصه ہفتم

فتح آذربیجان ـــــ الاساورہ

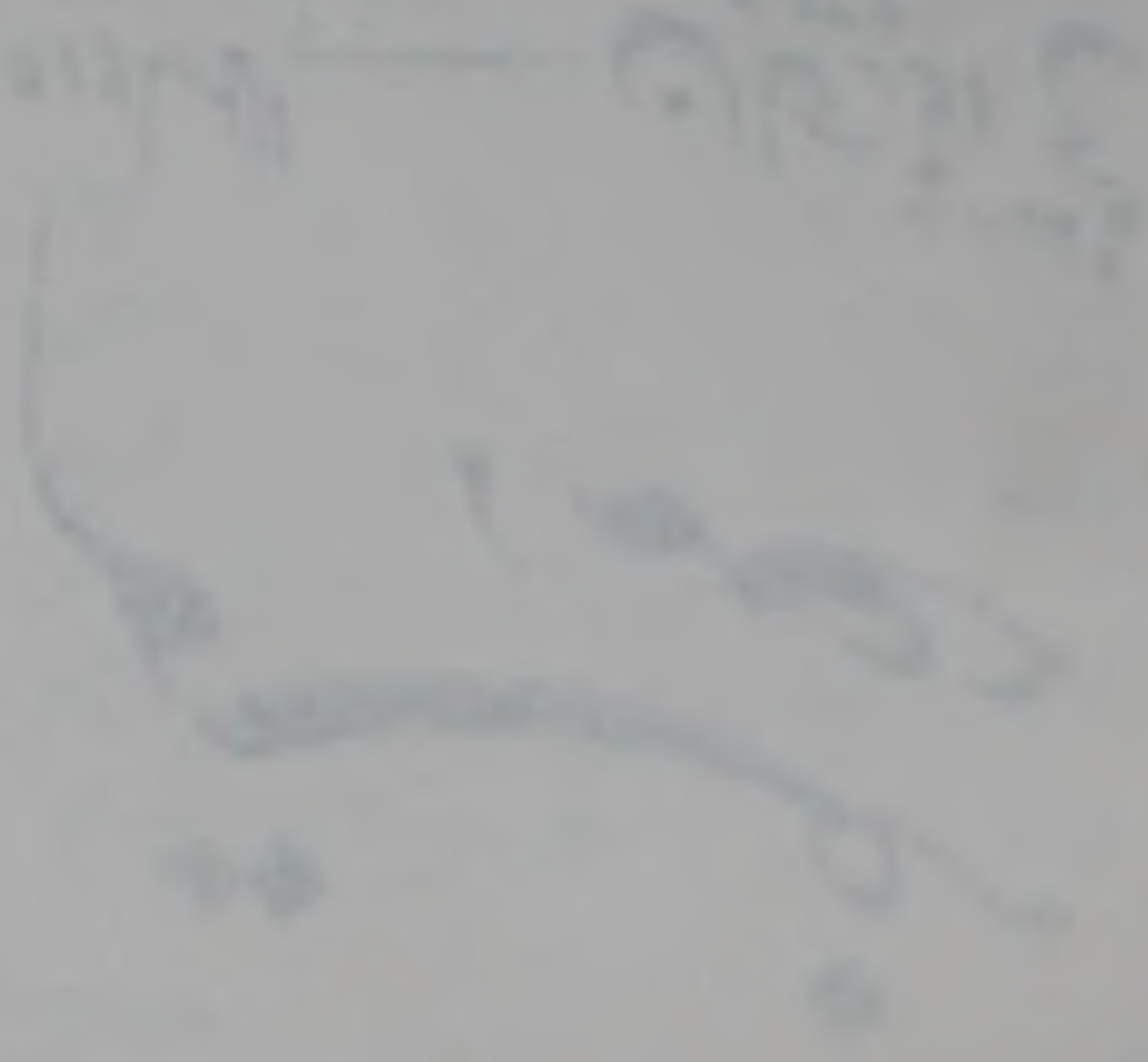

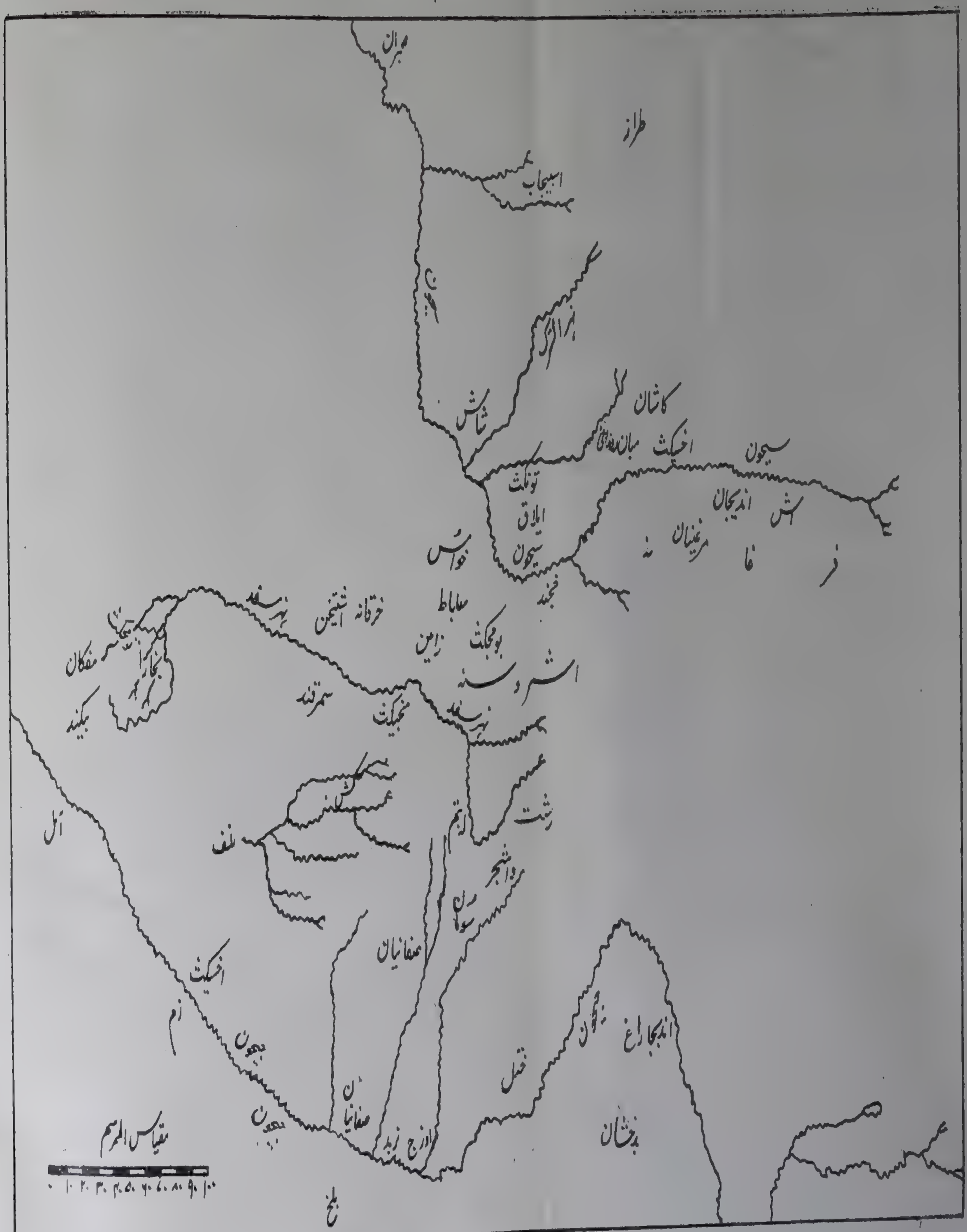

ماوراء النهر

مقابل صفحه (۳)

فتح اذربیجان

ہم سے الحسین بن عمر الاردبیلی نے کہا، اور ان سے واقد الاردبیلی نے بڑے بوڑھوں کے حوالے سے بیان کیا کہ :—
المغیرہ بن شعبہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کی جانب سے الکوفہ کے والی ہو کے آئے۔ ان کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے نام اذربیجان کی ولایت کا پروانہ تھا۔ المغیرہ نے وہ پروانہ حذیفہ کے پاس بھیجدیا۔ حذیفہ اس وقت نہاوند میں یا اس کے قریب تھے۔ حذیفہ وہاں سے چل کے اردبیل آئے، یہ اذربیجان کا مستقر حکومت تھا۔ مرزبان یہیں رہتا تھا، اور اسی کے لیے یہاں خراج کی آمدنی وصول کی جاتی تھی۔ مرزبان نے ان سے جنگ کرنے کے لیے باجروان، میمذ، النشریر، سراۃ، الشیز، اور المیانج وغیرہ ۳۲۶
کے باشندوں میں سے سپاہی جمع کیے، چند روز مسلمانوں سے شدید جنگ کی پھر تمام اہل اذربیجان کی طرف سے آٹھ (اوقیہ) وزن کے آٹھ لاکھ درہم پر اِس شرط سے صلح کرلی کہ ان میں سے کسی کو قتل نہ کیا جائے، سبی نہ بنایا جائے، ان کا کوئی آتشکدہ

منہدم نہ کیا جائے، اور بلاسجان وسبلان و ساتروان کے کردوں کے مقابلے میں انھیں غیر محفوظ نہ چھوڑا جائے؛ اور خاصتہ اہل الشیز کو ان کی عیدوں میں زفن (: رقص) سے اور (اس موقع پر) جو اعمال وہ کرتے ہیں ان سے نہ روکا جائے۔

حذیفہ نے اس کے بعد موقان وجیلان پر حملہ کیا، اچانک ٹوٹ پڑے، اور ان سے خراج پر صلح کرلی۔

کہتے ہیں: پھر (حضرت) عمر نے حذیفہ کو معزول کردیا، اور عتبہ بن فرقد السلمی کو آذربیجان کا والی مقرر کیا۔ وہ الموصل سے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شہرزور سے، اس رستے جو ان دنوں 'معاویتہ الاودی' کے نام سے معروف ہے، یہاں آئے اور آرڈبیل میں داخل ہوئے۔ اہل آذربیجان کو برسر عہد اور نواح و مضافات کو برسر نقض پایا، حملہ کیا، کامیاب ہوئے، اور غنیمت لی۔ عتبہ کے ساتھ عمرو بن عتبتہ الزاہد بھی تھے۔

الواقدی اپنی اسناد سے روایت کرتا ہے کہ المغیرہ بن شعبہ نے آذربیجان پر الکوفہ سے سنہ ۲۲ میں دھاوا کیا، وہاں پہنچے، بزور فتح کیا اور خراج مقرر کیا۔

ابومخنف کے حوالے سے ابن الکلبی راوی ہے کہ المغیرہ نے آذربیجان پر سنہ ۲۰ میں حملہ کیا اور فتح کیا۔ پھر انھوں نے نافرمانی کی۔ الاشعث بن قیس الکندی نے ان پر حملہ کرکے حصن باجروان فتح کیا، اور انھوں نے الاشعث سے ویسی ہی صلح کرلی جیسی صلح المغیرہ سے کی تھی، جو آجتک قایم ہے۔

ابومخنف لوط بن یحییٰ کہا کرتا تھا کہ (حضرت) عمر نے آذربیجان کا والی سعد کو مقرر کیا، پھر عمار کو، پھر المغیرہ کو، اور دوبارہ پھر سعد کو۔ جس سال (حضرت) عمر نے وفات پائی، تمام امراء بلاد کو مدینہ مبارکہ آنے کو لکھا تھا، اسی وجہ سے سعد شوریٰ میں شریک ہوئے۔ (حضرت) عمر نے وصیت کی کہ جو خلافتہ پر قائم ہو وہ سعد کو ان کی حکومت پر واپس کرے۔

ابومخنف کے سوا دوسروں نے کہا ہے کہ (حضرت) عمر کی وفات

کے وقت الکوفہ پر ان کی جانب سے المغیرہ والی تھے۔ اپنے جانشین کو
وصیت کی کہ سعد کو الکوفہ کا اور ابوموسیٰ کو البصرہ کا والی کیا جائے۔ چنانچہ ۳۲۷
(حضرت) عثمان نے دونوں کو والی کیا مگر بعد کو معزول کردیا۔

مجھ سے المدائنی نے بیان کیا، ان سے علی بن مجاہد نے، ان سے محمد بن اسحٰق نے، اور ان سے الزہری نے، کہ: ـــــ اللہ نے جب مشرکوں کو نہاوند میں ہزیمت دی تو لوگوں نے اپنے اپنے شہروں کا رُخ کیا، صرف اہل الکوفہ، حذیفہ کے ساتھ تھے پھر اذربیجان پر حملہ کیا اور ایک لاکھ[1] (درہم) پر صلح کرلی۔

مجھ سے المدائنی نے کہا، ان سے علی بن مجاہد نے، ان سے عاصم الاحول نے، اور ان سے ابوعثمان النہدی نے، کہ: ـــــ (حضرت) عمر نے حذیفہ کو اذربیجان سے معزول کرکے عتبہ بن فرقد السلمی کو عامل کیا۔ عتبہ نے کپڑوں میں باندھ کے مٹھائی بھیجی، جب وہ مٹھائی ان کے سامنے لائی گئی، پوچھا: درہم ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں"۔ پوچھا: پھر یہ کیا ہے؟" کہا: سوغات ہے جو (عتبہ نے) تمھارے لیے بھیجی ہے۔ جب کھول کے دیکھا، کہا: اس کے پاس واپس کرو" اور عتبہ کو لکھا: اے ام عتبہ کے بیٹے! تو مٹھائیاں کھاتا ہے جو نہ تیری اپنی محنت کا پھل ہیں اور نہ تیرے باپ کی محنت کا" عتبہ نے کہا: میں ایک کام کو اذربیجان سے (حضرت) عمر کے پاس آیا، ان کے آگے اونٹ کے گوشت کے بوٹے رکھے تھے۔

مجھ سے المدائنی نے کہا، ان سے عبداللہ بن القاسم نے، اور ان سے فروہ بن لقیط نے، کہ: ـــــ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو الولید بن عقبہ بن ابی مُعیط کو اذربیجان پر عامل کیا اور عتبہ کو معزول کردیا۔ اہل اذربیجان نے نقض کیا، الولید نے سنہ ۲۵ میں ان پر حملہ کیا، عبداللہ بن شبل الاحمسی اس کے مقدمہ پر تھا۔ اس نے اہل موقان

[1] یہ غالباً نقل کی غلطی ہے۔ عبداللہ بن معاذ العنبری کی روایت میں، جو آگے آتی ہے، مال صلح کی مقدار آٹھ لاکھ (درہم) بیان ہوئی ہے۔

والبیر والطیلسان پر تاخت کی غنیمت حاصل کی: اور سبی بنایا۔ پھر اضلاع اذربیجان کے باشندوں نے صلح چاہی، اور اس نے ویسی ہی صلح کرلی جیسی صلح حذیفہ نے کی تھی

ابن الکلبی نے بیان کیا کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اذربیجان کا والی سماریۃ الخزاعی کو اور پھر الاشعث بن قیس الکندی کو مقرر کیا۔

مجھ سے عبداللہ بن معاذ العنبری نے کہا، ان سے ان کے والد نے کہا، ان سے سعد بن الحکم بن عتبہ نے، اور ان سے زید بن وہب نے کہ: ——— جب اللہ نے مشرکوں کو نہاوند میں ہزیمت دی تو اہل الحجاز نے اپنے حجاز کا اور اہل البصرہ نے اپنے بصرہ کا رستہ لیا۔ حذیفہ کے ساتھ اہل الکوفہ گئے وہ نہاوند میں ٹھیرے رہے، اذربیجان پر حملہ کیا، آٹھ لاکھ درہم پر انھوں نے صلح کرلی۔ عمر بن الخطاب رض نے انھیں لکھا: تم ایسے ملک میں ہو جہاں کی خوراک مردار اور لباس غیر طاہر ہے۔ تم وہاں کی کوئی چیز بغیر حلال کیے نہ کھانا، اور کوئی کپڑا بغیر پاک کیے نہ پہننا۔ اس سے ان کی مراد پوستین تھی۔

مجھ سے عباس بن ولید النرسی نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عاصم الاحول نے کہا، اور ان سے ابوعثمان النہدی نے، کہ: ——— عتبہ بن فرقد نے جب اذربیجان فتح کیا میں ان کے ساتھ تھا۔ عتبہ نے دو سفطین میں مٹھائی بھر کے ان کو چمڑے اور تمد سے منڈھا اور دونوں سفطیں اپنے غلام آزاد سحیم کے ہاتھ (حضرت) عمر کے پاس بھیجے۔ سحیم جب ان کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا: تو میرے پاس کیا لایا ہے؟ دینار ہیں یا درہم"؟ کھولنے کا حکم دیا، مٹھائی چکھی، کہا: اچھا غذا ہے۔ کیا یہ چیز تمام مہاجرین نے سیر ہو کے کھالی ہے"؟ اس نے کہا: نہیں؛ یہ صرف آپ کے لیے ہے"۔ اس پر انھوں نے عتبہ کو لکھا: اللہ کے بندے عمر امیرالمومنین کی جانب سے عتبہ بن فرقد کو۔ امابعد یہ نہ تیری کوشش اور مشقت کا پھل ہے، نہ تیری ماں کی کوشش و مشقت کا اور نہ تیرے باپ کی کوشش و مشقت کا۔ ہم ایسی کوئی چیز نہیں کھاتے جو تمام

۳۲

مسلمانوں کے گھروں میں کافی مقدار میں نہو"۔

مجھ سے الحسین بن عمرو اور احمد بن منیع الازدی نے کہا، اور ان سے اہل اذربیجان میں سے بڑے بوڑھوں نے، کہ: ـــــ الولید بن عقبہ، اذربیجان آیا۔ الاشعث بن قیس اس کے ساتھ تھا۔ الولید نے واپسی کے وقت پر الاشعث کو اذربیجان کا والی کیا۔ اہل اذربیجان نے نقض کیا۔ الاشعث نے الولید سے کمک چاہی۔ الولید نے اہل الکوفہ میں سے جیش عظیم سے اس کی مدد کی۔ الاشعث بن قیس نے پیچھے پیچھے پر ان کا تتبع کیا، اور ویسی ہی صلح پر فتح کیا جیسی صلح پر حذیفہ اور عتبہ بن فرقد نے فتح کیا تھا؛ وہاں عربوں میں سے اہل العطاء و اہل الدیوان کو آباد کیا اور ان کو حکم دیا کہ لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔ پھر سعید بن العاصی والی ہوا۔ اس نے اہل اذربیجان پر حملہ کیا اور اہل موقان وجیلان پر چھاپے مارے۔ ناحیۂ ارمن اور بلوان کرج میں بہت سے ارمن اور اذربیجانی اس سے جنگ کرنے جمع ہوئے، سعید نے ان کی جانب جریر بن عبداللہ البجلی کو بھیجا، جریر نے ان کو ہزیمت دی اور ان کے سردار کو پکڑ کے قلعہ باجروان پر سولی دی۔ کہا گیا ہے کہ ان ۳۲۹
حملوں میں الشماخ بن ضرار الثعلبی اور بکیر بن شداد بن عامر، راکب اطلال[1]، سعید بن العاصی کے ساتھ تھے۔ الشماخ نے بکیر کی نسبت کہا ہے:

وَغُنِيتُ عَنْ خَيْلٍ بِمُوقَانَ أَسْلَمَتْ ۔۔۔ بُكَيْرَ بَنِي الشَّدَّاخِ فَارِسَ أَطْلَالِ

تو موقان کے اس لشکر سے بے نیاز ہوگیا جس نے قبیلۂ شداخ کے شہسوار بکیر کو، جو اطلال کا راکب تھا، دشمنوں کے سپرد کر دیا تھا۔

بکیر، بنی کنانہ سے تھا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں بکیر نے ایک یہودی کو یہ شعر کہتے سنا اور اس کو قتل کر دیا:

وَأَشْعَثَ غَرَّهُ الْإِسْلَامُ مِنِّي ۔۔۔ خَنَوْتُ بِعِيرِ سِيهِ لَيْلَ التَّمَامِ

وہ کہ پھٹے حالوں میں تھا اور میرے اسلام نے اس کو دھوکے میں رکھا تھا اسی کی دلہن کے ساتھ چودھویں کی رات کو میں نے خلوت کی۔

---

[1] اطلال ایک مشہور گھوڑا ـــــ ابن دُرَید، ص ۱۰۶

پھر (حضرت) علی ابن ابی طالب نے الاشعث کو اذربیجان کا والی کیا۔ وہ جب یہاں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اہل اذربیجان میں بہت سے اسلام لے آئے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں، عربوں میں سے اہل العطاء والدیوان کی ایک جماعت آذربیل میں آباد کی، اور ایک مسجد بنائی جسے بعد کو وسیع کیا گیا۔

حسین بن عمرو نے کہا مجھے واقد نے خبر دی، کہ: ــــ جس زمانے میں عرب اذربیجان پر خیمہ زن تھے ان کے اہل و عیال مصرین والشام سے اذربیجان کی طرف نکل کھڑے ہوئے، جس کو جہاں جگہ ملی آباد و متصرف ہو گیا۔ ان میں سے بعض نے عجمیوں سے زمینیں خریدیں، اہل القریٰ نے ان نو واردوں کی پناہ لی اور ان کے کاشت کار بن گئے۔

حسین نے کہا: وَرثان ایک پل تھا جیسے پل وحش اور ارشق کے ہیں، یہ دونوں پل بابک خرمی کے زمانے کی تعمیر ہیں۔ ورثان، مروان بن محمد بن مروان بن الحکم نے بنوایا، اس کی زمین لائق کاشت بنائی اور محفوظ و محصون کیا اور اس کو اپنی جائداد بنالیا، بنی امیہ کی جائدادیں جب ضبط ہوئیں تو یہ جائداد بھی ضبط ہوئی اور ام جعفر زبیدہ بنت جعفر بن امیرالمومنین المنصور کو جاگیر میں دیدی گئی، اس کے کارپردازوں نے اس کی دیوار ڈھادی۔ پھر تھوڑے ہی دن بعد اس کی مرمت اور تجدید کی گئی۔ الورثانی اس کے موالی میں سے تھا۔

راوی نے کہا: بَرزَند ایک قریہ تھا۔ الافشین حیدر بن کاؤس نے، کہ امیرالمومنین المتصم باللہ کی طرف سے اذربیجان، ارمینیہ و ابجل کا عامل تھا، کافر بابک سے محاربہ کے زمانے میں یہاں چھاؤنی چھائی اور اس کو قلعہ بند کیا۔

کہتے ہیں: المراغہ کا نام اقراہرود تھا۔ مروان بن محمد نے، جو ارمینیہ و اذربیجان کا والی تھا، موقان و جیلان کی مہم سے واپسی پر اس کے قریب پڑاؤ کیا، یہاں بہت لید تھی، مروان کے جانور اور اس کے ساتھیوں کے جانور گھاس پر لوٹتے تھے، اس وجہ سے لوگ کہنے لگے: اتیوا قریۃ المراغۃ (چلو جانوروں کے لوٹنے کی بستی میں چلیں) بعد کو لوگوں نے قریہ حذف کر دیا

گردیا اور المراغہ کہنے لگے۔ اہل مراغہ مروان کے پاس پناہ گیر ہوئے مروان نے اس کو بنوایا' اس کے عاملوں اور کارپردازوں نے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا' بزرگ داشت کے سبب یہاں لوگوں کی کثرت ہوگئی اور یہ آباد ہوگیا۔ بعد کو بنی امیہ کی دوسری جاگیروں کے ساتھ یہ علاقہ بھی ضبطی میں آیا اور امیرالمومنین الرشید کی بیٹیوں میں سے کسی کو دیدیا گیا۔ جب ابوجناء الازدی' اور صَدَقہ بن علی۔ ازد کے غلام آزاد' نے بغاوت کی اور فساد برپا کیا' اور خزیمہ بن خازم بن خزیمہ الرشید کی خلافت میں ارمینیہ واذربیجان کا والی ہوا' تو اس نے فصیل بنوائی' قلعہ بند کیا' اس ناحیہ کا عاصمہ قرار دیا اور یہاں گھنی فوج اتاری۔ پھر جب بابک خرمی' البذ پر غالب ہوا تو باشندوں نے اسی میں پناہ لی اور متحصن ہوئے۔ المامون کے زمانے میں اس کے متعدد عمال نے اس کی دیوار کی مرمت کی' جن میں احمد بن الجُنید بن فرزندی اور علی بن ہشام (لائق ذکر) ہیں۔ پھر لوگ اس کے اطراف آباد ہوگئے اور اس کو محفوظ کرلیا۔

مرند چھوٹا سا قریہ تھا' حلبس ابوالبَعیث نے اس میں اتر کے اس کو محصون کیا۔ پھر اس کے بیٹے محمد نے یہاں متعدد قصر بنوائے۔ امیرالمومنین المتوکل علی اللہ کی خلافت میں اس نے بغاوت کی۔ بُغا الصغیر' مولیٰ امیرالمومنین نے اس سے جنگ کی' گرفتار کرکے سرمن رای لے گیا' مرند کی دیوار ڈھادی' اور اس کا قصر مسمار کردیا۔

البَعیث' عتیب بن عمرو بن وہب بن اقصیٰ بن دُعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ کی اور بقول بعض عتیب بن عوف بن سنان کی اولاد میں تھا' اور عتبیین کا بھی یہی قول ہے۔ واللہ اعلم۔

ارمیہ' پرانے وقتوں کا فصیل بند اور حاکم نشین شہر تھا۔ مجوس مدعی ۲۳۱
ہیں کہ ان کا پیشوا' زردشت' یہیں کا تھا۔ ازد کے غلام آزاد' صَدَقہ بن علی بن صدقہ بن دینار نے اس کے باشندوں سے جنگ کی' مغلوب کیا' اور شہر میں داخل ہوگیا' پھر یہاں اس نے اور اس کے بھائی بندوں نے

قصر بنوائے۔

تبرزیہ میں الرواد الازدی فروکش ہوا، پھر الوجناء بن الرواد اور اس کے بھائیوں نے مکانات بنائے، گرداگرد دیوار بنوائی اور اس کو محفوظ کیا۔ اس کے بعد لوگ یہاں اس کے ساتھ آباد ہوگئے۔

المیانج وخلیاثا، ہمدانیوں کی بستیاں تھیں۔ عبداللہ بن جعفر الہمدانی نے المیانج میں اپنا ایک محفہ آباد کیا، سلطان نے یہاں ایک منبر بھیجدیا۔

ضلع برزہ بنی اود کا ہے؛ اس کا بڑا حصہ انھی میں سے ایک کا تھا، لوگ اس کے پاس جمع ہوگئے، اس نے قلعہ بنایا، اور الاودی سے ناخوش ہوکے اس کے علی الرغم یہاں منبر قائم کیا۔

نریز ایک قریہ تھا جس میں اگلے وقتوں کا، ویران و بوسیدہ، ایک قصر تھا۔ مُرّ بن عمرو الموصلی الطائی اس میں فروکش ہوا، منازل ومساکن بنوائے اور ان میں اپنی اولاد کو آباد کیا۔ پھر لوگوں نے قصر بنائے اور اس کو اچھا خاصا شہر بنا دیا، سوق جابروان انھی نے بنایا جو بعد کو وسیع کیا گیا، سلطان نے اس کو اذربیجان کی عملداری سے جداکر کے ان کے تفویض کردیا اور وہ عامل اذربیجان سے الگ مستقلاً اس کا انتظام کرنے لگے۔

سراۃ میں، قبیلہ کندہ کی ایک جماعت آباد تھی۔ مجھ سے ان میں سے ایک نے بیان کیا کہ ہم ان لوگوں کی اولاد ہیں جو الاشعث بن قیس الکندی کے ساتھ تھے۔

فتح الموصل

کہتے ہیں: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن فرقد السُّلمی کو سنۂ ۲۰ میں الموصل کا والی کیا، اہل نینوٰی نے عتبہ سے جنگ کی، عتبہ نے شرقی جانب کا قلعہ[1] بزور فتح کر کے دجلہ عبور کیا۔ یہ دیکھکر دوسرے قلعے کے باشندوں نے صلح کرلی کہ جزیہ دیں گے، اور ان میں جو لوگ ــــ جلاء وطن ہونا چاہیں انھیں جلاء وطنی کی رخصت ہوگی۔

عتبہ نے الموصل میں بہت سے دیر پائے، سب نے جزیہ پر صلح کرلی۔

اس کے بعد عتبہ نے المرج اور اس کے قریوں پر قبضہ کیا، باذری وباعذری وجنتون وابجانہ والمعلّٰی و داسیر کی زمینیں اور کردوں کے تمام معاقل فتح کیے۔ پھر حزّہ کے علاقے میں بانعاثا پہنچے اور اس کو فتح کیا۔ ۳۳۲

صالح بن عبادۃ الہمدانی، کہ الموصل کی رابطہ کا افسر تھا، تلّ الشہارجہ اور السّلق پہنچا؛ یہی سلق آج کل 'بنی الحرین' کہلاتا ہے۔

اس طرح الموصل کا پورا علاقہ فتح ہوگیا اور مسلمان اسپر غالب ہو گئے۔

مجھ سے معافیٰ بن طاؤس نے مشائخ اہل الموصل کے حوالے سے بیان کیا کہ: ــــ آرمیہ بسلسلۂ فتوح الموصل، عتبہ بن فرقد نے فتح کیا۔ اس کا خراج ایک زمانے تک الموصل کے بیت المال میں جاتا رہا۔ اور یہی معاملہ الحَور، خُوی اور سلماس کا بھی ہے۔ معافی کہتا ہے میں نے انھی مشائخ سے سنا کہ عتبہ نے

---

[1] الموصل میں دو قلعے تھے، ایک جانب شرقی دوسرا جانب غربی۔ عرب ان قلعوں کو حصنین کہتے تھے ــــ ابن اثیر، ج ۲، ص ۴۰۸، طبع یورپ۔

اس کو اس زمانے میں فتح کیا جب وہ اذربیجان کے والی تھے۔ واللہ اعلم۔

مجھ سے العباس بن ہشام الکلبی نے بیان کیا، ہشام سے اس کے باپ نے، اور اس سے اس کے دادا نے، کہ: ـــــ ہرثمہ بن عرفجۃ البارقی پہلا شخص تھا جس نے الموصل کی تخطیط کی، عربوں کو بسایا اور اس میں شہر کی شان پیدا کی۔

مجھ سے ابوموسیٰ الہَرَوی نے بیان کیا، اس سے ابوالفضل الانصاری نے اور اس سے ابوالحارث الضبّی نے، کہ: ـــــ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو الموصل سے معزول کر دیا اور ان کی جگہ ہرثمہ بن عرفجۃ البارقی کو والی مقرر کیا۔ یہاں ایک قلعہ اور نصاریٰ کے چند کلیسا تھے جن کے پاس ان کی چند عمارتیں تھیں اور ایک محلہ یہود کا تھا۔ ہرثمہ نے اس کو آباد کیا، شہر کی شان پیدا کی اور اس کو ناحیہ کا مرکز بنایا۔ عربوں کو ان کی منازل میں اتارا، ان کے لیے زمین کی پیمائش کی، ہر قبیلے کو ایک قطعہ دیا، اور مسجد جامع بنائی۔

مجھ سے معافیٰ بن طاؤس نے کہا: الموصل میں ابن ثلید نے پتھر کا فرش کیا، ابن ثلید، محمد بن مروان بن الحکم کی شرطہ کا افسر تھا، اور محمد ابن مروان الموصل والجزیرہ وارمینیہ و اذربیجان کا والی تھا۔

الواقدی کہتا ہے: عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹے سعید بن عبدالملک ابن مروان کو الموصل کا، اور اپنے بھائی محمد کو الجزیرہ وارمینیہ کا والی کیا۔ سعید نے ایک نہر، کہ نہر سعید کہلاتی ہے اور الموصل کی شہر پناہ بنوائی، الرشید جب یہاں سے گزرا تو شہر پناہ منہدم کرا دی؛ یہ اس نے اس لیے کیا کہ اہل الموصل نے بغاوت کی تھی۔ سعید نے یہاں پتھر کا فرش بھی کیا تھا۔

مجھ سے اہل بانبیش میں سے کسی کے حوالے سے بیان کیا گیا کہ مسلمانوں نے زران کے باشندوں کی غفلت سے فائدہ اٹھایا۔ جب وہ اپنی عید میں مشغول اور نہتے تھے ان کے سروں پر جا پہنچے ان کے اور قلعے کے درمیان حائل ہو گئے اور اس کو فتح کر لیا۔ زران، دامیر سے متصل ہے۔

کہتے ہیں: ہرثمہ نے الموصل کی تخطیط کی اور عربوں کو اس میں آباد ۳۲۲

کیا، پھر الحدیثہ آیا، یہ اگلے وقتوں کا قریہ تھا، یہاں نصاریٰ کے دو کلیسا اور کچھ عمارتیں تھیں۔ ہرثمہ نے اس کو شہر بنا دیا، یہاں عربوں میں سے ایک قوم کو آباد کیا، اور اس کا نام الحدیثہ رکھا کہ یہ الموصل کے بعد تعمیر کیا گیا تھا، اور اس کے قریب ایک قلعہ بنایا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہرثمہ پہلے الحدیثہ کے مقام پر اترا، الموصل کی تعمیر سے قبل اس کو آباد کیا، شہر کی شان پیدا کی، اور عربوں کی منازل کے لیے زمین کی پیمائش کرکے قطعات کیے۔ الحدیثہ اس کا نام اسوقت رکھا گیا جب الحجاج بن یوسف کے زمانے میں ابن الرُّفیل الانبار کا حاکم ہوا، اس نے اہل الانبار پر سختیاں کیں جس کی وجہ سے اہل الانبار نکل کھڑے ہوئے، ان میں ایک جماعت حدیثۃ الانبار کی رہنے والی تھی، ان لوگوں نے یہاں ایک مسجد بنائی اور اپنی اس بستی کا نام الحدیثہ رکھا۔

کہتے ہیں: عتبہ بن فَرقَد نے النِّیرَہان و تکریت فتح کیے، حِصنِ تکریت کے باشندوں کی جانوں اور ان کے اموال کو امان دی۔ اس کے بعد وہ کورۂ باجرمی پہنچا، پھر شہرزور گیا۔

مجھ سے اہلِ تکریت میں سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ: ——اہل تکریت کے پاس امان نامہ تھا اور اس میں ان کے لیے شرط تھی۔ البحرشی نے جب الموصل کے قریوں: نرسا باذاوردا غلہ اور اس کے مضافات کو تباہ کیا تو اس نوشتہ کو چاک کردیا۔

الہیثم بن عدی مدعی ہے کہ عیاض بن غنم بَلَد فتح کرکے الموصل آئے اور اس کے قلعوں میں سے ایک قلعہ فتح کیا۔ واللہ اعلم

شَہرزُور، صامغان، دَراباذ

مجھ سے اسحٰق بن سلیمان الشہرزوری نے بیان کیا، اس نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، اس سے محمد بن مروان نے، اس سے الکلبی نے، اور اس سے ایک شخص نے کہ آلِ عَزرۃ البجلی سے تھا، کہا کہ :— عَزرہ ابن قیس نے شہرزور فتح کرنے کا ارادہ کیا مگر قادر نہ ہو سکے، وہ (حضرت) عمر کی خلافت میں حُلوان کے والی تھے، پھر عُتبہ بن فرقد نے حملہ کیا اور جنگ کے بعد ویسی ہی شرط پر فتح کر لیا جیسی شرط پر حلوان فتح کیا تھا۔ یہاں کے بچھوؤں نے مسلمانوں میں سے جسے کاٹا مر گیا۔

مجھ سے اسحٰق نے کہا، اس سے اس کے باپ سلیمان نے، اور ۳۳۴
اس سے اس کے مشایخ نے کہ :— اہلِ صامغان و دراباذ نے عتبہ سے جزیہ اور خراج پر اس شرط سے صلح کی کہ انھیں قتل نہ کیا جائے، لونڈی غلام نہ بنایا جائے، اور انھیں ان کے مذہب و مسلک سے نہ روکا جائے۔

مجھ سے ابورجاء الحلوانی نے کہا، اس سے اس کے والد نے، اور اس سے شہرزور کے مشایخ نے کہ :— شہرزور، صامغان اور دَراباذ ان مقامات میں سے ہیں جو عتبہ بن فرقد السُّلمی نے فتح کیے۔ عتبہ نے کردوں سے جنگ کی، ان میں سے ایک گروہ کو قتل کیا، اور (حضرت) عمر کو لکھا کہ "میں اپنی فتوح کے سلسلے میں آذربیجان تک پہنچ گیا ہوں"۔ (حضرت) عمر نے انھیں آذربیجان کا والی کر دیا اور ہرثمہ بن عَرفجہ کو الموصل پر مقرر کیا۔

کہتے ہیں : شہرزور اور اس کے علاقے اور توابع ہمیشہ الموصل ہی میں شامل رہے، حتیٰ کہ ہارون الرشید کے آخر عہد خلافت میں اس کو الموصل سے

جدا کر دیا گیا؛ اور شہرزور و صامغان و دراباز کا ایک مستقل والی مقرر ہوا۔ الموصل کے ہر ضلع کا جو عامل ہوتا اس کا مشاہرہ دو سو درہم ہوا کرتا۔ الرشید نے ان ضلعوں کے لیے چھ چھ سو درہم کی شرح مقرر کی۔

جُرجان و طَبَرستان اور ان کی نواح

کہتے ہیں: عثمان بن عفان رحمہ اللہ نے سعید بن العاصی بن سعید بن العاصی بن امیہ کو سنہ ۲۹ میں الکوفہ کا والی کیا۔ مرزبانِ طوس نے سعید کو، اور البصرہ کے والی عبداللہ بن عامر بن کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس کو خراسان آنے کی دعوت دی اور لکھا کہ دونوں میں سے جو پہلے پہنچے گا میں خراسان کی حکومت اسی کے سپرد کردوں گا۔" دونوں نے اسی قصد سے کوچ کیا، ابن عامر پہلے پہنچ گئے، اس لیے سعید نے طبرستان پر حملہ کیا۔ کہا گیا ہے کہ اس حملے میں حسن و حسین فرزندان علی ابن ابی طالب علیہم السّلام سعید کے ساتھ تھے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ سعید نے، بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی تحریر آئی ہو، طبرستان پر حملہ کیا اور الکوفہ سے سیدھے طبرستان گئے۔ واللہ اعلم۔

سعید نے طَمیسہ و نامنہ نام قریہ فتح کیے۔ شاہِ جرجان سے دو لاکھ
۳۲۵ درہم پر، اور بعض نے کہا ہے کہ پورے وزن کے تین لاکھ درہم بعلیہ پر صلح کی اور یہ مال حملہ آوروں پر تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد طبرستان کے میدانی علاقے: الرُّویان و دنباوند فتح کیے، کوہستانیوں نے جو یہ دیکھا (بغیر جنگ) اموال پیش کر دیئے۔

مسلمان طبرستان اور اس کی نواح پر حملے کرتے، طبرستان والے کبھی برضا و رغبت[1] خراج پیش کرتے، کبھی جنگ کرتے اور مقہوری و مغلوبی کے بعد

---

[1] اہری: بغیر دافعت و مقاومت ـــ ج ۲، ص ۱۳۲۲

خراج گزار ہوتے۔

معاویہ بن ابی سفیان نے مَصقَلہ بن ہُبَیرَہ بن شِبل کو، جو بنی ثعلبہ بن یَشبان بن ثعلبہ بن عُکابہ سے تھا، طبرستان کا والی کیا۔ اس زمانے میں تمام اہل طبرستان برسرِ پیکار تھے۔ معاویہ نے دس ہزار اور بقول بعض بیس ہزار جنگ آزما مَصقلہ کے ساتھ کیے۔ دشمن نے مَصقلہ کو جُل دیا، اپنی ہیبت زدگی ظاہر کرکے پسپا ہوتا چلا گیا، جب وہ ملک میں داخل ہوگیا اور پوری طرح قابو میں آگیا تو انھوں نے تنگ پہاڑی دروں میں اسپر نزغہ کیا اور پہاڑوں پر سے سنگ باری کی، مَصقلہ کا سارا لشکر ہلاک ہوگیا اور اس کی ہلاکت لوگوں میں ضرب المثل ہوگئی، کہتے ہیں: حتّٰی یرجع مصقلۃ من طبرستان (حتیٰ کہ مصقلہ طبرستان سے پلٹے)

پھر عبیداللہ بن زیاد بن ابی سفیان نے محمد بن الاشعث بن قیس الکندی کو طبرستان کا والی کیا۔ اہل ملک نے صلح کرلی، عہد و پیمان ہوا، وہ ان کے اظہار فرمانبری پر مطمئن ہو کے، اندرونِ ملک داخل ہوگیا، انھوں نے دغا کی، تنگ دروں میں لے گئے، اسپر نزغہ کیا، اور اس کے بیٹے کو قتل کرکے اس کی تکا بوٹی کرڈالی۔ محمد بن الاشعث بھاگ نکلا، اس وقت سے مسلمانوں نے یہ روش اختیار کی کہ سرحد پر تو حملہ کرتے مگر اندرونِ ملک دور تک نہ جاتے۔

مجھ سے العباس بن ہشام الکلبی نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابومخنف اور دوسروں نے، کہ: —— سلیمان بن عبدالملک بن مروان والی امر ہوا تو اس نے یزید بن المہلّب بن ابی صُفرہ کو العراق کا والی کیا۔ یزید نے قتیبہ بن مُسلم کی سرکشی، اور سلیمان بن عبدالملک کے خلاف اس کی بغاوت، اور وکیع بن ابی سُود التمیمی کے قتیبہ کو قتل کردینے کے بعد سے خراسان میں جو اضطراب و انتشار پیدا ہوگیا تھا اس کی وجہ سے خراسان کی طرف کوچ کیا۔ رستے میں صول الترکی نے مشورہ دیا کہ وہ سلیمان سے جرجان پر لشکر کشی کی اجازت طلب کرے۔ اس نے سلیمان کو لکھا سلیمان نے اجازت دیدی۔ یزید نے جیلان و ساریہ پر حملہ کیا، اور دہستان

ہنج کے صول کا محاصرہ کرلیا۔ یزید کے ساتھ اہل مضر، ین و اہل الشام و اہل خراسان کا گھنا لشکر تھا۔ اہل دہستان کا طریق جنگ یہ تھا کہ نکلتے اور جنگ کرتے، یزید نے انھیں تنگ پکڑا اور رسد بند کردی، آخر صُول نے صلح کا پیغام بھیجا، اور درخواست کی کہ اس کو اس کے خاندان کو اور اس کے اموال کو امان دی جائے، وہ شہر اور اہل شہر نواور شہر میں جو کچھ ہے اس سب کو حوالے کردے گا، یزید نے درخواست قبول کی صلح کرلی، شرائط صلح وفا کیں اور اپنی جانب سے عامل مقرر کرکے واپس ہوگیا۔ یزید نے اس جنگ میں ۱۲ ہزار ترک قتل کیے۔

ابو عبیدہ بن المثنی کا بیان ہے کہ صول اس جنگ میں مارا گیا۔ لیکن پہلی خبر زیادہ صحیح ہے۔

ہشام بن الکلبی کہتا ہے: یزید کے جرجان پہنچتے ہی اہل جرجان اس کے پاس خراج کا وہ مال لے کے آئے جس پر انھوں نے سعید بن العاصی سے صلح کی تھی۔ یزید نے ان سے مال لے لیا اور تعرض نہ کیا۔ بعد کو اہل جرجان نے عہد توڑ دیا اور غدر کیا۔ یزید نے جہم بن زحر الجعفی کو بھیجا، اس نے جرجان فتح کیا۔

ہشام کہتا ہے ایک روایت یہ بھی ہے کہ جہم پہلے مرو کی طرف گیا اور سردیوں کا زمانہ گزار کے اہل الشام و الجزیرہ و خراسان و مصرین میں سے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ جرجان پر حملہ آور ہوا۔

مجھ سے علی بن محمد المدائنی نے کہا: —— یزید بن المہلب نے سردیوں کا زمانہ خراسان میں گزارا، پھر جرجان پر حملہ کیا۔ یہ شہر خشتی دیوار سے محصور تھا جو ترکوں سے محفوظ رہنے کے لیے بنائی تھی، اس کا ایک کنارا لب دریا تھا۔ پھر کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ ترک اس شہر پر غالب آگئے، انھوں نے اپنے فرمانروا کا نام صُول رکھا۔ یزید کو ان حالات کی خبر ہوئی، اس نے کہا: قتیبہ کا برا ہو، یہ وسط عرب میں ہیں ان کو تو چھوڑ دیا اور چین پر حملہ کرنا چاہا —— یا یہ کہا کہ چین پر حملہ کیا[1]

---

[1] حملے کی تفصیل طبری میں ہے۔ ج ۲، ص ۱۳۲۸ ۱۳۲۹

یزید نے خراسان میں اپنے بیٹے مخلد کو قائم مقام کیا، جرجان پہنچنے پر یزید نے صول کو البحیرہ میں فروکش پایا، چھ مہینے اس کو گھیرے رہا، متعدد لڑائیاں لڑیں، ناچار اس نے صلح کی درخواست کی، شرط یہ تھی کہ اس کی جان و مال اور اس کے خاندان کے تین سو افراد کو امان دی جائے، وہ البحیرہ کو مع ان تمام چیزوں کے جو اس میں ہیں لشکر اسلام کے سپرد کر دے گا؛ آخر صلح کر لی۔

پھر طبرستان کو چلا، عبداللہ بن معمر الیشکری کو چار ہزار سپاہ کے ساتھ دہستان والبیاسان میں اپنا عامل مقرر کر کے چھوڑا، اور اپنے بیٹے خالد اور اپنے بھائی ابوعیینہ کو سپہبذ[1] کے مقابلے پر روانہ کیا، اس نے دونوں کو شکست دی یہاں تک کہ یہ لوگ یزید کے لشکر سے جا ملے۔ سپہبذ نے المرزبان اور بقول بعض المروزبان کو لکھا کہ ہم نے یزید کے ساتھیوں کو قتل ۳۴۷
کر ڈالا ہے اب تو ان عربوں کو قتل کر جو تیرے سامنے ہیں"۔ مرزبان نے عبداللہ بن معمر الیشکری اور اس کے ساتھیوں کو اس حال میں قتل کیا کہ وہ اپنے گھروں میں بے خبر پڑے تھے۔ یزید کو یہ خبر ملی تو مصقلہ کے غلام آزاد حیّان کو، کہ دیلم کی غنیمت میں ہاتھ آیا تھا، اس مہم پر مامور کیا۔ حیّان نے سپہبذ سے کہا: میں تیرا اور تیری ہی طرف کا ہوں، دین نے اگر ہمارے درمیان جدائی ڈال دی تو کیا ہوا؟ میری ہمدردی تمہارے ہی ساتھ ہے۔ مجھے ہرگز خوشی نہ ہوگی اگر امیرالمومنین کی جانب سے اور عساکر خراسان سے تمہارے مقابلے پر ایسا گھنا لشکر آئے جو اس سے قبل نہ آیا تھا اور جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو۔ میں نے یزید کو تمہارے معاملے میں ٹٹولا اور صلح پر اس کو آمادہ پایا"۔ حیان نے جُل دے کے صلح کی قرارداد کی، یزید نے سات لاکھ درہم اور چار سو بار خز زعفران پر صلح کر لی، سپہبد نے کہا: دس درہم کا وزن چھ مثقال ہوگا"۔ حیان نے کہا: نہیں، سات مثقال"۔ اس نے انکار کیا، حیان نے کہا: خیر، دونوں

---

[1] ملوک طبرستان کا خطاب۔

وزنوں کے درمیان جو فرق ہوگا، اسے میں پورا کردوں گا۔" حیان، موالی کے معزز سرداروں میں سے تھا، ابوعثمر اس کی کنیت تھی۔

المدائنی کہتا ہے: یزید اہل جرجان کے غدر و بدعہدی کی خبر پاکے ان کی جانب روانہ ہوا، یہ اس کا دوسرا حملہ تھا، لشکر کشی کی خبر سنتے ہی المرزبان وجاۂ چلا گیا اور متحصن ہوگیا۔ قلعے کے گرد گھنا جنگل تھا اور اس میں پانی تھا۔ یزید سات مہینے چھاؤنی چھائے رہا، کئی بار مقابلہ ہوا مگر فیصلہ کن جنگ نہ ہوسکی۔ آخر یزید نے شہر پر منجنیق لگائی، ایک شخص نے مسلمانوں کو قلعے کا رستہ بتایا، اور کہا کہ چمڑے کی زرہ بانوں کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔" یزید نے جہم بن زحر الجعفی سے کہا: تو زندگی سے محروم کیا جاسکتا ہے لیکن موت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔" اور لشکر کو حکم دیا کہ لکڑیوں کے انبار میں آگ لگا دی جائے[1]۔ جب لکڑیوں میں آگ لگائی گئی تو اہل قلعہ گھبرا اٹھے، ان میں سے ایک جماعت شہر سے نکلی مگر پھر واپس چلی گئی۔ جہم قلعے پر چڑھ دوڑا، دربانوں سے جنگ ہوئی، جہم نے انھیں مار ہٹایا، قلعہ کا دروازہ کھولدیا، مسلمان شہر میں داخل ہوگئے۔ دشمن کو اس کی خبر اس وقت ہوئی جب تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔ اہل قلعہ یزید کے حکم پر اتر آئے۔ جہم نے انھیں وادی جرجان میں لے جاکے تہ تیغ کیا حتیٰ کہ وادی میں خون بہ نکلا۔ اس کے بعد اسی نے شہر جرجان تعمیر کیا۔

یزید نے اس مہم سے فارغ ہوکے خراسان کی طرف کوچ کیا، یہاں اس کے پاس ہدیے آئے۔ اپنے بیٹے مخلد کو خراسان پر والی کیا۔

---

[1] طبری نے اسپر یہ فقرہ اضافہ کیا: یزید نے کہا: خبردار، ایسا نہو کہ میں تجھے بھاگ کر واپس آتا دیکھوں" ـــــ ج ۲، ص ۱۳۲۳۔

[2] طبری نے تصریح کی ہے کہ یزید نے اپنے لشکر کو لکڑیوں میں آگ لگانے کا حکم دیا جو قلعے کے گرداگرد جمع تھیں ـــــ ج ۲، ص ۱۳۳۳۔

اور سلیمان بن عبدالملک کے پاس آگیا۔ اس نے سلیمان کو لکھا تھا کہ میرے پاس دو کروڑ پچاس لاکھ درہم ہیں"۔ یہ رقعہ عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ آیا، انھوں نے مواخذہ کیا اور اس کو قید کر دیا۔

۲۳۸ مجھ سے العباس بن ہشام الکلبی نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا، اور اس سے ابومخنف یا عوانہ بن حکم نے کہ: —— یزید طبرستان گیا، سپہبد نے اس سے مقابلہ کے لیے دیالمہ سے مدد چاہی، انھوں نے مدد کی، اس نے یزید سے جنگ کی، پھر اس شرط پر صلح ہوگئی کہ وہ چالیس لاکھ درہم نقد ادا کرے گا اور سالانہ سات لاکھ درہم طلائی پیش کیا کرے گا۔ اس کے سوا اسپر چار سو بار خر زعفران مقرر کی اور لازم کیا کہ وہ چار سو آدمی دے جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک ڈھال، ایک قیلسان، ایک چاندی کا پیالہ، ایک ریشمی گاؤ تکیہ اور بقول بعض ایک لمبی ٹوپی ہو۔

یزید نے الرویان و دنباوند زر نقد اور کپڑوں اور ظروف پر فتح کیے۔

اہل جرجان نے غدر کیا اور اپنے عامل کو قتل کر دیا، یزید نے ان پر لشکر کشی کی۔ اس کے مقدمے پر جہم بن زحر بن قیس الجعفی تھا، جہم اچانک شہر میں داخل ہوا۔ اہل شہر بیخبر تھے، پیچھے پیچھے یزید بھی آپہنچا، دونوں نے (قابل جنگ مردوں میں سے) جمع کثیر کو قتل کیا، (عورتوں اور بچوں کو) لونڈی غلام بنایا، اور مقتولین کو سڑک کی دونوں جانب پھانسیوں پر لٹکا دیا۔ یزید جہم کو اپنا قائم مقام کر کے چلا گیا، جہم نے اہل جرجان پر جزیہ اور خراج مقرر کیا، اور ایسا انتظام کیا کہ وہ جنبش نہ کر سکے۔

کہتے ہیں: اہل طبرستان کبھی حسب صلح خراج ادا کرتے اور کبھی رک جاتے۔ کبھی جنگ کرتے اور کبھی صلح کر لیتے۔ ان کی یہی روش رہی، آخر مروان بن محمد بن مروان بن حکم کے زمانے میں غدر و نقض پر قائم ہوگئے۔ امیر المومنین ابوالعباس نے جب خلافت حاصل کی تو اپنے عامل کو ان کے پاس بھیجا، انھوں نے صلح کر لی۔ لیکن پھر

امیرالمومنین المنصور کی خلافت میں غدر کیا اور مسلمانوں کو قتل کیا۔ ابوجعفر المنصور نے خازم بن خُزیمۃ التمیمی اور روَح بن حاتم المُہلّبی اور اپنے غلام آزاد مرزوق ابوالخصیب کو ـــــ جس کی طرف الکوفہ میں قصر ابی الخصیب منسوب ہے ـــــ طبرستان بھیجا۔ معاملے نے طول کھینچا، مہم سر نہوسکی اور بہت مصیبتیں پیش آئیں۔ مرزوق نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا: مجھے مارو، میرا سر اور میری ڈاڑھی مونڈ دو۔ دونوں نے اس کو مارا اور اس کا سَر اور اس کی داڑھی مونڈ دی، یہ گت بنوا کے وہ سپہبد کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: ان دونوں نے مجھ پر غداری کا گمان کیا ہے اور میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے، میں بھاگ کر تیرے پاس آیا ہوں، اگر تو میری خالص اطاعت قبول کرے اور مجھے وہ منزلت عطا کرے جس کا میں مستحق ہوں تو میں تجھے عربوں کے بہت سے اسرار بتادوں گا اور ان کے خلاف تیرا دست و بازو بنجاؤں گا۔ سپہبد نے اس کو کپڑے پہنائے، اپنا مقرب کیا، انعام و اکرام سے سرفراز کیا، اور اس سے مشورہ لینے لگا۔ مرزوق اس کے ساتھ نہایت دردمندی اور خیرسگالی ظاہر کرتا۔ اس طرح
۳۳۹ جب اس کو سپہبد کے معاملات اور اس کے اسرار پر اطلاع ہو گئی تو اس نے خازم اور روح کو وہ باتیں لکھدیں جن کے معلوم کرنے کی انھیں ضرورت تھی۔ پھر اس نے حیلے سے دروازے پر قابو پالیا اور اس کو کھول دیا۔ مسلمان شہر میں داخل ہوگئے اور ملک میں پھیل گئے، مقہور و پامال کیا اور سرکشوں کو مطیع کرلیا۔

اہل الرّے میں عمر بن العلار نام ایک قصائی تھا اس نے ایک جمعیۃ فراہم کی، سِنباذ نے خروج کیا تو عمر نے اس سے جنگ کی اور ایسا لڑا کہ اس کے چھکے چھڑادیئے۔ جَہْور بن مِرار العجلی نے اس کو قائد بنادیا اور المنصور کے پاس بھیجا۔ المنصور نے اس کو باریاب کیا، منزلت عطا کی۔ اور طبرستان کا والی کردیا۔ عمر طبرستان کا والی رہا اور امیرالمومنین المہدی کی خلافت میں قتل ہوا۔

عبداللہ المامون رحمۃ اللہ کی خلافت میں محمد بن موسیٰ بن حفص بن عمر بن العلاء اور مایزدیار بن قارن نے طبرستان میں کوہستان شروین فتح کیا، یہ دشوار گزار علاقہ تھا، بڑی رکاوٹیں تھیں، گھنے جنگل تھے اور ان میں پانی تھا۔ امیرالمومنین مامون نے مایزدیار کا نام محمد رکھا اور اعمال طبرستان والرویان ودنباوند کا والی مقرر کیا، اور اس کو سپہبد کا مرتبہ عطا کیا۔ مایزدیار ان اعمال پر مامون کی وفات تک والی رہا۔ پھر جب امیرالمومنین ابو اسحٰق المعتصم باللہ والی خلافت ہوا تو اس نے بھی اس کو ان اعمال کی ولایت پر برقرار رکھا۔ المعتصم کی خلافت کو ساڑھے چھ برس گزرے تھے کہ اس نے کفر اختیار کیا اور غدر کیا۔ المعتصم نے عبداللہ ابن طاہر بن الحسین بن مُصعَب کو ـــــ اور وہ خراسان والرے و قومس و جرجان پر المعتصم کا عامل تھا ـــــ اس سے جنگ کرنے کو لکھا۔ عبداللہ نے اپنے چچا حسن بن حسین کی سرکردگی میں اہل خراسان کا لشکر بھیجا؛ ادھر سے المعتصم نے دارالسلطنت کی مستحفظ فوج (جند الحضرہ) کے ساتھ محمد بن ابراہیم بن مُصعَب کو روانہ کیا۔ جب دونوں لشکر اس کے ملک میں پہنچے تو اس کے بھائی فوہیار بن قارن نے حسن و محمد سے نامہ و پیام کیا، اپنی خیرسگالی پیش کی، اور لکھا: میں تمھارے ساتھ ہوں، مجھے بعض معاملات میں اس سے اذیت پہنچی ہے اور اس نے مجھے ذلیل کیا ہے، اس لیے میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ لوگ اس کے برتاؤ اور اس کی سختی اور اس کے ظلم کے باعث اس سے بیزار ہیں۔ حسن نے اس کو خبر دی کہ میں فلاں جگہ پوشیدہ ہوں۔ فوہیار نے مایزدیار سے کہا: حسن تیری طرف آیا ہے اور فلاں جگہ ہے، مگر جہاں وہ تھا اس مقام کا پتا نہ دیا اور کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ تجھے امان کی دعوت دینے آیا ہے اور چاہتا ہے کہ تجھ سے مشافہۃً گفتگو کرے۔ مایزدیار اس سے ملنے چلا، فوہیار اس کے ساتھ تھا، جب وہ اس مقام کے قریب پہنچا جہاں حسن پوشیدہ تھا، اس نے حسن کو مایزدیار کے

پہنچنے کی خبر کردی۔ حسن کے اصحاب جھاڑیوں میں ایک دوسرے سے الگ چھپے ہوئے تھے، سب ایک دم ظاہر ہوگئے اور اس کی طرف بڑھے۔ مازیار نے بھاگنا چاہا، فوہیار نے اس کی کمر کا پٹکا پکڑ لیا۔ حسن کے اصحاب اسپر ٹوٹ پڑے، بلا شرط و عہد گرفتار کیا۔ سنہ ۲۲۵ میں اس کو سُرمن رای لایا گیا، اور المعتصم کے سامنے بڑی بے دردی سے تازیانوں سے اتنا مارا کہ وہ مرگیا۔ مجلسِ شرطہ کے قریب اس کی لاش بابک خُرمی کی لاش کے پاس لٹکا دی گئی۔ مازیار کے بعض خاص آدمیوں نے فوہیار پر حملہ کیا اور طبرستان میں اس کو قتل کردیا۔ طبرستان کے تمام میدان اور کوہستان فتح ہوگئے۔ عبداللہ بن طاہر اس ناحیہ کا والی ہوا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے طاہر بن عبداللہ کو مقرر کیا گیا۔

فتوحِ اضلاعِ دِجلَہ

کہتے ہیں: سُوَید بن قُطبَۃُ الذُّہلی اور بقول بعض قطبہ بن قتادہ البصرہ کے ناحیہ الخُرَیبہ میں عجمیوں پر تاخت کر لیتے؛ جس طرح المثنیٰ بن حارثہ الشیبانی ناحیۂ الحیرہ پر تاخت کرتے تھے۔ جب خالد بن الولید سنہ ۱۲ میں الکوفہ جاتے ہوئے البصرہ پہنچے تو سُوَید نے اہل الاُبلہ سے جنگ میں ان کی مدد کی۔ خالد نے سُوَید کو اس ناحیہ پر اپنا نائب مقرر کر دیا۔

ایک روایت یہ ہے کہ خالد، البصرہ سے اس وقت تک نہیں گئے جب تک الخُرَیبہ فتح نہ کر لیا۔ یہ عجمیوں کی سرحدی چوکی تھی۔ خالد نے (قابل جنگ مردوں کو) قتل کیا، (عورتوں اور بچوں کو) لونڈی غلام بنایا، اور اس ناحیہ پر بنی سعد بن بکر بن ہوازن میں سے شُرَیح بن عامر کو اپنا قائم مقام کیا۔

بعض کہتے ہیں: خالد نے نہر المرأۃ پہنچ کے، القصر صلحاً فتح کیا، النُّوشَجان بن جشنما نے ان سے صلح کی، کامِندار بنت نرسی اس قصر کی مالک تھی، النوشجان اس کا بھائی تھا اور وہ اس کے چچا کی بیٹی تھی۔ اس مقام کا نام المرأۃ اس لیے ہوا کہ جب ابوموسیٰ اشعری یہاں ٹھیرے تو کامِندار نے انھیں حلوا بنا کر کھلایا، اس پر ابوموسیٰ نے کہا: ہمیں عورت کے آٹے میں سے کھلاؤ۔

محمد بن عمر الواقدی واقعات کے اس سلسلے سے انکار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے: یہ نہیں ہوا کہ خالد بن الولید اہل الیمامہ والبحرین کے معاملے سے فارغ ہو کے سیدھے البصرہ آئے ہوں، بلکہ یہ ہوا کہ وہ الیمامہ ۳۴۱

والبحرین کے معاملے سے فارغ ہو کے مدینۂ مبارکہ گئے اور وہاں سے فَیْد والثَّعْلبیہ کے رستے العراق پہنچے۔ واللہ اعلم۔

کہتے ہیں: سُوَید بن قُطبہ البصرہ میں جو کچھ کر رہے تھے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے مناسب سمجھا کہ اس ناحیہ پر اپنی جانب سے کسی کو والی مقرر کر دیں، چنانچہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نُسَیْب کو والی مقرر کیا، عتبہ بنی مازن بن منصور بن عِکْرِمہ بن خَصَفَہ سے تھے، بنی نوفل ابن عبد مناف کے حلیف تھے، اور مہاجرین اولین سے تھے ——

اور ان سے کہا: السحیرہ فتح ہو چکا ہے، عجمیوں کا بڑا سردار مہران قتل ہو چکا ہے[1]، مسلمانوں کے شہسواروں نے ارض بابل کو روند ڈالا ہے، تم البصرہ کے علاقے میں جاؤ اور وہاں اہل الاہواز و فارس و میسان میں سے جو لوگ ہوں انھیں اس طرح مشغول کر دو کہ وہ تمھارے بھائیوں کے مقابلے میں اپنے بھائیوں کی مدد نہ کر سکیں۔ عُتبہ یہاں آئے، سُوَید بن قطبہ اپنے ساتھیوں کو لے کے جو بکر بن وائل اور بنی تمیم میں سے ان کے ساتھ تھے، عُتبہ کے زیر علم آ گئے۔

البصرہ میں سات دساکر[2] تھے: دو الخُرَیْبہ میں، دو زابوقہ میں اور تین اس علاقے میں جہاں دارالازد ہے عُتبہ نے اپنے ساتھیوں کو ان دساکر میں پھیلا دیا اور خود الخُرَیْبہ میں مقام کیا، الخُرَیْبہ عجمیوں کی سرحدی چوکی تھی۔ خالد بن الولید نے فتح کر کے عجمیوں سے اس کو خالی کرا لیا تھا، عُتبہ نے (حضرت) عمر کو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے مقام کی اطلاع دی، انھوں نے لکھا: ایسی جگہ اترو جو پانی اور چراگاہ کے قریب ہو"۔ پس وہ البصرہ کے مقام پر اترے۔ ابو مخنف کہتا ہے اس کو بصرہ اس لیے

---

[1] سنہ ۱۴ —— طبری، ج ۱، ص ۲۳۷۔

[2] دسکرہ: عجمیوں کا محلہ جس میں اسباب شرب اور آلات غناہوں۔

کہتے ہیں کہ یہاں کنکر اور سیاہ پتھر تھے۔ بعض کہتے ہیں : اس کا نام بصرہ اس لیے رکھا گیا کہ یہاں کی زمین نرم تھی۔

کہتے ہیں : مسلمانوں نے شروع میں یہاں خیمے، قبّے اور فسطاط نصب کئے، کوئی عمارت نہیں بنائی۔ (حضرت) عمر نے ہرثمہ ابن عرجۃ البارقی کو جو البحرین میں تھے، عتبہ کی کمک پر بھیجا۔ ہرثمہ بدر کو الموصل چلے گئے

کہتے ہیں : عُتبہ بن غزوان نے الاُبلّہ پر حملہ کیا اور بزور فتح کیا، (حضرت) عمر کو فتح کی خبر دی اور لکھا کہ یہ عمان، البحرین، الہند اور چین کے بحری راستوں کا فرضہ ہے۔ عتبہ نے یہ مکتوب نافع بن حارث الثقفی کے ہاتھ بھیجا۔

مجھ سے الولید بن صالح نے کہا، اس نے کہا ہم سے مرحوم العطّار نے اپنے والد کے حوالے سے اور اس نے شوئیس العدوی کے حوالے سے بیان ۳۴۲
کیا کہ : ـــــ ہم الاُبلّہ کے امیر کے ساتھ نکلے اور اسپر فتح پائی۔ جب ہم نے نہر فرات عبور کی تو ارض فرات کے باشندوں نے بیلچوں سے ہم پر حملہ کیا، ہم نے انھیں شکست دی اور الفرات فتح کرلیا۔

مجھ سے عبدالواحد بن غیاث نے کہا، اس نے کہا ہم سے حمّاد بن مسلمہ نے کہا، اس سے اس کے والد نے اور اس سے حمیری ابن کراثۃ الربعی نے کہ : ـــــ الابلہ میں جب مسلمان داخل ہوئے تو انھوں نے میدے کے سفید سفید کاک پکے ہوئے دیکھے، بولے : ـــ یہ وہی روٹی ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی موٹا ہوجاتا ہے، کچھ کاک کھائے اور اپنے بازوؤں کو دیکھنے لگے، اور کہا : واللہ ہم نے تو کچھ بھی سٹاپا نہیں دیکھا۔ الحمیری کہتا ہے : مجھے غنیمت میں ایک سبز قمیص ملا جس میں سینے پر جیب تھی، میں اس کو پہن کر جمعے میں جاتا تھا۔

مجھ سے المدائنی نے کہا، اور اس سے جہم بن حسان نے، کہ :۔ عتبہ نے الاُبلہ فتح کرکے مجاشع بن مسعود کو الفرات کی طرف بھیجا، المغیرہ کو

تھانہ پر مقرر کیا اور خود (حضرت) عمر کے پاس چلے گئے۔
مجھ سے المدائنی نے اپنے شیوخ، کے حوالے سے بیان کیا کہ:۔
الفرات و الفرات کے درمیان کا علاقہ صلحاً اور باقی علاقہ یعنی الابلہ بزور فتح ہوا۔
مجھ سے عبداللہ بن صالح المقری نے کہا، اس نے کہا ہم سے عتبہ بن سلیمان نے کہا، اور (۳) سے محمد بن اسحٰق بن یسار نے، کہ:۔
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان کو جن کا قبیلہ بنی نوفل کا حلیف تھا، آٹھ سو آدمیوں کے ساتھ البصرہ کی طرف بھیجا، بعد کو ان کی کمک پر اور آدمی بھیجے، عتبہ نے یہاں اپنے اصحاب کے ساتھ خیموں میں قیام کیا، جب لوگوں کی کثرت ہوگئی تو سات دساکر بنائے جن کی بنا پر میں انھیں استعمال کی گئیں۔ دو اسکریہ میں، ایک زابوقہ میں، دوالازد میں اور دو تمیم میں۔ پھر وہ الأبلہ کی طرف آئے، جنگ ہوئی اور الأبلہ بزور فتح کرلیا۔ اس کے بعد الفرات کی طرف گئے، مجاشع بن مسعود السلمی ان کے مقدمے پر تھے، اور اس کو بزور فتح کیا۔ پھر المذار پہنچے، یہاں کا مرزبان مقابلے پر نکلا، جنگ ہوئی، اللہ نے اسے شکست دی، اس کے ساتھیوں میں سے اکثر غرق ہوئے، مرزبان زندہ گرفتار ہوا، عتبہ نے اس کی گردن اڑادی۔ اس کے بعد تیشیان کا رخ کیا، باشندے مسلمانوں سے جنگ کرنے جمع ہو رہے تھے، وہ پیشقدمی کے ارادے ہی میں تھے کہ عتبہ ان پر ٹوٹ پڑے۔ انھوں نے یہی بہتر سمجھا کہ ان کی قوت توڑنے اور انھیں دہشت زدہ کرنے کے لیے ان پر اچانک حملہ کردیں۔ اللہ نے ان کو شکست دی اور ان کے وہاقین (سرداروں) کو قتل کیا۔ اس کے بعد عتبہ، ابرقباذ کی طرف بڑھے، اور اللہ نے اس کو بھی ان کے لیے فتح کردیا۔
کہتے ہیں: عتبہ نے ان مہمات سے فارغ ہو کے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو لکھا کہ وہ انھیں اپنے پاس آنے اور حج کی اجازت دیں۔ (حضرت) عمر نے اجازت دیدی۔ انھوں نے مجاشع بن مسعود السلمی کو، جو اس وقت البصرہ میں نہیں تھے، اپنا قائم مقام ۲۴۳

کیا اور المغیرہ بن شعبہ سے کہا: مجاشع کے آنے تک تم نیابت کرو (حضرت) عمر نے کہا: کیا تم نے ایک بدوی کو شہریوں کا والی بنایا ہے؟" عتبہ نے البصرہ کی ولایت سے مستعفی ہونا چاہا، (حضرت) عمر نے منظور نہ کیا، وہ روانہ ہوئے اور رستے میں فوت ہوگئے۔ (حضرت) عمر نے ان کی جگہ المغیرہ بن شعبہ کو البصرہ کا والی کیا۔

لوگوں نے عتبہ سے البصرہ کے حالات پوچھے: بولے: وہ بہت سرسبز اور خوش حال ناحیہ ہے۔ لوگ کثرت سے وہاں گئے اور آباد ہوئے۔

مجھ سے العباس بن ہشام نے کہا اس سے ہشام نے اور اس سے عوانہ نے کہ: ——— عتبہ بن غزوان کے نکاح میں ازدہ بنت حارث بن کلدہ تھیں۔ جب (حضرت) عمر نے عتبہ بن غزوان کو عامل مقرر کیا تو نافع اور ابوبکرہ اور زیاد ان کے ساتھ گئے، عتبہ نے مدینۃ الفرات کے باشندوں سے جنگ کی، ان کی بیوی ازدہ لوگوں کو قتال کا جوش دلاتی تھیں اور کہتی تھیں اِنْ یَکُنْ مُؤْکُم تُوْلِجُوْافِیْنَا الْغُلَفْ (اگر انھوں نے تمھیں شکست دیدی تو نامختون لوگ ہم میں در آئیں گے) آخر اللہ نے مسلمانوں کے ہاتھوں اس شہر کو فتح کردیا، کثیر غنیمت ملی۔ عتبہ کے اصحاب میں زیاد کے سوا کوئی پڑھا لکھا اور حساب داں نہ تھا۔ عتبہ نے غنیمت کی تقسیم اس کے سپرد کی اور دو درہم یومیہ اس کا معاوضہ دیا۔ زیاد نوعمر تھا، سر میں گھونگر والے بال تھے۔

اس کے بعد عتبہ (حضرت) عمر کے پاس چلے گئے اور مجاشع بن مسعود کو لکھا کہ میں نے تمھیں اپنا قائم مقام کیا ہے۔ مجاشع وہاں موجود نہ تھے۔ المغیرہ بن شعبہ سے کہا: جب تک مجاشع آئیں تم نماز پڑھاؤ۔"

عتبہ کی واپسی کے بعد میسان کا زمیندار کافر ہوگیا۔ المغیرہ نے راستے کے موڑ پر اس سے جنگ کی، اس کو قتل کیا، اور (حضرت) عمر کو اس کے کفر اور اس کے قتل اور فتح کی خبر دی۔ (حضرت) عمر نے عتبہ کو بلایا اور کہا: کیا تم نے مجھے یہ خبر نہیں دی تھی کہ میں نے مجاشع کو اپنی جگہ مقرر کیا ہے؟ بولے: ہاں۔ کہا: مغیرہ نے تو

مجھے یہ لکھا ہے۔ بولے: صحابی اس وقت وہاں موجود نہ تھے، اس لیے میں نے مغیرہ کو حکم دیا کہ صحابی کے آنے تک قائم مقامی کریں اور نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عمر نے کہا: اپنی جان کی قسم، اہل مدر (شہری) اس کے زیادہ اہل ہیں کہ انھیں عامل بنایا جائے بہ نسبت اس کے کہ اہل وبر (بدوی) عامل بنائے جائیں۔ اور المغیرہ کے حق میں البصرہ کی ولایت کا پروانہ لکھ بھیجا۔ جب تک خدا نے چاہا مغیرہ والی رہے پھر ایک عورت کے عشق میں مبتلا ہو گئے۔

۳۴ مجھ سے عبداللہ بن صالح نے کہا، اس سے عَبْدَہ نے اور اس سے محمد بن اسحٰق نے، کہ: —— المغیرہ نے نَیسان پر حملہ کیا، شدید جنگ کی اور بزور فتح کر کے اس کی زمین پر قبضہ کر لیا۔ پھر اہل ابرقباذ نے غدر کیا، مغیرہ نے ان کو مغلوب کیا اور شہر بزور فتح کر لیا۔

مجھ سے رَوح بن عبدالمومن نے کہا، اور اس سے وہب ابن جَریر بن حازم نے اور اس سے حازم نے، کہ: —— عتبہ ابن غزوان نے الأُبلہ، الفرات، ابرقباذ اور دستمیسان فتح کیے۔ بعد کو اہل ابرقباذ نے غدر کیا، المغیرہ نے ان کو فتح کیا، اور نَیسان بھی فتح کیا۔

علی بن محمد المدائنی کہتا ہے: عام طور پر لوگ نَیسان اور دستَمیسان اور الفرات و ابرقباذ کو مَیسان کہتے ہیں۔

کہتے ہیں: حسن بصری کے والد اور ان کے چچا سعید بن یسار جن کا نام یسار فیروز تھا، نَیسان کے اسیران جنگ میں سے تھے۔ حسن کے والد انصار میں سے ایک خاتون رُبَیع بنت نضر کے حصے میں آئے، یہ خاتون انس بن مالک کی پھپھی تھیں۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ بنی سَلمہ میں سے جمیلہ نام ایک خاتون کے حصے میں آئے، جمیلہ انس بن مالک کی بیوی تھیں۔ لیکن

خود حسن کا قول ہے کہ میرے والد اور میری والدہ بنی النجّار میں سے ایک شخص کے حصے میں آئے، اس نے بنی سَلمہ میں سے ایک عورت سے نکاح کیا، اور میرے والد اور میری والدہ کو مہر میں دیا، اور اس خاتون نے دونوں کو آزاد کردیا، اس لیے ہم اس کے موالی ہیں۔ (حضرت) عمر کی خلافت میں دو برس باقی تھے کہ حسن مدینۂ مبارکہ میں پیدا ہوئے، صِفین کے ایک برس بعد مدینۂ مبارکہ سے نکلے، اور سنہ ۱۱۰ میں البصرہ میں وفات پائی، اس وقت وہ ۸۹ برس کے تھے۔

کہتے ہیں: بنی ہلال میں ایک عورت ام جمیل بنت مُجَشّر ابن الاقعم بن شُعَیثہ بن الہزن تھی جو حجاج بن عتیک الثقفی کے نکاح میں تھی، المغیرہ اس کے پاس آنے جانے لگے، ابوبکرہ بن مَسْروح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام آزاد اور ثقیف کے مولدین سے تھے، اور شِبل بن مَعبَد ابن عُبَید البَجَلی اور نافع بن الحارث بن کَلَدَۃ الثقفی اور زیاد بن عبید کو خبر ہوئی، یہ لوگ موقع کی تاک میں لگے، آخر ایک دن اس حال میں دیکھ لیا کہ دونوں برہنہ تھے اور المغیرہ اس کے شکم پر تھے۔ چاروں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ (حضرت) عمر نے ابوموسیٰ الاشعری سے کہا: میں ۳۴۵
چاہتا ہوں کہ تمھیں ایک ایسے شہر کی طرف بھیجوں جس میں شیطان نے گھونسلا بنالیا ہے"۔ انھوں نے کہا: انصار میں سے کچھ لوگوں کو میرے ساتھ دیجے کہ وہ میری مدد کریں۔ (حضرت) عمر نے ابوموسیٰ کو البصرہ کا والی کیا اور البَراء ابن مالک، عِمران بن الحصین ابُوبُجَید الخُزاعی، عوف بن وہب الخزاعی کو ان کے ساتھ کیا، اور حکم دیا کہ مغیرہ کو میرے پاس بھیجدو۔ ابوموسیٰ البصرہ پہنچے اور تیسرے دن المغیرہ کو مدینۂ مبارکہ

روانہ کردیا۔ مغیرہ پیشگاہِ خلافت میں پہنچے۔ (حضرت) عمر نے ان کے سامنے گواہ جمع کیئے، نافع بن حارث نے کہا: میں نے مغیرہ کو اس حال میں دیکھا کہ عورت کے شکم پر ہے اور اسے کھود رہا ہے اور اس چیز کو جو اس کے پاس ہے ڈالتا ہے اور نکالتا ہے جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ پھر ایسی ہی شہادت بشبل ابن معبد اور ابوبکرہ نے دی۔ اس کے بعد زیاد آگے بڑھے، یہ چوتھے گواہ تھے۔ (حضرت) عمر نے زیاد کو دیکھ کے کہا میں ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جس سے مجھے امید ہے کہ اس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی رجم نہ کیا جائے گا اور وہ اس کی شہادت سے رسوا نہ ہوگا"۔ مغیرہ نے مصر سے آکے اسلام قبول کیا تھا اور الحدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ زیاد نے کہا: میں نے ایک قبیح منظر دیکھا ہے، لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ اس سے اختلاط کیا یا نہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ زیاد نے شہادت نہیں دی۔ (حضرت) عمر نے حکم دیا کہ تینوں گواہوں کو درے مارے جائیں۔ بشبل نے کہا: کیا تم حق کی گواہی دینے والوں کو درے مارتے اور حدود کو باطل کرتے ہو؟ ابوبکرہ کو جب درے مارے گئے تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مغیرہ زانی ہے"۔ (حضرت) عمر نے کہا: اسے دوحد مارو۔ (حضرت) علی نے کہا: اگر تم اسے بھی ایک شہادت قرار دیتے ہو تو اپنے دوست کو رجم کرو"۔ ابوبکرہ نے قسم کھائی کہ میں زیاد سے ہرگز بات نہ کروں گا۔ زیاد، ابوبکرہ کی ماں سمیہ کی طرف سے اس کا بھائی تھا۔ (حضرت) عمر نے ان لوگوں کو ان کے شہر کی طرف واپس کردیا۔

ایک جماعت کہتی ہے: ابوموسیٰ البصرہ ہی میں تھے جب (حضرت)

عمر نے انھیں یہاں کا والی کیا، اور لکھا کہ المغیرہ کو میرے پاس بھیجدو۔ لیکن پہلی خبر معتبر ہے۔

کہتے ہیں: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ عتبہ بن غزوان کو البصرہ کی طرف بھیجیں، سعد نے انھیں البصرہ بھیجدیا، وہ بوجہ شرف ان سے خط و کتابت نہ کرتے تھے، عتبہ نے مستعفی ہونا چاہا، لیکن (حضرت) عمر نے انھیں واپس کیا، اور وہ رستے میں فوت ہو گئے۔

ابوموسیٰ سنہ ۱۶ میں البصرہ کے والی ہوے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ سنہ ۱۷ میں والی ہوے۔ اضلاع دجلہ کا دورہ کیا، باشندوں کو اطاعت پر ثابت قدم پایا۔ پھر اس کی پیمایش کا حکم دیا اور اس کی برداشت کے مطابق خراج مقرر کیا۔ لیکن ثابت یہی ہے کہ ابوموسیٰ البصرہ کے والی سنہ ۱۶ میں ہوے۔

مجھ سے شیبان بن فروخ الابلی نے کہا، اس سے ابوہلال الراسبی نے، اور اس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، کہ: —— ابوموسیٰ کے کاتب نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو ایک نامہ میں لکھا: من ابوموسیٰ (سپرد حضرت) عمر نے انھیں لکھا کہ جب میرا یہ مکتوب تمھیں ملے تو اپنے کاتب کو تازیانہ مارنا اور خدمت سے برطرف کر دینا۔ ۴۴۶

تعمیر شہر بصرہ

مجھ سے علی بن المغیرۃ الاثرم نے بیان کیا، اور ان سے ابوعبیدہ نے کہ :— عتبہ بن غزوان الخریبہ میں ٹھیرے اور عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو اپنے مقام کی اطلاع دی۔ اور لکھا کہ مسلمانوں کے لیے ایک ایسا مقام لابد ہے جسے سردیوں میں سرمائی قیام گاہ بنایا جا سکے اور جب وہ حملے کر کے واپس آئیں تو اس میں آرام کر سکیں"۔ جواب دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسی جگہ اتارو جو پانی اور چراگاہ سے قریب ہو، اور جب ایسی جگہ مل جائے تو مجھے اس کی خبر دو"۔ عتبہ نے ایسا مقام تلاش کیا، اور لکھا کہ مجھے آبنائے کے کنارے خشکی پر ایک شاداب اور گھنے جنگل کی زمین ملی ہے جس کے اطراف پانی کے جوہڑ نہروں سے پھٹے پڑتے ہیں"۔ نامہ پڑھ کے کہا : یہ زمین سرسبز ہے۔ مشارب و مراعی سے قریب ہے۔ اور اس میں ماتحاج کے لیے لکڑی بھی ہے"۔ اور عتبہ کو لکھا کہ لوگوں کو اسی جگہ اتارو۔ انھوں نے لوگوں کو لے جا کر اسی جگہ اتارا۔ لوگوں نے زمین درست کی۔ نرسل کاٹے اور ان کو اپنے مساکن میں استعمال کیا۔ عتبہ نے انھی سے البصرہ کی مسجد بنائی۔ یہ واقعہ سنہ ۱۴ کا ہے۔

کہتے ہیں : عتبہ نے خود اپنے ہاتھ سے مسجد کے لیے داغ بیل ڈالی۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ کام بنی سلیم میں سے مجزر بن الاذرع البہزی نے کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ نافع بن الحارث بن کلدہ نے جب اپنے مسکن کی داغ بیل ڈالی تو مسجد کی بھی داغ بیل

ڈالی: اور بعض کہتے ہیں کہ مسجد کے لیے الاسود بن سریع التمیمی نے نشان اندازی کی اور وہ پہلے شخص تھے جو یہاں کے قاضی ہوئے۔ مجاشع و مجالد فرزندان مسعود نے الاسود سے کہا: اللہ تم پر رحم کرے، تم نے اپنے تئیں مشہور کردیا۔" بولے: نہیں، میں اس سے بہت دور ہوں۔"

عتبہ نے مسجد کی دوسری جانب ایک میدان میں جو آجکل رحبۂ بنی ہاشم کہلاتا ہے، دارالامارہ بنوایا، اور اسی میں دیوان اور زندان رکھا۔ اس زمانے میں اس میدان کو الدہناء کہتے تھے۔

مسلمان جب کسی مہم پر جاتے تو اپنے مساکن کے بانسے پلیاں بنا کر رکھ جاتے اور جب واپس آتے تو انہی سے اپنی فرودگاہیں پھر بنا لیتے۔ ایک زمانے تک یہی روش رہی۔ پھر مسلمانوں نے زمین کی نشان اندازی کی، پختہ مساکن بنائے۔ ابوموسیٰ الاشعری نے خشت خام اور گل سے مسجد اور دارالامارہ بنا کیا، لیکن چھت پھونس کی بنائی اور مسجد کو وسیع کیا۔

امام جب اقامت صلاۃ کو آتا تو لوگوں کے درمیان پتھر کے قدمچوں پر قدم رکھتا ہوا قبلے کی طرف بڑھتا، ایک دن عبداللہ بن عامر سیاہ ٹسر کا چغہ پہنے دارالامارہ سے نکلا، وہ محراب کی طرف جا رہا تھا، بدوی اس کو دیکھ کے کہنے لگے: امیر کے جسم پر ریچھ کی کھال ہے۔"

مجھ سے ابومحمد الثوری نے کہا اور ان سے الاصمعی نے، کہ:-

عتبہ بن غزوان الخریبہ میں اترے، یہیں عبدالرحمن بن ابی بکرہ پیدا ہوا، یہ پہلا بچہ تھا جو البصرہ میں پیدا ہوا۔ اس کے باپ نے اونٹ ذبح کیا اور اہل البصرہ کو ثیت بھر کے کھانا کھلایا۔

معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے میں زیاد البصرہ کا عامل ہوا، اس نے مسجد کو وسیع کیا اور از سر نو چونا گچی اور اینٹ سے تعمیر کی، اور چھت ساگوان کی بنوائی۔ دارالامارہ الدہناء سے ہٹا کر مسجد کے قبلے کی سمت بنوایا، اور کہا: امام کے لیے درست نہیں کہ محراب تک لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا جائے۔" اس نے قبلے کی سمت دیوار میں

دروازہ قائم کیا، امام دارالامارہ سے نکل کر اسی دروازے سے مسجد میں داخل ہوتا تھا۔ زیاد نے یہ دونو عمارتیں اپنی نگرانی میں بنوائیں۔ وہ ایام تعمیر میں ملاحظے کے لیے روزانہ گشت کیا کرتا، کبھی اہل البصرہ میں سے سربرآوردہ لوگ اس کے ساتھ ہوتے اور وہ ان سے پوچھتا کہ تمھیں اس میں کوئی نقص یا خلل تو نظر نہیں آتا۔ ایکدن کچھ لوگ اس کے ساتھ تھے، اس نے ان سے یہی بات پوچھی، بولے: ہم نہیں جانتے کہ اس سے زیادہ محکم بنا بھی ہوسکتی ہے"۔ اس نے کہا: ہاں، اگر یہ ستون جن پر چار چار عقود ہیں دوسرے ستونوں سے زیادہ ضخیم ہوتے"۔ یونس بن حبیب النحوی کہتے ہیں: تاہم ان ستونوں میں نہ کہیں کوئی شگاف تھا نہ کوئی عیب۔

حارثہ بن بدر الغدانی نے کہا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ابیات البعیث المجاشعی نے کہی ہیں:

بَنَى لِي يَا دُلَيْنُ ذِكْرَ اللّٰهِ مَصْنَعَةً ۔۔۔ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمْ تُعْمَلْ مِنَ الطِّينِ

لَوْلَا تَعَاوُرُ أَيْدِي الْإِنْسِ رَفْعَهَا ۔۔۔ إِذًا لَقُلْنَا مِنْ أَعْمَالِ الشَّيَاطِينِ

زیاد نے ذکر الٰہی کے لیے جو عمارت بنائی پتھروں سے بنائی، گندھی مٹی سے اس میں کہیں کام ہی نہ لیا۔

اگر اس کے بنانے اور بلند کرنے میں انسانوں کے ہاتھ نہ لگے ہوتے تو ہم کہہ دیتے کہ یہ شیاطین کا کیا ہوا کام ہے۔

الولید بن ہشام بن قحذم نے کہا: ـــــ زیاد نے مسجد کا صفہ ۳۴۸
پانچ پیل پاؤں پر قائم کیا، اور اس کا منارہ پتھر کا بنوایا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے مسجد کے ساتھ مقصورہ احداث کیا، اور دارالامارہ کو مسجد کے قبلے کی سمت منتقل کیا۔ زیاد نے دارالامارہ خشت خام اور گل سے بنوایا، پھر صالح بن عبدالرحمٰن السجستانی نے، کہ بنی تمیم کا غلام آزاد تھا، اپنے زمانے میں چونا گچی اور اینٹ سے بنوایا؛ سلیمان بن عبدالملک نے اس کو العراق کا والی خراج مقرر کیا تھا۔ پھر عبیداللہ بن زیاد نے دارالامارہ اور

اور مسجد الکوفہ میں اضافہ کیا۔ اس نے کہا : میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے جہاد مقسوم کر، اس نے مجھے جہاد کا شرف دیا۔ میں نے اس سے دعا کی کہ مجھے مصرین (البصرہ والکوفہ) کی دونوں جامع مسجدیں بنانے کی توفیق دے، اس نے مجھے ان کے بنانے کی توفیق دی۔ میں نے اس سے دعا کی کہ مجھے زیاد کا جانشین بنا، اور اس نے مجھے اس کا جانشین بنایا۔

مجھ سے ابوعبیدہ معمر بن المثنی نے بیان کیا کہ : — زیاد نے جب مسجد بنوانی شروع کی تو اس کے لیے ستون اور پیل پائے جبل الاہواز سے لائے گئے۔ اس کام پر اس نے الحجاج بن عتیک الثقفی اور اس کے بیٹے کو مقرر کیا۔ دونو باپ بیٹوں نے اس کام میں اتنا پیدا کیا کہ ان کا تمول ظاہر ہوگیا۔ اسپر کہا گیا : جبذ الامارۃ ولو علی الحجارۃ (امارت بھی خوب چیز ہے، خواہ پتھروں ہی پر ہو) اور یہ مثل ہوگئی۔

ایک روایت یہ ہے کہ زیاد نے دیکھا کہ مصلی صلاۃ میں نفض ید کرتے ہیں۔ اس نے کہا : خطرہ ہے کہ لوگ طول ایام کے بعد صلاۃ میں نفض ید کو سنت نہ سمجھنے لگیں"۔ اس غرض سے اس نے مسجد میں بجری بچھانے کا حکم دیا۔ جو لوگ اس کام پر مقرر کئے گئے انھوں نے بجری لانے والوں پر بہت سختی کی؛ وہ انھیں چنی ہوئی بجری دکھا کے کہتے کہ بالکل ایسی ہی بجری لاؤ، اس طرح اس کام میں انھوں نے خوب رشوت لی، اسپر کہنے والے نے کہا: جبذ الامارۃ ولو علی الحجارۃ اور یہ قول زبان زد ہوگیا۔

ابوعبیدہ نے کہا : مسجد کی شمالی جانب منزوی تھی۔ جانب مذکور میں نافع بن حارث بن کلدہ کا گھر تھا، نافع کی اولاد سے کہا گیا کہ وہ تربیع مسجد کے لیے اپنا گھر فروخت کردیں، انھوں نے انکار کیا، پھر جب معاویہ بن ابی سفیان کی جانب سے عبیداللہ بن زیاد البصرہ کا والی ہوا تو اس نے ابن نافع کے آدمیوں سے کہا کہ عبداللہ بن نافع البصرہ سے باہر اپنی کسی جائداد کے دور دراز حصے میں جائے تو مجھے خبر دینا"۔ عبداللہ بے خبر تھا۔ وہ البلیخہ میں، اپنے قصر ابیض کی طرف گیا تو عبداللہ

کے آدمیوں نے ابن زیاد کو اس کی خبر دی۔ اس نے ہیلداروں کو بھیجا
اور انھوں نے نافع کے گھر میں سے اتنا حصّہ ڈھادیا جو ترسیع مسجد
کے لیے درکار تھا۔ ابن نافع نے عبیداللہ سے شکایت کی عبیداللہ نے
۳۴ ایک ذراع زمین کے عوض پانچ ذراع زمین دیکر اس کو راضی کرلیا۔
اور مسجد کی دیوار میں اس کے آنے جانے کو ایک خوخہ قائم کردیا۔ یہ خوخہ
اس وقت تک رہا کہ امیرالمومنین المہدی نے مسجد میں زیادت کی اور
نافع کا پورا گھر مسجد میں لے لیا پھر الرشید رحمہ اللہ کی خلافت میں
دارالامارہ بھی مسجد میں داخل کرلیا گیا۔

ابوعبیدہ نے کہا: الحجاج بن یوسف جب العراق آیا تو اسے خبر
دی گئی کہ البصرہ کا دارالامارہ زیاد نے بنایا تھا۔ اس نے دارالامارہ
سے اس کا نام زایل کرنے کی نیت سے اس کو مسمار کرنے اور ازسرنو
خشت پختہ اور گچ سے بنانے کا قصد کیا۔ اس سے کہا گیا کہ اس سے
تو زیاد ہی کے نام کا ثبات و توکد بڑھے گا۔ حجاج نے اس کو تو
ڈھادیا اور نیا دارالامارہ بنانے کا ارادہ ترک کردیا۔ لوگوں نے
اس کی مٹی اور اینٹوں اور دروازوں سے اس کے اطراف اپنے گھر
بنالیے۔ سلیمان بن عبدالملک کے والئ امر ہونے تک یہاں کوئی
مستقل دارالامارہ نہ تھا۔ پھر جب سلیمان نے صالح بن عبدالرحمٰن کو العراق
کے خراج کا والی کیا تو اس نے سلیمان سے دارالامارہ کا قصہ بیان کیا،
سلیمان نے تعمیر کا حکم دیا، صالح نے انھی بنیادوں پر خشت پختہ اور گچ
سے دارالامارہ بنوایا اور اس کی چھت بلند کی۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں عدی بن
ارطاۃ الفزاری کو البصرہ کا والی کیا۔ عدی نے دارالامارہ میں غرفے
بنانے کا قصد کیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: اے ام عدی کے بیٹے!
تیری ماں تجھے کھوئے، کیا وہ منزل تیرے لیے تنگ ہوگئی جو زیاد
و آلِ زیاد کے لیے وسیع تھی"۔ عدی رُک گیا اور غرفوں کے اتمام کا

ارادہ اس نے ترک کر دیا۔

امیرالمومنین ابوالعباس کی جانب سے سلیمان بن علی بن عبداللہ ابن العباس البصرہ کا والی ہوا تو اس نے دارالامارہ کے بالائی حصے میں انھی غرفوں کی دیواروں پر جو عدی نے بنوانی شروع کی تھیں، مٹی سے کچھ بنایا، پھر اس کو چھوڑ دیا اور المربدؔ کی طرف منتقل ہو گیا اور وہیں رہا۔

الرشید نے اپنی خلافت میں مسجد کو وسیع کیا اور دارالامارہ کو جو مسجد کی سمت قبلہ میں تھا، مسجد میں داخل کر لیا۔ اس زمانے سے آج تک البصرہ میں امراء اور ولاۃ کے لیے کوئی دارالامارہ نہیں ہے۔

الولید بن ہشام بن قحذم نے کہا: —— ابن زیاد کے بعد مسجد میں کسی نے کوئی اضافہ نہیں کیا، حتیٰ کہ امیرالمومنین المہدی کا زمانہ آیا۔ اس نے حکم دیا کہ مسجد کے گرد پیش جو بیوت و منازل ہیں —— اور وہ نافع بن حارث بن کلدۃ الثقفی، عبیداللہ بن ابی بکرہ، ربیعہ بن کلدۃ الثقفی، عمرو بن وہب —— الثقفی، اور ام جمیل الہلالیہ —— جس کے ساتھ المغیرہ بن شعبہ کا معاملہ مشہور ہے —— کی منازل تھیں —— منہدم کر کے مسجد میں شامل کر دی جائیں اور مسجد کو وسیع کیا جائے۔ یہ کام محمد بن سلیمان بن علی کے زمانے میں، جو اس کی جانب سے البصرہ کا والی تھا انجام پایا۔ پھر امیرالمومنین ہارون الرشید نے عیسیٰ بن جعفر بن منصور کو، جو

---

[1] لغت میں مربد اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اونٹ باندھے جائیں یا کھجوریں درختوں سے توڑ کر خشک کی جائیں۔ البصرہ کے مغربی دروازے پر ایک وسیع میدان تھا، ریگستان سے جو قافلے آتے اسی میدان میں کجاوے کھولتے تھے، کہ اونٹوں کا مقام بستی کے باہر ہے۔ مسافر لباس سفر اتار کے اور اچھے کپڑے پہن کے شہر میں جاتے تھے۔ یہ مربد البصرہ کا قصہ ہے۔ بعد کو تمدن نے مربد کو المربد بنا کے عالیشان ساکن و منازل کا شہرستان بنا دیا۔ امرائے دولت یہیں رہنے لگے، اور دوسرے لوگوں نے بھی یہاں اپنی بیرونی فرودگاہیں بنالیں۔

۳۰ اس کی جانب سے البصرہ کا والی تھا، حکم دیا کہ وہ دارالامارہ کو بھی مسجد میں داخل کرلے اور اس نے دارالامارہ کو مسجد میں داخل کرکے مسجد کو اور وسیع کردیا۔

الولید بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے ـــــ جنھیں یوسف بن عمر نے لشکرِ عرب کی دفتر داری پر مقرر کیا تھا ـــــ کہ میں نے زیاد کی ولایت میں البصرہ کے لشکر کا معائنہ کیا، مقاتلین ۸۰ ہزار تھے اور ان کے بال بچوں کا شمار ایک لاکھ بیس ہزار تھا۔ پھر میں نے الکوفہ کی جمعیۃ کا شمار کیا، وہاں ۶۰ ہزار مقاتلین اور ۸۰ ہزار ان کے اہل و عیال تھے۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا اور ابن سعد سے الواقدی نے اپنی اسناد سے بیان کیا کہ: ـــــ عتبہ بن غزوان، سعد بن ابی وقاص کے ساتھ تھے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو لکھا کہ تم اپنا معسکر الکوفہ کو بناؤ اور عتبہ بن غزوان کو البصرہ بھیجدو۔ عتبہ آٹھ سو اصحاب کے ساتھ نکلے اور اس مقام پر پہنچ کر جہاں البصرہ آباد ہوا، ٹھیر گئے، اور انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے بھلوں کے ٹٹیوں کے خیمے۔ بعد کو (حضرت) عمر نے ان کی مدد کو اور لوگ بھیجے۔ جب لوگوں کی کثرت ہوگئی تو ان میں سے ایک گروہ نے خشتِ خام اور گل سے سات محلے بنائے: دو الخُرَیبہ میں، ایک زَابُوقَہ میں، دو بنی تمیم میں اور دو ازد میں۔ پھر عُتبہ، البصرہ کے مضافات میں الفرات کی طرف نکلے، اس کو فتح کیا اور واپس آگئے۔ سعد اُن کو حکم احکام بھیجتے رہتے تھے۔ عُتبہ پر یہ بات گراں تھی۔ آخر انھوں نے (حضرت) عمر سے واپسی کی اجازت چاہی، اجازت مل گئی، المغیرہ بن شعبہ کو اپنا قائم مقام کیا، مدینۂ مبارکہ پہنچے، اور (حضرت) عمر سے سعد کی ماتحتی کی شکایت کی۔ (حضرت) عمر نے کہا: ایک

ایسے شخص کی امارت تسلیم کرنے میں تمھارا کیا نقصان ہے جو قریش میں سے ہے اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے"۔ مگر انھوں نے واپس جانے سے انکار کیا، (حضرت) عمر نے بجد کیا، وہ روانہ ہوے، لیکن رستے میں اپنی سواری سے گرے اور انتقال کر گئے۔ یہ سنہ ۱۶ کا واقعہ ہے۔

الواقدی کہتا ہے: البصرہ میں مسجد کی بنا سب سے اوّل حجر بن الادرع نے رکھی۔ انھوں نے کچھ بنایا نہیں، اقامت کے لیے صرف ایک جگہ مخصوص کر لی تھی، سب وہیں جمع ہو جاتے تھے اور فریضۂ صلاۃ ادا کرتے تھے۔ پھر عتبہ نے اسی جگہ قصب سے کچھ بنوایا، پھر ابوموسیٰ نے کچھ اضافہ کیا، یہ سلسلہ جاری رہا اور مسجد بنتی اور بڑھتی رہی۔

مجھ سے الحسین بن علی بن اسود العجلی نے بیان کیا، اس نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا، اس نے کہا ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا، اس سے الشیبانی نے، اور اس سے محمد بن عبداللہ الثقفی نے، کہ: —— البصرہ میں ایک شخص تھا جسے نافع کہتے تھے، کنیت اس کی ابوعبداللہ تھی، یہ پہلا شخص تھا جس نے البصرہ میں گھوڑوں کی پرورش و پرداخت کا کام شروع کیا۔ وہ مدینۂ مبارکہ گیا اور (حضرت) عمر سے درخواست کی کہ البصرہ میں ایک زمین ہے جو خراجی ۳۵۱
زمینوں میں سے نہیں ہے، اگر وہ مجھے عطا کر دی جائے تو اس سے مسلمانوں کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کے حق میں لکھا تھا۔ (حضرت) عمر نے اس کی درخواست منظور کی اور ابوموسیٰ کو لکھ دیا کہ وہ زمین اس کو جاگیر میں دیدی جائے۔

ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا، اس نے کہا ہم سے عباد ابن عوام نے کہا، اور اس سے عوف الاعرابی نے، کہ: —— میں نے ابوموسیٰ کو (حضرت) عمر کا مکتوب پڑھ کے سنایا، اس میں لکھا تھا:

ابو عبداللہ نے مجھ سے دجلہ کے کنارے ایک زمین مانگی ہے جس میں وہ گھوڑوں کی پرورش و پرداخت کرے گا، اگر وہ زمین جزیہ کی ہو اور اس میں جو پانی جاتا ہو وہ بھی جزیہ کی زمین سے بہہ کر نہ جاتا ہو تو وہ اس کو دیدو"۔

عباد کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ نافع بن حارث بن کلدہ عربوں کا طبیب تھا۔

الولید بن ہشام بن قحذم کہتا ہے: میں نے اپنے ہاں ایک نوشتہ دیکھا ہے جس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے، مسلمانوں کے امیر عمر کی جانب سے المغیرہ بن شعبہ کے نام۔ سلامٌ علیک۔ میں تیرے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ امابعد ابو عبداللہ نے ہم سے ذکر کیا ہے کہ وہ البصرہ میں ابن غزوان کی ولایت کے زمانے سے کاشت کر رہا ہے، اور وہاں اس زمانے میں گھوڑوں کی پرورش و پرداخت کی جبکہ اہل البصرہ میں سے کسی نے یہ کام نہیں کیا تھا، اس کام میں جو کچھ اس نے دیکھا ہے اس سے وہ مطمئن ہے تم اس کی زراعت اور گھوڑوں کی پرداخت میں اس کو مدد دو، میں نے اس کو زراعت کی اجازت دیدی ہے، جس زمین میں اس نے زراعت کی ہے اس کو واپس دیدو بشرطیکہ وہ عجمیوں کی ایسی زمین نہو جس پر جزیہ ہے اور نہ اس میں ایسی زمین کا پانی بہہ کر آتا ہو جس پر جزیہ ہے۔ اس کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ اور کسی طریق سے تعرض نہ کرو۔ والسلام علیک و رحمۃ اللہ۔

یہ نامہ معیقب بن ابی فاطمہ نے صفر سنہ ۱۷ میں لکھا"۔

الولید بن ہشام نے کہا، مجھے میرے چچا نے ابن شبرمہ کے حوالے سے خبر دی کہ انھوں نے کہا: اگر میں البصرہ کا والی ہوجاؤں تو وہاں کے لوگوں کی جائدادیں ضبط کروں گا، کیوں کہ عمر بن الخطاب

(رضی اللہ عنہ) نے وہاں ابوبکرہ اور نافع بن حارث کے سوا کسی کو جاگیر نہیں دی تھی۔ اسی طرح عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے عمران بن حصین اور اپنے غلام آزاد حُمران، اور ابن عامر کے سوا ــــ جس کو اس کا مکان بطور جاگیر عطا کیا تھا ــــ کسی کو کوئی جاگیر نہیں دی۔ راوی نے کہا: جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے حمران کو ابن زیاد نے بھی ایک قطیعہ دیا تھا۔

ہشام بن الکلبی نے کہا: البصرہ میں پہلا مکان نافع بن حارث نے اور پھر مَعقِل بن یسار المزنی نے بنایا۔ عثمان بن ابی العاصی الثقفی کا مکان جو مدینۂ مبارکہ میں تھا، (حضرت) عثمان نے لے لیا اور لکھا کہ ابن عاصی کو البصرہ میں ایک زمین دیدی جائے۔ انھیں البصرہ میں ایک قطیعہ دیا گیا جو الاُبلّہ کے قریب شط عثمان کے نام سے معروف ہے۔ یہ جگہ پانی سے لبریز تھی، عثمان نے اس کو درست کرکے ۲۵۲
آباد کیا۔ انھی عثمان بن ابی العاصی کی طرف البصرہ کا باب عثمان منسوب ہے۔

کہتے ہیں: حمران بن ابان پہلے المسیّب بن نَجَبَۃ الفزاری کا مملوک تھا۔ اور عین التمر میں ان کے ہاتھ آیا تھا۔ (حضرت) عثمان نے اس کو خرید لیا، لکھنا پڑھنا سکھایا اور کاتب مقرر کیا۔ پھر اس سے ناراض ہوگئے ــــ کسی معاملے میں ولید بن عقبہ ابن ابی مُعَیط کی شکایت کی گئی۔ (حضرت) عثمان نے حُمران کو حکم دیا کہ جاکے معاملے کی تحقیق کرے۔ ولید نے اس کو رشوت دی، حُمران نے کہدیا کہ شکایت بے بنیاد ہے۔ لیکن بعد کو اصلیت ظاہر ہوگئی، معلوم ہوا کہ حمران نے رشوت لے لی تھی، اسپر (حضرت) عثمان برہم ہوے ــــ اس سے کہا: اب تو میرے پاس نہیں رہ سکتا"۔ اور اسے اختیار دیا کہ مدینۂ مبارکہ کے سوا جہاں چاہے رہے۔ اس نے البصرہ میں رہنا پسند کیا، اور وہ جا بسا۔

کی کہ وہاں اس کو ایک مکان عطا کردیا جاے ؛ اس غرض سے اس نے ایک بڑی زمین کی نشان دہی کی، لیکن (حضرت) عثمان نے اس کو وہ زمین نہیں دی، اور ابن عامر سے کہا : اس کو اپنے مکانوں میں سے کوئی مکان دیدو"۔ ابن عامر نے اس کو ایک مکان دیدیا، وہی مکان دار حُمران کہلاتا ہے۔

کہتے ہیں : قاضی خالد بن طُلَیق الخزاعی کا گھر دراصل قاضی ابوالسجاح کا تھا جو ابن زبیر کی قید میں تھے، جب وہ قید سے بھاگ نکلے تو سُلیم بن زیاد نے وہ گھر ان سے خرید لیا۔

ابن الکلبی کہتا ہے : البصرہ میں شارع بنی سَمُرہ کا مالک عتبہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سَمُرہ بن حبیب بن عبد شمس ابن عبد مناف تھا۔ اور مسجد عاصم، بنی رَبیعَہ بن کلاب بن رَبیعَہ ابن عامر بن صَعصَعَہ میں سے عاصم نام ایک شخص کی طرف منسوب ہے۔ اور دار ابی نافع، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کے غلام آزاد ابونافع کی طرف منسوب ہے۔

الفخذمی کہتا ہے : دار ابی یعقوب النحلابی، حجاج کے مؤذن سحامہ بن عبدالرحمٰن بن اصم المَنقَری کا تھا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے یزید بن مُہلب سے جنگ کی تھی، مَسلَمہ بن عبدالملک نے اس کو حَرَب عَقر کے دن قتل کیا تھا۔ یہ گھر المغیرہ بن شعبہ کے مکان کے قریب تھا۔

کہتے ہیں : دار طارق، طارق بن ابی بکرہ کی طرف منسوب ہے، اس کے سامنے حکم بن ابی العاصی الثقفی کی جائداد تھی —— دار زیاد بن عثمان، عبیداللہ بن زیاد نے اپنے بھتیجے زیاد بن عثمان کے لیے خرید لیا تھا، اس کے قریب وہ جائداد تھی جس کے ایک حصے میں رابَہ بنت ابی العاصی کا گھر تھا۔ وہ مکان جو دار سلیمان ابن علی کے نام سے معروف ہے سلم بن زیاد کا تھا، ہلال بن ابی بردہ ۲۵۳

نے جبکہ وہ البصرہ کا والی تھا، خالد بن عبداللہ کے لیے اس کو خرید لیا۔ پھر جب سلیمان بن علی آیا تو وہ اسی میں رہا۔

کہتے ہیں: ثقیف کے غلام آزاد موسیٰ بن ابی المختار کا مکان بنی دارم میں سے کسی کا تھا، فیروز بن حُصَین نے دس ہزار درہم میں اس کو خریدنا چاہا، اس نے کہا: میں تیرا پڑوس ایک لاکھ درہم میں بھی فروخت نہیں کروں گا۔ فیروز نے دس ہزار درہم بھی اس کو دیدیئے اور مکان بھی اسی کے پاس رہنے دیا۔ ابوالحسن نے یہ واقعہ دوسرے طریق پر بیان ہے، وہ کہتا ہے، دارمی اپنا مکان خود ہی فروخت کرنا چاہتا تھا اور اس نے کہا تھا کہ میں اس کو دس ہزار درہم میں فروخت کردوں گا، پانچ ہزار مکان کی قیمت ہے اور پانچ ہزار فیروز کے پڑوس کی۔ فیروز نے یہ بات سُنی تو اس کو دس ہزار درہم دیدیئے اور کہا: تم اپنے گھر ہی میں رہو"۔

دار تیغ، عبدالرحمٰن بن تیغ الحمیری کی طرف منسوب ہے۔ یہ زیاد کی مملوکہ زمین پر تھا۔

اہل الطائف میں ایک شخص تھا جسے دَمُّون کہتے تھے، وہ البصرہ میں رہتا تھا، یہاں اس کی ایک جائداد تھی، ابوموسیٰ نے اس سے اپنی بیٹی کی شادی کردی جس سے ابوبُردہ پیدا ہوا۔ اس کے متعلق اہل البصرہ میں یہ بات زبان زد تھی:

الرفاء والبنون وخبز وکمون فی بیت الدَمُّون

سنجوگ اور اولاد، روٹی اور زیرہ یہ سب دمون کے گھر میں ہیں

التخذمی اور دوسروں کا بیان ہے کہ البصرہ میں پہلا حمام عبداللہ بن عثمان بن ابی العاصی الثقفی نے بنایا۔ یہ الخُرَیبہ میں قصر عیسیٰ بن جعفر کے پاس سفیان بن معاویہ کے باغ میں تھا۔ دوسرا حمام زیاد کے غلام آزاد فیل نے بنایا۔ تیسرا حمام بلال بازیں مسلم بن ابی بکرہ نے بنایا، بعد کو یہ حمام عمرو بن مسلم الباہلی

کی ملک ہوگیا ۔۔ ایک زمانے تک البصرہ میں یہی تین حمام تھے۔
مجھ سے اسمٰعیلی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ابوبکرہ نے اپنے بیٹے مسلم سے کہا : جانِ پدر ! میں دیکھتا ہوں کہ تو کچھ نہیں کرتا، تاہم تیری آمدنی اپنے بھائیوں سے کم نہیں ہے"۔ اس نے کہا : میرا راز افشا نہ ہو تو کہوں"۔ ابوبکرہ نے کہا : افشا نہیں ہوگا"۔ مسلم نے کہا : میں اپنے اس حمام سے ہزار درہم روز اور بہت سا کھانا پیدا کرلیتا ہوں"۔ پھر یہ ہوا کہ مسلم بیمار ہوا اور اس نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکرہ کو اپنے حمام کی آمدنی بتادی، اس نے یہ بات ظاہر کردی، اور والی سے حمام بنانے کی اجازت مانگی ۔۔۔ اس زمانے میں البصرہ میں بغیر اجازت حاصل کیے حمام نہیں بنائے جاسکتے تھے ۔۔۔ اجازت مل گئی اور اس نے حمام بنالیا ۔ پھر تو ایک تانتا بندھ گیا، عبیداللہ بن ابی بکرہ نے، ۳۵۴
اور الحکم بن ابی العاصی نے، اور سیاہ الاسواری نے، اور حصین ابن ابی الحر العنبری نے، اور ریطہ بنت زیاد نے، اور منجاب ابن راشد الضبتی نے ایک ایک، اور لبابہ بنت اوفی البحرشی نے دو ۔۔۔ ایک اصحاب القباء میں اور ایک بنی سعد میں ۔۔۔ حمام بنانے کی درخواست کی، سب کو اجازت مل گئی اور البصرہ میں بہت سے حمام ہوگئے ۔ مسلم بن ابی بکرہ جب تندرست ہوا تو اس نے اپنے حمام کی آمدنی بہت کم پائی، اس نے اپنے بھائی کو ملامت کی اور کہا : اللہ نے اس نے رحم قطع کرادیا"۔
کہتے ہیں : فیل، زیاد کا حاجب اور غلام آزاد تھا۔ ایکدفعہ فیل، ابوالاسود دئلی اور انس بن زنیم کے ساتھ سوار ہوکے نکلا ۔ فیل خوش رفتار ترکی گھوڑے پر سوار تھا، ابوالاسود اور ابن زنیم بدہیت سست رو گھوڑوں پر تھے ۔ دونو کو حسد ہوا، انس نے ابوالاسود سے کہا : بڑھ جاؤ"۔ ابوالاسود نے کہا : رستہ دو ۔

فیل نے کہا :

لَعَمْرُ أَبِيكَ مَا حَمَّامُ كِسْرَىٰ عَلَى الثُّلُثَيْنِ مِنْ حَمَّامِ فِيلِ

تیرے باپ کی قسم! حمام کسریٰ حمام فیل کے تیسرے حصے کے برابر بھی نہیں ہے۔

ابوالاسود نے جواب دیا :

وَمَا إِرْقَاصُنَا حَوْلَ الْمَوَالِي بِسُنَّتِنَا عَلَى عَهْدِ الرَّسُولِ

موالی کے گرد ہمارا رقص کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی سنت نہیں ہے۔

ابومقرغ، طلحہ بن عبداللہ بن خلف سے جو طلحۃ الطلحات کہلاتا تھا، کہتا ہے :

تُمَنِّينِي طُلَيْحَةُ أَلْفَ أَلْفٍ لَقَدْ مَنَّيْتِنِي أَمَلًا بَعِيدًا

فَلَسْتَ لِمَاجِدٍ حُرٍّ وَلَكِنْ لِسَمْرَاءَ الَّتِي تَلِدُ الْعَبِيدَا[1]

وَلَوْ أُدْخِلْتَ فِي حَمَّامِ فِيلٍ وَأُلْبِسْتَ الْمَطَارِفَ وَالْبُرُودَا

اے طلیحہ! تو مجھے ہزار ہزار کی تمنا دلاتا ہے۔ لیکن تو مجھے دور کی امید دلا رہا ہے۔

تو کسی معزز اور آزاد کا بیٹا نہیں، سمراء کا بیٹا ہے جو غلام ہی جنتی ہے۔

اگر تجھے حمام فیل میں داخل کر دیا جائے اور دھاری دار ریشمی چادریں تجھے اڑھا دی جائیں (تب بھی تیری اصلیت مٹ نہیں سکتی)

---

[1] غالباً خطا منتقل ہے۔ شاعر، ابن مقرغ کے نام سے معروف ہے، یزید بن ربیعہ بن مفرغ الحمیری نام تھا اور کنیت ابوبان تھی شعراء حماسہ میں سے تھا۔ عباد بن زیاد کے ساتھ سجستان گیا مگر اس کی صحبت خوش نہ آئی۔ اس نے زیاد کے نسب پر طعن کیا ہے، کہتا ہے: زیاد، نبیل کی طرح مجہول النسب ہے۔ اور اس باب میں اس کی ابیات معروف ہیں ـــ اغانی، ج ۱۰، ص ۱۵؛ ابن خلکان، ج ۲، ص ۲۸۹؛ ابن تغری بردی، ج ۲، ص ۲۱۴؛ کتاب الشعر والشعراء، ص ۲۰۹۔

[2] سمراء: بھورا، بادامی۔ عبد: غلام جس کے ماں باپ غلام ہوں اور خود اسی کو غلام بنایا گیا ہو۔ تاریخ میں عبید سیاہ فام غلاموں کے لیے استعمال ہوا ہے۔

جب منجاب کی موت کا وقت قریب تھا، کسی نے کہا :

يَارُبَّ قَائِلَةٍ يَوْمًا وَقَدْ تَعِبَتْ كَيْفَ الطَّرِيقُ إِلَى حَمَّامِ مِنْجَابِ

بارہا ایسا ہوا کہ ایک عورت، جب وہ کسی دن تھک گئی اور خستہ ہوگئی تو اس نے کہا منجاب کے حمام کو کس رستے سے جائیں"۔

حمام عمرو کی نسبت بنی اسامہ کا غلام آزاد عباس کہتا ہے :

ذَكَرْتُ الْبَنْدَ فِي حَمَّامِ عَمْرٍو فَلَمْ أَبْرَحْ إِلَى بَعْدَ الْعَشَاءِ

میں حمام عمرو میں پانی کا کنڈ یاد کرتا اور رات گئے تک وہیں رہتا۔

حمام نُلَیح بن نشبۃ السعدی کی طرف منسوب ہے۔ زیاد نے اس کی نسبت کہا ہے کہ وہ خود چور ہے مگر اپنے ہمصفیروں سے خوب حفاظت کرتا ہے"۔

ہشام بن الکلبی کہتا ہے : البصرہ میں قصر اَوْس، اَوس بن ثَعلبہ ابن رُقَی کی طرف منسوب ہے۔ اَوْس، بنی تیم اللہ بن ثعلبہ بن عکابہ سے تھا اور اہل خراسان میں رودار آدمی تھا، یہاں اس سے بڑے بڑے کام متعلق تھے۔ تَدْمُر سے گزرتے ہوئے اپنے دو بتوں کے متعلق اسی نے کہا تھا

فَتَايَ أَهْلِ تَدْمُرَ حِينَ آنِي أَلَمَّا تَسْأَمَا طُولَ الْقِيَامِ
فَكَائِنْ مَرَّ مِنْ دَهْرٍ وَدَهْرٍ لِأَهْلَكُمَا وَعَامٍ بَعْدَ عَامِ

اہل تدمر کی نوجوان لڑکیو! مجھے بتاؤ، کیا تم مدت دراز تک کھڑے کھڑے تھک نہیں گئیں؟

تم لوگو (پر کتنے ہی عہد پر عہد اور سال پر سال گزر چکے ہیں۔

قصر اَنَس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس ابن مالک الانصاری کی طرف منسوب ہے۔

راوی نے کہا : منارۂ بنی اسُید اسی قبیلے کے ایک شخص حسان ابن سعد نے بنایا تھا۔ قصر احمر، جو اب آل عمر بن حفص بن قُبَیصہ ابن ابی صُفرہ کی ملک ہے، عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کا تھا۔ قصر مُسَیّرین (جلاء وطنوں کا قصر) عبدالرحمٰن بن زیاد کا تھا۔ عبدالرحمٰن

ابن محمد بن اشعث الکندی کے ساتھ جو لوگ برسرِ عصیان ہوکر جنگ کرنے نکلے تھے الحجاج نے انھیں جلاء وطن کرکے اسی قصر میں محبوس کیا تھا۔ یہ قصر ایک اور قصر کے بیچ میں ہے، اس سے متصل عبیداللہ ابن زیاد کا قصر ہے، اور اس کے پہلو میں جوسق ہے۔

التحذمی کہتا ہے: قصر نواہق، زیاد کا تھا، اس کا یہ نام شطار نے رکھا۔ قصر نعمان، نعمان بن صہبان الراہبی کا تھا۔ اسی نعمان نے یزید بن معاویہ کی موت کے زمانے میں مُضر و ربیعہ کے درمیان فیصلہ کیا تھا، عبید اللہ بن زیاد نے اس کو وسیع کیا، نعمان نے کہا: اے ابو حاتم! یہ بہت ہی برا مال ہے، پانی زیادہ ہو تو میں ڈوب جاؤں گا، کم ہو تو پیاسا مرجاؤں گا" آخر وہی ہوا جو اس نے کہا تھا، پانی کم ہوگیا اور وہاں جو لوگ تھے ہلاک ہوگئے۔ قصر زربی، عبداللہ بن عامر کے غلام آزاد زربیٰ کی طرف منسوب ہے؛ زربیٰ، عبداللہ کے اصطبل کا نگران تھا، یہ مکان ۳۵۶
اس کے جانوروں کے لیے مخصوص ہوگیا۔ قصر عطیہ، عطیۃ الانصاری کی طرف منسوب ہے۔ مسجد بنی عباد، بنی عباد بن رضا بن شقرہ ابن حارث بن تمیم بن مُرّ کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ مکان جو دار عبداللہ بن خازم السُّلمی کے نام سے معروف ہے، عبداللہ کی پھپی دَجاجہ کا تھا؛ دجاجہ، عبداللہ بن عامر کی ماں تھی، اس نے یہ مکان عبداللہ بن خازم کو دیدیا تھا، عبداللہ بن خازم، اسماء بن الصلت کا پوتا تھا، اور دَجاجہ اسماء کی بیٹی تھی۔

مجھ سے المدائنی نے بیان کیا، اس سے ابوبکر الہُذلی اور العباس ابن ہشام نے کہا، اور ان دونوں سے ان دونوں کے والد نے عُوانہ کے حوالے سے بیان کیا کہ: — الأحنف بن قیس، اہل البصرہ میں سے کچھ لوگوں کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ (حضرت) عمر نے وافدین میں ایک سے آنے کی غایت

پوچھی، پھر الاحنف کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے جسم پر موٹے جھوٹے کپڑے تھے اور وہ ایک گوشے میں خاموش بیٹھے تھے، پوچھا: کیا تمھیں کچھ حاجت نہیں؟ بولے: ہاں، اے امیرالمومنین بھلائی کی کنجیاں تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ نوآباد شہروں میں ہمارے بھائی گزشتہ قوموں کے مساکن میں مقیم ہیں، ان کی ایک جانب آب شیریں اور دوسری جانب سرسبز باغ ہیں۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ایسی جگہ رہتے ہیں جو شور ہے، مرطوب ہے اور اس میں کثرت سے جھاڑیاں ہیں۔ نہ اس کی رطوبت خشک ہوتی ہے اور نہ اس کی چراگاہوں میں چارہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ایک جانب مشرق میں، آب شور بہتا ہے؛ اور دوسری جانب، مغرب میں، بیابان ہے، بالکل بے آب وگیاہ؛ نہ ہمارے پاس کھیت ہیں اور نہ مواشی جن سے ہمیں کچھ حاصل ہو، ہماری روزی شتر مرغ کی روزی کیطرح دور ہے! ہمیں پانی کے لیے دو فرسخ جانا پڑتا ہے، جو ضعیف ہوں ان کے لیے یہ کیسی مصیبت ہے۔ جب کوئی عورت پانی لانے جاتی ہے تو اس خوف سے کہ کہیں دشمن نہ آپڑے یا درندہ اس کے بچے کو نہ پھاڑ کھائے، اپنے بچے کو گلے سے باندھ لیتی ہے جس طرح بکری کا بچہ باندھا جاتا ہے۔ اگر امیرالمومنین نے ہم سے اس مصیبت کو دور نہ کیا اور ہمارے فاقوں کا علاج نہ کیا تو ہم اس قوم کی طرح ہو جائیں گے جو ہلاک ہو چکی ہے"۔ (حضرت) عمر نے دیوان میں ان کے بال بچوں کے نام لکھ لئے، سب کے لیے روزینے جاری کر دیئے اور ابوموسیٰ الاشعری کو حکم دیا کہ ان کے لیے نہر کھدوائیں۔

مجھ سے اہل العلم میں سے ایک جماعت نے بیان کیا کہ:— دجلۃ العوراء کا ایک قدرتی دہانہ تھا۔ برسات کا پانی اسی دہانے سے دجلہ میں آتا۔ یہ نہ ہوتا تو دجلہ اور دجلۃ العوراء ایک ہو جاتے اور دونوں کا پانی مل کر بہتا؛ جزر ہوتا تو دونوں ایک دوسرے سے

منقطع ہوجاتے اور دونوں کا پانی الگ الگ بہتا۔ دجلۃ العوراء کا طول تقریباً ایک فرسخ تھا، اس کے منتہیٰ پر البصرہ کے قریب ایک وسیع نشیب تھا، جاہلیت میں اس کو اُجانہ کہتے تھے، اسلام میں عربوں نے اس مقام کا اندازہ نام رکھا؛ یہ مقام، حسب پیمائش، ۳۵۰ البصرہ سے تین فرسخ پر تھا، اس لحاظ سے نہر الابلہ کا طول چار فرسخ ہوتا ہے۔ یہیں سے وہ نہر نکلتی ہے جسے آجکل نہر اُجانہ کہتے ہیں۔

دجلۃ العوراء کو دجلۃ البصرہ بھی کہتے ہیں۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ الاشعری کو حکم دیا تھا کہ اہل البصرہ کے لیے نہر بنوادیں۔ انھوں نے امتثال کیا۔ اُجانہ سے ابتدا کی اور تین فرسخ تک تحفیر کرکے نہر البصرہ تک پہنچادی۔ اس طرح نہر الأبلہ کا طول چار فرسخ ہوگیا۔ بعد کو اس کا وہ حصہ جو البصرہ اور بثق السجری کے درمیان تھا ـــــ اور بثق السجری البصرہ سے ایک فرسخ پر تھا ـــــ بند ہوگیا؛ (حضرت) عثمان نے اپنے عامل البصرہ عبداللہ بن عامر بن کُریز کو نہر الأبلہ کے درست کرنے کا حکم دیا، وہ اس کام میں تاخیر کرتا رہا حتیٰ کہ زیاد بن ابی سفیان نے اس کام کو سرانجام کیا۔ زیاد، عبداللہ بن عامر کی جانب سے دیوان اور بیت المال کا والی تھا، عبداللہ جب خراسان گیا تو اس نے زیاد کو اپنا قایم مقام کیا، زیاد نے اسی زمانے میں یہ کام کر ڈالا، نہر کا وہ حصہ جو ابوموسیٰ نے بنوایا تھا برقرار رکھا اور جو بند ہوگیا تھا اس کو صاف کرادیا۔ زیاد نے اس کام کا متولی عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کو مقرر کیا۔ جب نہر میں پانی چھوڑا گیا تو عبدالرحمٰن اپنے رہوار پر سوار ہوکے نہر کے کنارے کنارے چلا، کہ دیکھے پانی کہیں رُکتا تو نہیں۔ پانی تیزی سے بہا، اس نے رہوار کو ایڑ دی، مگر پانی کا کیا مقابلہ کرتا، پانی اس سے آگے نکل گیا۔ ابن عامر جب خراسان سے واپس آیا تو نہر کو دیکھ کر زیاد پر برس پڑا، کہا: تو نے

چاہا کہ نہر کے ساتھ بجائے میرے تیرا نام باقی رہے"۔ اس بنا پر دونوں کے تعلقات ناخوش گوار ہو گئے اور مرتے دم تک ناخوش گوار رہے۔ اس کا اثر ان کی اولاد میں آیا اور ان کے درمیان بھی ناخوش گواری رہی۔ یونس بن حبیب النحوی کہتا ہے: میں نے آلِ زیاد و آل ابن عامر کے درمیان ناخوش گواری محسوس کی ہے۔

مجھ سے الاثرم نے ابوعبیدہ کے حوالے سے بیان کیا کہ:— ابوموسیٰ نے اُجانہ سے البصرہ تک نہرالاُبلہ بنائی تھی۔ جب یہ نہر نہ تھی لوگ الاُبلہ سے چار فرسخ کے فاصلے پر ایک مقام سے، جسے دیرقادوس کہتے، پانی لاتے تھے۔ یہ جگہ انھوں نے پانی لینے کو دجلہ میں بنائی تھی؛ نہر الاُبلہ، شور اور مرطوب زمین سے بہتی ہوئی آتی تھی، اس کے کناروں پر نام کو روئیدگی نہ تھی۔ آندھیوں نے اس میں اتنی مٹی لاڈالی کہ مجرائے آب بند ہو گیا۔ اثرم نے کہا: زیاد نے نہرالاُبلہ کی اصلاح سے فارغ ہو کر نہر البصرہ بنوائی۔ ابن عامر جب خراسان سے واپس آیا تو اس نے زیاد کو ملامت کی اور کہا: تو نے اس نہر سے اپنی شہرت اور اس کے ساتھ اپنے نام کا بقا چاہا ہے"۔ اس بنا پر دونوں کے درمیان ناخوش گواری پیدا ہو گئی، جو ان کے بعد ان کی اولاد کے درمیان بھی قائم رہی۔ ابوعبیدہ نے کہا زیاد نے
۳۵۸ اس دھارے کو فیل کے مکان سے، جو اس کا حاجب اور غلام آزاد تھا، شروع کیا اور مقام جَسر تک تحفیر کی۔

محمد بن سعد نے الواقدی اور دوسروں کے حوالے سے بیان کیا کہ:— عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ کو ایک نہر کی تحفیر کا حکم دیا اور لکھا کہ اس کام کا متولی مَنقِل بن یسار المزنی کو مقرر کیا جائے۔ اس وجہ سے یہ نہر مَنقِل کی طرف منسوب اور نہر مَنقِل کے نام سے مشہور ہوئی۔ الواقدی کہتا ہے: مَنقِل نے عبیداللہ بن زیاد کے زمانے میں، جبکہ وہ معاویہ بن ابی سفیان کی جانب سے البصرہ

کا والی تھا، البصرہ میں وفات پائی۔

الولید بن ہشام المُعَیْطِی اور علی بن محمد بن ابی سیف المدائنی نے بیان کیا کہ :— المنذر بن جارود العبدی نے معاویہ بن ابی سفیان سے نہرِ شار کی تخمیر کے بارے میں گفتگو کی۔ معاویہ نے زیاد کو لکھا اور اس نے وہ نہر بنوائی جو نہرِ مَعْقِل کہلاتی ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے یہ کام مَعْقِل بن یسار کی نگرانی میں ہوا تھا اس لیے یہ نہرِ مَعْقِل کی طرف منسوب ہوئی؛ اور ایک جماعت کہتی ہے: نسبت کا سبب دوسرا ہے، کام کا متولی تو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ یا کوئی اور تھا، لیکن جب نہر طیار ہوئی تو برکت حاصل کرنے کے لیے مَعْقِل بن یسار سے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے، افتتاح کی درخواست کی گئی، انھوں نے اس کا افتتاح کیا۔ اس وجہ سے لوگ اس کو نہرِ مَعْقِل کہنے لگے۔ المُعَیْطِی نے سلسلۂ کلام میں کہا: زیاد نے ایک شخص کو ہزار درہم دیئے اور کہا دِجلہ تک جاؤ اور رستے میں جو ملے اس سے پوچھو یہ نہر کس نے بنائی ہے؟ اگر کوئی کہے زیاد نے بنائی ہے تو اسے ہزار درہم دیدینا۔" وہ شخص دجلہ تک گیا اور واپس آگیا، کہا: مجھے جو ملا اس نہر کو نہرِ مَعْقِل ہی کہتا تھا۔" زیاد نے کہا: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے)

کہتے ہیں: نہرِ دُبَیْس، دُبیس نام ایک دھوبی کی طرف منسوب ہے جو اس پر کپڑے دھوتا تھا۔ اور نہرِ السِّجِسْتانی ایک نبطی کی طرف منسوب ہے، وہ نبطی اہل السجیرہ میں سے تھا۔ بعض کہتے ہیں وہ زیاد کا غلام آزاد تھا۔

کہتے ہیں: جب زیاد نے نہرِ مَعْقِل بنوانی شروع کی اور مُحَفِّر اس قبے تک پہنچے، جہاں سے وہ عساکر کا معائنہ کیا کرتا تھا، تو وہاں سے نہر کا رُخ جنوب کی طرف موڑ دیا، اور اس موڑ سے

الجبل کے اصحاب الصدقہ کے مقام تک تحفیر کی گئی۔ نہر کے اس حصے کو جہاں سے وہ جنوب کی طرف مڑتی تھی نہر دُنبیٰ کہتے تھے۔

عبداللہ بن عامر نے ایک نہر بنوائی جو نہر اُسادِرہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ نہر فیل کے مکان کے قریب تھی۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ یہ نہر ایرانی اُسادِرہ نے بنوائی تھی۔

نہر عَمرو، عَمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کی طرف منسوب ہے اور نہر اُم حبیب، ام حبیب بنت زیاد کی طرف منسوب ہے۔ اس کے کنارے ایک قصر تھا جس کے بہت سے دروازے تھے اس لئے اس کو ہزار در کہتے تھے۔

۳۵ علی بن محمد اسمدائنی نے بیان کیا کہ شِیرَوَیہ الاُسواری نے عبیداللہ ابن زیاد کی ماں مرجانہ سے شادی کی اور اس کے لیے ایک قصر بنوایا جس کے بہت سے دروازے تھے اس لیے اس کو ہزار در کے نام سے موسوم کیا گیا۔

ابوالحسن کہتا ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس قصر کا نام "ہزار در" اس لیے رکھا گیا کہ شِیرَوَیہ نے اِس قصر میں ہزار در بنوائے تھے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اِس مقام پر کسریٰ نے ایک ہزار اُسوار آباد کیے اور ان کے لیے ایک ہزار مساکن بنوائے، اس لیے اس مقام کو "ہزار در" کہنے لگے۔

نہر حرب، حرب بن سلم بن زیاد کی طرف منسوب ہے۔ عبدالاعلیٰ ابن عبداللہ بن عامر نے دعویٰ کیا کہ یہ نہر جس زمین میں ہے وہ ابن عامر کی ہے، اور حرب سے نزاع کی۔ معاملہ قاضی تک پہنچا۔ قاضی نے عبدالاعلیٰ کے حق میں فیصلہ دیا۔ حرب بن سلم، عبدالاعلیٰ کے پاس آیا، کہا: میں اِس معاملے میں تجھ سے نزاع کر کے نادم ہوں۔ تو قبیلے کا شیخ اور سردار ہے اب یہ نہر تیری ہے"۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: نہیں، یہ نہر تیری ہے"۔ حرب واپس چلا گیا۔ رات کو عبدالاعلیٰ کے اصحاب و موالی اس کے پاس جمع ہوئے تو

انھوں نے کہا : حَرَب تیرے پاس اس وقت آیا جب قاضی نے تیرے حق میں فیصلہ کردیا"۔ عبدالاعلیٰ نے کہا : میں جو کچھ دے چکا ہوں واپس نہیں لے سکتا"۔

نہر یزیدان کے نام سے جو نہر مشہور ہے وہ عدی بن ارطاۃ کی طرف منسوب ہے۔ عدی، یزید بن عمر اُسَیّدی کا صاحب شُرطہ اور اپنے زمانے میں اہل البصرہ میں ممتاز تھا۔

کہتے ہیں : عبداللہ بن عامر بن کُرَیز نے اپنے ماں جائے بھائی عبداللہ بن عمیر بن عمرو بن مالک اللیثی کو، اور وہ اس کی ماں دجاجہ بنت اسماء بن الصلت السلمیہ کا بیٹا تھا، ۸ ہزار جریب زمین جاگیر میں دی۔ اس نے اس زمین میں وہ نہر بنوائی جو نہر ابن عمیر کے نام سے مشہور ہے۔

کہتے ہیں : عبداللہ بن عامر نے اپنی ماں دجاجہ کے نام پر ایک نہر بنوائی اور غَیْلان بن خَرَشَۃ النَّقَبِی کو اس کا متولی کیا۔ یہی وہ نہر ہے جس کی نسبت حارثہ بن بدر الغُدانی نے عبداللہ بن عامر سے کہا تھا کہ میں نے اس سے زیادہ برکت والی نہر نہیں دیکھی۔ ضعفاء اپنے گھروں کے دروازوں پر اس کا پانی پیتے ہیں۔ یہ ان کے کھیتوں کو پانی دیتی ہے اور ان کے کھیتوں کی پیداوار اس میں بہتی ہوئی ان کے گھروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر جب زیاد البصرہ کا والی ہوا تو حارثہ نے اس سے کہا : میں نے اس سے زیادہ بُری نہر نہیں دیکھی۔ لوگوں کے گھر سیل رہے ہیں، اس کے پھر ان کے گھروں میں پھیل رہے ہیں، اور ان کے بچے اس میں ڈوب جاتے ہیں"۔ ایک جماعت کہتی ہے : یہ بات خرشہ نے کہی تھی۔ لیکن پہلی خبر معتبر ہے۔

نہر سلم، سلم بن زیاد بن ابی سفیان کی طرف منسوب ہے۔ اور نہر نافذ، عبداللہ بن عامر نے بنوائی تھی اور اپنے غلام آزاد

نافذ کو اس کا متولی کیا تھا؛ اس وجہ سے یہ نہر، نافذ کی طرف منسوب ہوئی - اب یہ نہر آلِ فضل بن عبدالرحمٰن بن عباس بن ربیعہ ابن حارث بن عبدالمطلب کے قبضے میں ہے -

ابوالیقظان کہتا ہے : عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عباس ابن ربیعہ بن حارث کو ایک لاکھ درہم عطا کیے اور البصرہ میں ایک مکان دیا - عباس بن ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمٰن کا لقب رائض الفیل تھا، وہ خچروں پر خوب سوار ہوتا تھا- یہ وہی عبدالرحمٰن ہے جس کی اطاعت پر لوگ ابن الاشعث کے فرار کے بعد، جو الحجاج کے خوف سے سجستان چلا گیا تھا، جمع ہوئے تھے -

نہر طلحتان، طلحہ بن ابی نافع کی نہر ہے جو طلحہ بن عبیداللہ کا غلام آزاد تھا - نہر حُمَیدَہ، آلِ عبدالرحمٰن بن سَمُرہ بن حبیب بن عبدشمس میں سے حُمَیدَہ نام ایک عورت کی طرف منسوب ہے - حُمَیدَہ، عبدالعزیز ابن عبداللہ بن عامر کی بیوی تھی - نہر خیرتان، خیرہ بنت ضمرۃ النقشیریۃ کی ہے، جو المُہَلَّب کی بیوی تھی ؛ اور نہر مہلبان بھی اسی کی تھی، یہ نہر المُہَلَّب نے اس کو ہبہ کردی تھی - اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اصل میں یہ نہر خیرہ کی تھی جو مُہَلَّب کے بیٹے ابو عُیَینَہ کی ماں تھی- لیکن المُہَلَّب کی طرف منسوب ہوگئی - نہر جُبَیران، جُبَیر بن حیہ کی تھی- اور خلقان، عبداللہ بن خَلَف الخزاعی کی جاگیر تھی، جو طلحۃ الطلحات کا باپ تھا - اور طُلَیقان، آلِ عُمران بن حصین الخزاعی کی تھی، جو خالد ابن طلیق بن محمد بن عمران کی اولاد میں تھا، اور اپنے زمانے میں البصرہ کا قاضی رہا تھا -

التخندمی کہتا ہے : نہر مُرَّہ، ابن عامر کی تھی - ابن عامر نے اس نہر کی تحفیر کا کام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام آزاد مُرَّہ کے سپرد کیا تھا - اس لیے یہ نہر اسی کے نام سے مشہور ہوئی لیکن ابوالیقظان اور دوسروں کا بیان ہے کہ نہر مُرَّہ، مُرَّہ بن ابی عثمان کی طرف

منسوب ہے۔ مُرّہ، عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام آزاد اور فیاض آدمی تھے۔ مُرّہ نے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیاد کے نام رقعہ چاہا اور درخواست کی کہ سرنامہ میں زیاد کا نام تحریر فرمائیں۔ ام المومنین نے اس کے نام رقعہ دیدیا، اور مُرّہ کے حق میں بہت کچھ لکھا، اور سرنامہ یوں تحریر فرمایا: "الیٰ زیاد ابن ابی سفیان من عائشہ ام المومنین"۔ زیاد یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ خود ام المومنین نے اسے خطاب کیا ہے، اور ابوسفیان سے نسبت دی ہے۔ وہ مُرّہ کے ساتھ نہایت لطف سے پیش آیا، اور لوگوں سے کہا: یہ میرے نام مُرّہ کے حق میں اُم المومنین کا مکتوب ہے"۔ اس نے لوگوں کے سامنے اِس رقعے کو پیش کیا کہ وہ اس کا ۳۶۱
سرنامہ دیکھیں۔ اس نے مُرّہ کو نہرالاُبلّہ پر سو جریب زمین جاگیر میں دی، اور کہا اپنی زمین میں نہر بناؤ۔ مُرّہ نے نہر بنائی اور وہ انھی کی طرف منسوب ہوئی۔ مُرّہ کے بیٹے عثمان اہل البصرہ کے معززین میں تھے۔ بعد کو یہ جاگیر ان کی اولاد سے نکل گئی اور قبیلۂ ازد میں صُفّاق بن حُجر بن بُجَیر العقوی کا گھرانا اس کا مالک ہوگیا۔

کہتے ہیں وَرجاہ جنگ، ثقیف کی جائدادوں میں سے تھی۔ اس نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ اس کے متعلق بہت کچھ نزاعیں تھیں؛ فارسی میں جنگ شور و شغب کو کہتے ہیں۔

اَنسان، اَنس بن مالک کی طرف منسوب ہے، انھوں نے اس کو زیاد سے جاگیر میں حاصل کیا تھا۔ اور نہر بَشّار، بَشّار بن مسلم بن عمرو الباہلی کی طرف منسوب ہے؛ بَشّار، قُتَیبہ کا بھائی تھا، اس نے الحجاج کو ایک رہوار ہدیہ دیا تھا، حجاج نے اس کو سات سو جریب، اور بقول بعض چار سو جریب زمین عطا کی، بَشّار نے یہ نہر اسی زمین کے لیے بنوائی تھی۔ نہر فَیرُوز، فَیرُوز حُصَین کی طرف منسوب ہے۔ بعض کہتے ہیں: یہ نہر ایک باشکار کی تھی جس کا نام فَیرُوز تھا۔ التخذمی کہتا ہے کہ یہ

نہر ربیعہ بن کَلَدَۃ الثقفی کے غلام آزاد فَیْرُوز کی طرف منسوب ہے۔
نہر العلاء، العلاء بن شریک الہذلی کی طرف منسوب ہے۔ اس نے
عبدالملک کو کوئی تحفہ دیا تھا جو اسے پسند آیا، اس کے صلے میں
عبدالملک نے اس کو سو جریب زمین عطا کی۔ نہر ذِراع، قبیلۂ رَبیعہ
کے ذِراع النمری کی طرف منسوب ہے جو ہارون بن ذِراع کا باپ
تھا۔ نہر حبیب، حبیب بن شہاب الشامی تاجر کی طرف منسوب ہے۔
حبیب کو یہ نہر زیاد نے اور بقول بعض عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے عطا کی تھی)۔ نہر ابوبکرہ، ابوبکرہ بن زیاد کی طرف منسوب ہے۔

مجھ سے العَقَدی الدلّال نے بیان کیا کہ :— دِجلہ و الفُرات
کے درمیان کی زمینوں میں بکثرت ولدلیں تھیں۔ معاویہ بن ابی سفیان
نے اپنے بھتیجوں میں کسی کو دوآبہ کی تمام زمینیں جاگیر میں دیدیں۔
جب وہ نوجوان اپنی جاگیر دیکھنے آیا تو زیاد نے حکم دیا کہ بند
کھولدیئے جائیں۔ بند کھولدیے گئے اور زمینیں زیرآب ہوگئیں۔ نوجوان نے جو یہ حالت
دیکھی تو کہا: امیرالمومنین نے مجھے ایسی زمینیں دی ہیں جن میں پانی
ہی پانی ہے۔ ایسی زمینیں میرے کس کام کی"۔ زیاد نے اس سے دو لاکھ
درہم میں یہ زمینیں خریدلیں، ان کو درست کیا، تخطیط کی، ان میں نہریں
نکالیں، اور قطعات کاشت کاروں کو (مقاسمہ پر) دیئے۔ رقوادان
رقواد بن ابی بکرہ کی تھی۔ اور وہ نہر جو نہرالراء کہلاتی ہے اس میں
ایک مچھلی پکڑی گئی تھی، اس مچھلی کو الراء کہتے ہیں، اس وجہ سے
یہ نہر اسی کی طرف منسوب ہوگئی۔ اس کے کنارے حُمران کی زمین تھی
جو معاویہ نے اسے جاگیر میں دی تھی۔ نہر کَنْکُوْل، کنکول بن عبیداللہ الاصبحی ۳۶
کی طرف منسوب ہے؛ کَنْکُوْل، شَیْبان کا ابن عم تھا۔ یہ وہی شیبان
ہے جو ابن زیاد کا صاحب شُرطہ اور مقبرۂ شیبان بن عبداللہ کا مالک
تھا۔ کَنْکُوْل گھوڑوں کے متعلق شعر کہا کرتا تھا، اس کو یہ زمین عبدالملک
ابن مَرْوان نے جاگیر میں دی تھی۔ التخذمی کہتا ہے نہر کنکول جس کی طرف

منسوب ہے وہ مکحول بن عبداللہ السعدی ہے۔

القَحْذمی کہتا ہے : الطائف میں عثمان بن ابی العاصی الثقفی کی ایک جائداد تھی، یہ جائداد اس نے (حضرت) عثمان کو دیدی اور اس کے بدلے البصرہ میں نہر کے کنارے وہ زمین لی جو شطِ عثمان کے نام سے معروف ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس نے یہ زمین اپنے مکان کے عوض لی تھی جو مدینۂ مبارکہ میں تھا اور جسے (حضرت) عثمان نے مسجد نبوی میں داخل کرنے کے لیے اس سے لے لیا تھا۔ عثمان بن ابی العاصی نے اپنے بھائیوں کو جاگیریں دیں جو ان کے ناموں کی نسبت سے معروف ہوئیں، حفصان، حفص بن ابی العاصی کی جاگیر ہے؛ اُبَیّتان ابوامیہ بن ابی العاصی کی؛ حکمان، الحکم بن ابی العاصی کی؛ اور مغیرتان اس کے بھائی المغیرہ کی، نہر الارحاء، ابوعمرو بن ابی العاصی الثقفی کی تھی۔

اسدائنی کہتا ہے : زیاد نے شطّ جَمُوم کی زمینیں لوگوں کو بطور جاگیر عطا کیں، بعد کو یہی زمینیں زیادان کے نام سے موسوم ہوئیں اور عبداللہ بن عثمان سے کہا : میں وہی زمینیں دیتا ہوں جو آباد کیجاسکیں"۔ وہ یہ کرتا تھا کہ لوگوں کو زمین دیتا اور دو برس انتظار کرتا، اگر اس مدت میں وہ زمین میں کام کرتے اور اس کو آباد کرتے تو ان کے قبضے میں رہنے دیتا ورنہ واپس لے لیتا۔ الجُمُوم ابوبکرہ کی تھی پھر اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کے حصے میں آئی۔ ازرقان، ازرق بن مسلم مولیٰ بنی حنیفہ کی طرف منسوب ہے۔ محمدان، محمد بن علی بن عثمان الحنفی کی طرف منسوب ہے۔ زیادان، بنی الہیثم کے غلام آزاد زیاد کی طرف منسوب ہے جو مونس بن عمران بن جُمَیع بن یَسار کا دادا اور عیسیٰ بن عمر النحوی اور حاجب بن عمر کا نانا تھا۔ نہر ابی الخَصِیب، امیر المومنین ابوجعفر المنصور کے غلام آزاد ابوالخَصِیب مَرزُوق کی طرف منسوب ہے۔ البصرہ کی نہر امیر، المنصور نے بنوائی تھی،

پھر اپنے بیٹے جعفر کو ہبہ کردی۔ کہتے ہیں، یہ نہر، نہر امیرالمومنین کے نام سے معروف تھی پھر نہرالامیر کے نام سے معروف ہوئی۔ بعد کو الرشید نے خرید کر اس کی زمین کے قطعے کئے اور ان کو فروخت کردیا۔ نہر رُبّا، الرشید کی تھی اور سُورجی کی طرف منسوب تھی۔ قرشی کے باب میں عبیداللہ بن عبدالاعلیٰ الکلبی اور عبیداللہ ابن عمر بن الحکم الثقفی کے درمیان نزاع تھی، پھر دونوں میں اسپر صلح ہوگئی کہ اس کے دو حصے کردیئے گئے، ایک حصہ عبیداللہ ابن عبدالاعلیٰ نے لے لیا، اس کا نام بدستور قرشی رہا، دوسرا حصہ عبیداللہ بن عمر الثقفی نے لے لیا، اس کا نام عربی رکھا گیا۔ قندل دِجلہ کے دہانوں میں سے ایک دہانہ تھا۔ سلیمان بن علی نے اسپر بند بندھوایا، اس کے کنارے المنذر بن الزبیر بن العوام کا قطیعہ تھا اور یہیں نعمان بن المنذر صاحب الخیرہ کی نہر تھی جو کسریٰ کے زمانے میں اس کو ملی تھی۔ یہاں نعمان کا ایک قصر بھی تھا۔ نہر مقاتل، مُقاتل بن جاریہ بن قدامتہ السعدی کی طرف منسوب ہے۔ عُمیران، عبداللہ بن عمیر اللیثی کی طرف منسوب ہے۔ سیحان، براکہ کی تھی اور انھی نے اس کا نام سیحان رکھا تھا۔ جُوبَرہ شکارگاہ تھی، یہاں جُوبَرہ نام مچھلی پکڑی جاتی تھی، اس لیے یہ نہر اسی کی طرف مُضاف ہوئی۔ حصینان، حصین بن ابی الحر العنبری کی تھی۔ عُبَیدُ لان، عبیداللہ بن ابی بکرہ کی تھی۔ عُبَیدان، عُبَید بن کعب النُمیری کی تھی۔ منقذان، منقذ بن علاج السلمی کی تھی۔ عبدالرحمانان، ابوبکرہ بن زیاد کی تھی، پھر ہشام کے غلام آزاد ابوعبدالرحمٰن نے اس کو خرید لیا۔ نافعان، نافع بن حارث الثقفی کی تھی۔ اسلمان، اسلم بن زرعۃ الکلابی کی تھی۔ حمرانان (حضرت) عثمان کے غلام آزاد حمران ابن ابان کی تھی۔ قتیبان، قتیبہ بن مسلم کی تھی۔ خشخشان، آلِ خشخاش العنبری کی تھی۔

التحذمی کہتا ہے: نہر البنات زیاد کی بیٹیوں کی طرف

مضاف ہے، اس نے اپنی ہر بیٹی کو ٦٠ جریب زمین دی تھی اور
وہ عموماً اتنی ہی زمین دیتا تھا ـــــ زیاد نے عبدالرحمٰن بن یحیٰ الحمیری
کو، جو اس کی جاگیروں کے دفتر کا متولی تھا، حکم دیا کہ وہ
ابن حارث الثقفی کو اتنی زمین دیدی جائے جتنی زمین پر وہ چل سکے۔
عبدالرحمٰن اس کو ایک زمین پر لے گیا، وہ اسپر چلا، چلتے چلتے
اس کی چپل کا تسمہ ٹوٹ گیا، عبدالرحمٰن نے کہا: بس تیرا حصّہ
پورا ہوگیا۔" نافع نے کہا: یہ بات نہ ہوتی تو میں الأبلّہ تک جاتا۔"
پھر کہا: مجھے اجازت دے کہ میں اپنی جوتی پھینکوں۔ اس نے
اجازت دیدی، جوتی پھینکی اور وہ اُجانہ تک گئی اور وہ پوری ٣٦٤
زمین اس کو عطا کردی ـــ سعیدان آل سعید بن عبدالرحمٰن بن عباد
ابن اُسید کی تھی۔ سلیمانان، عُبَید بن قسیط کی جاگیر تھی۔ وہ
الحجاج کے زمانے میں رَوندْ پر عامل تھا، اس نے یہاں سلیمان
ابن جابر نام ایک مرد زاہد کو رکھا تھا اس لیے یہ زمین اسی
مرد زاہد کی طرف مضاف ہوی۔ عُمران، عمر بن عبیداللہ بن معمر التیمی
کی تھی۔ فیلان زیاد کے غلام آزاد فیل کی تھی۔ خالدان، خالد
ابن عبداللہ بن خالد بن اُسید بن ابی العیص بن امیہ کی طرف
منسوب ہے۔ نہر یزید الاباضی کا مالک یزید بن عبداللہ الحمیری
تھا۔ المسماریہ، مسمار مولیٰ زیاد کا قطیعہ تھا، اس کے سوا الکوفہ
میں بھی اس کی جائداد تھی۔

التخذمی کہتا ہے، بلال بن ابی بُردہ نے نہر مَعقِل کو نہر
البصرہ کے دھارے سے ملا دیا تھا۔ اس سے قبل اس کے دھارے
کا پانی پھیل جاتا اور بہ کر اس قبے کی طرف آتا جہاں سے
زیاد لشکر کا معائنہ کیا کرتا تھا۔ اسی بلال نے نہر بلال تعمیر کرائی
اور اس کی دونوں جانب دکانیں بنوائیں اور بازار بھی وہیں منتقل کردیا یہ کام
اس نے یزید بن خالد القسری کے لیے انجام دیا تھا۔

کہتے ہیں : بشیر بن عبیداللہ بن ابی بکرہ نے نہر مرغاب بنوائی اور اس کا نام مَرْو کی نہر مِرْغاب کے نام پر نہر مرغاب رکھا، یہ نہر جس زمین میں تھی وہ بلال بن احوز المازنی کی جاگیر تھی، یہ جاگیر اس کو یزید بن عبدالملک نے عطا کی تھی، اس کا رقبہ ۸ ہزار جریب تھا۔ بشیر نے اِس جاگیر پر قبضۂ مخالفانہ کی غرض سے نہر مِرْغاب بنوائی اور بکثرت نالیاں اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکالیں، اور کہا : یہ تو میری جاگیر ہے"۔ حمیری بن بلال نے اس سے نزاع کی اور حکومت سے داد خواہ ہوا، خالد بن عبداللہ القسری نے مالک بن منذر بن جارُود کو جو البصرہ کے احداث تھا لکھا کہ حمیری کو نہر مِرْغاب و ارض مِرْغاب کا قبضہ دلوادو۔ مالک نے اشتمال کیا۔ بشیر خالد کے پاس گیا اور اس نے ظلم کی شکایت کی اور خالد نے اس کی شکایت قبول کی۔ عمرو بن یزید الاُسَیدی حمیری کا حامی تھا اور اس کی مدد کررہا تھا۔ اس نے مالک سے کہا : خدا تمھیں نیک ہدایت دے، یہ قبضہ دلانے کا حکم نہیں ہے، بلکہ یہ حکم ہے کہ مِرْغاب، حمیری کی طرف منتقل کردو"۔ راوی نے سلسلۂ کلام میں کہا کہ الاَحْنَف کے چچا صَعْصَعَہ بن معاویہ کے پاس مِرْغاب سے متصل ایک قطیعہ تھا۔ معاویہ بن صَعْصَعَہ بن معاویہ حمیری کی حمایت کو پہنچا، بشیر نے کہا : یہ ہمارے اونٹوں اور ہمارے مواشی اور ہمارے گدھوں اور باربرداری کے جانوروں اور بکریوں کی چراگاہ ہے"۔ معاویہ نے کہا : کیا اسہال زدہ ٹیڑھے سینگوں والے مواشی اور گرمائی ہوئی خرماوہ کی خاطر تو ہمارا حق مارنا چاہتا ہے؟ پھر عبداللہ بن ابی عثمان بن عبداللہ بن خالد بن اسید آیا اور اس نے کہا : یہ ہماری زمین اور ہماری جاگیر ہے"۔ معاویہ نے کہا : کیا تو نے اس شخص کا ذکر سنا ہے جو آگ میں چلا تھا اور جس کے پیرند میں شعلے داخل ہوگئے تھے؟ تو وہی ہے"

۳۶۵

کہتے ہیں : سویدان، عبیداللہ بن ابی بکرہ کی جاگیر تھی، اس کا رقبہ چارسو جریب تھا، بعد کو اس نے یہ جاگیر سوید بن منجوف السدوسی کو ہبہ کردی۔ سبب یہ ہوا کہ سوید ایکدفعہ صاحب فراش ہوا، عبیداللہ بن ابی بکرہ اس کی عیادت کو آیا، پوچھا : تم اپنی حالت کیسی پاتے ہو؟ کہا : اچھی پاتا ہوں بشرطیکہ تم چاہو"۔ ابوبکرہ نے کہا: میں یقیناً تمھاری صحت اور بھلائی چاہوں گا، بتاؤ تمھاری کیا خواہش ہے؟ سوید نے کہا : تم مجھے ویسا ہی عطیہ دو جیسا عطیہ ابن معمر کو دیا ہے۔ پھر مجھے کوئی تکلیف باقی نہ رہے گی"۔ ابوبکرہ نے اس کو یہ جاگیر ہبہ کردی جو اس کے نام کی نسبت سے سویدان کہلاتی ہے۔

المدائنی کہتا ہے : یزید بن المہلب نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کی جاگیر میں وہ نہر بنوائی جو نہر یزید کہلاتی ہے، اور بشیر بن عبیداللہ سے کہا : مجھے اس مضمون کا نوشتہ دیدو کہ یہ نہر میری ہے"۔ بشیر نے کہا : یہ ہرگز نہوگا۔ اور اگر ایسا ہوا تو جب تو معزول ہوگا میں تیرے مقابلے میں دادرسی چاہوں گا۔ جبران آل کلثوم ابن جبر کی تھی۔ نہر ابن ابی برذعہ، ابوبرذعہ بن عبیداللہ بن ابی بکرہ کی طرف منسوب ہے۔ مسرقانان، آل ابی بکرہ کی جاگیر تھی : اصل میں تو اس کا رقبہ سو جریب تھا مگر اس کے مالکوں نے اس سے متصل اور بہت سی زمینوں پر قبضہ کرلیا تھا، ابوجعفر المنصور کے زمانے میں پیمائش کی گئی تو ان کے قبضے میں سے ہزار جریب زمین نکلی، نو سو جریب ضبط کرلیے گئے اور سو جریب پر آل ابی بکرہ کا قبضہ برقرار رکھا گیا۔ قطیعۂ ہمیان، ہمیان ابن عدی السدوسی کا ہے۔ کثیران، کثیر بن سیار کا ہے۔ بلالان، بلال بن ابی بردہ کا ہے، یہ جائداد پہلے عباد بن زیاد کے قبضے میں تھی، پھر بلال نے خرید لی اور اسی کی نسبت سے معروف ہوئی۔ شبلان، شبل بن عمیرہ بن یثربی الضبعی کی تھی۔ نہر سلم،

سَلْم بن عبیداللہ بن ابی بکرہ کی طرف منسوب ہے۔ نہر الرباحی، جدعان کے غلام آزاد رباح کی طرف منسوب ہے۔ سبخۂ عائشہ، عائشہ بنت عبداللہ بن خلف الخزاعی کی طرف منسوب ہے۔

کہتے ہیں: کثیر بن عبداللہ السلمی، جس کی کنیت ابو الحجاج تھی، یوسف بن عمر الثقفی کی جانب سے البصرہ پر عامل تھا، اس نے نہر ابن عُتبہ سے ایک نہر نکالی اور اس کو خُتل تک لے گیا، یہ نہر اسی کی طرف مضاف ہے۔ نہر ابی شدّاد، زیاد کے غلام آزاد ابوشداد کی طرف منسوب ہے۔ بثق سیّار کا مالک اصل میں زیاد کا غلام آزاد 'فیل' تھا۔ لیکن اس کا اہتمام بنی عُقیل کا غلام آزاد سیّار کرتا تھا اس لیے اسی کا نام زبان زد ہوگیا۔ ارض اصبہانین، اصبہانیوں نے عربوں میں کسی سے خریدی تھی، یہ لوگ اسلام قبول کرکے البصرہ میں آباد ہوگئے تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ ایرانی اسادرہ کے ساتھ تھے جو بصرہ میں آباد ہوگئے تھے۔ دار ابن الاصبہانی، عبداللہ بن الاصبہانی کی طرف منسوب ہے، اس کے پاس چار سو غلام تھے، مختار اور مُصعَب بن الزبیر کی جنگ میں یہ مُصعَب کے ساتھ تھا اور ان کے میمنے پر تھا۔

مجھ سے عباس بن ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا اور اس سے آل اہتم میں سے کسی نے کہ: —— یزید بن عبدالملک نے عُمر بن ہُبیرہ کو لکھا کہ امیرالمؤمنین کی قطائع میں ارض عرب کا کوئی قطیعہ نہیں ہے، تو جاگیروں پر جا اور پڑتال کر، اگر کوئی زمین باقی رہ گئی ہو تو اس کو امیرالمومنین کے لیے محفوظ کرلے۔ عمر نے دورہ کیا، ایک ایک قطیعے پر گیا، تحقیقات کی، وثیقے دیکھے، پیمائش کرکے وثیقوں سے مقابلہ کیا۔ آخر وہ ایک قطیعے پر پہنچا جس کا کوئی وثیقہ نہ تھا، پوچھا: یہ کس کی زمین ہے؟ اس کے مالک نے کہا: یہ میری زمین ہے"۔ پوچھا: تجھے کس طرح حاصل ہوئی؟ کہا:

وَرِثْنَاهُنَّ عَنْ أَبَاءِ صِدْقٍ وَنُوْرِثُهَا إِذَا مُتْنَا بَنِيْنَا

ہم نے یہ املاک اپنے باپ دادا سے وراثت میں پائی ہے۔ اور جب ہم مریں گے ہماری اولاد ہی کی وارث ہوگی۔

عمر کی اس تحقیقات سے لوگ بہت برہم ہوئے آخر اس نے تحقیقات ترک کردی۔

کہتے ہیں: صَلتان، صَلت بن حُرَیث الثقفی کی طرف منسوب ہے۔ قاسمان، قاسم بن عباس بن رَبیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا قطیعہ تھا جو اس کے بھائی عون نے اس سے ورثہ میں پایا تھا۔ نہر خالدان الاَجمہ، آل خالد بن اسید اور آلِ ابی بکرہ کی مشترکہ ملک تھی۔ نہر ماسوران پر ایک شریر آدمی رہتا تھا جو لوگوں کی بدگوئیاں کرتا اور ان پر باتیں چھانٹتا، اس لیے یہ نہر اسی کی طرف مضاف ہوگئی ـــــ فارسی میں ماسور (غالباً مہ شور) گنہگار اور شریر آدمی کو کہتے ہیں۔ قطیعہ جُبَیران کا مالک بنی عبدالدار میں سے جبیر بن ابی زید تھا۔ مَعقلان، معقل بن یسار کا قطیعہ تھا جو زیاد نے انھیں عطا کیا تھا، آلِ معقل کہتے ہیں کہ یہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا عطیہ ہے۔ لیکن (حضرت) عمر نے نہرین پر کسی کو کوئی جاگیر نہیں دی۔ جَندلان کا مالک عبیداللہ بن جندل الہلالی ہے۔ نہر توت، عبداللہ بن نافع بن حارث الثقفی کی جاگیر تھی۔ ٣٦٧

التقدمی کہتا ہے: نہر سلیمان بن علی، حسان بن ابی حسان النبطی کی تھی۔ نہر غوث، غوث نام ایک شخص کی نگرانی میں تھی جو لشکرگاہ کا متولی تھا، اس لیے اسی کی طرف مضاف ہوئی۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ نہر، نہر مرغاب، سے جالی تھی اس لیے اس کو نہر غوث (معاون نہر) کہا گیا۔ نہر معقل اور ذات الحفافین، جو دجلہ پر تھی، عبدالرحمن بن ابی بکرہ کی تھی، پھر اس کو امۃ اللہ بنت ابی بکرہ کے غلام آزاد عربی التمار ـــــ نے خرید لیا۔ نہر ابی سبرۃ الہذلی ایک جاگیر میں شامل تھی۔ حربانان،

حرب بن عبدالرحمٰن بن حکم بن ابی العاصی کا قطیعہ تھا۔ قطیعۃ الحباب، حُباب بن یزید المجاشعی کا تھا۔ نہر جعفر کا مالک سلم بن زیاد کا غلام آزاد جعفر تھا، اور اسپر خراج مقرر تھا۔ بشق شیریں، کسریٰ بن ہرمز کی بیوی شیریں کی طرف منسوب ہے۔

الجہشیاری اور السمعانی کہتے ہیں: مہلبان جو سجلات میں قطیعۂ عمر بن ہبیرہ کے نام سے مکتوب ہے عمر بن ہبیرہ کی تھی، یزید بن عبدالملک نے جب یزید بن المہلب اور اس کے بھائیوں اور بیٹوں کی جائدادیں ضبط کیں تو یہ قطیعہ بھی ضبط ہوا اور عمر بن ہبیرہ کو دیدیا گیا۔ پہلے یہ جاگیر مغیرہ بن المہلب کے قبضے میں تھی اور اس میں ایک نہر تھی جو زادان فروخ نے بنوائی تھی اور اسی کے نام سے منسوب تھی۔ یہ جائداد اجل آل سفیان بن معاویہ بن یزید بن مہلب کے قبضے میں ہے سفیان نے امیرالمومنین ابوالعباس سے فریاد کی، انھوں نے اسپر سفیان کا قبضہ کرادیا، آل مہلب نے مقدمہ چلایا، اور اپنے حق میں حجت پیش کی کہ یہ جائداد مغیرہ کی تھی۔ آل سفیان نے جواب دیا کہ ہم مانتے ہیں کہ جائداد مغیرہ کی تھی، لیکن مغیرہ بن المہلب اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوگیا اور اس کی بیٹی نے نصف حصہ پایا جس سے تمھیں ورثہ پہنچتا ہے، باقی حصہ اس کے باپ کو واپس ہوگیا جو میت کے وارثوں میں سے تھا۔" آل مہلب نے کہا: مغیرہ کا ایک بیٹا بھی تو تھا۔" آل سفیان نے جواب دیا: تم سے اور مغیرہ کے بیٹے سے کیا واسطہ؟ تم اس کا ورثہ نہیں پاسکتے کیوں کہ وہ تمھارا ماموں تھا۔" آخر اس جائداد پر آل سفیان کا قبضہ بحال رہا اور انھوں نے آل مہلب کو اس میں سے کچھ بھی نہ دیا۔ یہ قطیعہ پندرہ سو جریب کا تھا۔

کوسجان، عبداللہ بن عمرو الثقفی الکوفی کی طرف منسوب ہے۔ السمعانی کہتا ہے اس کا مالک ابوبکرہ تھا، اس کے بھائی نافع نے

اس سے نزاع کی، دونوں اس کی ملکیت کے مدعی تھے، پھر قرار پایا کہ دونوں بر سبیل تراضی اس قضیہ کا فیصلہ کریں، دونوں متنازعہ زمین پر پہنچے، عبداللہ بن عمرو الکوسج ان کے پاس آیا، کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں نزاع کر رہے ہو۔ ۳۶۸
تم مجھے حکم بنالو"۔ دونوں نے اس کی حکومت قبول کی، اس نے کہا: میں نے فیصلہ کیا کہ یہ جائداد میری ہے"۔ دونوں اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئے اور یہ جائداد اس کے سپرد کر دی۔ اس زمین میں کوئی چشمہ نہ تھا۔ اس نے ابوبکرہ اور نافع سے کہا: مجھے بقدر یک زقند زمین دیدو کہ میں پانی نے سکوں، انھوں نے اس کی یہ خواہش بھی قبول کی۔ اس نے زقند لگائی اور جہاں تک وہ پہنچا اتنی زمین اس کو دیدی۔ کہتے ہیں: اس کی زقند کا طول تیس ذراع تھا۔

کہتے ہیں: نہر فرات پر کچھ زمینیں ایسی تھیں جن کے مالکوں نے شروع ہی میں جبکہ مسلمان اس علاقے پر غالب ہوئے، اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس لیے ان زمینوں پر ان کا قبضہ برقرار رہا۔ اور کچھ زمینیں ایسی تھیں جو بعض ملکی اسباب سے بطریق ہبہ یا دوسرے طریقوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آگئی تھیں اور اراضی العشر میں محسوب تھیں، حال آں کہ پہلے ان زمینوں کا داخلہ اراضی الخراج میں تھا؛ حجاج بن یوسف الثقفی نے ان سب زمینوں کو خراجی قرار دیا۔ عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ آیا تو انھوں نے ان زمینوں کو اراضی الصدقہ میں شامل کر دیا۔ پھر عمر بن ہبیرہ نے اپنے زمانہ ولایت میں ان زمینوں پر اراضی الخراج کا حکم جاری کیا۔ ہشام بن عبدالملک والی امر ہوا تو اس نے ان میں سے بعض زمینیں اراضی صدقہ میں داخل کیں اور بعض بدستور اراضی خراج رہیں۔ پھر امیرالمومنین المہدی نے اس علاقے کی تمام زمینوں کو اراضی الصدقہ میں شامل کر دیا۔

راوی کہتا ہے: جعفران کی مالک ام جعفر بنت مجزاۃ بن ثور السدوسی تھی اور وہ اسلم صاحب اسلمان کی بیوی تھی۔

التخذمی کہتا ہے مجھ سے ارقم بن ابراہیم نے بیان کیا:۔

میں نے دیکھا کہ حسّان النبطی اور عبدالاعلیٰ بن عبداللہ، البجلی کی طرف سے آرہے ہیں۔ حسان اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ نہر الفیض کے کنارے جتنی زمینیں ہیں سب ہشام بن الملک کی اولاد کے قبضے میں ہیں۔ حتّٰی کہ وہ عبدالاعلیٰ کے گھر پہنچ گیا اور یہاں پہنچ کے اس نے آلۂ پیمائش اُٹھالیا۔ دولت مبارکہ کے زمانے میں یہ پورا علاقہ ضبط کرلیا گیا۔ ابوجعفر المنصور نے اہل المدینہ کے لیے جو جائدادیں وقف کی تھیں، ان میں ایک الجبان بھی تھی اور وہ انھی زمینوں میں سے تھی۔ المہدی نے اپنی بیٹی محمد بن سلیمان الشرقی کی بیوی کو ایک قطیعہ دیا جو عباسیہ کے نام سے معروف ہے۔ عباد ان، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام آزاد حُمران بن ابان کی جاگیر تھی، یہ جاگیر اس کو عبدالملک بن مروان نے اور بقول بعض زیاد نے عطا کی تھی، حُمران عین التمر کے اسیران جنگ میں سے تھا، اور نُمیر بن قاسط کی اولاد سے ہونے کا مدعی تھا، ایکدن حجاج نے کہا: حُمران کیا کہتا ہے؟ وہ اپنا حسب عرب سے ملاتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ اس کا باپ ابّی تھا اور عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کا غلام آزاد تھا۔ اگر وہ یہ نہ کہے گا تو میں یقیناً اس کا سر قلم کردوں گا"۔ اس وقت مجلس میں عباد بن حصین الحبطی بھی تھا وہ یہ بات سُن کے اٹھا، بعجلت حُمران کے پاس پہنچا اور حجاج نے جو کچھ کہا تھا اس کو سُنایا۔ حمران نے اپنی نہر کا مغربی کنارہ اس کو دیدیا اور مشرقی کنارہ اپنے پاس رکھا۔ اس وجہ سے نہر کا مغربی حصہ عباد بن حصین کی طرف منسوب ہوگیا۔

۳۶۹ ہشام بن الکلبی کہتا ہے: عبّادان میں سب سے اوّل عباد بن الحصین مرابط ہوا۔ سلسلۂ کلام میں کہا: ربیع بن خُثیم الفقیہ نے کہ بنی سعد کے غلام آزاد تھے، اہل البصرہ سے

مال جمع کر کے عباد ان کو قلعہ بند کیا اور یہاں مرابط ہو گئے ۔ ربیع، حسن بصری سے روایت کرتے ہیں، سنہ ۱۶۰ میں سمندر کے رستے الہند پر حملہ کرنے نکلے تھے کہ رستے میں وفات پائی اور کسی جزیرے میں دفن کئے گئے ۔

التخذمی کہتا ہے : خالدان القصر اور خالدان ہبساء، دونوں خالد بن عبداللہ بن خالد بن اسید کے تھے ۔ اور خالدان کا مالک یزید بن طلحۃ الحنفی تھا، جس کی کنیت ابو خالد تھی ۔ نہر عدی، نہر البصرہ کے خوارج میں سے تھی، عمر بن عبدالعزیز کے عامل عدی بن ارطاۃ الفزاری نے بنق شیریں سے اس کو کاٹ کر نکالا ۔ سلیمان نے یزید بن المہلب کو البطیحہ میں اتنی زمین جاگیر میں عطا کی جسے وہ آباد کرسکتا تھا، اس نے الشرقی، الجبان، اور النخست اور الریحیہ اور مغیرتان کو آباد کیا، اس طرح یہ ایک بڑی جاگیر بن گئی، بعد کو یزید بن عبدالملک نے اس کو ضبط کرلیا، پھر ہشام نے اس کے بیٹے کو جاگیر میں دیدی، اس کے بعد داخل خالصہ ہوگئی ۔

التخذمی کہتا ہے : حجاج نے المہلب کی بیوی خیرہ بنت ضمرۃ القشیریہ کو عباسان جاگیر میں دیا تھا، یزید بن عبدالملک نے اس کو ضبط کیا اور عباس بن الولید بن عبدالملک کو عطا کردیا۔ پھر دولت مبارکہ کے زمانے میں یہ جاگیر ضبط ہوئی اور امیرالمومنین ابوالعباس نے سلیمان بن علی کو عطا کی ۔

التخذمی کہتا ہے : قاسمیہ ان زمینوں میں سے تھی جن میں پانی تھا، پانی نکالا گیا اور ان کو آباد کرنے کے لیے درست کیا گیا ۔ زیاد کے غلام آزاد قاسم بن سلیمان نے ایک جعلی دستاویز بنائی اور دعویٰ کیا کہ یہ زمین یزید بن معاویہ نے اس کو جاگیر میں عطا کی تھی ۔ خالدیہ کا مالک خالد بن صفوان بن الأہتم تھا،

یہ جائداد قاسم بن سلیمان کی تھی ۔ مالکیہ، مالک بن المنذر بن جارود کی جائداد تھی ۔ اور حاتمیہ، حاتم بن قبیصہ بن المہلب کی تھی ۔

مجھ سے اہل البصرہ میں سے ایک جماعت نے کہا : عدی بن ارطاۃ نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ وہ اہل البصرہ کے لیے ایک نہر بنانے کا حکم دیں ؛ اور اہل البصرہ سے کہا کہ وہ بارگاہِ خلافت سے اپنے لیے ایک نہر بنوانے کی درخواست کریں ۔ وکیع بن ابی سود التمیمی نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ اگر ہمارے لیے نہر نہ بنوائی جائے گی تو بصرہ ہمارے رہنے کے قابل نہ رہے گا۔" کہا گیا ہے کہ اس سے عدی کا مقصد یہ تھا کہ بہز بن یزید بن المہلب کو نقصان پہنچے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس کو نہر بنوانے کی اجازت دیدی ۔ اس لیے نہر بنوائی جو نہر عدی کے نام سے معروف ہے ۔ لوگ نہر کو دیکھنے نکلے ۔ عدی نے حسن بصری کو اپنی سواری پر بٹھایا اور خود ان کے ساتھ پیدل چلا ۔

کہتے ہیں : یزید بن الولید کی جانب سے عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز، العراق کے عامل ہوئے، لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ ان کے شہر کا پانی شور ہے ان کے ساتھ دو شیشیاں تھیں، ایک میں البصرہ کا پانی تھا، دوسری میں البطیحہ کا ۔ عبداللہ بن عمر نے دونوں کا مزہ چکھا، لوگوں نے کہا : اگر ہمارے لیے ایک نہر بنوادی جائے تو ہم آبِ شیریں سے شادکام ہوسکیں گے ۔ عبداللہ نے اس کے متعلق یزید کو لکھا، اس نے جواب دیا : اگر اِس کام میں عراق کا پورا ارتفاع خرچ ہوجائے تب بھی تم اس میں تامل نہ کرو، اور ان کے لیے نہر بنوادو۔" عبداللہ نے نہر بنوائی جو نہر ابن عمر کے نام سے مشہور ہے ۔ جن دنوں نہر کا کام ہو رہا تھا کسی نے عبداللہ بن عمر کی مجلس میں کہا : میرا گمان

ہے کہ اِس نہر کے مصارف تین لاکھ درہم بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہی ہوں گے"۔ عبداللہ نے کہا : اگر اس کام میں عراق کا پورا ارتفاع بھی خرچ ہو جائے تو میں خرچ کروں گا اور نہر بنواؤں گا"۔

کہتے ہیں : البصرہ کے ولاۃ و اشراف نے بڑے بڑے حوض بنوا لیے تھے جن میں برسات کا پانی جمع کیا جاتا تھا۔ جب تک یہ پانی چلتا سہولت ہوتی۔ جب ختم ہو جاتا تو دجلہ سے پانی لایا جاتا۔ انھی حوضوں میں ایک مشہور حوض حجاج کا تھا۔ ابن عامر، زیاد اور ابن زیاد نے بھی حوض بنوائے تھے اور لوگوں کو ان سے پانی لینے کی اجازت دیدی تھی۔

کہتے ہیں : ابوجعفر المنصور رحمہ اللہ پہلی مرتبہ جب البصرہ آیا تو اس نے یہاں ایک قصر بنوایا جو بڑے بند کے قریب ہے۔ یہ سنہ ۱۴۲ کا واقعہ ہے۔ اور دوسری مرتبہ مصلّی بنوایا۔ التخذمی کہتا ہے : بڑا بند اسلامی عہد کا بنا کردہ ہے۔

کہتے ہیں : محمد بن سلیمان بن علی نے البصرہ میں صہریج بنوائے اور ان کے لیے اپنی ایک جائداد وقف کی جس کی آمدنی ان کی چرخیوں، آبکش اونٹوں اور ان کی درستی اور اصلاح پر خرچ ہوتی تھی۔

مجھ سے رَوح بن عبدالمؤمن نے کہا، اور اس سے اس کے چچا ابوہشام نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ : — اہل البصرہ نے واسط میں عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کے پاس وفد بھیجا اور درخواست کی کہ ان کے لیے ایک نہر بنوادی جائے۔ انھوں نے حکم دیا اور نہر بنوادی جو نہر ابن عمر کے نام سے معروف ہے۔ لیکن اس میں بہت کم پانی آتا، اور البطیحہ کا ۲۷۱
بہت سا پانی نہر وَیز میں چلا جاتا تھا، اس لیے لوگوں کی تکلیف اب بھی رفع نہ ہوئی، انھیں میٹھے پانی کے لیے الاُبلّہ ہی جانا پڑتا

سلیمان بن علی البصرہ کا والی ہو کے آیا تو اہل البصرہ نے اس سے شکایت کی کہ ہمیں جو پانی ملتا ہے شور ہے، نہر میں جو پانی آتا ہے اس میں بہت زیادہ سمندر کا پانی ہوتا ہے"۔ سلیمان نے ابلیحہ میں اس مقام پر جسے قنطل کہتے ہیں بند بندھوایا جس کی وجہ سے نہر دیزج کی طرف پانی کا بہاؤ رک گیا اور ان کی نہر کا پانی شیریں ہوگیا۔ سلیمان نے اہل البصرہ کے لیے المغیثہ نام ایک چشمہ بنوایا اور اس پر ایک لاکھ درہم خرچ کیے۔

سلیمان بن علی نے خود اپنے خرچ سے دار ابن زیادیں زنداں بنانے کے لیے زمین خریدی اور اس پر زندان بنوایا۔ اور الدہناء یعنی رحبہ بنی ہاشم میں ایک حوض بنوایا۔

مجھ سے بعض لوگوں نے جو البصرہ کی قطائع سلطانی کے حالات سے آگاہ تھے، بیان کیا کہ :— ارض فرات میں الشعیبیہ ایک قریہ تھا، اس کے باشندوں نے الرشید کی خلافت میں علی بن امیرالمومنین الرشید سے یہ معاملہ کیا کہ وہ اپنی زمینیں اس شرط پر اس کے حوالے کرتے ہیں کہ وہ ان زمینوں میں اس کی رعیت اور مزارع کی حیثیت سے رہیں گے، ان کے ساتھ مقاسمے میں تخفیف کی جائے اور نرمی برتی جائے۔ گفت و شنید کے بعد قرار پایا کہ ان کی زمینیں صدقے کی عشری زمینوں میں شامل کی جائیں گی اور ان سے ایسا مقاسمہ کیا جائے گا جس سے وہ راضی ہوں۔ علی بن الرشید کی جانب سے ان زمینوں پر شعیب بن زیاد الواسطی عامل اور نگران تھا، اسی بناء پر زمینیں شعیبیہ کے نام سے معروف ہوئیں۔ شعیب کی اولاد میں عیسیٰ نے دجلہ کے کنارے واسط میں ایک مکان بنایا تھا۔

مجھ سے اہل البصرہ میں سے چند لوگوں نے جن میں زوج بن عبدالمومن بھی ہے، بیان کیا کہ :— سلیمان بن علی نے جب المغیثہ

بنوایا تو ابوجعفر المنصور نے چاہا کہ البطیحہ سے زمینیں برآمد کرے اس نے سَبَیطیہ کے بنانے کا حکم دیا۔ سلیمان بن علی اور اہل البصرہ نے اس کو اپنے حق میں مُضر سمجھا۔ ان دنوں عبداللہ بن علی، المنصور کے خوف سے اپنے بھائی سلیمان کے پاس آیا ہوا تھا، اہل البصرہ اس کے دروازے پر جمع ہوئے اور پکارا کہ اے امیرالمومنین! ہمارے پاس آؤ، ہم تمھارے ہاتھ پر بیعت کریں گے"۔ سلیمان نے انھیں روکا اور منتشر کردیا، اور المنصور کے پاس سَوّار بن عبداللہ التیمی ثم العنبری، داؤد بن ابی ہند مولیٰ بنی بشیر اور سعید بن ابی عروبہ کو بھیجا ـــــ ابی عروبہ کا نام مہران تھا ـــــ یہ لوگ البطیحہ کا نقشہ بھی لے گئے اور اس کو بتایا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں ہمارا پانی شور نہ ہوجائے"۔ اس نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تمھارا یہ گمان درست ہو"۔ تاہم اس نے حکم دیا کہ بالفعل کام ملتوی کردیا جائے۔ پھر خود البصرہ آیا اور سَبَیطیہ کے استخراج کا حکم دیا پانی نکالا گیا اور زمینیں برآمد کی گئیں، ان میں ایک جنگل بھی تھا جس کا مالک سَبَیط نام ایک ۳۷۲
شخص تھا، المنصور کی جانب سے ان زمینوں کے انتظام اور ان میں سے پانی نکالنے پر موکل تھا، اس نے سَبَیط کو اس کی زمین کا بہت کم معاوضہ دیا اور اس کو مارا، وہ بقیہ قیمت کا مطالبہ کرنے المنصور کے دروازے پر پہنچا اور اس کے دفتر کے چکر کاٹتا رہا مگر کوئی شنوائی نہوئی حتیٰ کہ وہ مرگیا۔ یہ جاگیر اسی کے جنگل کے سبب اس کی طرف مضاف ہوئی اور سَبَیطیہ کہلائی۔

کہتے ہیں: البصرہ میں قُنطرۂ قَرّہ، قَرّہ بن حیان الباہلی کی طرف منسوب ہے، اس کے قریب ایک قدیم نہر تھی۔ اس نہر کو ام عبداللہ بن عامر نے خرید کے اہل البصرہ ـــــ کے

کھیتوں میں آبپاشی کے لیے صدقہ کردیا ــــ عبداللہ بن عامر نے بھی ایک بازار خریدا اور صدقہ کردیا ــــ کہتے ہیں : یزید بن معاویہ جس دن فوت ہوا اس دن عبیداللہ بن زیاد اسی نہر ــــ سے گزر رہا تھا، کھجور کے ایک درخت پر اس کی نگاہ پڑی، حکم دیا کہ اس کو قطع کردیا جائے، اور اس کو قطع کردیا گیا! پھر حُمران بن ابان کا حمام نظر آیا، حکم دیا کہ اس کو مسمار کردیا جائے۔ آجکل اس حمام کی زمین پر رُباب بنائے جاتے ہیں۔

کہتے ہیں : مسجد الحامرہ ایک جماعت کی طرف منسوب ہے جو عمان سے الیمامہ پہنچی اور وہاں سے گدھوں پر سوار ہوکے البصرہ آئی اور یہاں اس مسجد کے قریب فروکش ہوئی۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ مسجد انھی لوگوں نے بنائی تھی۔ بعد کو اس کی تجدید کی گئی۔

مجھ سے علی الاثرم نے کہا، اس سے ابوعبیدہ نے، اس سے ابوعمرو بن العَلاء نے، کہ : ــــ قَیس بن مسعود الشیبانی نے، جو کِسریٰ کی جانب سے الطف پر عامل تھا، البصرہ سے چھ میل پر المنجشانیہ بنوایا، اور اس کام کے لیے منجشان نام ایک شخص کی خدمات حاصل کیں، اس لیے یہ مقام اس کی طرف منسوب ہوا۔ اس کے آگے گھوڑوں کی چراگاہ تھی جہاں اس کے بچھیرے چرتے تھے۔

ابن الکلبی کہتا ہے : وہ آبگیر جو حوئب کے نام سے معروف ہے حوئب بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہے : حوئب، مُرّ بن اُدّ بن طابخہ کی بیوی تھی۔ اور مَرْج ضریہ، ضریہ بنت ربیعہ بن نزار کی طرف منسوب ہے جو حُلوان بن عمران بن حاف بن قضاعہ کی ماں تھی۔ کہتے ہیں شہر حُلوان، اسی حُلوان کی طرف منسوب ہے۔

الأساورہ اور الزُط کا معاملہ

۷۰۳ مجھ سے اہل العلم کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ سیاہ الاساوری یزدجرد کے مقدمہ پر تھا۔ پھر اس نے سیاہ الاساوری کو الاہواز کی طرف بھیجا اور وہ الکلبانیہ پر اترا۔ ابوموسیٰ الاشعری السوس کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ سیاہ نے جب اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی سربلندی دیکھی، اور دیکھا کہ السوس فتح ہوگیا ہے اور ابوموسیٰ کے پاس پیہم کمک پہنچ رہی ہے تو اس نے ابوموسیٰ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تمھارے ساتھ تمھارے دین میں اِس شرط پر داخل ہونا چاہتے ہیں کہ ہم ان عجمیوں سے، جو تمھارے دشمن ہوں تمھارے ساتھ مل کر قتال کریں گے۔ اگر تمھارے درمیان اختلاف ہوا تو ہم کسی فریق سے جنگ نہیں کریں گے۔ اور اگر کبھی عربوں نے ہم سے جنگ کی تو ان کو ہم سے دفع کرنا اور ان کے خلاف ہماری مدد کرنا تم پر لازم ہوگا۔ اور ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم جس شہر میں چاہیں رہیں اور تم میں سے جس کے ساتھ چاہیں اتریں، اور یہ کہ ہمیں عطاء شرف دیئے جائیں گے؛ اس کے متعلق تمھارا وہ امیر ہم سے معاہدہ کرے جس نے تمھیں بھیجا ہے"۔ ابوموسیٰ نے کہلا بھیجا کہ تمھارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور تم پر وہی فرائض ہوں گے جو ہم پر ہیں"۔ انھوں نے کہا: ہم اسپر رضامند نہیں ہیں۔ ابوموسیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ماجرا لکھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ جو کچھ وہ چاہتے ہیں

انھیں عطا کردو۔ (ابوموسیٰ نے امتثال کیا۔ وہ اپنے مقام سے) نکل آئے اور مسلمانوں سے آملے اور ابوموسیٰ کے ساتھ تستر کے حصار میں شریک ہوئے، مگر جنگ میں حصّہ نہیں لیا۔ ابوموسیٰ نے سیاہ سے کہا: اے دوست! تم اور تمھارے ساتھی ویسے نہیں نکلے جیسا ہم نے گمان کیا تھا"۔ اس نے کہا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ ہمارا نقطۂ نظر وہ نہیں ہے جو تمھارا ہے۔ اور نہ تم میں ہماری حرمت ہے جس کا ہمیں خوف ہو اور جس کی خاطر ہم (تمھارے ساتھ مِل کر) جنگ کریں۔ ہم تمھارے دین میں ابتدا میں صرف بچاؤ کی غرض سے داخل ہوئے تھے، اور اِس غرض سے کہ اللہ ہمیں اچھا اور بہت رزق دے گا"۔ اس کے بعد ابوموسیٰ نے ان کے لیے عطاء شرف مقرر کیے۔

یہ لوگ جب البصرہ پہنچے تو انھوں نے پوچھا کہ کونسا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریبی نسبت رکھتا ہے؟ کہا گیا: بنی تمیم۔ اِس سے پہلے ان کا ارادہ تھا کہ بنی الازد سے محالفہ کریں۔ لیکن پھر انھوں نے بنی الازد کو چھوڑکر بنی تمیم سے محالفہ کیا۔ پھر ان کے لیے تخطیط کی گئی اور وہ اپنی اپنی زمینوں میں اترے۔ انھوں نے اپنے لیے نہر کھودی جو نہر الاساورہ کے نام سے معروف ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ نہر عبداللہ بن عامر نے کھودی تھی۔

ابوالحسن المدائنی نے کہا: شیرویہ الاساوری نے ارادہ کیا تھا کہ خالد بن المعمر کے پاس بکر بن وائل میں اور بنی سدوس میں اترے۔ لیکن سیاہ نے انکار کیا، اس لیے یہ لوگ بنی تمیم میں اترے۔ اس زمانے میں البصرہ میں نہ بنی الازد تھے نہ بنی عبدشمس۔

راوی نے کہا: (بعد کو) الاساورہ کے ساتھ

السیابجہ[1] آملے، یہ اسلام سے قبل (خلیج فارس کے) سواحل پر رہتے تھے۔ پھر ان میں زط (جاٹ) بھی ضم ہو گئے، یہ (مہاجلوں پر) چارہ کی تلاش میں پھرتے تھے۔

جب الاساورہ کے ساتھ الزط اور السیابجہ جمع ہو گئے ۳۷۴
تو بنی تمیم نے ان سے نزاع کی اور وہ ان سے برداشتہ خاطر ہو گئے۔ الاساورہ بنی سعد میں، اور الزط و السیابجہ بنی حنظلہ میں چلے گئے، اور ان کے ساتھ مل کر مشرکوں سے قتال کرتے رہے پھر ابن عامر کے ساتھ خراسان کی طرف گئے؛ لیکن جمل و صفین میں شریک نہیں ہوئے اور یوم مسعود[2] تک کسی باہمی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ (یوم مسعود کے بعد) الربذہ میں شریک ہوئے اور فتنۂ ابن الاشعث میں اس کے ساتھ ہو گئے۔ اسپہر الحجاج نے انھیں نقصان پہنچایا۔ ان کے مساکن ڈھا دیئے، ان کے وظائف بند کر دیئے[3]، اور ان میں سے بعض کو جلاوطن کر دیا اور ان سے کہا: "تم سے یہ شرط تھی کہ تم ہم میں سے ایک جماعت کے خلاف دوسری جماعت کی اعانت نہ کرو گے"۔

ایک روایت یہ ہے کہ جب الاساورہ، الکلبانیہ پر جمع ہوئے تو ابوموسیٰ نے الربیع بن زیاد الحارثی کو ان کی طرف بھیجا۔ الربیع نے ان سے جنگ کی۔ پھر انھوں نے اس

---

[1] یہ لوگ ملاح تھے، اور سواحل پر کشتی رانی کرتے تھے۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ سندھی قوم تھی جو البصرہ میں رہتی تھی اور زندانوں کی محافظت اور پہرہ داری کا کام کرتی تھی۔ طبری: السیابجہ؛ اغانی: الستابجہ؛ ابن اثیر: السیابجہ۔

[2] الطبری، ج ۱، ص ۳۱۰۱۔

[3] اصل الفاظ ہیں: وحط اعطیاتھم۔ عطیات سے وظائف بھی مراد ہو سکتے ہیں اور ضیاع و اقطاع بھی۔

شرط پر امان چاہی کہ اسلام لائیں گے، دشمنوں سے جنگ کریں گے، اور مسلمانوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں گے محالفہ کریں گے اور جہاں چاہیں گے رہیں گے۔

کہتے ہیں: فارسیوں میں سے جنگ آزماؤں کی ایک جماعت، جس کے قبضے اور تصرف میں کوئی زمین نہیں تھی، الاساورہ کے ساتھ ہوگئی۔ جب نواحی میں جنگ نے اپنے ہتیار ڈال دیئے تو یہ جماعت، الاساورہ کے ساتھ اسلام میں داخل ہوگئی۔

المدائنی نے کہا: جب یزدجرد نے اصبہان کا رُخ کیا تو سیاہ کو بلایا اور اس کو تین سو آدمیوں کے ساتھ، جن میں ستر آدمی کارآزمودہ اور بڑے درجے کے تھے، اصطخر کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ ہر شہر کے جنگ آزماؤں میں سے جسے چاہے انتخاب کرے اور اپنے ساتھ لے کر لام پر جائے۔ پھر خود یزدجرد اس کے پیچھے روانہ ہوا — اصطخر پہنچ کے سیاہ کو السوس کی طرف — جس کا ابوموسیٰ محاصرہ کیے ہوئے تھے — اور الہرمزان کو تستر کی طرف بھیجا۔ سیاہ الکلبانیہ پر اُترا۔ اہل السوس نے یزدجرد کے امور کی پراگندگی اور اس کے فرار کا حال سُن کر ابوموسیٰ سے صلح کی درخواست کی انھوں نے صلح کرلی۔ سیاہ، الکلبانیہ پر ٹھہرا رہا حتیٰ کہ ابوموسیٰ، تستر پہنچ گئے۔ سیاہ نے کوچ کیا اور تستر و راہرمز کے درمیان خیمہ زن ہوا۔ یہاں عمار اس کے سر پر پہنچے۔ سیاہ نے ان رؤساء کو جمع کیا جو اس کے ساتھ اصبہان سے نکلے تھے، اور کہا: تم اچھی طرح جانتے ہو جو کچھ ہم اس قوم کی نسبت کہا کرتے تھے، کہ یہ قوم اس مملکت پر ضرور غالب ہوگی اور اس کے جانور اصطخر کے ایوان میں لید کریں گے۔ تم اس قوم کے ظہور کا مثال دیکھ رہے ہو — اب تم اپنی جانوں پر رحم کرو اور ان کے

دین میں داخل ہو جاؤ ۔ انھوں نے سیاہ کی بات مان لی ۔ اس نے شیرویہ کو دس آدمیوں کے ساتھ ابوموسیٰ کے پاس بھیجا، اس نے ابوموسیٰ سے ان شرائط پر عہد و پیمان کیا جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں پھر یہ لوگ اسلام لائے ۔

مجھ سے المدائنی کے سوا ایک اور نے عوانہ کے ۳۷۵
حوالے سے بیان کیا کہ : — الاساورہ نے پہلے بنی الازد سے مخالفہ کیا ۔ پھر پوچھا کہ بنی الازد اور بنی تمیم میں کونسا قبیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء سے نسب میں زیادہ قرب رکھتا ہے اور دونوں میں کس کا اثر زیادہ ہے؟ کہا گیا : بنی تمیم "۔ پس انھوں نے بنی تمیم سے مخالفہ کر لیا ۔ بنی تمیم کے سردار اُن دنوں الاحنف بن قیس تھے ۔ الاساورہ میں سے ایک جماعت ابن الزبیر کے زمانے میں الربذہ کی جنگ میں شریک ہوئی اور ان لوگوں نے اپنے تیروں سے بہت سے آدمیوں کو ہلاک کیا، کیوں کہ ان میں سے ایک کا نشانہ بھی خطا نہیں کرتا ۔

رہے السیابجہ اور الزط اور الاندغار، یہ قومیں فارسیوں کے لشکر میں تھیں ۔ اور اہل السند میں سے تھیں ۔ (فارسی لشکر کے ساتھ) ان کو بھی قید کر لیا گیا ۔ پھر ان قوموں کو اسی لشکر کے ساتھ شامل کر دیا گیا جس نے ان کو اسیر کیا تھا ۔ جب انھوں نے وہ واقعہ سُنا جو الاساورہ کے ساتھ ہوا تھا، تو یہ قومیں بھی اسلام لائیں اور ابوموسیٰ کے پاس آئیں ۔ انھوں نے ان کو البصرہ میں اتارا، جس طرح الاساورہ کو البصرہ میں اتارا تھا ۔

مجھ سے روح بن عبدالمومن نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے یعقوب بن الجعفری نے کہا اور ان سے سلام نے، کہ :—

الحجاج کے پاس سندھ کے زطّ اور یہاں کی دوسری قومیں لائی گئیں، ان کے ساتھ ان کے بال بچے اور ان کے مواشی بھی تھے۔ الحجاج نے انھیں عسکر کے نشیبی علاقے میں آباد کردیا۔

زوج نے کہا: پھر یہ لوگ البطیحہ پر پھیل گئے، یہاں ان کی نسلیں بڑھیں، پھر جھگوڑے غلاموں میں سے ایک قوم ان کے پاس پناہ گیر ہوئی۔ بابلہ کے موالی اور محمد بن سلیمان بن علی کے ننھیالی قرابت دار اور دوسرے لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور ان کے ساتھ رہ لیں گئے، ان لوگوں نے ان کو رہزنی اور سلطان سے بغاوت اور جنگ کرنے کی ہمت دلائی۔ اس سے قبل ان کی غایت یہ ہوتی تھی کہ قلیل بخشش مانگ لیتے، اور جو لوگ کشتیوں سے خشکی پر اترتے ان کو جتنا لوٹ سکتے دھوکے دے دے کر لوٹتے تھے۔ المامون کی حکومت کے ایک زمانے میں ان کی چیرہ دستیاں اتنی بڑھ گئی تھیں کہ لوگوں نے ان کے پاس سے گزرنا بند کردیا، اور البصرہ سے بغداد کی جانب کشتیوں میں مال لے جانے کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ پھر جب المعتصم باللہ خلیفہ ہوا تو اس نے دوسرے کاموں سے فارغ ہوتے ان کے معاملہ میں کوشش کی۔ اور ان سے لڑنے اور ان کی سرکوبی کے لیے اہلِ خراسان میں سے عجیف بن عنبسہ نام ایک شخص کو مقرر کیا۔ قواد اور لشکر اس کے ساتھ گئے۔ اور جتنا مال اس نے مانگا اس کو دیا۔ عجیف نے البطائح اور مدینۃ السلام کے درمیان خبر رسانی کی غرض سے دُنبے بریدہ سبک رہوار مرتب کیے اور باتوں کی خبریں دن کی گھڑیوں میں یا اول شب مدینۃ السلام پہنچنے لگیں، اس نے حکم دیا کہ ان پر پانی بند کردیا جائے، بڑی ۳۷۶ وقتوں سے پانی بند کیا گیا۔ حتیٰ کہ وہ بدونِ جنگ پکڑ لیے گئے

اور چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں مدینۃ السلام لائے گئے۔ ان میں بعض کو خانقین بھیجدیا گیا اور باقی عین زربہ اور ثغور میں پراگندہ کردیے گئے۔

کہتے ہیں : السیابجہ میں سے ایک جماعت البصرہ کے بیت المال کی موکل تھی۔ بعض کہتے ہیں ان کی تعداد چالیس تھی اور بعض کہتے ہیں چار سو تھی۔ طلحہ بن عبیداللہ اور الزبیر بن العوام جب البصرہ آئے — اور البصرہ پر (ان دنوں) علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی جانب سے عثمان بن حنیف الانصاری عامل تھے — تو انھوں نے انکار کیا کہ جب تک علی رضی اللہ عنہ نہ آئیں بیت المال تسلیم نہیں کریں گے۔ (طلحہ والزبیر کے اصحاب نے) صبح سویرے ان پر حملہ کیا اور انھیں قتل کردیا۔ حملہ آوروں کے سردار عبداللہ بن الزبیر تھے، اور السیابجہ کا سردار اس زمانے میں ابوسلمۃ الزطی تھا؛ وہ مرد صالح تھا۔

معاویہ نے قدمار زط اور سیابجہ میں سے ایک جماعت کو سواحل الشام اور انطاکیہ کی طرف منتقل کیا۔ پھر الولید بن عبدالملک نے جاٹوں کی ایک قوم کو انطاکیہ اور اس کی نواحی کی طرف منتقل کیا۔

کہتے ہیں : عبیداللہ بن زیاد نے اہل بخارا میں سے ایک گروہ کو لونڈی غلام بنایا، کہا گیا ہے کہ وہ اس کے حکم پر اتر آئے — یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس نے ان کو امان و فریضہ (: وظائف و عطایا) کی دعوت دی۔ وہ اس کی اطاعت پر اتر آئے — اور اس نے ان کو البصرہ لاکے آباد کردیا۔ پھر جب الحجاج نے مدینۂ واسط تعمیر کیا تو ان میں سے بہتوں کو اپنے شہر میں منتقل کیا۔ ان کی نسل میں ایک قوم آج بھی یہاں موجود ہے؛

انھی میں سے خالد الشاطر ہے جو ابن مارقلی کے نام سے معروف ہے۔

راوی نے کہا : الاندغار، سجستان سے متصل ناحیۂ کرمان میں ہے۔

شش حصه‌ای

اصلاع اهواز ـــ کرمان

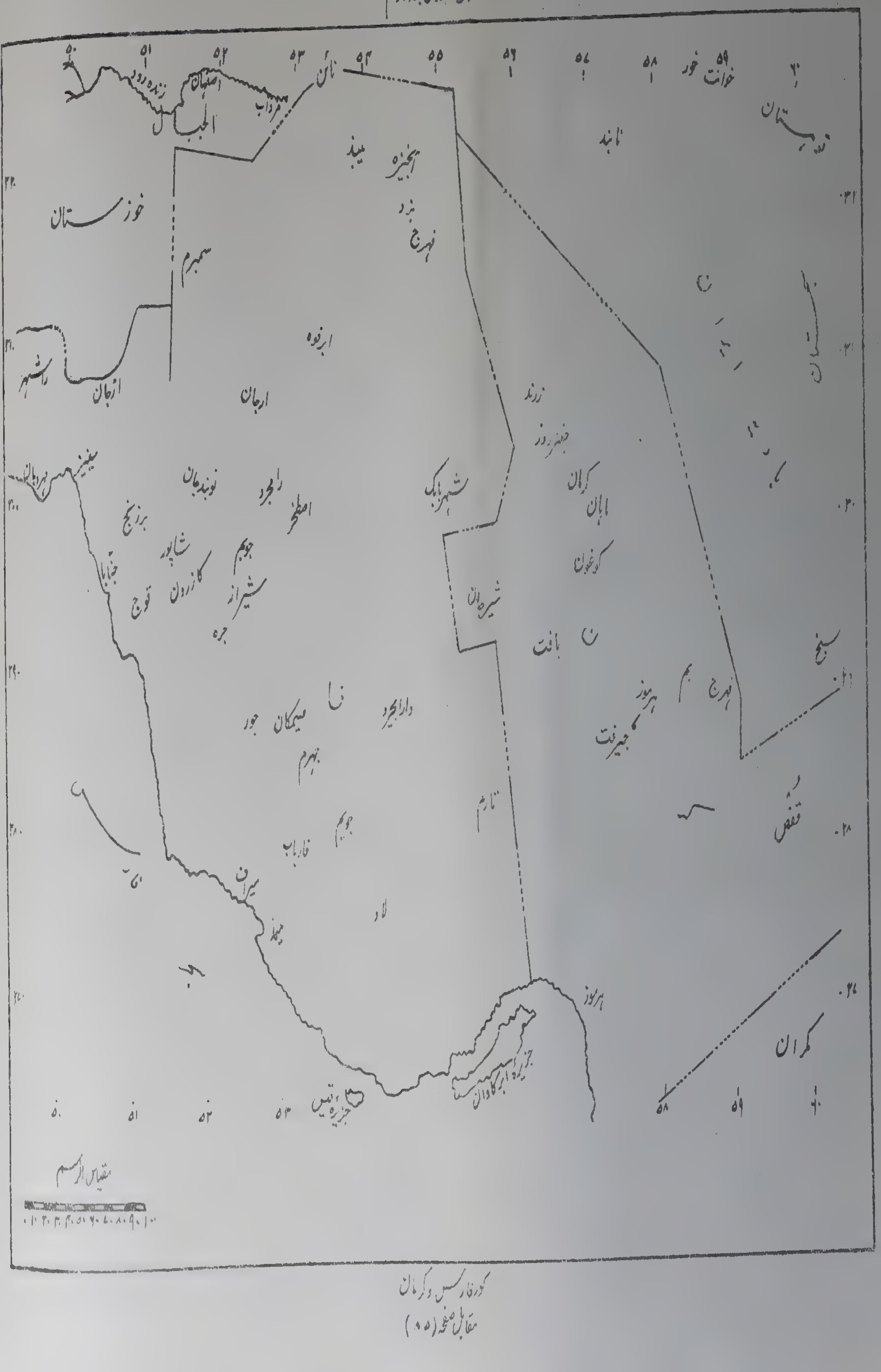

کورفارس و کرمان
مقابل صفحه (۵۵)

اضلاع اہواز

کہتے ہیں : عُتبہ بن غزوان کی واپسی کے بعد مغیرہ بن شعبہ نے اپنے زمانۂ ولایت میں، سنہ ۱۵ کے اواخر اور سنہ ۱۶ کے اوائل میں سوق الاہواز پر حملہ کیا۔ وہاں کے دہقان ہیرواز نے جنگ کی، پھر کچھ مال پر مصالحت کرلی۔ بعد کو ابوموسیٰ الاشعری کے زمانے میں، جو (حضرت) عمر کی جانب سے المغیرہ کے بعد البصرہ کے والی تھے، نقض کیا ابوموسیٰ نے اسپر حملہ کیا اور سوق الاہواز و نہرتیری کو بزور فتح کیا یہ سنہ ۱۷ کا واقعہ ہے۔

۳۷۷ ابومخنف اور الواقدی کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے زیاد کو اپنا کاتب مقرر کیا۔ ابوموسیٰ کو بھیجنے کے بعد (حضرت) عمر نے عمران بن حصین الخزاعی کو اِس غرض سے روانہ کیا کہ لوگوں کو فقہ اور قرآن کی تعلیم دیں، اور جب ابوموسیٰ البصرہ سے باہر جائیں تو ان کی نیابت کریں۔ ابوموسیٰ نے الاہواز پر حملہ کیا اور قریوں پر قریے اور نہر پر نہر فتح کرتے چلے گئے۔ عجمی ان کے سامنے سے ایسے بھاگے کہ کہیں دم نہ لیا۔ اس طرح انھوں نے السوس، تُستَر، مَنادِر اور رامُہرمز کے سوا الاہواز کے پُورے علاقے پر قبضہ کرلیا۔

مجھ سے الولید بن صالح نے کہا، اس سے مرحوم العطار نے اپنے والد کے حوالے سے، اور اس سے شُوَیس العَدَوِی نے، کہ :-

ہم الاہواز پہنچے جہاں زُطّ اور ایرانی اُساورہ کا ایک گروہ تھا، ہم نے اِن لوگوں سے شدید جنگ کی، ان پر غالب ہوئے، ان میں سے بہتوں کو اسیر کیا اور آپس میں تقسیم کرلیا۔ (حضرت) عمر نے لکھا: تمام زمینوں کو آباد کرنا تمھارے بس کا کام نہیں ہے، جو اسیرانِ جنگ تمھارے قبضے میں ہیں انھیں آزاد کردو اور ان پر خراج مقرر کردو۔ ہم نے انھیں آزاد کردیا اور غلام نہیں بنایا۔

کہتے ہیں: ابوموسیٰ نے مناذر پر لشکرکشی کی، اس کے باشندوں کا محاصرہ کیا اور اُن سے خوب جنگ کی۔ رَبیع بن زیاد بن دیان اور مُہاجِر بن زیاد الحارثی دونوں بھائی اس جنگ میں شریک تھے۔ مُہاجِر صائم تھے اور انھوں نے راہِ خدا میں جان دینے کا تہیہ کرلیا تھا۔ رَبیع نے ابوموسیٰ سے کہا: مُہاجِر نے عزم کرلیا ہے کہ اپنی جان راہِ خدا میں فدا کردیں حال آں کہ وہ صائم ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا: یا صائم افطار کرے یا جہاد کے لیے نہ نکلے۔ مُہاجِر نے پانی کا ایک گھونٹ پی لیا اور کہا: میں نے اپنے امیر کا حکم پورا کردیا ورنہ خدا کی قسم، پیاس بجھانے کے لیے پانی نہیں پیا۔ پھر وہ ہتیار لگا کے نکلے اور لڑے حتیٰ کہ شہید ہوگئے۔ اہلِ مناذِر نے ان کا سَر اپنے قلعے کے دیوار کے دو کنگروں کے درمیان نصب کردیا۔ اسیر کہنے والا کہتا ہے:

وفی مَناذِرَ لمّا جاشَ جَمْعُهُم ... راحَ المُهاجِرُ فی خَیلٍ بأجمالِ

وألبَسَتْ بَیتَ بَنی الدَّیّانِ نَعرِفُهُ ... فی آلِ مَذحِجَ مِثلَ الجَوهَرِ الغالی

مناذِر میں جب ان کی جمعیت فراہم ہوئی تو مہاجر اونٹوں کے ساتھ اپنی قسم پوری کرنے لگے۔

آلِ مَذحج میں گھرانا بس بنی دیّان ہی کا گھرانا ہے۔ ہم اسے بیش قیمت جوہر کی مثل جانتے ہیں۔

ابوموسیٰ، ربیع بن زیاد کو یہاں چھوڑکر اسوس پہنچے، رَبیع نے

اس کو بزور فتح کیا، مقاتلین کو تہ تیغ اور عورتوں اور بچوں کو اسیر کیا۔ مَنادِر کبریٰ و مَنادِر صغریٰ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ ابوموسیٰ نے مَنادِر پر عاصِم بن قیس بن الصَلت السُلَمی کو، اور سوق الاہواز پر سَمُرَہ بن جندب الفزاری کو عامل مقرر کیا۔ سَمُرَہ کا قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔

ایک جماعت کہتی ہے: ابوموسیٰ، مَنادِر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے، (حضرت) عمر کا حکم آیا کہ مَنادِر پر کسی کو چھوڑکر السوس پر لشکرکشی کرو۔ انھوں نے مَنادِر پر رَبیع بن زیاد کو چھوڑا اور السوس پر لشکرکشی کی۔

مجھ سے سَعدَویہ نے کہا، اس سے شریک نے، اس سے ابواسحٰق نے اور اس سے المُہلّب بن ابی صُفرہ نے، کہ: ہم نے مَنادِر کا محاصرہ کیا، بہت سے اسیرانِ جنگ ہمارے ہاتھ آئے (حضرت) عمر نے لکھا: مَنادِر بھی السواد کی بستیوں کی مثل ایک بستی ہے جو لوگ تمھارے ہاتھ آئے ہیں انھیں رہا کردو۔

کہتے ہیں: ابوموسیٰ، السوس پہنچے، جنگ کی، اہل السوس قلعہ بند ہوگئے، ابوموسیٰ نے ان کا محاصرہ کرلیا، آخر جب ان کے پاس کھانے پینے کا سامان نہ رہا تو انھوں نے امان چاہی، اور ان کے مرزبان نے درخواست کی کہ ان میں سے ۸۰ آدمیوں کو امان دی جائے وہ شہر کا دروازہ کھولدے گا اور شہر تسلیم کردے گا، ابوموسیٰ نے اس کی درخواست منظور کی، اس نے ۸۰ آدمی چُن لیے مگر اپنے تئیں ان میں شامل نہ کیا۔ جن لوگوں کو امان دی گئی تھی وہ امان میں رہے، مُرزبان کو ابوموسیٰ کے حکم سے قتل کیا گیا اور قلعے میں جو مقاتلین تھے تہ تیغ کیے گئے۔ ان کے اموال غنیمت ہوئے اور عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا۔ ابوموسیٰ نے ان کے قلعے میں ایک مکان دیکھا جس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟

کہا گیا : دانیال نبی کی لاش ہے ۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ مدتیں ہوئیں یہاں شدید قحط پڑا تھا، قحط سے تنگ آکر یہاں کے باشندوں نے اہل بابل سے درخواست کی کہ دانیال نبی کو ہمارے پاس بھیجدو کہ ہم ان کی برکت سے پانی کی دعا کریں ـــ دانیال نبی کو منتخصر قید کرکے بابل لے گیا تھا ـــ انھوں نے دانیال نبی کو بھیجدیا، اور انھوں نے یہیں وفات پائی۔" ابوموسیٰ نے یہ قصہ (حضرت) عمر کو لکھا ۔ جواب آیا کہ کفن دو اور دفن کردو ۔ ابوموسیٰ نے نہر پر بند باندھکر اس کا پانی روکا اور دانیال علیہ السّلام کو دفن کرکے دریا کا پانی ان کی قبر پر چھوڑ دیا ۔

مجھ سے ابوعبید القاسم بن سلّام نے کہا، اس سے مروان بن معاویہ نے، اس سے حُمَید الطویل نے، اس سے حبیب نے، اس سے خالد بن زید المزنی نے ـــ ان کی ایک آنکھ السوس کی جنگ میں پھوٹ گئی تھی کہ : ـــ ہم نے السوس کا محاصرہ کیا، ابوموسیٰ ہمارے امیر تھے، اوّل اوّل سخت وقت کا سامنا ہوا، پھر ۳۷۹ وہاں کے دہقان نے صلح کرلی اور اس شرط پر شہر تسلیم کردیا کہ اہل شہر میں سو آدمیوں کو امان دی جائے اور وفائے شرط کا عہد کیا ۔ ابوموسیٰ نے کہا : سو آدمی چن لو ۔ اس نے سو آدمی چنے ۔ ابوموسیٰ نے اپنے اصحاب سے کہا : مجھے امید ہے اللہ اس کو خود اسی کے فیصلے سے قتل کردے گا" اور یہی ہوا ۔ اس نے سو آدمی چن لیے مگر خود اللہ کا دشمن ان میں نہ تھا ابوموسیٰ نے حکم دیا کہ اس کا سر قلم کردو ۔ وہ چیخا : مجھے قتل نہ کرو، میں تمھیں بہت سا مال دوں گا"۔ ابوموسیٰ نے کہا : یہ شرط کے خلاف ہے اور اس کی گردن اُڑادی ۔

کہتے ہیں : اہل راہرمز نے ابوموسیٰ سے بدعہدی کیا ۔ جب بدعہدی کی مدت گزر گئی تو ابومریم الحنفی کو ان کے پاس بھیجا، اور انھوں نے آٹھ لاکھ درہم پر صلح کرلی ۔

مجھ سے رَوح بن عبدالمومن نے کہا، اس سے یعقوب نے، اس سے ابو عاصم راہرمزی نے ـــ ابو عاصم سو برس کے یا قریب قریب سو برس کے تھے ـــ کہ :ـــ ابوموسیٰ نے اہل راہرمز سے آٹھ لاکھ یا نو لاکھ درہم پر مصالحت کی، پھر انھوں نے نقض کیا، ابوموسیٰ نے ان پر لشکرکشی کی اور اُن کو بزور فتح کیا۔ یہ واقعہ ابوموسیٰ کی ولایت کے آخر زمانے کا ہے۔

کہتے ہیں : ابوموسیٰ نے سُرق انھی شرائط پر صُلحاً فتح کیا جن شرائط پر راہرمز فتح کیا تھا بعد کو اہل سُرق نے بدعہدی کی۔ ابوموسیٰ نے حارثہ بن بدر الغدانی کو گھنے لشکر کے ساتھ بھیجا مگر وہ فتح نہ کر سکے، پھر عبداللہ بن عامر آیا اور اس نے بزور فتح کیا۔ ابوموسیٰ نے حارثہ کو سرق کا والی کیا۔ ابوالاسود الدؤلی کہتا ہے

أحارِ بنَ بَدْرٍ قَدْ وُلِّيتَ إمارَةً ... فكُنْ جُرَزاً فيها تَخُونُ وتَسْرِقُ

فَإنَّ جَمِيعَ النَّاسِ إمَّا مُكَذِّبٌ ... يَقُولُ بما تَهْوَى وَإمَّا مُصَدِّقُ

يَقُولُونَ اقْوَالاً لِبَطْنٍ شَبِيهَةٍ ... فَإنْ قِيلَ هاتُوا حَقِّقُوا لَمْ يُحَقِّقُوا

ولا تَعْجَزَنْ فالعَجْزُ أسْوَأُ عادَةٍ ... فَحَظُّكَ مِنْ مالِ العِراقَيْنِ سُرْقُ

ابن بدر سے کہہ وہ کہ جب تو امارت پر مقرر کیا گیا ہے تو یہاں چوہے کی طرح رہ، جیسی ہوسی خیانت ناراستی اور دغل سے ہردم ہوشیار، سب لوگ یا جھوٹے ہیں جو کچھ کہتے ہیں اس لیے کہتے ہیں کہ غرضمند ہیں، یا اگر سچے ہیں تو ایسی بات کہتے ہیں جس میں ظن کی گنجائش ہو اور جس میں ان کا مافی الضمیر اس طرح پوشیدہ ہو کہ معنی ظاہر سے معنی باطن مختلف ہوں مگر یہ نہ کہا جا سکے کہ انھوں نے جھوٹ کہا۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ تحقیق کر لو تو تحقیق نہ کریں۔ تو ہمت نہ ہار کہ ہمت ہارنا بہت ہی بری عادت ہے۔ تیرے حصے میں عراقین میں سے سُرق جیسی جگہ آئی ہے۔

حارثہ کو جب یہ ابیات پہنچیں تو اس نے کہا

۳۸ جَزَاكَ اللّٰهُ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ فَقَدْ قُلْتَ مَعْرُوْفًا وَّأَوْصَيْتَ كَافِيَا
أَمَرْتَ بِحَزْمٍ لَوْ أَمَرْتَ بِغَيْرِهٖ لَأَلْفَيْتَنِي فِيْهِ لِأَمْرِكَ عَاصِيَا

خدا تجھے جزائے خیر دے، تو نے اچھی بات کہی اور ایسی وصیت کی جس کی رعایت سرانجام امور کے لیے لابد ہے۔
تو نے مجھے احتیاط و ہوشمندی مرعی رکھنے کو کہا ہے اگر اس کے سوا کوئی اور بات کہتا تو یقیناً مجھے نافرمانی کرنے والا پاتا۔

کہتے ہیں: ابوموسیٰ اس کے بعد تستر کی طرف گئے۔ وہاں دشمن کی زبردست قوت جمع تھی۔ ابوموسیٰ نے امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کمک کے لیے لکھا۔ انھوں نے عمار بن یاسر کو حکم دیا کہ وہ اہل الکوفہ کو لیکر ان کے پاس جائیں۔ عمار نے جریر بن عبداللہ البجلی کو بھیجا۔ وہ ایلغار کرتے سیدھے تستر پہنچے۔ ابوموسیٰ کے میمنے پر البراء بن مالک برادر انس بن مالک، میسرے پر مجزاۃ بن ثورالسدوسی، اور راکبوں پر انس بن مالک تھے؛ اور عمار کے میمنے پر البراء بن عازب الانصاری، میسرے پر حذیفہ بن یمان العبسی، راکبوں پر قرظہ بن کعب الانصاری" اور پیادوں پر نعمان بن مقرن المزنی تھے۔ اہل تستر جان توڑ کر لڑے، متصرین کے لشکر نے سخت حملہ کیا اور انھیں پسپا کردیا اور ان کی صفیں درہم برہم کرتے شہرپناہ کے دروازے تک پہنچ گئے۔ یہاں البراء بن مالک دست بدست لڑے اور شہید ہوگئے، اللہ ان پر رحمت نازل کرے؛ ہرمزان اور اس کے ساتھی بحالِ تباہ شہر میں داخل ہوے۔ اہل تستر کے نوسو آدمی کھیت رہے اور چھ سو اسیر ہوے جو بعد کو تیغ کے گھاٹ اترے۔ ہرمزان مہرجان قذف کے باشندوں میں سے تھا، عجمیوں کے ساتھ وقیعۂ جلولاء میں شریک ہوا تھا۔ محاصرے نے

جب طول کھینچا تو عجمیوں میں سے ایک شخص نے شہر میں داخل ہونے کا ایک غیر معروف راستہ بتانے کے وعدے پر امان چاہی اور درخواست کی کہ اس کے اور اس کی اولاد کے لیے روزینے مقرر کردیئے جائیں۔ ابوموسیٰ نے اس سے وعدہ کیا۔ وہ اسلام لایا۔ کہا: کسی کو میرے ساتھ کردو کہ میں وہ پوشیدہ رستہ بتادوں" ابوموسیٰ نے اشرس بن عوف الشیبان کو اس کے ساتھ کیا، وہ ان کو لیکر پتھروں کی ایک منڈیر پر سے شہر میں داخل ہوگیا شہر میں لیکر پھرا ہرمزان تک کو دکھا دیا اور بخیریت واپس پہنچا دیا۔ ابوموسیٰ نے رات کو مجزاۃ بن ثور کی زیر کمان چالیس آدمیوں کی ایک جماعت بھیجی اور ان کے پیچھے دوسو مقاتلین کا ایک اور دستہ روانہ کیا۔ آگے آگے وہ متامن تھا۔ اس نے مسلمانوں کو شہر میں پہنچا دیا۔ مسلمانوں نے فصیل کے محافظوں کو قتل کیا، اور فصیل پر چڑھ کر تکبیر کی صدا بلند کی۔ ہرمزان اپنے قلعے کی طرف ۳۸۱
بھاگا، قلعے میں اس کا خزانہ اور اس کے اموال تھے۔ صبح کو ابوموسیٰ نے نہر جبور کی، شہر میں داخل ہوے اور قبضہ کرلیا۔ ہرمزان نے کہا: عربوں کو ہمارے اس غیر معروف رستے کا پتا ہمیں میں سے کسی نے بتایا ہے جس نے عربوں کا اقبال اور ہمارا ادبار محسوس کرلیا" اس کے بعد وہ عجمی اپنے اہل وعیال کو قتل کرنے اور دجیل میں پھینکنے لگا، کہ مبادا عرب ان پر قبضہ نہ کرلیں۔

ہرمزان نے امان کی درخواست کی۔ ابوموسیٰ نے بغیر اذن امیرالمومنین امان دینے سے انکار کیا، وہ راضی ہوگیا۔ قلعے میں جو مقاتلین تھے اور جن کے لیے امان نہ تھی ابوموسیٰ کے حکم سے قتل کیے گئے۔ ہرمزان کو (حضرت) عمر کے پاس بھیجا۔ انھوں نے اس کی جان بخشی کی اور اس کا وظیفہ مقرر کردیا۔ پھر اسپر شک کیا گیا کہ اس نے المغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ کے ساتھ مل کر (حضرت) عمر کے قتل کی سازش

کی ہے۔ عبیداللہ بن عمر نے کہا: ہمارے ساتھ چل، ہم ذرا اپنا گھوڑا دیکھ آئیں"۔ ہرمزان ان کے ساتھ گیا۔ عبیداللہ نے پیچھے سے آکے اس کو قتل کردیا۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، اس سے مروان بن معاویہ نے، اس سے حمید نے، اور اس سے انس نے، کہ: —— ہم نے تستر کا محاصرہ کیا۔ ہرمزان نے ہتیار ڈالدیے، ابوموسیٰ نے ہرمزان کو میرے ساتھ (حضرت) عمر کے پاس بھیجا، میں اس کو لیکر مدینہ مبارکہ پہنچا، (حضرت) عمر نے اس سے کہا: کچھ بات کر۔ اس نے کہا: زندہ رہنے والوں کی سی یا مرنے والوں کی سی"۔ بولے: بات کر، ڈر نہیں"۔ ہرمزان نے کہا: ہم عجمی اس وقت تک تمھیں مارتے اور دباتے رہے جب تک اللہ نے ہمیں اور تمھیں نبٹ لینے کو آزاد چھوڑ دیا تھا۔ لیکن جب اللہ تمھارے ساتھ ہوگیا تو ہمارے ہاتھ تمھارے مقابلے سے عاجز ہوگئے"۔ (حضرت) عمر نے کہا: انس! کہو کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا: میں اپنے پیچھے ایک تیز کانٹا اور کتے کی طرح چمٹنے والا دشمن چھوڑ آیا ہوں۔ اگر امیرالمومنین اس کو قتل کردیں گے تو اس کی قوم زندگی سے مایوس ہوجائے گی اور جان توڑکر لڑے گی۔ اور اگر اس کو زندہ رہنے دیا تو اسے زندگی کا لالچ دامن گیر ہوگا"۔ (حضرت) عمر نے کہا: اے انس! سبحان اللہ، اس نے براء بن مالک اور مجزاۃ بن ثورالسدوسی کو قتل کیا ہے"۔ میں نے کہا: امیرالمومنین کے پاس اس کے قتل کی کوئی سبیل نہیں ہے"۔ بولے: کیا اس نے تجھے کچھ دیدیا ہے"۔ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن امیرالمومنین ہی نے اس سے کہا تھا: لاباس"۔ بولے: یہ میں نے کب کہا؟ شاہد لاؤ ورنہ میں پہلے تمھی کو سزادوں گا"۔ انس کہتے ہیں میں اٹھا اور زبیر بن عوام کے پاس گیا۔ وہ اس وقت مجلس میں موجود تھے اور انھیں وہ

بات یاد تھی جو مجھے یاد تھی ۔ وہ آئے اور انھوں نے شہادت دی ۔ (حضرت) عمر نے ہُرمزان کو رہا کردیا ۔ وہ اسلام لایا اور اس کے لیے روزینہ مقرر کردیا گیا ۔

مجھ سے اسحٰق بن ابی اسرائیل نے کہا، اس سے ابن المبارک نے، اس سے ابن جُریج نے ۔ اور اس سے عطاء الخراسانی نے، کہ :— تُستَر پہلے صلحاً فتح ہوا ۔ پھر اہل تُستَر نے نقض کیا، مہاجرین نے ان کے مقاتلین کو قتل کیا، اور عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا۔ ۳۸۲
یہ لونڈی غلام اس وقت تک اپنے مالکوں کے پاس رہے کہ (حضرت) عمر نے حکم دیا کہ جو لوگ تمھارے قبضے میں ہیں انھیں رہا کردو ۔

راوی نے کہا : ابوموسیٰ جندیسابور کی طرف گئے، سابوری والے ان کی لشکرکشی سے سراسیمہ ہوگئے، امان چاہی، ابوموسیٰ نے ان کو امان دی اور اسپر صلح کرلی کہ نہ اُن میں کسی کو قتل کیا جائے گا، نہ لونڈی غلام بنایا جائے گا اور نہ ان کے اموال سے تعرض کیا جائے گا ؛ لیکن اسلحہ مسلمانوں کا حق ہیں ۔ پھر یہاں کے باشندوں میں سے ایک جماعت الکلبانیہ چلی گئی، ابوموسیٰ نے الربیع بن زیاد کو الکلبانیہ بھیجا ۔ الربیع نے جنگ کی اور الکلبانیہ فتح کرلیا ۔ اسادرہ نے امان چاہی ۔ ابوموسیٰ نے ان کو بھی امان دی اور وہ اسلام لائے ۔ ایک روایت یہ ہے کہ وہ اس سے قبل ہی امان حاصل کرکے ابوموسیٰ سے جا ملے تھے اور تستر کے محاصرے میں شریک ہوئے تھے ۔ واللہ اعلم ۔

مجھ سے عمر بن حفص النّمری نے کہا، اس سے ابوحذیفہ نے، اس سے ابوالاشہب نے، اور اس سے ابورجاء نے، کہ :—— الربیع بن زیاد الیشکری نے ابوموسیٰ کی جانب سے الکلبانیہ بزور فتح کیا ۔ بعد کو یہاں کے باشندوں نے غدر کیا، اور مَنجُوف بن ثورالسدوسی نے دوبارہ فتح کیا ۔

راوی نے کہا : عبداللہ بن عامر نے جو مقامات فتح کیے اِن میں سنبیل کے باشندوں اور بھاٹوں نے بغاوت کی، اس ناحیہ کے کردوں کا ایک گروہ ان سے جا ملا ۔ ابن عامر نے اَیذَج شدید جنگ کے بعد فتح کیا ۔ ابوموسیٰ نے السوس، تستر اور دَوْرَق بزور فتح کیے ۔ اسمدائنی کہتا ہے : عُمَات بن ذِی الْحَرّۃ الحمیری نے قلعہ ذی الزناق فتح کیا ۔

مجھ سے المدائنی نے کہا، اس سے اس کے شیوخ اور عمر بن شبّہ نے، اور اس سے مُجالِد بن یحییٰ نے کہ : مُصعَب بن الزبیر نے، جو اپنے بھائی عبداللہ بن الزبیر کی جانب سے العراق کے والی تھے، مُطرِف بن سیدان الباہلی کو والیٔ شرطہ مقرر کیا ۔ مُطرِف بنی جاوہ سے تھا ۔ مُطرِف کے پاس دو آدمی لائے گئے جو رہزنی کے جرم میں ماخوذ ہوئے تھے ۔ ایک کا نام النّابی بن زیاد بن ظَبیان تھا اور وہ بنی عائش بن مالک بن تیم اللہ بن ثعلبہ بن عکابہ سے تھا، اور دوسرا بنی نُمَیر میں سے تھا ۔ مُطرف نے النّابی کو قتل کردیا اور نُمَیری کو دِرّے مار کے چھوڑ دیا ۔

۳۸۳ جب مطرف کو شرطہ سے ہٹاکر الاہواز کا والی مقرر کیا گیا تو عبیداللہ بن زیاد بن ظَبیان نے اس کے خلاف ایک جماعت فراہم کی اور اس کے مقابلے پر نکلا ۔ مٹ بھیڑ ہوی، دونوں ایک دوسرے کے متقابل ٹھہر گئے ۔ دونوں کے درمیان نہر تھی ۔ مطرف بن سیدان نے جلدی سے نہر عبور کی، ابن ظبیان نے اس کے نیزہ مارا اور اس کو قتل کردیا ۔ مُصعَب نے مُکرَم بن مُطرف کو ابن ظَبیان کے تعاقب میں بھیجا ۔ وہ قطع منازل کرتا ایک مقام پر پہنچا جسے اہل عسکر مُکرَم کہتے ہیں مگر ابن ظبیان اس کے ہاتھ نہ آیا، عبدالملک بن مروان سے جا ملا، اِس کے ساتھ مِل کر مُصعَب سے لڑا، قتل کیا اور ان کا سر تن سے جدا کردیا ۔

عَسکَرُ مُکرَم اسی مکرم بن مطرف کی طرف منسوب ہے البعیث السکری کہتا ہے۔

سَقَینَا ابنَ سِیدَانَ بِکَأسٍ رَوِیَّۃٍ کَفَتنَا وَخَیرُ الأَمرِ مَا کَانَ کَافِیَا

ہم نے ابن سیدان کو لبریز پیالہ پلادیا۔ ہمارے لیے یہی ایک کارخیر کفایت کرتا ہے اگرچہ نیک کام کبھی کافی نہیں ہوتا۔

ایک روایت یہ ہے کہ عَسکَرُ مُکرَم اس مُکرَم کی طرف نہیں بلکہ مکرم بن الفزر کی طرف منسوب ہے جو قبیلہ جَحوَنہ بن الحارث بن نُمیر سے تھا اور اس کو الحجاج نے خُرزاد بن باسں سے جنگ کرنے بھیجا تھا۔ خُرزاد نے سرکشی کی تھی اور حصن اَیذَج میں متحصن ہوگیا تھا جو اس کے نام سے مشہور ہے۔ جب حصار نے طول کھینچا تو وہ عبدالملک کے پاس جانے کے لیے بھیس بدل کر قلعے سے اُترا۔ مُکرَم نے اس کو پکڑلیا اور قتل کردیا۔ اس کی قلنسُوہ میں دو موتی تھے۔ مکرم نے وہ موتی لے لیے اور حجاج کے پاس بھیجدیئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ عَسکَرُ مُکرَم کے پاس ایک قدیم قریہ تھا عَسکَر مُکرم کی آبادی اتنی بڑھی کہ اس قریہ تک پہنچ گئی، حتی کہ عسکر مکرم اچھا خاصا شہر ہوگیا۔ "اَجَل عسکر مکرم بِمصر جامع" ہے۔

مجھ سے ابومسعود نے کہا، اور اس سے عَوانہ نے، کہ :—

عبداللہ بن الزبیر نے حمزہ بن عبداللہ بن الزبیر کو البصرہ کا والی کیا وہ الاہواز کی طرف گئے اور اس کے پہاڑ کو دیکھ کر کہا یہ تو قیقعان کا سا ہے۔

الثوری کہتا ہے : فارسی میں الاہواز کا نام ہوزسیر تھا۔ عربوں نے الاخوار کہا، اور مرورِ ایام سے الاہواز ہوگیا۔ کسی بدوی نے کہا ہے :

لاتَرجِعَنِّی اِلَی الاَخوَازِ ثَانِیَۃً وَقُقعَانِ الَّذِی فِی جَانِبِ السُّوقِ

وَنَهرَ بَطَّ الَّذِی اُمسِی یُؤَرِّقُنِی فِیہِ البُعُوضُ بِلَسعٍ غَیرِ تَشفِیقِ

فَمَا الَّذِی وَعَدَتہُ نَفسُہُ طَمَعًا مِنَ الحُصَینِیِّ اَو عَمرٍو بِمَصدُوقِ

۳۸۴

مجھے دوبارہ نہ الاخواز بھیجو نہ قیقعان جو بازار کے پہلو میں ہے

نہ ہنر بط کی طرف جس نے مجھے رات بھر جگایا۔ وہاں
مچھر ہیں جو بے رحمی سے نیش زنی کرتے ہیں۔

وہ کونسی طبع ہے جس کا سچا وعدہ اس کے نفس نے
کیا ہے؟ وہ الحصینی سے ہے یا عمرو سے؟

راوی کہتا ہے: نہر بط ایک نہر تھی، اس کے پاس بطیں اُترتی تھیں، اس وجہ سے لوگ اس کو نہر بط کہنے لگے؛ جس طرح دار بطیخ۔ میں نے کسی کو کہتے سنا ہے کہ یہ نہر البطیہ نام ایک عورت کی تھی اور اسی کی طرف منسوب ہے، کثرت استعمال سے کلمہ کا آخر حذف ہوگیا۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، اس سے الواقدی نے، اس سے محمد بن عبداللہ نے اور اس سے الزہری نے کہ: — (حضرت) عمر نے السواد و الاہواز بزور فتح کیے۔ درخواست کی گئی کہ تقسیم کردیجے۔ بولے: ہمارے بعد جو مسلمان آئیں گے ان کے لیے کیا رہ جائے گا"۔ اس لیے مفتوحین کو ان کی املاک پر اہل الذمہ کی حیثیت سے برقرار رکھا۔

مجھ سے المدائنی نے کہا، اس سے علی بن حماد اور سُحَیم بن حَفص اور دوسروں نے کہ: — ابوالمختار یزید بن قیس بن یزید بن الصَّعِق نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے الاہواز کے عاملوں کی نسبت کہا:

أَبْلِغْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رِسَالَةً ... فَأَنْتَ أَمِينُ اللهِ فِي النَّهْيِ وَالْأَمْرِ
وَأَنْتَ أَمِينُ اللهِ فِينَا وَمَنْ يَكُنْ ... أَمِينًا لِرَبِّ الْعَرْشِ يَسْلَمْ لَهُ صَدْرِي
فَلَا تَدَعَنْ أَهْلَ الرَّسَائِقِ وَالْقُرَى ... يُسِيغُونَ مَالَ اللهِ فِي لَأْمِ الْوَفْرِ
فَأَرْسِلْ إِلَى الْحَجَّاجِ فَاعْرِفْ حِسَابَهُ ... وَأَرْسِلْ إِلَى جَزْءٍ وَأَرْسِلْ إِلَى بِشْرِ
وَلَا تَنْسَيَنَّ النَّافِعَيْنِ كِلَيْهِمَا ... وَلَا ابْنَ عِلَابٍ مِنْ سَرَاةِ بَنِي نَصْرِ
وَمَا عَاصِمٌ مِنْهَا بِصَفْرٍ عِيَابُهُ ... وَذَاكَ الَّذِي فِي السُّوقِ مُوَلِّي بَنِي بَدْرِ

وارسل الی النعمان فی اخ حسابہ ... وصہر بنی غزوان انی لذو خبر
وشبلا فسلہ المال ابن محرش ... فقد کان فی اہل الرسایتق اذا ذکر
فقاسمہم اہلی فداوک انہم ... سیرضون ان قاسمتہم منک بالشطر
ولا تدعونی للشہادۃ انہنی ... أغیب ولکنی ارای عجب الدہر
تؤوب اذا ابوا ونعرد اذا غزوا ... فانی لہم وفر ولسنا اولی وفر
اذا التاجر الدارتی جاء بفارۃ ... من المسک راحت فی مفارقہم تجری

امیرالمومنین کو پیام پہنچا دو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرنے اور بری باتوں سے روکنے اور نسخ کرنے میں اللہ کے امین ہو۔

تم ہمارے درمیان اللہ کے امین ہو، اور جو ربّ العرش کا امین ہو اس کی فرمانبرداری کے لیے میں دل و جان سے حاضر ہوں

رسایتق اور قریوں کے باشندوں کو آزاد نہ چھوڑ دو کہ وہ اللہ کا مال لذیذ بناکر بے غل و غش کھائیں۔

کسی کو حجاج اور جزء اور بِشر کی طرف بھیجو کہ ان سے حساب کرے۔

دونوں نافعوں کو نہ بھولو اور نہ ابن غلاب کو جو بنی نہر کے وجیہوں میں سے ہیں۔

ان میں عاصم کا کیسہ خالی نہیں ہے۔ اور بنی بدر کے غلام آزاد کی طرف بھی کسی کو بھیجو جو سوق الاہواز میں ہے۔

نعمان اور بنی غزوان کے داماد کی طرف بھی کسی کو حساب کی پرتال کے لیے بھیجو، مجھے اِن سب کی خبر ہے اور شبل و محرّش کی طرف بھی کسی کو بھیجو کہ ان سے مال کے متعلق پوچھے۔ ان دونوں کی نسبت اہل رسایتق میں بہت چرچے ہیں۔

میرے بال بچے تم پر فدا ہوں، ان سب سے مقاسمہ کرو۔ اگر تم اِن سے نصف مال بھی لے لوگے تو یہ راضی رہیں گے۔

لیکن گواہی دینے کے لیے مجھے طلب نہ کرنا ۔ میں لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوں اور عجائب دہر دیکھتا ہوں۔

جب وہ جنگ سے واپس آتے ہیں تو ہم بھی واپس آتے ہیں، اور جب وہ جنگ پر جاتے ہیں تو ہم بھی جاتے ہیں ۔ پھر ان کے پاس اِس قدر وافر مال کہاں سے آیا جبکہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

وارین کا عطر فروش مشک نافے لاتا ہے تو اس کی خوشبو ان کی مانگوں میں مہکتی ہے ۔

۳۸۵ ابو المختار نے ان ابیات میں جس جس کا ذکر کیا ہے (حضرت) عمر نے ان سب کے اموال کا نصف نصف ضبط کرلیا ۔ حتیٰ کہ ایک پاپوش لی اور ایک چھوڑ دی ۔ انھی میں ابوبکرہ بھی تھا۔ اس نے کہا : میں تو کسی علاقے پر عامل نہیں ہوں"۔ بولے : تیرا بھائی بیت المال اور الأبلہ کے عشور کا والی ہے، وہ تجھے مال دیتا ہے اور تو اس سے تجارت کرتا ہے"۔ اس سے دس ہزار درہم وصول کیے ۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس کے اموال میں سے بھی نصف حصہ ضبط کرلیا ۔

راوی کہتا ہے : اس میں جس حجاج کا ذکر ہے وہ حجاج ابن عتیک الثقفی ہے، یہ الفرات پر تھا ۔ جزء بن معاویہ، الأحنف ابن قیس کا چچا تھا، یہ سَرَق پر تھا ۔ بشر بن المتفزر، جُندیسابور پر تھا ۔ دونوں نافعوں سے مُراد نُفَیع ابوبکرہ اور اُس کا بھائی نافع بن الحارث بن کَلَدَہ ہے ۔ ابن غلاب کا نام خالد بن حارث تھا، یہ بنی دہمان میں سے تھا اور اصبہان کے بیت المال کا والی تھا ۔ عاصم بن قیس بن الصَّلت السُّلَمی، منافِذ پر تھا ۔ بنی بدر کے غلام آزاد سے مُراد سَمُرَہ بن جُندَب ہے جو سوق الاہواز پر تھا۔ نُعمان بن عِدی بن نَضلَہ بن عبدالعزیٰ بن عُثمان جو قبیلہ عَدِی

ابن کعب بن لؤی سے تھا، ضلاع دجلہ پر تھا۔ اسی نے یہ ابیات کہی ہیں :

مَنْ مُبْلِغُ الحَسْنَاءَ أَنَّ خَلِيلَهَا ... بِمَيْسَانَ يُسْقَى فِي زُجَاجٍ وَحَنْتَمِ
إِذَا شِئْتُ غَنَّتْنِي دَهَاقِينُ قَرْيَةٍ ... وَصَنَّاجَةٌ تَجْذُو عَلَى كُلِّ مَنْسَمِ
لَعَلَّ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ يَسُوءُهُ ... تَنَادُمُنَا بِالجَوْسَقِ المُتَهَدِّمِ

کون ہے جو الحسناء تک یہ خبر پہنچائے کہ تیرا دوست میسان میں بلور کے جاموں اور سبز کوزوں میں پی رہا ہے۔

جب چاہتا ہوں کہ قریہ کے زمیندار مجھے گانا سنائیں تو وہ گاتے ہیں اور شادی و خرسندی کے مجیرے بجاتے ہیں۔

شاید امیرالمومنین کو یہ بات ناگوار ہو کہ ہم بوسیدہ اور منہدم قصر میں اس طرح رنگ رلیاں کرتے ہیں۔

(حضرت) عمر کو جب اس کی یہ ابیات پہنچیں تو کہا: خدا کی قسم، یہ روش یقیناً مجھے ناگوار ہے۔ اور اس کو برطرف کردیا۔

بنی غزوان کے داماد سے مراد مجاشع بن مسعود السلمی ہے۔ مجاشع، عتبہ بن غزوان کا داماد تھا، اور ارض بصرہ اور اس کے صدقات پر تھا۔ بشر بن متعبد البجلی ثم الاحمسی اموال غنیمت پر تھا۔ اور ابن مخرش ابومریم الحنفی، راہرمز پر تھا۔

عوسجہ بن زیاد الکاتب کہتا ہے: امیرالمومنین الرشید نے ۳۸۶ عبیداللہ بن المہدی کو الاہواز میں زراعت کی اجازت دی۔ پھر اس حکم میں شبہ پیدا ہوا۔ لوگوں نے امیرالمومنین عبداللہ المامون تک معاملہ پہنچایا۔ مامون نے تحقیقات کا حکم دیا۔ اجازت کا جو حصہ غیر مشتبہ تھا اس کو نافذ کردیا اور جو حصہ مشتبہ تھا اس کو مشکوک فیہ کی ذیل میں داخل کیا۔ یہ بات الاہواز میں مشہور ہے۔

اضلاع فارس وکرمان

کہتے ہیں : العلاء بن الحضرمی نے، جو عمر بن الخطاب رضؓ کی جانب سے البحرین کے عامل تھے، بنی الازد کے ہرثمہ بن عرفجہ البارقی کو ایک مہم پر بھیجا۔ ہرثمہ نے فارس کے قریب سمندر میں ایک جزیرہ فتح کیا۔ پھر (حضرت) عمر نے العلاء کو لکھا کہ ہرثمہ کو عتبہ بن فرقد السلمی کی مدد پر بھیجو۔ انھوں نے ہرثمہ کو عتبہ کی کمک پر بھیجدیا۔ پھر (حضرت) عمر نے عثمان بن ابی العاصی الثقفی کو البحرین و عمان کا والی کیا۔ انھوں نے ایک سرے سے ملک کا دورہ کیا اور باشندوں کو اچھی طرح مطیع کرلیا۔ اور اپنے بھائی الحکم بن ابی العاصی کو جیش عظیم کے ساتھ، جس میں بنی عبدالقیس ازد تمیم، بنی تاجیہ اور دوسرے قبیلوں کے لوگ تھے، سمندر کے رستے فارس کی طرف بھیجا۔ حکم نے جزیرہ ابرکاوان فتح کیا اور توّج پہنچے جو ارض ارّدشیر خرّہ میں ہے، ارّدشیر خرّہ کے معنے "شکوہ ارّدشیر" ہیں۔

ابومخنف کہتا ہے : عثمان بن ابی العاصی نے سمندر عبور کرکے فارس پر حملہ کیا پھر توّج پر اُترے اور اس کو فتح کیا، مسجدیں بنائیں اور مسلمانوں کے لیے اسکو گھر قرار دیا اور بنی عبدالقیس اور دوسرے قبیلوں کو یہاں آباد کیا، یہاں سے وہ ارجان کی طرف گئے کہ اسکی سرحد توّج سے متصل تھی، اور اسپر حملہ کیا۔ پھر (حضرت) عمر کا حکم آیا اور وہ فارس سے عمان و بحرین

کی طرف واپس ہو گئے اور اس ناحیہ پر اپنے بھائی الحکم کو اپنا نائب مقرر کیا۔

ابومخنف کے سوا دوسروں کا بیان ہے کہ توّج، الحکم نے فتح کیا اور سنہ ۱۹ میں مسلمانوں میں سے بنی عبدالقیس اور دوسرے قبیلوں کو آباد کیا۔

کہتے ہیں شہرک پر، جو فارس کا مرزبان اور عالی تھا، عربوں کی لشکرکشی کا بہت اثر پڑا، اور یہ بات اسپر گراں گزری۔ جب اس کو عربوں کی قوت اور ان کی شجاعت کا حال معلوم ہوا، اور اس نے سنا کہ جس سے ان کا مقابلہ ہوا ہے اسپر وہ فتحیاب ہوئے ہیں تو اس نے جمع عظیم فراہم کی اور ارض سابور میں راشہر ۳۸۷ پہنچا، یہ مقام توّج کے قریب ہے، الحکم بن العاصی اس کی طرف نکلے، ان کے مقدمے پر سوّار بن ہمام العبدی تھے، معرکے کا رن پڑا؛ یہاں ایک وادی تھی اسپر شہرک نے اپنے نقیبوں میں ایک کو ایک جماعت کے ساتھ متعین کردیا، اور حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں سے جو بھاگے اور ادھر سے گزرے اسے قتل کردینا۔ اساورہ کے بہادروں میں سے ایک منہ موڑکر ادھر سے نکلا، ان لوگوں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، اس نے کہا: مجھے قتل نہ کرو، ہم جس قوم سے جنگ کر رہے ہیں وہ منصور قوم ہے اور اللہ اس کے ساتھ ہے۔ اس نے ایک پتھر پر تیر مارا، پتھر شق ہوگیا، پھر ان لوگوں سے کہا: کیا تم اس تیر کو دیکھتے ہو جس نے پتھر کو شق کردیا ہے۔ خدا کی قسم، یہ تیر ان میں سے کسی کے مارا جائے تو اس سے ان کے خراش بھی نہ آئے گی۔ نقیب نے کہا: تیرا قتل اب ضروری ہوگیا۔" اسی اثنا میں شہرک کے قتل کی خبر آئی ـــــ شہرک کو سوار بن ہمام العبدی نے قتل کیا تھا۔ سوار نے اسپر حملہ کیا،

اس کے نیزہ مارا اور مرکب سے نیچے گرا دیا تلوار کی ایسی ضرب لگائی کہ وہ مرگیا۔ شہرک کے بیٹے نے ستوار پر حملہ کیا اور قتل کردیا۔ اللہ نے مشرکوں کو شکست دی اور راشہر بزور فتح ہوگیا۔ یہ جنگ اپنی صعوبت اور مسلمانوں کے لیے عظیم النعمت ہونے کے لحاظ سے ویسی ہی تھی جیسی قادسیہ کی جنگ۔ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو فتح کی خبر دینے عمرو بن الاہتم التمیمی روانہ ہوا، وہ کہتا ہے:

جِئْتُ الإِمَامَ بِاشْرَاعٍ لِأُخْبِرَهُ ... بِالْحَقِّ مِنْ خَبَرِ الْعَبْدِيِّ سَوَّارِ
أُخْبِرُ أَزْوَعَ مَيْمُونٍ نَقِيبَتُهُ ... مُسْتَعْمَلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ مِغْوَارِ

میں امام کے پاس دوڑا ہوا آیا ہوں کہ اسے قبیلۂ عبد کے ستوار کی سچی سچی خبر دوں۔ حیرت انگیز، مبارک اور ظفر مندی کی خبریں۔ وہ بہادر راہِ خدا میں سخت غارت گری کرتا ہوا کام آیا۔

اہل توّج میں کسی نے کہا کہ توّج شہرک کے قتل کے بعد بسایا گیا۔ کہتے ہیں: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن ابی العاصی کو فارس جانے کا حکم دیا۔ وہ اپنے عمل پر اپنے بھائی المغیرہ کو، اور بقول بعض حفص بن العاصی کو ——— وہ صائب الرائے تھے ——— اپنا قائم مقام کرکے توّج آئے اور خیمہ زن ہوگئے۔ یہاں سے نکل کر حملے کرتے اور پھر یہیں واپس آجاتے (حضرت) عمر نے ابوموسیٰ کو لکھا کہ عثمان بن ابی العاصی کو ان کے کام میں مدد دو۔ وہ البصرہ سے نکل کر فارس پر حملے کرتے اور اپنے مقام کی طرف واپس آجاتے تھے۔

۲۸۸ عثمان بن ابی العاصی نے ہرمز بن حیان العبدی کو شبیر نام ایک قلعے کی طرف بھیجا۔ ہرمز نے اس کا محاصرہ کیا اور قتال کے بعد بزور فتح کرلیا ــــ بقول بعض ہرمز نے حصن استوج بھی بزور فتح کیا۔

عثمان بن ابی العاصی ناحیۂ سابور میں جرّہ آئے، فتح کیا، اور اس کی زمین اس کے باشندوں سے قتال کے بعد اس شرط پر صلحاً فتح کی کہ وہ جزیہ اور خراج دیں گے اور مسلمانوں کے خیر خواہ رہیں گے۔ انھوں نے اسی ناحیہ میں کازرون اور النوبندجان فتح کیے اور ان کی زمینوں پر غالب ہو گئے۔

ابوموسیٰ اور عثمان بن ابی العاصی نے عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں ارّجان جزیہ و خراج پر صلحاً فتح کیا۔ پھر دونوں نے ناحیۂ اَرْدَشِیر خُرّہ میں شیراز اس شرط پر فتح کیا کہ اس کے باشندے ذِمی ہوں گے اور خراج دیں گے؛ جو ان میں سے جلاء وطن ہونا چاہے اسے رخصت ہو گی، اور یہ کہ نہ انھیں قتل کیا جائے گا نہ لونڈی غلام بنایا جائے گا۔ پھر دونوں نے اسی ناحیہ میں سِینِیز فتح کیا، اور اس کی زمین اس کے باشندوں کے ہاتھ میں رہنے دی کہ اس کو آباد کریں۔

عثمان بن ابی العاصی نے تنہا حِصنِ جنّابا امان پر فتح کیا، پھر دارابجرد آئے؛ یہ شہر اہل فارس کے علم و دین کا شادرواں (سرچشمہ) تھا۔ الہربذ اس کا حاکم اعلیٰ تھا۔ اس نے کچھ مال پر، جو اسی وقت ادا کر دیا، اس شرط پر صلح کر لی کہ اہل دارابجرد کو تمام و کمال وہی حقوق حاصل ہوں گے جو بلاد فارس کے مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کو حاصل ہیں۔

ناحیۂ جَہرَم میں عثمان سے جنگ کرنے کو فارسیوں کی ایک جمعیتہ فراہم ہوئی، عثمان نے ان کی جمعیت منتشر کر دی اور جَہرَم فتح کر لیا۔ پھر انھوں نے فَسا پر لشکرکشی کی، یہاں کے سردار نے بغیر جنگ ویسی ہی صلح کر لی جیسی صلح دارابجرد کے حاکم نے کی تھی۔ ایک روایت یہ ہے کہ فَسا کے لیے بھی اَلہربذ ہی نے صلح کی تھی۔

عثمان بن ابی العاصی سنہ ۲۳ میں اور بقول بعض سنہ ۲۴ میں — قبل اس کے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب سے ابوموسیٰ کے نام البصرہ کی ولایت کا فرمان پہنچے — شہر سابور آئے اور یہاں کے باشندوں کو مسلمانوں سے ہیبت زدہ پایا۔ شہرک کے بھائی نے خواب میں دیکھا کہ عربوں میں سے ایک شخص اس کے پاس آیا اور اس کا قمیص چھین لیا۔ اِس خواب سے اس کو ہول ہونے لگا۔ کچھ دنوں اس نے مدافعت کی، پھر امان چاہی اور اس پر صلح کرلی کہ ان میں کسی کو قتل نہ کیا جائے، لونڈی غلام نہ بنایا جائے، اور یہ کہ ان کے لیے ذمّہ ہو؛ وہ بہت جلدی مال ادا کریں گے۔ کچھ مدت بعد اہل سابور نے نقض و غدر کیا۔ سنہ ۲۶ میں ابوموسیٰ نے ان کو بزور فتح کرلیا۔ ان کے مقدمے پر عثمان بن ابی العاصی تھے۔ ۳۸۹

مَعمَر بن المثنیٰ اور دوسرے راوی کہتے ہیں کہ: — عمر ابن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے عثمان بن ابی العاصی کو سنہ ۲۲ میں لکھا کہ وہ جارود العَبدی کو فارس کے قلعوں کی طرف بھیجیں۔ شیراز اور جرّہ کے درمیان وہ اپنے ساتھیوں سے جُدا ہوکے قضائے حاجت کے لیے ابریق لیکے ایک پہاڑی پر گئے۔ وہاں کردوں کی ایک جماعت نے انھیں گھیر لیا اور قتل کردیا۔ اس وجہ سے اس پہاڑی کو عَقَبَۃ الجارُود کہنے لگے۔

کہتے ہیں: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے ابوموسیٰ الاشعری کے بعد عبداللہ بن عامر بن کُرَیز کو البصرہ کا والی کیا۔ انھوں نے سنہ ۲۸ میں اِصطَخر پر لشکرکشی کی، مالک نے اہل شہر کی جانب سے صلح کرلی۔ اس کے بعد وہ جُور کی طرف بڑھے اہل اِصطَخر نے ان کے نکلتے ہی نقض کیا اور عامل کو قتل کردیا۔ ابن عامر نے جُور فتح کیا، پھر اِصطَخر کی طرف پلٹے اور اس کو بزور فتح کیا۔

کہتے ہیں : ہَرِم بن حَیّان ، جُور پر مقیم تھا۔ جُور ناحیۂ اَرْدشیر خُرّہ کا عاصمہ تھا۔ مسلمان اسپر حملہ کرتے اور یہاں سے پلٹ کر اِصْطَخْر پر حملہ کرتے تھے، اور اس کی نواح میں جو بستیاں نقض کرتی تھیں ان پر تاخت کرتے تھے۔

ابن عامر نے جور پر پڑاؤ کیا، اہلِ جُور نے جنگ کی، پھر قلعہ گیر ہو گئے، ابن عامر نے تنگ پکڑا اور آخر بزور فتح کیا۔ یہ سنہ ۲۹ کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد ناحیۂ دارابجرد میں الکاریان و فشجاتن —— اور یہی النیشجان ہے —— فتح کیے۔ یہ دونوں مقامات نہ الہربذ کی صلح میں داخل تھے نہ اس کے نقض میں۔

مجھ سے اہل العلم کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ :۔ جور پر کئی برس تاخت کی گئی مگر کامیابی نہوئی۔ حتیٰ کہ ابن عامر آئے اور انھوں نے اس کو فتح کیا۔ فتح کا سبب یہ ہوا کہ جن دنوں مسلمان اس کا محاصرہ کیے ہوے تھے ایک شب کا ذکر ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی نماز پڑھ رہا تھا، اور اس کے ایک طرف ایک تھیلا رکھا تھا جس میں روٹی اور گوشت تھا۔ کتّا اس تھیلے کو منہ میں پکڑ کے ایک پوشیدہ رستے سے شہر میں لے گیا۔ مسلمانوں نے اِس رستے کو خوب غور سے دیکھا، پھر اسی رستے سے شہر میں داخل ہوے اور بزور فتح کر لیا۔

کہتے ہیں : جُور کے معاملے سے فارغ ہو کر عبداللہ بن عامر اہل اِصْطَخْر کی طرف پلٹے، شدید قتال کیا، منجنیقوں سے سنگ باری کی اور بزور فتح کر لیا ۔ یہاں چالیس ہزار عجمی قتل ہوے۔ اکثر بڑے گھرانوں کے اور اسادرہ کے سردار، جو یہاں پناہ گیر تھے، فنا ہو گئے۔ ۳۹۰

ایک روایت یہ ہے کہ ابن عامر اہل اِصْطَخْر سے صلح کر کے جُور کی طرف جا رہے تھے کہ ان کے نقض و غدر کی خبر پہنچی، واپس ہوے، فتح کیا اور پھر جور کی طرف روانہ ہوے، اور

اس کو فتح کیا۔ ان کے مقدمے پر ہَرِم بن حیان تھے۔
حسن بن عثمان الزیادی کہتا ہے: علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما العراق کے والی تھے، اہل اِصطخر نے غدر کیا، اور انھوں نے بزور فتح کیا۔
مجھ سے العباس بن ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا، اور اس نے ابومِخنَف کے حوالے سے، کہ: —— ابن عامر نے اِصطخر پر لشکرکشی کی۔ ان کے مقدمے پر عبیداللہ ابن معمر التیمی تھے۔ اہل اصطخر نے رامجرد پر عبیداللہ کا مقابلہ کیا، جنگ ہوئی، عبیداللہ کام آئے، رامجرد کے باغ میں ان کو دفن کردیا۔ ابن عامر یہ خبر سنتے ہی چھٹے اور اچانک ان پر ٹوٹ پڑے —— ان کے میمنے پر ابوبَرزَہ نَضلہ ابن عبداللہ الاسلمی اور میسرے پر مَنقِل بن یسار المزنی، رکبوں پر عِمران بن الحصین الخزاعی، اور پیدلوں پر خالد بن المُعمَّر الذُّہلی تھے جنگ گی، وہ منہزم ہو کے اپنے شہر میں پناہ گیر ہوئے مسلمانوں نے ان کو خوب روندا اور اللہ نے اصطخر کو ان کے لیے بزور فتح کردیا۔ ابن عامر نے اس جنگ میں تقریباً ایک لاکھ مجمیوں کو قتل کیا۔ اس کے بعد وہ دَرابجرد آئے اور اس کو فتح کیا۔ یہاں کے باشندوں نے نقض کیا تھا۔ پھر کرمان کی طرف کوچ کیا۔
مجھ سے محمد الناقد نے کہا، اس سے مروان بن معاویہ الفزاری نے، اس سے عاصم الاحول نے، اور اس سے فضیل بن زید الرقاشی نے، کہ: —— ہم شہر باج کا بشدت مہینا بھر محاصرہ کیے رہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم اس کو ایکدن میں فتح کرلیں گے۔ ہم نے ایکدن ان سے جنگ کی اور اپنے معسکر کی طرف آگئے۔ ایک غلام ہم سے بچھڑ کے پیچھے رہ گیا۔ وہ سمجھے بھگوڑا ہے۔ اِس

غلام نے ان کے لیے امان لکھی اور تیر میں باندھ کے ان کی جانب پھینکدی۔ دوسرے دن جب ہم جنگ کے لیے نکلے تو وہ اپنے قلعے سے باہر آئے اور کہا: "لو، یہ تمھاری امان ہے"۔ ہم نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو لکھا۔ جواب آیا: مسلمانوں میں سے ایک غلام کا ذمّہ تمھارے ذمہ کی مثل ہے۔ اس کی امان نافذ کردو"۔ ہم نے اس کی عطا کردہ امان نافذ کردی۔

مجھ سے القاسم بن سلّام نے کہا، اس سے ابوالنّضر نے، اس سے شعبہ نے، اس سے عاصم نے، اور اس سے الفُضیل نے، کہ: ــــ ہم نے دشمن سے سیراف میں جنگ کی۔ اس کے بعد القاسم نے وہی واقعات بیان کیے جو عمروالناقد کی روایت میں ہیں۔

ہم سے سَعْدَوَیہ نے کہا، اس سے عُبّاد بن العوّام نے، اس سے عاصم الاحول نے، اس سے الفضیل بن زیدالرقاشی نے، ۳۹۱ء کہ: ــــ مسلمان ایک قلعے کا محاصرہ کیے ہوے تھے، ایک غلام نے امان لکھکے مشقص میں لپیٹ کے ان کی طرف پھینکدی۔ مسلمانوں نے کہا: اس کی امان کوئی چیز نہیں۔ انھوں نے کہا: ہم عبد اور حُر کو نہیں جانتے، یہ ماجرا (حضرت) عمر کو لکھا گیا۔ جواب آیا: مسلمانوں میں سے ایک غلام کا ذمہ ویسا ہی ہے جیسا تمھارا ذمّہ"۔

مجھ سے اہلِ فارس میں سے کسی نے کہا: حصنِ سیراف کو سوریانج کہتے تھے۔ عربوں نے سوریانج کو شہریانج کردیا۔

فسا میں ایک قلعہ ہے جو بنی تمیم و بنی شُقرہ میں ایک شخص خرَشہ بن مسعود کے نام سے مشہور ہے۔ خرَشہ، ابن الاشعث کے ساتھیوں میں سے تھا اور اس قلعے میں پناہ گیر ہوا تھا، اس کو امان دی گئی، اس نے واسط میں وفات پائی۔

اس کی اولاد فسا میں موجود ہے۔

کرمان

کرمان کے مرزبان سے جزیرہ ابرکاوان میں عثمان بن ابی العاصی الثقفی کا مقابلہ ہوا۔ اس کے ساتھ تھوڑی سی فوج تھی۔ عثمان نے اس کو قتل کر دیا۔ اس سے اہل کرمان کی ہمتیں پست ہوگئیں اور ان کے دل ٹوٹ گئے۔

ابن عامر نے فارس پہنچ کر مجاشع بن مسعود السلمی کو یزدجرد کی تلاش میں کرمان بھیجا۔ وہ بیمند آئے اور یہاں ان کا لشکر ہلاک ہوگیا۔

پھر جب ابن عامر نے خراسان کا قصد کیا تو مجاشع کو کرمان کی مہم سپرد کی۔ وہ بَمِنَّد آئے، اس کو بزور فتح کیا، باشندوں کو برقرار رکھا اور انھیں امان دی۔ یہاں ایک قصر، قصر مجاشع کے نام سے مشہور ہے۔ مجاشع نے 'بروخروہ' فتح کیا۔ پھر الشیرجان آئے، یہ کرمان کا عاصمہ ہے، چند روز ٹھہرے، اہل شہر قلعہ بند ہوگئے، پھر ان کا رسالہ مقابلے پر نکلا، مجاشع نے اس کو قتل کیا، شہر بزور فتح کرلیا، اور اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنا قائم مقام کیا۔ اہل شہر میں سے کثیر جماعت جلاء وطن ہوگئی۔

ابوموسی الاشعری نے بھی الربیع بن زیاد کو اس طرف بھیج رکھا تھا۔ اس نے الشیرجان کے اطراف کا علاقہ فتح کیا۔

اہل بَم و اہل اندغار نے صلح کرلی ، پھر باغی ہوگئے ، مجاشع بن مسعود نے دوبارہ فتح کیا ۔ پھر وہ جَیرُفت گیا اور اس کو بزور فتح کیا۔ اور اندرون کرمان گشت کرکے ملک کو پامال و مطیع کیا۔ پھر القفص پہنچا ۔ ہُرمُوز پر جلاء وطن عجمیوں کی ایک کثیر جماعت اس سے لڑنے کے لیے فراہم تھی ۔ دست بدست جنگ ہوئی۔ ۲۹۲ مجاشع نے ان سب کو مغلوب کیا اور ان پر فتح پائی ۔ اہل کرمان میں بہت سے بھاگ گئے اور سمندر عبور کرکے مختلف مقامات میں پناہ گیر ہوئے ، ان میں بعض مُکران پہنچے اور بعض سجستان آئے ۔ عربوں نے ان کی منازل اور ان کی زمینوں کے حصے بخرے کرلیے ، آباد کیا اور ان پر عُشر دیا ، اور آبرسانی کے لیے نالیاں بنائیں ۔

الحجاج نے قطن بن قَبِیصَہ بن مخارق الہلالی کو فارس و کرمان کا والی کیا۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ وہ ایک نہر پر پہنچا جسے عبور کرنے کی قدرت اس کے ساتھی اپنے میں نہ پاتے تھے ۔ اس نے کہا : اس نہر کو جو عبور کرے گا اسے ہزار درہم دیئے جائیں گے ۔ اس کے اصحاب نے نہر عبور کی ، اور اس نے وعدہ وفا کیا ۔ یہ پہلا دن تھا کہ " جائزہ " اس معنی میں استعمال ہوا ۔ شاعر ـــــ الحجاف بن حُکیم کہتا ہے :

فِدیً لِلأکرمینَ بَنِی ھِلالٍ ۔۔۔ عَلیٰ بِلّابِھِم أھلِی وَمالِی
ھُمُ سَنّوا الجوائِزَ فِی مَعَدٍّ ۔۔۔ فَصارَتْ سُنّۃً أخریٰ اللّیالِی
بِمَا حُمِلُوا تَزِیدُ عَلیٰ ثَمانٍ ۔۔۔ وَعَشرِینَ تَختَلِفُ العَوالِی

بزرگان بنی ہلال پر ان کی مصیبت کے وقت میرے بال بچے اور میرا مال نثار ہے ۔

انھوں نے عبور پر انعام بخشش کا طریقہ جاری کیا ، جسے مرور ایام نے رسم بنادیا ۔

جب دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے ان کے نیزے اٹھارہ پر بھاری ہوتے ہیں۔

قُبَیصَہ بن مخارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔

قطن کی نسبت شاعر نے کہا ہے:

كَمْ مِنْ أَمِيرٍ قَدْ أَصَبْتُ جَائِزَهْ ... وَآخِرُ حَظِّي مِنْ إِمَارَتِهِ أَتَانْ

فَهَلْ قَطَنٌ إِلَّا كَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ ... فَصَبْرًا عَلَى مَا جَاءَ يَوْمًا بِهِ قَطَنْ

کتنے ہی امیر ہیں جن سے مجھے بخششیں ملی ہیں۔ لیکن سب کا انجام رنج ہوا۔

کیا قطن بھی انھی جیسا ہے؟ ابھی صبر کر، دیکھنا ہے قطن سے کیا ملتا ہے۔

کہتے ہیں: ابن زیاد نے شریک بن الأعور الحارثی کو اور یہ شریک بن الحارث تھا — کرمان کا والی کیا اور اس کے حق میں یزید بن زیاد کی جانب سے کرمان میں ایک زمین بطور جاگیر عطا کرنے کا فرمان لکھا۔ یہ جاگیر اس نے ابن زیاد کے البصرہ سے بھاگنے کے بعد فروخت کردی۔ حجاج بن یوسف نے حکم بن نہیک الیحمدی کو کرمان کا والی کیا۔ حکم اس سے قبل فارس کا والی تھا۔ اس نے یہاں مسجد ارجان اور دارالامارہ تعمیر کیا

حصہ نہم

سجستان ــــ فتوح سند

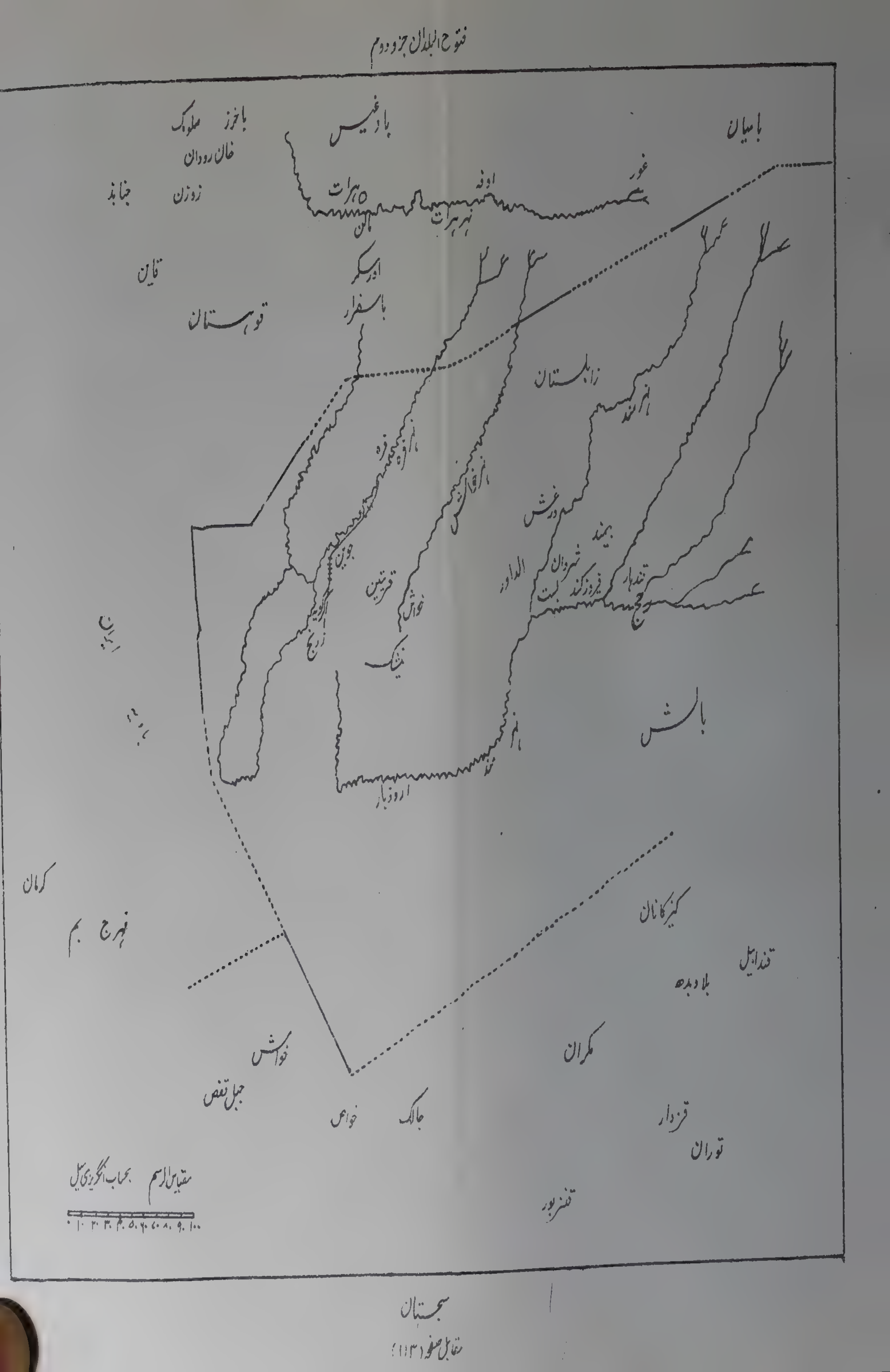

سجستان

مقابل صفحه (۱۱۳)

سجستان اور کابل

مجھ سے علی بن محمد اور ان کے سوا دوسروں نے بیان کیا کہ :— عبداللہ بن عامر بن کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس نے سنہ ۳۰ میں خراسان کے ارادے سے کوچ کیا اور کرمان کے علاقے میں شق شیرجان پر خیمہ زن ہوا، ۳۹۳
یہاں سے الربیع بن زیاد بن انس بن الدّیّان الحارثی کو سجستان کے طرف بھیجا، وہ الفہرج آیا اور مفازہ عبور کرکے جو ۵۰ فرسخ کا ہے، اسقاف زالق پہنچا۔ زالق ایک قلعہ ہے، اس کے اور سجستان کے درمیان پانچ فرسخ کا فاصلہ ہے۔۔۔ الربیع نے مہرجان[1] کے دن اہل زالق پر چھاپا مارا، دہقان کو گرفتار کیا، اس نے جاں بخشی کی درخواست کی اور فدیہ میں بقدر یک نیزہ مال پیش کیا، یعنی نیزہ زمین میں پیوست کرکے اس کو سیم و زر سے ڈھانک دیا، الربیع نے خون معاف کر دیا اور صلح کرلی۔

ابوعبیدہ معمر بن المثنّٰی کا بیان ہے کہ :—
دہقان زالق نے اسپر صلح کی کہ اس کے شہر کے ساتھ وہی معاملت ہو جو معاملت فارس و کرمان کے مفتوح شہروں کے ساتھ

---

[1] موسم خزاں کا وہ دن جس میں شمس برج میزان کے پہلے خط میں پہنچتا ہے — مروج، ج ۲، ص ۱۱۴۔

کی گئی ہے۔

اس کے بعد وہ کرکویہ نام ایک قریہ پر آیا، یہ قریہ زالق سے پانچ میل پر تھا، باشندوں نے بغیر جنگ صلح کرلی۔ یہاں سے کوچ کرکے رستاق ہیسون پہنچا، باشندوں نے اس کو اپنے پاس ٹھیرایا اور صلح کرلی۔

اس کے بعد وہ زالق واپس آیا اور رہنماؤں کو ساتھ لے کے زرنج کی جانب روانہ ہوا، الہندمند پہنچا اور نوق نام ایک وادی سے جو اسی سے لبریز ہوکے بہتی ہے، الہندمند عبور کرکے زوشت پہنچا، یہ زرنج سے دو تہائی میل پر تھا، باشندے مقابلے کو نکلے، جنگ کی، معرکے کا رن پڑا، مسلمانوں میں کچھ لوگ کام آئے، قدم اکھڑے مگر پھر پلٹے اور ایسا حملہ کیا کہ اہل زرنج کو منہزم کردیا، ان میں بہتوں کو قتل کیا اور شہر میں پناہ لینے پر مجبور کردیا۔

یہاں سے فارغ ہوکے ناشروذ پہنچا، یہ ایک قریہ ہے، باشندوں سے جنگ کی اور ان پر غالب ہوا، ابوصالح کے ماں باپ یہیں کے اسیروں میں تھے، اس کے باپ کا نام عبدالرحمن تھا، ان دونوں کو عبلہ نام ایک عورت نے، کہ قبیلۂ تمیم کے بطن بنی مرہ بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم سے تھی، خرید لیا۔ یہ وہی ابوصالح ہے جس کو الحجاج نے زادانفروخ بن تیری کی جگہ اپنا کاتب مقرر کیا تھا پھر سلیمان بن عبدالملک کی جانب سے العراق کا والی خراج ہوا۔

اس کے بعد قریۂ شرواذ پہنچا اور اسپر غالب ہوا۔ یہاں ابراہیم بن بسّام کا دادا پکڑا گیا، جب تقسیم ہوئی تو وہ ابن عمیر اللیثی کے حصے میں آیا۔

الربیع نے مدینۂ زرنج کے باشندوں سے جنگ کی،

وہ پناہ گیر ہو گئے، محاصرہ کرلیا، زرنج کے مرزبان ابرویز نے امان اور صلح کی درخواست کی، الربیع نے حکم دیا کہ مقتولوں کی لاشیں لائی جائیں، لاشوں کو مسند تکیہ بنایا، اپنے اصحاب کو بھی لاشوں پر بٹھایا، پھر مرزبان کو آنے کا اذن دیا، الربیع قد آور تھا، مرزبان نے جو یہ شان جلوس دیکھی سہم گیا، اور ایک ہزار نوعمر غلاموں پر، جن کے ہاتھوں میں سونے کے پیالے تھے، صلح کرلی، الربیع شہر میں داخل ہوگیا۔

پھر ایک وادی عبور کر کے، جس کو سناروز کہتے ہیں القرقین پہنچا، یہاں رستم کے گھوڑوں کا مربط تھا، جنگ کی، غالب ہوا۔

اس کے بعد زرنج واپس جا کے دو سال مقیم رہا۔ اس کی مدت ولایت ڈھائی برس ہے، اس مدت میں اس نے چالیس ہزار لونڈی غلام پکڑے۔ الحسن البصری اس کے کاتب تھے۔

الربیع کے بعد اس ناحیہ کا والی ابن عامر ہوا، اس نے بنی الحارث بن کعب میں سے ایک شخص کو اپنا قائم مقام کیا۔ لوگوں نے اس کو نکالدیا اور دروازے بند کر لیے۔ ابن عامر نے عبدالرحمٰن بن سَمُرَہ بن حبیب بن عبدشمس کو سجستان پر بھیجا، وہ زرنج آیا اور ان کی عید کے دن مرزبان کو اس کے قصر میں محصور کرلیا، اس نے بیس لاکھ درہم اور دو ہزار وصائف پر صلح کرلی۔ ابن سَمُرَہ بلاد ہند میں اس علاقے پر کہ زرنج اور کش کے درمیان ہے اور اس علاقے پر کہ رُخج کے رستے پر رُخج اور بلاد الداورّ کے درمیان ہے غالب ہوگیا۔ بلاد الداورّ پہنچا، باشندوں کو جبل الزور میں محصور کیا، انھوں نے امان چاہی اور صلح کرلی۔ اس کے ساتھ آٹھ ہزار مسلمان تھے، غنیمت تقسیم ہوئی تو ہر ایک کو چار ہزار (درہم) ملے۔ وہ الزور میں داخل ہوا، یہ ایک صنم خانہ تھا، اس میں سونے کا بت تھا جس کی آنکھیں یاقوت کی تھیں، اس نے بت کا ہاتھ کاٹا،

دونوں یاقوت نکالے اور مرزبان سے کہا : سونا اور جوہر تجھ سے دونِ مرتبہ ہیں، میں نے یہ اس لیے کیا کہ تجھے بتادوں کہ یہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔

ابن عامر نے نُبُست اور زابل بعہد فتح کیے۔

مجھ سے الحسین بن الاسود نے کہا، ان سے وکیع نے، ان سے حمّاد بن زید نے اور ان سے یحییٰ بن عَتیق نے، کہ :۔ محمد بن سیرین نے کہا : ہمارے نزدیک سبایائے زابل مکروہ ہیں۔

راوی نے کہا : عثمان (رضی اللہ عنہ) نے ان سے وَلَث کیا تھا۔

وکیع کہتے ہیں : ان سے عقد تھا اور وہ دونِ عہد ہے۔

کہتے ہیں : عبدالرحمٰن یہاں اس وقت تک رہے کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کی حکومت میں اضطراب پیدا ہوا، انھوں نے ۳
اُمَیر بن احمر الیشکری کو اپنا قائم مقام کیا اور سجستان آگئے۔
اُمَیر کے حق میں زیاد الاعجم نے کہا ہے :

لَولَا اُمَیرٌ هَلَکَت یَشکُرُ وَیَشکُرُ هَلکیٰ علیٰ کُلِّ حَال

امیر نہ ہوتا تو یشکر ہلاک ہوگیا تھا، اور قبیلۂ یشکر تو ہرحال میں ہلاک ہی ہونے والا تھا۔

اہل زرنج نے اُمَیر کو نکالدیا اور دروازے بند کرلیے۔

علی ابن ابی طالب علیہ السّلام جب امرِ جمل سے فارغ ہوے حَسکہ بن عَتاب العَبطبی اور عِمران بن الفُصیل البرجمی صعالیک عرب کو ساتھ لے کے نکلے اور زالق پر اُترے۔ اہل زالق نے نکث کیا تھا۔ یہاں سے بہت مال ملا اور یہیں البُحتری کے دادا الاصبغ بن مجاہد کو پکڑا، وہ شیبان کا غلام آزاد تھا، پھر یہ دونوں زرنج پہنچے، مرزبان نے ڈر کے ان سے صلح کرلی، دونوں شہر میں داخل ہوئے۔ راجز کہتا ہے :

بَشّرِ سَجِسْتَان بِجُوعٍ وَحَرَبْ

بِابْنِ الفَصِيلِ وصِعالِيكِ العَرَبْ لا فِضَّةٌ يُغْنِيهِمُ وَلا ذَهَبْ

ابن الفصیل اور صعالیک عرب کے ہاتھوں سجستان کو بھوک اور تباہی کا مژدہ دو، وہ نہ چاندی سے سیر ہوتے ہیں نہ سونے سے۔

علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے عبدالرحمٰن بن جزءالطائی کو سجستان کی طرف بھیجا، حَسَکہ نے عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا، (حضرت) علی نے کہا: میں چار ہزار جبطیوں کو قتل کروں گا۔" کہا گیا: جبطات تو پانسو سے زیادہ نہیں"۔

ابومِخنَف نے کہا: علی رضی اللہ عنہ نے عَون بن جَعدَہ بن ہبیرۃ المخزومی کو سجستان بھیجا، بَہدالی نے، کہ قبیلۂ طے کا مشہور سارق و رہزن تھا، العراق کے رستے میں اس کو قتل کر دیا، (حضرت) علی نے عبداللہ بن عباس کو لکھا کہ وہ چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ کسی کو سجستان پر والی مقرر کر کے بھیجیں، انھوں نے رِبعی بن الکاس العنبری کو بھیجا، چار ہزار آدمی ساتھ گئے، الحُصَین بن ابی الحُرّ مالک بن الخشخاش العنبری اور ثابت بن ذی الحَرّۃ الحمیری اسی کے ساتھ تھے، ثابت اس کے مقدمہ پر تھا، رِبعی سجستان پہنچا، حَسَکہ سے جنگ کی، قتل کیا اور ملک میں نظم قائم کیا۔ ان کے راجز نے کہا ہے:

نَحنُ الَّذِينَ اقتَحَمُوا سِجِستَانْ

عَلَى ابْنِ عَتّابٍ وجُندِ الشَّيطانْ يَقدُمُنا المَاجِدُ عبدُ الرَّحمٰنْ

انا وَجَدنا فِي مُنِيرِ الفُرقانْ أَنْ لا نُوالِي شِيعَةَ ابنِ عَفّانْ

وہ ہیں ہیں کہ ابن عقاب اور لشکر شیطان کے علی الرغم سجستان میں یلغار کرتے داخل ہوے، مرد گرامی عبدالرحمن ہمارے آگے آگے تھا۔

ہم نے الفرقان کی روشنی میں پایا کہ شیعۂ ابن عفان سے موالات نہ کریں۔

ثات کا نام عبدالرحمن تھا۔ فیروز حُصَین، کہ سجستان کے سبایا میں سے تھا، حصین بن ابی الحُر کی طرف منسوب ہے

معاویہ بن ابی سفیان حکمراں ہوے تو انھوں نے ابن عامر کو البصرہ پر عامل کیا۔ ابن عامر نے اپنی جانب سے عبدالرحمٰن بن سَمُرہ کو سجستان پر مقرر کیا، وہ یہاں پہنچا، عبّاد بن الحُصین الحَبَطی اس کی شُرطہ پر تھا، رو دار لوگوں میں سے عمر بن عبیداللہ بن معمر التیمی، عبداللہ بن خازم السُلَمی، قُطَری بن الفجاءہ، المُہلّب بن ابی صفرہ اس کے ساتھ تھے۔ جن علاقوں نے غدر و نکث کیا تھا ان کو بزور یا بصلح فتح کرتا کابل پہنچا اور خیمہ زن ہوگیا، کئی مہینے محاصرہ کئے رہا، منجنیق سے سنگ باری کی جس سے شہر پناہ شق ہوگئی، ایک بڑا رخنہ پیدا ہوگیا، عبّاد اس رخنے سے شہر میں داخل ہوا، شب خون مارا، مشرک بھی لڑے، صبح ہوگئی، مشرکوں نے بہتیری کوشش کی مگر رخنے کو بند نہ کرسکے، ابن خازم بھی اس کے ساتھ ان سے جنگ کررہا تھا، دن نکلا تو کافر جنگ کرتے نکلے، وہ ہاتھی کو لیے دروازے سے نکل رہے تھے کہ ابن خازم نے بڑھ کے ایسا وار کیا کہ ہاتھی دروازے ہی میں ڈھیر ہوگیا، اب اس کو بند کرنا ان کی قدرت سے باہر تھا، مسلمان شہر میں بزور داخل ہوگئے۔

ابومخنف کہتا ہے: وہ المہلب تھا جس نے ہاتھی کو گرایا۔

الحسن البصری کہا کرتے تھے کہ میں یقین نہیں کرتا تھا کہ ایک شخص ایکہزار کے برابر کیسے ہوسکتا ہے، حتیٰ کہ عباد بن الحصین کو دیکھا۔

کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن سَمُرَہ نے عمر بن عبیداللہ بن مَعْمَر اور المُہلّب بن ابی صفرہ کو مژدۂ فتح سنانے ابن عامر کے پاس بھیجا، اور خود وادیٔ نسل عبور کرکے خواش اور وہاں سے قوزان تُبست پہنچا، دونوں کو بزور فتح کیا، پھر رَزّان گیا، اہل رَزّان بھاگ نکلے، قبضہ کرکے خشک پہنچا، اس کے باشندوں نے صلح کرلی، یہاں سے الرخج کی جانب لشکرکشی کی، باشندوں سے لڑا اور ظفرمند ہوا، پھر زابلستان پہنچا: یہاں والوں نے غدر کیا تھا، جنگ کی، فتح کیا اور لونڈی غلام بنایا۔ خبر ملی کہ اہل کابل نے غدر کیا ہے، ان کی طرف آیا اور ان کو فتح کیا۔ ۳۹۷

اس کے بعد معاویہ نے عبدالرحمٰن کے لیے سجستان کی ولایت کا پروانہ بھیجا، اس ناحیہ پر عبدالرحمٰن کا عمل اس وقت تک رہا کہ البصرہ کی ولایت پر زیاد کا تقرر ہوا، زیاد نے عبدالرحمٰن کو چند ماہ برقرار رکھا پھر اپنی جانب سے الربیع بن زیاد کو اس ناحیہ پر مقرر کیا۔

ابن سَمُرہ نے سنہ ۵۰ میں البصرہ میں وفات پائی۔ زیاد نے ان پر نماز پڑھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن سے فرمایا تھا کہ اِمارت کی درخواست نہ کر، تجھے بے مانگے دی جائے تو جب چاہے تو چھوڑ سکتا ہے، کوئی تجھے مجبور نہیں کرسکتا۔ اور اگر تو نے درخواست کی تو پھر اس کے رکھنے پر تو مجبور ہوگا۔ اگر تو کسی نیک اور بابرکت کام کی سوگند کھائے پھر اس سے زیادہ نیک اور بابرکت کام تیرے سامنے آئے تو اسی کو لازم کر اور سوگند کا کفارہ دے"۔

عبدالرحمٰن اپنے ساتھ کابل کے نو عمر سبایا البصرہ لائے تھے، ان سے کابل کی طرز پر اپنے قصر میں مسجد بنوائی۔

کہتے ہیں: کابل کے بادشاہ نے مسلمانوں کے مقابلے کو اجتماع کیا اور جو مسلمان اس کے علاقے میں تھے ان کو نکالدیا، رتبیل نے بھی حرکت کی، زابلستان و الرخج پر غالب ہوگیا اور تبت تک عمل دخل کرلیا۔ الربیع نے لشکرکشی کی، تبت پر رتبیل سے جنگ ہوئی، رتبیل بھاگا، اس نے تعاقب کیا یہاں تک کہ الرخج جا پہنچا یہاں بھی جنگ ہوئی، پھر اس نے بلادالداور فتح کیا۔

زیاد بن ابی سفیان نے الربیع بن زیاد الحارثی کو معزول کرکے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو سجستان کا والی کیا۔ عبیداللہ نے رتبیل پر لشکرکشی کی، جب وہ برزان پہنچا تو رتبیل نے اپنے ملک اور بلاد کابل کے لیے بارہ لاکھ پر صلح چاہی، وہ راضی ہوگیا، پھر اس نے خواہش کی کہ دو لاکھ معاف کردیئے جائیں، اس نے معاف کردیئے، دس لاکھ پر صلح ہوگئی، وہ خود زیاد کے پاس آیا کہ اس کو صورت حال سے آگاہ کرکے امضا حاصل کرے، زیاد نے امضا کیا، عبیداللہ سجستان واپس گیا اور زیاد کی وفات تک عامل رہا۔

زیاد کے بعد معاویہ کی جانب سے عباد بن زیاد سجستان کا والی ہوا۔

پھر یزید بن معاویہ نے اپنے زمانے میں سلم بن زیاد کو خراسان و سجستان کا والی کیا، سلم نے اپنے بھائی یزید بن زیاد کو سجستان پر بھیجا۔ جہاں وہ ایک زمانے تک برسرعمل رہا، یزید بن معاویہ کی موت پر یا اس سے کچھ قبل اہل کابل نے نکث کیا اور ابوعبیدہ بن زیاد کو قید کرلیا، یزید بن زیاد نے ان پر لشکرکشی کی، اور ان سے لڑا، یہ لوگ اس وقت جنگزہ میں تھے، یزید بن زیاد ۳۹۸ ھ اپنے بہت سے ساتھیوں کے قتل ہوا، مہم ناکام رہی، لائق ذکر

لوگوں میں سے اِس جنگ میں یہ لوگ کام آئے: زید بن عبداللہ بن ابی مُلیکہ بن عبداللہ بن جُدعان القُرشی، اور حِملہ بن الشیم ابو الصہباء العدوی زوج معاذۃ العَدَویہ۔

مسلم بن زیاد نے ابوعبیدہ کی مخلصی کے لیے طلحۃ الطلحات طلحہ بن عبداللہ بن خلف الخُزاعی کو بھیجا، طلحہ نے پانچ لاکھ درہم فدیہ دے کے ابوعبیدہ کو چھڑایا اور کابل سے سجستان آئے جس پر وہ مسلم کی جانب سے والی تھے، کابل سے واپس آکے انھوں نے خراج وصول کیا جو ان کے پاس آیا اس کو عطیہ دیا۔

طلحہ نے سجستان میں وفات پائی، بنی لیث کے لشکر میں سے ایک شخص کو اپنا قائم مقام کیا، مضریوں نے اس کو نکالدیا عصبیت رونما ہوئی، ہر قوم اپنے شہر پر غالب ہوگئی، اس انتشار سے رتبیل کو ان کے معاملے میں طمع ہوئی۔

ابن الزبیر کے زمانے میں القُباع ـــــ حارث بن عبداللہ ابن ابی ربیعۃ المخزومی کی جانب سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر سجستان پر والی ہوا، لوگ اس کے ساتھ زَرَنج میں داخل ہوے، رتبیل سے لڑے، ابوعفراء عمیر المازنی نے رتبیل کو قتل کیا، مشرک منہزم ہوے اور بھاگ نکلے، اس کے بعد عبداللہ بن ناشرۃ التیمی نے عبدالعزیز کو پیغام بھیجا کہ بیت المال میں جو کچھ ہو لے لو اور واپس چلے جاؤ، اس نے یہی کیا، جب وہ چلا گیا تو ابن ناشرہ زَرَنج میں داخل ہوا، لیکن وکیع بن ابی سود التمیمی اس کو پھر واپس لایا اور صبح کو جب حطابین کے لیے دروازہ کھولدیا گیا تو وہ شہر میں داخل ہوگیا، وکیع اس کے ساتھ تھا، عبدالعزیز نے ابن ناشرہ کو شہر سے نکالدیا، ابن ناشرہ نے اس کے مقابلے کو لشکر فراہم کیا، جنگ ہوئی، ابن ناشرہ اپنے مرکب سے گر کے کچلا گیا اور قتل ہوا۔ ابوحُزابہ (الولید بن ہُنیک) نے اور

بقول بعض حنظلہ بن عرادہ نے کہا ہے:

أَلا لا فَتَى بَعدَ ابنِ ناشِرَةَ الفَتَى ... وَلا شَيءَ إِلّا قَد تَوَلّى وَأَدبَرا
أَكانَ حِصادًا لِلمَنايا اِزدَرَعتَهُ ... فَهَلّا تَرَكتَ النَبتَ ما كانَ أَخضَرا
فَتىً حَنظَلِيٌّ ما تَزالُ يَمينُهُ ... تَجودُ بِمَعروفٍ وَتَنكَرُ مُنكَرا
لَعَمرِي لَقَد هَدَّت قُرَيشٌ عَرُوشَنا ... بِأَروَعَ نَفّاحِ العَشِيّاتِ أَزهَرا

آگاہ ہو کہ جواں مرد ابن ناشرہ کے بعد کوئی جواں مرد نہیں، اب کوئی ایسی چیز نہیں جس کا رُخ نہ پھر گیا ہو اور ادبار نہ آگیا ہو، کیا موت نے اس کو کاٹنے کے لیے بُویا تھا، ایسا ہی تھا تو جب تک یہ نہال سرسبز تھا اس وقت تک تو اس کو رہنے دیتے۔

قبیلۂ حنظلہ کا وہ باہمت جوان کہ ہمیشہ اس کے راست باز ہاتھ سے بھلائی رواں رہتی اور برائی مٹتی۔

اپنی جان کی قسم، قریش نے ہماری سطوت ڈھادی، ایسے کو ہلاک کردیا جو بہادر تھا، مہمان نواز تھا اور روشن رُو تھا

۳۹۹ عبدالملک بن مروان نے اُمیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید ابن ابی العیص کو خراسان پر عامل کیا، اس نے اپنے بیٹے عبداللہ ابن امیہ کو سجستان پر بھیجا، عبداللہ کرمان میں تھا، یہاں پہنچ کے اس نے رتبیل پر لشکرکشی، وہ رتبیل مرچکا تھا جس نے مسلمانوں سے صلح کی تھی، یہ دوسرا رتبیل تھا اور مسلمانوں سے خوف زدہ تھا، عبداللہ کے نسبت پہنچتے ہی اس نے دس لاکھ پر صلح کرنی چاہی اور اس کے پاس ہدیہ اور غلام بھیجے، عبداللہ نے انکار کیا اور کہا: رتبیل میرے لیے اس رواق کو سونے سے بھردے ورنہ میرے اور اس کے درمیان کوئی صلح نہیں"۔ عبداللہ درشت خو اور پیکار جو آدمی تھا، رتبیل نے اس کو رستہ دیا وہ ملک میں در آیا اور بڑھے چلا گیا، رتبیل نے تنگ رستوں اور گھاٹیوں میں

اسپر نرغہ کیا، عبداللہ مجبور ہوگیا، درخواست کی کہ ہمیں رستہ دیدے تجھ سے کچھ نہیں لیا جاے گا۔" اس نے انکار کیا اور کہا: ہم تے تین لاکھ لے اور عہد لکھ کہ اپنے زمانۂ ولایت میں نہ ہمارے ملک پر حملہ کرے گا نہ اس کو جلائے گا اور نہ تباہ کرے گا۔ عبداللہ نے نوشتہ دیدیا، یہ خبر عبدالملک کو پہنچی، اس نے عبداللہ کو برطرف کردیا۔

الحجاج بن یوسف جب العراق کا والی ہوا تو اس نے عبیداللہ ابن ابی بکرہ کو سجستان بھیجا، صورتِ حال نے اس کی ہمت پست کردی۔ الرخج آیا، ملک میں قحط تھا، کوچ کرتا کابل کے قریب جا اترا، دشمن نے ایک گھاٹی میں اس کو گھیر لیا، رتبیل بھی ان کی کمک پر آگیا، عبیداللہ نے ان سے اسپر صلح کرلی کہ وہ پانچ لاکھ درہم دیں اور رتبیل اپنے تین بیٹے بطور یرغمال نہار (بن عبیداللہ) اور الحجاج و ابوبکرہ کے پاس بھیجے، اور نوشتہ لکھا کہ جب تک میں والی رہوں تم پر حملہ نہیں کروں گا۔ شریح بن ہانی الحارثی نے اس سے کہا: اللہ سے ڈر اور اس قوم سے جنگ کر، اگر تو نے یہی کیا جو تو کرنا چاہتا ہے تو اس سرحد پر اسلام کو کمزور کردے گا۔ تو موت سے بھاگتا ہے حالانکہ تجھے بہرحال اسی کی طرف جانا ہے"۔ جنگ کی، شریح نے حملہ کیا اور کام آئے، لوگ لڑنے کو تو رکاب ہو کے لڑے لیکن مشقت کا یہ عالم تھا کہ جمعیت یکجا نہ رکھ سکے، دشت نبشت کی راہ لی، ان میں سے بہتیرے بھوک اور پیاس سے ہلاک ہوگئے۔ عبیداللہ بن ابی بکرہ نے اسی بپتا کے اندوہ میں جان دی، یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبیداللہ کے کان میں کچھ تکلیف ہوئی تھی، یہی تکلیف سبب مرض ہوئی۔ عبیداللہ نے اپنے بیٹے ابوبرذعہ کو لوگوں پر اپنا قائم مقام کیا۔

پھر عبدالرحمن بن محمد بن الاَشعث نے خلع کیا اور عبدالملک
۴ بن مروان اور الحجاج کے خلاف ہوکے سجستان کی طرف نکلا اور
رتبیل سے ہدنہ کرکے اس کے پاس چلا گیا، الحجاج نے رتبیل کے
پاس کسی کو بھیجا، اس نے ڈر کے ابن الاشعث کو تسلیم کردیا،
رستے میں ابن الاشعث نے اپنے آپ کو پہاڑ سے، اور بقول
بعض بلندی سے گرا کے ہلاک کردیا، اس کے ساتھ وہ شخص بھی
گرا جو اس کی نگرانی کررہا تھا، اس نے وہ زنجیریں اپنے
جسم سے باندھ لی تھیں جن میں اس کو مقید کیا تھا۔ الحجاج
کے پاس اس کا سَر لایا گیا۔

الحجاج نے رتبیل سے اس پر صلح کی کہ سات برس، اور
بقول بعض نو برس اس پر حملہ نہیں کیا جائے گا، اس مدت
کے بعد وہ سالیانہ نو لاکھ درہم قیمت کی پیداوار ادا کیا کرے۔
جب یہ مدت پوری ہوگئی الحجاج نے الاشہب بن بشر الکلبی
کو سجستان بھیجا، اس نے جبایت خراج میں سختی کی،
رتبیل نے الحجاج کو شکایت لکھی، الحجاج نے اس کو برطرف کردیا۔

الولید بن عبدالملک کے زمانے میں قتیبہ بن مسلم الباہلی
خراسان و سجستان کا والی ہوا، اس نے اپنے بھائی عمرو بن مسلم
کو سجستان پر مقرر کیا، عمرو نے رتبیل سے متاع کی بجائے مسکوک
درہم طلب کیے، اس نے کہا: یہ میرے لیے ممکن نہیں، الحجاج
سے تو پیداوار پر معاملت ہوئی تھی"۔ عمرو نے قتیبہ کو لکھا،
اس نے سجستان کی طرف کوچ کیا، رتبیل کو اس کی آمد کی
خبر ہوئی، پیغام بھیجا کہ ہم تمھاری اطاعت سے باہر نہیں ہوئے ہیں،
تمھی نے پیداوار پر ہم سے معاملت کی تھی، ہم پر ظلم نہ کرو"۔
قتیبہ نے لشکر سے کہا: اس سے درختوں کی متاع ہی قبول
کرلو، یہ سرحد منحوس ہے"۔ لشکر راضی ہوگیا، قتیبہ ارض زرنج

میں تخم ریزی کر کے خراسان واپس آگیا، غرض یہ تھی کہ یہ لوگ اس کو ناکام واپس کرنے کا مزا چکھیں، اس کے آگے جھک جائیں اور ان کے لیے حجت باقی نہ رہے۔ فصل تیار ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ کسی طرح ثمرہ نہیں لے سکتے۔ سانپوں نے انھیں کھیتوں میں قدم ہی نہ رکھنے دیا۔ قتیبہ نے حکم دیا کہ کھیتوں میں آگ لگا دی جائے، ساری فصل جل گئی۔

قتیبہ نے سجستان پر عبداللہ بن عامر کے ماں جائے بھائی عبداللہ بن عمیر اللیثی کو قائم مقام کیا۔

سلیمان بن عبدالملک سریر آرائے دولت ہوا تو اس نے العراق پر یزید بن المہلب کو مقرر کیا، یزید نے اپنے بھائی مُدرِک بن المہلب کو سجستان پر بھیجا، رتبیل نے اسے کچھ بھی نہ دیا، پھر معاویہ بن یزید (بن المہلب) اس علاقے پر آیا، رتبیل نے کرہا اس کو تھوڑا سا خراج دیا، لیکن یزید بن عبدالملک کے عاملوں کو ایک جبّہ بھی نہ دیا، اور کہا: وہ لوگ کیا ہوئے جو ہمارے پاس خالی پیٹ آتے تھے، جن کے چہروں پر اثر ۴۰۱
صلاۃ ہوتا تھا اور جن کی جوتیاں کھجور کے پتوں کی ہوتی تھیں؟ کہا گیا: وہ گزر گئے۔ بولا: اگرچہ تم ان سے زیادہ خوبرو ہو مگر وہ تم سے زیادہ باوفا اور دلیر تھے، ان کا حملہ سخت ہوتا تھا" کہا گیا: تجھے کیا ہوگیا ہے کہ الحجاج کو تو اتاوہ دیتا تھا اور ہمیں نہیں دیتا؟ بولا: وہ ایسا آدمی تھا کہ ظفرمندی کی امید ہوتی تو خرچ کی پروا نہ کرتا، چاہے ایک درہم بھی واپس نہ ملے؛ اور تمھارا یہ حال ہے کہ ایک درہم خرچ کرنے میں بھی تمھیں تامل ہوتا ہے اور چاہتے یہ ہو کہ اس کی بجائے دس درہم واپس ملیں"۔ جس اتاوہ پر اس سے صلح ہوئی تھی نہ بنی امیہ کے عمال سجستان میں سے اس نے

کسی کو کچھ دیا اور نہ ابو مسلم کے عمال ہی کو دیا۔
کہتے ہیں: جب امیرالمومنین المنصور نے خلافت حاصل کی تو معن بن زائدۃ الشیبانی کو سجستان کا والی کیا، سجستان آ کے اس نے ہر طرف اپنے عامل بھیجے اور رتبیل کو اتاوہ بھیجنے کا حکم دیا جس اتاوہ پر الحجاج سے اس نے صلح کی تھی۔ رتبیل نے اس کے پاس اونٹ اور ترکی خیمے اور غلام بھیجے اور ہر ایک کی دونی قیمت لگائی۔ معن بگڑا، الرخج کا قصد کیا، یزید بن مزید اس کے مقدمے پر تھا، وہاں پہنچا تو رتبیل کو نہ پایا، وہ گرمیاں گزار نے ذالبستان گیا ہوا تھا، اس نے الرخج فتح کیا، بکثرت لونڈی غلام اس کے ہاتھ آئے، فرج الرنجی اور اس کا باپ زیاد انھی غلاموں میں سے تھا، فرج بچہ تھا۔
فرج کہا کرتا تھا کہ معن نے ایکدفعہ گرد اڑتی دیکھی، وہ گرد جنگلی گدھوں کے کھروں سے اڑ رہی تھی، اس نے گمان کیا کہ ہو نہو یہ کوئی لشکر ہے جو اسیروں اور لونڈی غلاموں کو چھڑانے اور جنگ کرنے آرہا ہے، وہ اسی غبار کی طرف لپکا اور تلوار چلانے لگا، بہت سے گدھے قتل کر دیئے، جب غبار کی حقیقت ظاہر ہوئی دیکھا کہ دامن گرد میں گدھے ہیں، ہاتھ روک لیا۔
فرج نے کہا: جب معن نے ہمارے درمیان تلوار چلانے کا حکم دیا تو میرا باپ مجھ پر چھاگیا، وہ یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے قتل کردو، میرے بیٹے کو قتل نہ کرو۔
کہتے ہیں: معن کے لونڈی غلاموں اور اسیروں کی تعداد تقریباً تیس ہزار تھی۔
رتبیل کے نائب ماوند نے امان مانگی اور درخواست کی کہ

اسے امیرالمومنین کے پاس لے جائیں، مَعن نے امان دی اور اس کو پانچہزار اسیروں کے ساتھ، کہ سب مردان کار تھے، بغداد بھیجدیا۔ المنصور نے حسب حیثیت منزلت کی، اس کے لیے خدمت مقرر کی اور لشکر کا قائد بنادیا۔

کہتے ہیں: مَعن سردی کی شدت سے ڈر کے تبت واپس آگیا، خارجیوں میں سے ایک قوم کو اس کی روش ناگوار تھی، اس کی منزل میں کچھ کام ہورہا تھا، ان لوگوں نے راج مزدوروں سے سازباز کی، بانس کے گٹھوں میں، کہ تسقیف کے لیے لائے جارہے تھے، تلواریں چھپادیں، پھر اچانک ۴۰۲
اس کے قبے میں داخل ہوے، وہ حجامت کرارہا تھا، خنجر اس کے پاس رکھا تھا، سب اسپر ٹوٹ پڑے، ان میں سے ایک نے اسی کے خنجر سے اس کا شکم چاک کیا اور دوسرے نے اس کے سر پر وار کیا؛ راوی نے کہا: جس نے اس کے سر پر وار کیا اس کا نام ابوالغلام الطاقی تھا — الطاق، زرنج کے قریب ایک رستاق ہے — یزید بن مَزید نے ان لوگوں کو قتل کیا، ایک شخص بھی ان میں سے زندہ نہ بچا۔

یزید نے سجستان کے معاملات کو درست و منظم کرنے کا تہیہ کیا، عرب و عجم پر اس کی گرفت یکساں سخت تھی، ایک عرب نے اس کی جانب سے ابوجعفر المنصور کو عریضہ لکھا کہ المہدی کے خطوں نے متحیر کردیا ہے، اور درخواست کی کہ اس معاملت سے سبکدوش کردیا جائے۔ المنصور برہم ہوا، دشنام دی، المہدی کو اس کا خط دیا، معزول کردیا اور حکم دیا کہ اس کی تمام چیزیں فروخت کردی جائیں اور اس کو قید کردیا جائے۔ پھر المنصور سے اس کے حق میں گفتگو کی گئی، مدینۃ السلام لایا گیا، یہاں کچھ دن تو اس نے گم نامی میں کاٹے پھر

ایکدن المجبر پر خارجیوں کی ایک جماعت سے اس کا مقابلہ ہوا، اس سے اس کے معاملے میں کچھ حرکت ہوئی، پھر اس کو یوسف البرم کے پاس خراسان بھیجدیا گیا، یہاں اس نے پیشروی کے کام کیے۔

المہدی و الرشید رحمہما اللہ کے والی سجستان کے برابر سے ٹلی قدر قوت وضعف آمادہ لیتے رہے اور اس ملک کے جن حصوں پر اسلام غالب ہوا ان میں اپنے عمال مقرر کرتے رہے۔ یہاں کے حاکموں نے، عبداللہ المامون کو، جبکہ وہ خراسان میں تھا دوتا خراج ادا کیا اسی زمانے میں اس نے کابل فتح کیا، کابل کے بادشاہ نے اسلام اور اطاعت کا اظہار کیا، وہ چند روز یہاں ٹھہر کے واپس چلا گیا، اس کے عامل آتے رہے اور کابل شاہ نے ان میں کسی سے تعرض نہ کیا۔ المامون کے لیے یہاں سے تروتازہ ایلچی بھیجے جاتے، کابل تک برید کا مکمل انتظام تھا۔

مجھ سے العمری نے کہا اور اس سے الہیثم بن عدی نے، کہ: ——— سجستان سے اگلے وقتوں میں جو صلحیں ہوئیں ان میں ایک شرط یہ بھی ہوتی تھی کہ ان کے راسو نہ مارے جائیں، اس شرط کی یہ وجہ تھی کہ ان کے ملک میں سانپوں کی کثرت تھی۔

راوی نے کہا: بیان ہوا ہے کہ پہلا شخص جس نے اہل سجستان کو خارجیت کی دعوت دی عاصم یا ابن عاصم نام ایک تمیمی تھا۔

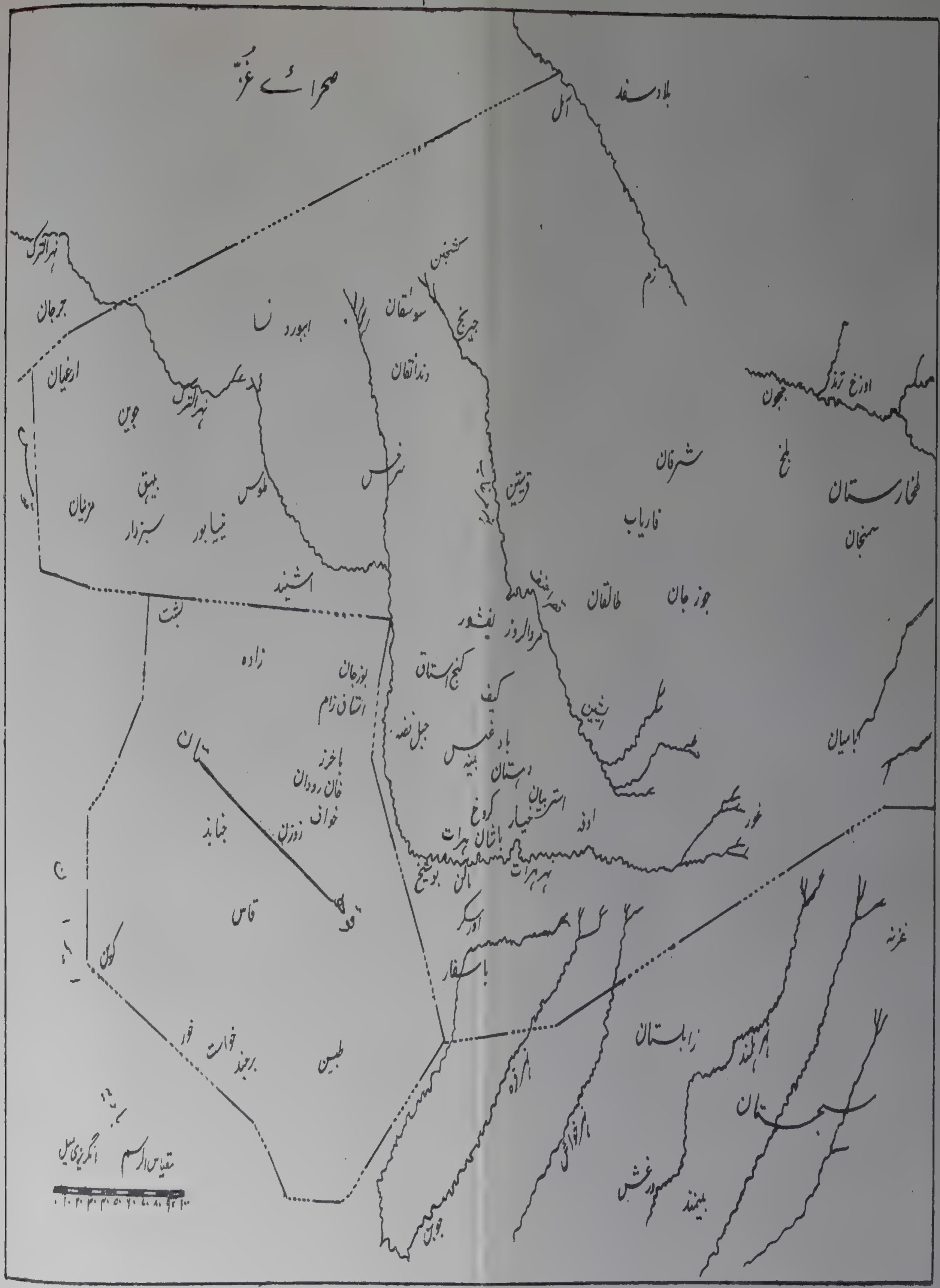

خراسان و قوہستان

مقابل صفحہ (۱۲۹)

خراسان

کہتے ہیں : ابوموسیٰ الاشعری نے اصبہان سے عبداللہ بن بُدیل ۴۰۳
بن ورقان الخزاعی کو خراسان پر حملہ کرنے بھیجا، وہ کرمان آئے، پھر آگے بڑھے،
یہاں تک کہ طبسین پہنچے، یہ دو قلعے ہیں ایک کو طبس اور دوسرے
کو کرین کہتے ہیں، محل وقوع ان کا ایسا ہے کہ یہ دونوں
خراسان کے دروازوں کا کام دیتے ہیں۔ طبسین گرم مقام ہے
اور اس میں نخلستان ہیں۔ ابن بدیل نے طبسین پر حملہ کیا اور
غنیمت حاصل کی، پھر ایک جماعت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ)
کے پاس آئی اور اس نے ۶۰ ہزار اور بقول بعض ۷۵ ہزار درہم
پر صلح کی درخواست کی، (حضرت عمر نے) ان کو نوشتہ دیدیا۔
یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن بُدیل نے اپنی مرضی سے
لشکرکشی۔

عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے سنۂ ۲۸ اور بقول
بعض سنۂ ۲۹ میں عبداللہ بن عامر بن کُریز کو البصرہ پر والی
کیا۔ ابن عامر پچیس برس کے تھے۔ یہاں آئے، بلاد عجم پر
لشکرکشی کی اور بہت کچھ فتح کیا، پھر سنۂ ۴۰ میں زیاد
بن ابی سفیان کو البصرہ پر قائم مقام کرکے خراسان پر غزا
کرنے نکلے، الاحنف بن قیس کو اور بقول بعض عبداللہ بن خازم
بن اسماء بن الصلت بن حبیب السُّلَمی کو مقدمہ پر بھیجا،
اہل طبسین سے نہ انھی نے تعرض کیا اور نہ وہی ان کی

راہ میں آئے، ان کی جولانی برقرار رہی۔

ابن عامر نے الاحنف کو قوہستان بھیجا، اس نے پوچھا: طبسین سے قریب کون علاقہ ہے؟ کہا گیا: قوہستان، وہ قوہستان کی جانب روانہ ہوا، ہیاطلہ سے جنگ کی، منہزم کیا اور قوہستان بزور فتح کرلیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ عربوں کی لشکرکشی کی خبر سُن کے ہیاطلہ اپنے قلعے میں پناہ گیر ہوگئے، جب ابن عامر یہاں پہنچے تو صلح کی درخواست کی، انھوں نے ۶ لاکھ درہم پر صلح کرلی۔

کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ترک ہیں، اور بعض کہتے ہیں کہ ہیاطلہ اصل میں اہل فارس کی ایک قوم ہے، فیروز نے ان لوگوں کو ہرات سے نکالدیا تھا، یہ آپس ہی میں اپنی خواہش پوری کرلیتے تھے، ہرات سے نکل کے قوہستان آئے۔ ترکوں میں خلط ملط ہوگئے اور قوہستانیوں کے معاون بن گئے۔

مَعْمَر بن المثنی کہتا ہے: قوہستان کی جانب جس نے کوچ کیا وہ اُمَیّر بن اَحْمَر الیَشْکُری تھا، یہ ناحیہ اب تک بکر بن وائل کا مسکن ہے۔

ابن عامر نے یزید الجُرشی ابوسالم بن یزید کو نیسابور میں رستاق تزام کی طرف بھیجا، یزید نے اس کو بزور فتح کیا، پھر یزید نے اسی علاقے میں رستاق اخرز پر حملہ کیا اور اس کو بھی فتح کیا، یہاں سے جوین گیا اور عورتوں بچوں کو لونڈی غلام بنایا۔

ابن عامر نے الاسود بن کلثوم العدوی کو نیسابور کی رستاق بیہق کی طرف بھیجا، یہ عدی الرباب کہلاتے تھے اور مروناسک تھے، شہر پناہ کے ایک شگاف سے مسلمانوں کی ایک جماعت

کوے کے شہر میں داخل ہوے، شہر والے ان پر ٹوٹ پڑے، جنگ ہوئی اور الاسود اپنے ساتھیوں سمیت کام آئے۔ ان کے بعد ادہم بن کلثوم ان کے بھائی لوگوں کے سردار ہوے، لڑے، غالب ہوے اور بیہق فتح کرلیا۔ الاسود دعا کرتے تھے کہ انھیں درندوں اور پرندوں کے شکم سے اٹھایا جائے، ادہم نے ان کے ساتھیوں کو دفن کردیا اور ان کی لاشیں پرندوں کے لیے چھوڑ دی۔

ابن عامر نیسابور میں بُشت، اشبند، رُخ، زاوہ، خواف، اسبرائن، ارغیان فتح کرکے ابرشہر آئے، یہ نیسابور کا عاصمہ اور مدینہ تھا، اس کے چار حصے تھے اور ہر حصے پر ایک عامل تھا، چند ماہ محاصرہ کیے رہے، ایک عامل نے اس شرط پر امان چاہی کہ وہ مسلمانوں کو شہر میں داخل کردے گا، امان دیدی، اس نے رات کو دروازہ کھولدیا، مسلمان شہر میں داخل ہوگئے، مرزبان نے ایک جماعت کے ساتھ قُہندز میں پناہ لی پھر امان چاہی اور اہل نیسابور کی جانب سے ادائے خراج پر صلح کی درخواست کی۔ امان عطا کی اور دس لاکھ درہم پر، بقول بعض سات لاکھ درہم پر، صلح کرلی اور قیس بن الہیثم السلمی کو اس علاقے پر اپنی جانب سے عامل مقرر کردیا۔

ابن عامر نے عبداللہ بن خازم السُلمی کو نسا میں رُستاق خُمرانِدر کی طرف بھیجا، عبداللہ نے رستاق فتح کی، پھر صاحب نسا ان کے پاس آیا اور تین لاکھ درہم پر صلح ہوگئی، کہا گیا ہے کہ صاحب نسا نے اس شرط پر صلح کی کہ وہ زمین کا خراج ادا کریگا ان میں سے کسی کو نہ تو قتل کیا جائے اور نہ لونڈی غلام بنایا جائے۔

آبیورد کا سردار بہمنہ ابن عامر کے پاس آیا اور اس نے

اپنے علاقے کے لیے چار لاکھ درہم پر صلح کرلی ۔ ایک روایت
۴۰۰ یہ ہے کہ ابن عامر نے عبداللہ بن خازم کو ابیورد بھیجا، اہل ابیورد
نے چار لاکھ درہم پر صلح کرلی ۔
عبداللہ بن عامر نے عبداللہ بن خازم کو سرخس کی جانب
بھیجا، باشندوں سے جنگ ہوئی، مرزبان زاذویہ نے اس شرط پر
صلح چاہی کہ اہل سرخس میں صرف سو مردوں کو امان
دی جائے، عورتیں تمہاری ملک ہوں گی، ابن خازم نے شرط
قبول کی، ارض سرخس پر غالب ہوگیا، عورتیں حملہ آوروں میں تقسیم
کی گئیں، زاذویہ کی بیٹی ابن خازم کے حصے میں آئی، ابن خازم
نے اس کا نام بیناء رکھا ۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ زاذویہ
نے صرف سو آدمیوں کی جان بخشی پر صلح کی، ان کے ہم نشان
بتا دیئے اور خود اپنا نام نہیں لیا، سو آدمیوں کے سوا باقی سب پر
تلوار چلی، زاذویہ بھی قتل ہوا اور ابن خازم سرخس میں بزور داخل ہوگیا۔
ابن خازم نے شریک بن الاعور کے غلام آزاد یزید بن سالم
کو بنینہ اور کیف کی طرف بھیجا اور اس نے ان کو فتح کیا۔
۱۱ طوس کا مرزبان کناز تک، ابن عامر کے پاس آیا
اور اس کے علاقے کے لیے ۶ لاکھ درہم پر صلح ہوگئی۔
ابن عامر نے ایک لشکر ہرات کی طرف بھیجا، اوس
بن ثعلبہ بن رقی اس لشکر کے سردار تھے، بعض کہتے ہیں خلید
بن عبداللہ الحنفی سردار تھے، عظیم ہرات نے یہ خبر سن کے
ابن عامر کے پاس صلح کے لئے ایلچی بھیجا، اس کے پہنچتے پہنچتے
طاغون و باغون فتح ہو چکے تھے، ابن عامر نے ہرات و باذغیس
و بوشنج کے لیے صلح کرلی اور نوشتہ دیدیا، نوشتہ یہ تھا:
بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ نوشتہ عبداللہ بن عامر نے
عظیم ہرات و بوشنج و باذغیس کو دیا،

اس کو حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرے، مسلمانوں کا نیک خواہ رہے اور جو ملک اس کے تصرف میں ہے اس کی اصلاح کرے۔

ہرات کے سہل و جبل کے لیے اِس شرط پر صلح کی گئی ہے کہ وہ مقررہ جزیہ ادا کرتا رہے اور زمینداروں پر خراج کا بار بعدل تقسیم کرے، جو اس سے باز رہے اس کے لیے ہمارا کوئی عہد و ذمہ نہیں۔

یہ نوشتہ ربیع بن منبشل نے لکھا اور ابن عامر نے اپنی مہر سے مصدق کیا۔"

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہرات کی طرف خود ابن عامر ایک گنا لشکر لے کے گئے، باشندوں سے جنگ کی، پھر مرزبان نے ہرات و بوشنج و باذغیس کے لیے دس لاکھ درہم پر صلح کرلی۔

مرو الشاہجان کے مرزبان نے بغرض صلح ایلچی بھیجا، ابن عامر نے قرارداد کے لیے حاتم بن نعمان الباہلی کو مرزبان کے پاس بھیجا، ۲۲ لاکھ درہم پر صلح ہوگئی، — بعض کہتے ہیں دس لاکھ درہم اور دو لاکھ جریب گیہوں اور جو پر صلح ہوئی اور بعض کہتے ہیں گیارہ لاکھ اوقیہ پر صلح ہوئی، — حاتم نے اہل ہرات پر لازم کیا کہ وہ مسلمانوں کو اپنی منازل میں کافی جگہ دیں گے اور مقررہ خراج بحصہ رسدی تحصیل کرکے یکمشت ادا کرتے رہیں گے۔ ۴۰۶

اس طرح یہ پورا ناحیہ صلحًا فتح ہوا، اسفنج اِس سے مستثنیٰ ہے، یہ ایک قریہ تھا اور قبل صلح بزور فتح ہو چکا تھا۔

ابوعبیدہ کا بیان ہے: حاتم بن نعمان نے مرزبان سے نوعمر چھوکروں چھوکریوں، جانوروں اور متاع پر صلح کی، مرزبان کے پاس زرنقد نہ تھا، یزید بن معاویہ کے زمانہ تک اس ناحیہ کا خراج اسی طور پر ادا ہوتا رہا، یزید نے معاملت کی یہ صورت

منسوخ کردی اور نقد کی صورت میں خراج مقرر کیا۔
عبداللہ بن عامر نے الاحنف بن قیس کو طخارستان بھیجا، وہ اس ناحیہ میں اس مقام پر آئے جس کو قصرالاحنف کہتے ہیں،—— یہ مروالروذ کے علاقے میں ایک قلعہ ہے اور اس کے تحت ایک بڑی رستاق ہے، جو رستاق الاحنف کے نام سے معروف ہے اور اس کو شق البُجرذ بھی کہتے ہیں،—— محاصرہ کرلیا، اہل قلعہ نے صلح کی درخواست کی، امان دی اور تین لاکھ درہم پر صلح کرلی، اور کہا: تم سے اس شرط پر صلح کی جاتی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی قصر میں جاکے اذان دیا کرے گا اور تمھارے درمیان رہے گا" انھوں نے شرط قبول کی اور پوری رستاق کے لیے صلح ہوگئی۔

اس کے بعد الاحنف مروالروذ گئے، باشندوں کا محاصرہ کیا، سخت جنگ کی، مسلمانوں نے ان کی قوت توڑ دی، منہزم کردیا، گھبراکے اپنے قلعے میں پناہ گیر ہوے، یہاں کا مرزبان الیمن کے عمل دار باذام کی اولاد سے تھا یا اس کا رشتہ دار تھا، مخلصی کی کوئی صورت نہ پائی تو الاحنف کو لکھا کہ باذام کا اسلام مجھے مائل کرتا ہے کہ تم سے صلح کرلوں، الاحنف نے ساٹھ ہزار پر اس سے صلح کرلی۔

المدائنی کہتا ہے: ایک جماعت کا بیان ہے کہ مروالروذ کے مرزبان سے ۶ لاکھ پر صلح ہوئی۔

الاحنف کا ایک رسالہ بنغ نام ایک رستاق کی طرف گیا، قبضہ کیا اور مواشی ہانک لایا، اس کے بعد باشندوں سے صلح ہوگئی۔

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ الاحنف نے اہل مروالروذ سے کئی بار جنگ کی، ایکدن کا ذکر ہے احنف لشکر میں گشت

کر رہے تھے، ایک شخص کے پاس سے گزرے، وہ کچھ پکا رہا تھا یا اپنے ساتھیوں کے ساتھ آٹا گوندھ رہا تھا، اور کہہ رہا تھا: امیر کو چاہیئے کہ گھاٹی میں داخل ہو کے یکبارگی ان پر حملہ کرے، یہ بات الاحنف کے دل میں اتر گئی، کہا: رائے یہی ہے جو یہ کہہ رہا ہے، گھاٹی میں در آیا، مرغاب کو دائیں پر لیا، بائیں جانب پہاڑ تھا، جنگ کی، اہل مرالرود اور ان کے ساتھی ترکوں کو منہزم کیا، پھر انھوں نے امان چاہی اور ان سے صلح کر لی۔

مرغاب ایک نہر ہے جو مرالرود سے بہہ کر ریگزار میں پھیل جاتی اور پھر مرالشاہجان میں نکلتی ہے۔

ابو عبیدہ کے سوا دوسرے راوی کہتے ہیں کہ اہل طخارستان نے مسلمانوں سے جنگ کرنے اپنے گرد و پیش کے لوگوں اور جوزجان و طالقان و فاریاب کے باشندوں، کو جمع کیا، یہاں تک کہ ان کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی، پھر اہل صغانیان ۴۰۰ بھی ان سے آ ملے، ــــ صغانیان، مرغاب کی شرقی جانب ہے ــــ الاحنف کو دشمن کی کثرت کا حال معلوم ہوا، اپنے قصر کی طرف واپس آئے، اہل قصر عہد پر قائم رہے، ایک شب کا ذکر ہے وہ اپنے خیمے سے نکلا، لشکری آپس میں باتیں کر رہے تھے، ایک نے کہا: رائے یہ ہے کہ امیر ان کی جانب پیشقدمی کرے اور جہاں مٹھ بھیڑ ہو وہیں ان سے گتھ جائے۔ دوسرے نے کہا ــــ اور وہ ہنڈیا کے نیچے آگ دہکا رہا تھا یا آٹا گوندھ رہا تھا ــــ کہ یہ تو کوئی رائے ہی نہیں، رائے یہ ہے کہ امیر گھاٹی میں داخل ہو کے مرغاب اور پہاڑ کے درمیان اس طرح اترے کہ مرغاب دائیں جانب اور پہاڑ بائیں جانب ہو، اس موقف میں دشمن کی کثرت بیکار ہو جائے گی، برابر کا مقابلہ

ہوگا ، وہ اتنی ہی فوج مقابلے پر لاسکے گا جتنی فوج امیر کی ہوگی" رائے صائب تھی، دل میں اتر گئی، اسی پر عمل کیا، کل پانچہزار مردانِ کار اس کے ساتھ تھے : چار ہزار عرب اور ایکہزار عجمی مسلمان، اسی لشکر سے اس نے دشمن کا مقابلہ کیا، ایک بار اپنا پرچم ہوا میں لہرایا اور دفعتہً ان پر ٹوٹ پڑا، وہ بھی حملہ آور ہوے ، صفانیان کے بادشاہ نے احنف پر حملہ کیا اور نیزے کا وار کیا، وار خالی گیا ، احنف نے نیزا اس کے ہاتھ سے چھین لیا، سخت جنگ کی، ان کے ساتھ جو طبل دار تھے ان میں سے تین کو قتل کردیا، وہ طبل داروں ہی کا قصد کرتا اور انھیں قتل کرتا، اللہ نے کافروں کے سرداروں کو مار گرایا، مسلمانوں نے بے دریغ کیا، جس پر چاہا تلوار چلائی۔

اس کے بعد الاحنف مرو الروذ واپس آئے، دشمن کے شکست خوردہ لشکری جوزجان پہنچے، احنف نے ان کی جانب اقرع بن حابس التیمی کو سواروں کے ساتھ بھیجا، اقرع سے کہا : اے بنی تمیم ! باہم محبت رکھو، فراخ حوصلہ اور کشادہ دست رہو، تمھارے معاملات درست رہیں گے ؛ ہمیشہ اپنے شکموں اور اپنی شرم گاہوں کے مقابلے میں جہاد کرتے رہو، تمھارا دین درست رہے گا؛ غنیمت میں خیانت نہ کرو کہ تمھارے لیے تمھارا جہاد موجب سلامتی رہے"۔ الاقرع روانہ ہوے، جوزجان میں دشمن سے مقابلہ ہوا، اول اول مسلمانوں کے قدم اکھڑے، پھر سنبھلے اور ایسا حملہ کیا کہ کافروں کو منہزم کردیا اور جوزجان بزور فتح کرلیا۔ ابن غُرَیزَۃ النہشلی نے کہا ہے :

مَتیٰ صَوبُ السَّحابِ اِذا اسْتَهَلَّتْ ... مَصارِعَ فِتیَۃٍ بِالجَوزَجانِ

اِلَی المَصرَینِ مِن رُستاقِ حُوٍّ ... اُقادَهُمُ هُناكَ الاقرعانِ

ابر کی جھڑی بہادروں کے مقتل کو جوزجان میں سیراب کرے

جو رستاق حوف سے قصرین تک ہیں، وہاں انکو ذوقِ شہادت
حسب علو نے ہلاک کیا۔
خود احنف نے طالقان و فاریاب صلحاً فتح کئے۔ ایک
روایت یہ بھی ہے کہ یہ دونوں مقام اُمیّر بن احمر نے فتح کئے۔ ۴۰۸
اس کے بعد بلخ پہنچے، یہ طخارا کا عاصمہ اور مدینہ ہے، باشندوں
نے چار لاکھ اور بقول بعض سات لاکھ پر صلح کرلی، اُسید
بن المُتَشَمِّس کو بلخ پر عامل مقرر کر کے خارزم گئے، — یہ
پورا علاقہ نہر (جیحون) سے سیراب ہوتا ہے، شرقیہ اس علاقے کا
عاصمہ ہے — مگر قادر نہ ہوسکے اور بلخ واپس آگئے، احنف جب
یہاں پہنچے اُسید صلح کا مال وصول کرچکے تھے۔
ابوعبیدہ نے کہا: ماوراءالنہر کے باشندوں نے جب یہ سنا
کہ ابن عامر نے مادون النہر کا علاقہ فتح کرلیا ہے تو درخواست
کی کہ ان سے بھی صلح کرلی جائے اور ان سے صلح کرلی گئی۔
کہا گیا ہے کہ ابن عامر نے نہر عبور کی اور شہر بشہر
گئے؛ بعض کہتے ہیں وراء نہر کے باشندوں نے ان کے پاس
جا جا کے صلح کرلی، ابن عامر نے خراج وصول کرنے اپنے آدمی
بھیجے، وہ باربرداری کے جانور، نو عمر لونڈی غلام، ریشم اور کپڑے
وصول کرکے لائے۔ ان راویوں کے سوا کسی نے اس کا ذکر
نہیں کیا کہ ابن عامر نے نہر عبور کی اور جانب شرقی کے
باشندوں نے مصالحت کی۔

اس کے بعد ابن عامر نے قیس بن الہیثم کو قائم مقام کیا
اور جناب الٰہی میں ادائے شکر کی نیت سے احرام باندھا، عمرہ
کیا اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے۔
ابن عامر کے جانے کے بعد قیس نے طخارستان کا قصد
کیا، کوئی شہر اس علاقے کا ایسا نہ تھا جہاں وہ نہ پہنچے ہوں،

سب نے اطاعت پیش کی اور صلح کی۔ سمنجان کے باشندوں نے روکا، دروازے بند کر لئے۔ قتیس نے ان کا محاصرہ کیا اور شہر بزور فتح کر لیا۔

کہا گیا ہے کہ ابن عامر نے خراسان کے مفتوحہ علاقے پر اپنے اصحاب میں سے تین سردار مقرر کئے: احنف بن قیس، حاتم بن نعمان الباہلی اور قیس بن الہیثم؛ لیکن پہلی روایت ثابت ہے۔

ابن حازم نے ابن عامر کی جانب سے اپنے نام خراسان کی ولایت کا پروانہ بنایا اور خراسان کے والی بن بیٹھے، ترکوں کے جتھے ان کے مقابلے پر جمع ہوئے، سب کو تتر بتر کیا اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شہادت سے قبل البصرہ آ گئے۔

مجھ سے الحسین بن الاسود نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع بن الجراح نے کہا، ان سے ابن عون نے اور ان سے محمد بن سیرین نے، کہ:—— عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے وراء النہر کے باشندوں سے معاہدہ کیا تھا۔

کہتے ہیں: علی ابن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں مرو کا مرزبان ماہویہ الکوفہ آیا، (حضرت علی نے) اس کیلئے زمینداروں اور اساورہ اور وہشلارین کے نام فرمان لکھا کہ آئندہ وہ اسی کو جزیہ ادا کیا کریں، اسپر خراسان نے عہد توڑ دیا، (حضرت علی نے) جعدہ بن ہبیرۃ المخزومی کو بھیجا،—— ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب تھیں،—— لیکن جعدہ فتح نہ کر سکے اور خراسان میں تا بشہادت علی علیہ السلام بدامنی رہی۔

ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ خراسان پر علی (رضی اللہ عنہ) نے خزاعہ کے غلام آزاد عبدالرحمن بن أبزی کو مقرر کیا، پھر جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو بھیجا۔

کہتے ہیں : معاویہ بن ابی سفیان نے قیس بن الہیثم بن قیس بن الصلت السلمی کو خراسان پر مقرر کیا، قیس نے شورش کرنے والوں سے تعرض نہ کیا اور صلح پر قائم رہنے والوں سے خراج وصول کیا، وہ سال بھر یا تقریباً سال بھر عامل رہا، پھر اس کو معزول کرکے خالد بن معمر کو والی کیا، وہ قصر مقاتل یا عین التمر تک پہنچا تھا کہ مرگیا، کہا گیا ہے کہ معاویہ اس کی تولیت پر نادم ہوئے، اس کے پاس زہر آلود جامہ بھیجا (جس کو پہننے سے اس کی ہلاکت واقع ہوئی)، ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے پاؤں میں شیشہ چبھا جس سے اتنا خون بہا کہ آخر مرگیا۔

اس کے بعد معاویہ نے عبداللہ بن عامر کی ولایت میں، کہ البصرہ کے عامل تھے، خراسان ضم کردیا، ابن عامر نے قیس بن الہیثم السلمی کو خراسان پر برقرار رکھا، اہل بادغیس و ہرات و بوشنج و بلخ اب تک برسر شورش تھے، قیس نے بلخ کا قصد کیا اور ان کے نوبہار کو خراب کردیا، بنی لیث کے غلام آزاد عطاء بن السائب الملقب بہ خشل اس مہم کے سالار تھے؛ عطاء نے بلخ سے ایک فرسخ پر تین نہروں پر پل بنوائے کہ قناطر عطاء کے نام سے مشہور ہیں، اہل بلخ نے صلح چاہی اور اطاعت پر مراجعت کی، قیس نے ان سے صلح کرلی اور ابن عامر کے پاس واپس آئے، ابن عامر نے سو کوڑے مارے، قید کردیا اور عبداللہ بن خازم کو عامل مقرر کیا، اہل ہرات و بوشنج و بادغیس اس کے پاس آئے، امان چاہی اور صلح کی درخواست کی، ابن خازم نے ان سے صلح کرلی اور جو مال وصول ہوا ابن عامر کے پاس بھیجدیا۔

سنہ ۴۵ میں زیاد بن ابی سفیان البصرہ پر والی ہوا، اُمیر بن احمر کو مرو پر، اور خلید بن عبداللہ الحنفی کو ابرشہر پر، اور قیس بن الہیثم کو مرالروذ و طالقان و فاریاب پر، اور نافع

بن خالد الطاحی الازدی کو ہرات و بادغیس و بوشنج و قاذیں پر
۴۱۰ مقرر کیا۔ اُمیّہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے عربوں کو مرو میں آباد کیا۔
پھر زیاد نے الحکم بن عمرو الغفاری کو اس ولایت پر
مقرر کیا، یہ پاکباز اور شرف یافتہ صحبت نبویؐ تھے، زیاد نے
حاجب سے اتنا کہا تھا کہ الحکم کو میرے پاس لاؤ، اور الحکم
سے اس کی مراد الحکم بن العاصی الثقفی تھے جن سے ام عبداللہ
بنت عثمان بن العاصی منسوب تھیں، وہ الحکم بن عمرو کو
لے آیا، زیاد نے جب ان کو دیکھا تو اسی میں برکت سمجھی،
کہا: مرد صالح ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
سے ہیں" اور خراسان کا والی مقرر کردیا، سنہ ۵۰ میں اپنے عمل پر
وفات پائی، وراء نہر کے علاقے میں سب سے اول انھی نے
فریضہ اقامت ادا کیا۔
مجھ سے ابوعبدالرحمٰن الجعفی نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ
بن المبارک کو اہل صغانیان میں کسی سے کہتے سنا کہ تو جانتا
ہے تیرا ملک کس نے فتح کیا؟ اس نے کہا: نہیں، کہا: الحکم
بن عمرو الغفاری نے"۔
زیاد نے الحکم کے بعد سنہ ۵۱ میں الربیع بن زیاد الحارثی
کو خراسان کا والی کیا، بصریین (البصرہ و الکوفہ) کے باشندوں
میں سے تقریباً پچاس ہزار آدمی مع اہل و عیال ان کے ساتھ
بھیجے — انھی میں ابوعبداللہ بُریدہ بن حُصیب الاسلمی اور
ابوبرزۃ الاسلمی عبداللہ بن نَضلَہ تھے، بُریدہ بزمانۂ یزید بن مَعاویہ
مرو میں فوت ہوا، اور ابوبرزہ نے بھی یہیں وفات پائی — الربیع
نے ان لوگوں کو نہر کے زیریں علاقے میں آباد کیا، وہ پہلے
شخص تھے جنھوں نے لشکر کو تناہد کا حکم دیا، حجر بن عدی الکندی
کے قتل کی خبر نے اتنا رنجیدہ کیا کہ اس نے موت کی دعا کی، اسی روز

بیمار ہوا اور وفات پائی، یہ سنہ ۵۳ کا واقعہ ہے۔

الربیع نے اپنے بیٹے عبداللہ کو قائم مقام کیا، اس نے اہل آل، یعنی آمویہ سے جنگ کی، کچھ کامیابی ہوئی، پھر ان سے صلح کرلی، مرد واپس آیا اور دو مہینے بعد فوت ہوگیا۔

زیاد کی وفات کے بعد معاویہ نے عبیداللہ بن زیاد کو خراسان پر مقرر کیا، عبیداللہ پچیس برس کا تھا، ۲۴ ہزار کی جمعیت لے کے نہر عبور کی، بیکند پہنچا، (خاقان کی بیوی) خاتون شہر بخارا میں تھی، اس نے یاوری کے لیے ترکوں کو بلایا، ترک انبوہ در انبوہ آئے، مسلمانوں نے ان سے جنگ کی اور ہزیمت دی، ان کے لشکر پر قبضہ کرلیا، آگ لگاتے اور برباد کرتے بڑھے، خاتون نے امان اور صلح چاہی، دس لاکھ درہم پر صلح ہوگئی عبیداللہ شہر میں داخل ہوا، رامدین اور بیکند فتح کیے، ان دونوں کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہے، رامدین بیکند ہی کی طرف منسوب ہے۔

کہا جاتا ہے: عبیداللہ نے صغانیان بھی فتح کیا، اہل بخارا میں سے ایک گروہ اس کے ساتھ البصرہ گیا، اس نے سب ۱۱۴ کے لیے مدد معاش مقرر کردی۔

اس کے بعد معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفان کو خراسان کا والی کیا، سعید نے نہر (جیحوں) عبور کی، وہ پہلے شخص تھے جو لشکر کو وراءنہر لے گئے، رُفیع ابوالعالیۃ الریاحی، کہ قبیلۂ ریاح کی ایک عورت کے غلام آزاد تھے، ان کے ساتھ تھے، سعید نے کہا: رُفیع ابوالعالیہ رِفعت اور علو ہے" عبور نہر کی خبر سنتے ہی خاتون نے صلح کی درخواست کی، خراج دیا اور صلح کرلی۔ سُغدو ترک اور اہل کِش و نَسَف یا نخشب ایک لاکھ بیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مقابلے پر

آئے، بخارا پر مٹھ بھیڑ ہوئی، خاتون کو خراج دینے پر افسوس ہوا، عہد توڑ دیا اور ان کے ساتھ ہوگئی، لیکن عین موقع پر اس جم غفیر سے ایک غلام اپنے ساتھیوں کو لے کے الگ ہوگیا، اس سے باقیوں کا زور ٹوٹ گیا، خاتون نے جو یہ رنگ دیکھا صلح پر واپس آگئی اور یرغمال دیئے، سعید شہر بخارا میں داخل ہوئے، پھر سمرقند پر حملہ کیا، خاتون نے اہل بخارا سے ان کی مدد کی، سمرقند کے دروازے پر اترے، قسم کھائی کہ جب تک اس کو فتح نہ کرلوں اور اس کی قہندز پر سنگباری نہ کرلوں واپس نہ جاؤں گا۔ اہل سمرقند تین دن تو برابر جنگ رہے، تیسرے دن بہت ہی سخت جنگ کی — اسی میں سعید کی آنکھ اور المہلب بن ابی صفرہ کی آنکھ کو صدمہ پہنچا؛ یہ بھی کہا گیا ہے کہ المہلب کی آنکھ طالقان میں پھوٹی تھی — بکثرت زخمی ہوئے آخر شہر میں پناہ لی؛ جب انھوں نے شہر میں پناہ لی تو ایک شخص نے انھیں ایک قصر کا پتا بتادیا جس میں ان کے شہزادے اور سردارزادے تھے، سعید وہاں پہنچے، اسکو محصور کرلیا، اہل شہر نے اس خوف سے کہ وہ قصر کو بزور فتح کرکے اس میں جو لوگ ہیں ان کو قتل نہ کردیں، صلح چاہی اور سات لاکھ درہم پر صلح کرلی۔ سعید نے ان کے سردارزادوں میں سے رہائن طلب کیے اور شرط کی کہ جس دروازے چاہے شہر میں داخل ہوں گے اور دوسرے دروازے سے نکل جائیں گے انھوں نے اپنے شہزادوں میں سے پندرہ اور بقول بعض چالیس اور بقول بعض اسی یرغمال دیئے، سعید نے قہندز پر پتھر پھینکا جو ایک فرسخ کے میں جالگا، اس کے بعد وہ واپس ہوگئے۔

سعید ترمذ میں تھے کہ خاتون نے حسب قرارداد خراج کا مال بھیجا۔ سعید ترمذ پر خیمہ زن رہے یہاں تک کہ اس کو صلحاً فتح کرلیا۔

عبداللہ بن خازم السُّلمی کے مارے جانے کے بعد اس کا بیٹا موسیٰ بادشاہ ترمذ کے پاس آیا، اس نے پناہ دی اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو اپنے پاس رکھ لیا۔ موسیٰ نے اس کو نکال دیا اور ترمذ پر اپنا دخل کر لیا۔" موسیٰ والیِ خراسان ۱۲ھ کا مخالف تھا، جب وہ مارا گیا تو یہ علاقہ والیوں کے قبضے میں آگیا، پھر یہاں کے باشندوں نے بغاوت کی اور قتیبہ بن مسلم نے ان کو فتح کیا۔

مالک بن الرَّیب نے سعید کے حق میں کہا ہے:

هَبَّتْ شَمَالٌ خَرِيقٌ اسْقَطَتْ وَرَقًا ... وَأَصْفَرَّ بِالْقَاعِ بَعْدَ الْخُضْرَةِ الشِّيحُ

فَارْحَلْ هُدِيتَ وَلَا تَجْعَلْ غَنِيمَتُنَا ... ثَلْجًا يُصَفِّقُهُ بِالتِّرْمِذِ الرِّيحُ

إِنَّ الشِّتَاءَ عَدُوٌّ مَا نُقَاتِلُهُ ... فَاقْفُلْ هُدِيتَ وَثَوْبُ الرِّيِّ مَطْرُوحُ

تند و تیز باد شمال چلی جس سے درختوں کے پتے جھڑ گئے، ہموار زمین جہاں شیح کے ہرے بھرے پودے تھے زرد ہو گئے۔

چل کھڑا ہو، ہدایت تیرے شامل حال ہوگی، برف کو ہماری غنیمت نہ بنا جسے تند ہوائیں ترمذ پر اچھالیں،

ہم سردی سے لڑنے نہیں آئے، واپس ہو اور تجھے نیک ہدایت دے، ابھی موسم سازگار ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ ابیات نہار بن توسعہ کی ہیں اور قتیبہ کے شان میں کہی گئی ہیں، اس سے قبل کی ابیات یہ ہیں:

كَانَتْ خُرَاسَانُ أَرْضًا إِذْ يَزِيدُ بِهَا ... فَكُلُّ بَابٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَفْتُوحُ

فَاسْتَبْدَلَتْ قُتَيْبَةَ جَعْدًا أُنَامِلُهُ ... كَأَنَّمَا وَجْهُهُ بِالْخَلِّ مَنْضُوحُ

خراسان، خراسان اس وقت تھا جب یہاں یزید بن مہلب تھا؛ نیکیوں کے تمام دروازے کھلے ہوئے تھے۔

اس کے بدلے قتیبہ آیا جس کی انگلیاں گھنی ہوئی ہیں اور چہرہ ایسا ہے جیسے سرکہ میں ڈبو دیا گیا ہو،

سعید کے ساتھ قُثَم بن العباس بن عبدالمطلب بھی تھے، سمرقند میں وفات پائی، ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں شہید ہوئے۔ عبداللہ بن عباس نے جب ان کی خبر سُنی، کہا: ان کے مقام پیدائش اور مقام قبر میں کتنا بُعد ہے" پھر نماز پڑھی، لوگوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ بولے: کیا تم نے نہیں سُنا کہ اللہ نے کیا کہا ہے وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ، وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ (صبر و صلوٰۃ سے استعانت کرو، ہر آئینہ یہ گراں ہے مگر خاشعین کے لیے نہیں)

مجھ سے عبداللہ بن صالح نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے شَرِیک نے کہا، ان سے جابر نے اور ان سے الشعبی نے کہ: ــــ قُثَم سعید بن عثمان کے پاس خراسان پہنچے، سعید نے کہا: سنئم سے میں نے تمھیں ہزار حصے دیئے"۔ بولے: نہیں، صرف دو حصے، ایک مجھے ایک میرے گھوڑے کو"۔

راوی نے کہا: سعید ان یرغمالوں کو لے کے چلے جو سغدیوں سے لیے تھے، مدینۂ مبارکہ پہنچے، ان کے کپڑے اور منطقے اپنے موالی کو دیدیئے اور صوف کے جبے پہنا کے زمینوں میں کام کرنے، پانی دینے اور آب کش اونٹوں پر لگا دیا، وہ ان کی مجلس میں گھس آئے، مار مار کے انھیں ہلاک کر دیا اور پھر خود اپنے آپ کو بھی ہلاک کر دیا۔

مالک بن الرَّیب نے سعید کے حق میں کہا ہے:

وَمَا ذِلْتَ يَوْمَ السُّغْدِ تُرْعَدُ وَاقِفًا ... مِنَ الْجُبْنِ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تَتَنَصَّرَا

سغد کے دن تو مارے ڈر کے کھڑا کانپتا رہا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تو نصرانی نہ ہو جائے۔

اور خالد بن عقبہ بن ابی مُعیط نے ان کے حق میں کہا ہے:

۱۴۴ الا أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَوَالِدًا ... سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ قَتِيلُ الْأَعَاجِمِ

فَإِنْ تَكُنِ الْأَيَّامُ أَرْدَتْ صَرْفَهَا ... سَعِيدًا فَمَنْ هٰذَا مِنَ الدَّهْرِ سَالِمُ

اں وہ خود بھی بہترین انسان تھا اور اس کا باپ بھی،
سعید بن عثمان، جسے عجمیوں نے قتل کر ڈالا،
زمانے کی گردشوں نے سعید جیسے کو قتل کر دیا تو پھر اس سے
کون بچ سکتا ہے۔

سعید نے اپنے شریک سے خراسان کے خراج میں سے
کچھ مال حیلہ کرکے لے لیا، معاویہ نے سنتے ہی کسی کو بھیجا،
وہ حلوان میں سعید سے ملا اور اس نے وہ مال لے لیا جو سعید نے لیا تھا۔
اَسلم بن زُرعَہ اور بقول بعض اسحٰق بن طلحہ بن عبیداللہ ان کے
شریک تھے۔ معاویہ کو خوف تھا کہ سعید اپنے شریک کو برطرف
نہ کردیں، اس لیے انھوں نے جلدی سے انھی کو برطرف کردیا،
اور عبدالرحمٰن بن زیاد کو والی کیا، یہ شریف تھے، معاویہ
کی وفات تک برسرِ عمل رہے۔ یزید والی امر ہوا تو اس نے
سَلم بن زیاد کو مقرر کیا، سَلم نے اہل خارزم سے چار لاکھ
(درہم) پر صلح کی، اور مال یزید کے پاس بھیجدیا (یہ سعید کا
خون بہا تھا)۔ پھر نہر (جیحون) عبور کرکے سمرقند آیا، اس کی
بیوی ام محمد بنت عبداللہ بن عثمان بن ابی العاصی الثقفی اسکے
ساتھ تھی، یہ پہلی عربیّہ تھی جس نے نہر عبور کی، اہل سمرقند
نے اس کو ہزار دیتیں دیں، یہیں اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا
جس کا نام السغدی رکھا۔ اس کی بیوی نے صاحب سُغد کی
بیوی سے اس کے زیور مستعار لیے، یہ زیور وہ پہنے رہی
اور یہاں سے چلی گئی،

سلم بن زیاد نے سغد سے ایک لشکر خجندہ کی طرف
بھیجا۔ ہمدان کا اعشیٰ بھی اس لشکر میں تھا مگر ہزیمت ہوئی،
اعشیٰ نے کہا ہے:

لَیتَ خَیلِی یَومَ الخُجَندَۃِ لَم یَھزِم وَعُودِرتُ فِی المُکَرِّسَلِینَا

تَحْضُرُ الطَّيْرُ مَضْرَعِيْ ثُمَّ تَرْوَحُ إِلَى اللّٰهِ فِي الْمَاءِ خَضِيْبًا

کاش میری فوج کے گھوڑے خجندہ کی جنگ میں بھاگ نہ نکلتے اور معرکے میں یہ حال ہوتا کہ کپڑے بھی چھن گئے ہوتے اور جان بھی جاتی رہتی۔

مردار خوار پرند میرے مقتل پر گرتے اور میں خون کا خضاب لگائے اللہ کے پاس جاتا'

اس کے بعد سلم نے مَرو کی طرف مراجعت کی اور یہاں سے دوبارہ حملہ کیا، نہر عبور کر کے بندون السغدی کو قتل کر دیا' وہ مقابلے کو جمع ہوئے' ان سے جنگ کی۔

یزید کی موت کے بعد لوگ سلم سے بگڑ گئے، کہنے لگے: کیا ابن شمیلہ اس وہم میں ہے کہ جماعت اور فتنے کی حالت میں ہم پر حکومت کر سکتا ہے" ـــــ تقریباً یہی باتیں البصرہ میں اس کے بھائی عبید اللہ کی نسبت بھی کہی گئیں ـــــ سلم کو خراسان چھوڑنا پڑا، عبداللہ بن الزبیر کے پاس آیا' انھوں نے چالیس لاکھ درہم جرمانہ کیا اور قید کر دیا۔ وہ کہا کرتا تھا: کاش میں اپنے بھائی کے پاس چلا جاتا اور ابن زبیر کے پاس نہ آتا۔ اپنے بھائی کی خدمت کرنا چاہیے اس کے پاؤں ہی دھونے پڑتے"[1]

۴۱۴ سلم اس وقت تک قید رہا کہ حجاج بن یوسف نے ابن زبیر کا محاصرہ کیا۔ محاصرے کے زمانے میں نقب لگا کے زندان سے نکل بھاگا' حجاج کے پاس آیا' پھر عبدالملک کے پاس چلا گیا۔ عبدالملک نے کہا: اگر تو مکہ میں رہتا تو وہاں کوئی تجھ پر امیر نہ ہوتا" اور خراسان کا والی اس کو مقرر کر دیا۔

---

[1] یعقوبی نے لکھا ہے: دونوں کے درمیان ناچاقی تھی۔

سلم اپنے عمل پر جارہا تھا کہ البصرہ پہنچ کے مرگیا۔
بیان ہوا ہے کہ سلم جب خراسان سے جارہا تھا عبداللہ بن خازم السلمی نیسابور میں اس سے ملا[1]، سلم نے اس کے لیے خراسان کی ولایت کا پروانہ لکھدیا اور ایک لاکھ درہم سے مدد کی۔ بکر وغیرہ قبائل نے جو یہ سنا کثرت سے جمع ہوئے کہنے لگے: یہ لوگ الگ ہی الگ خراسان کو کھائے جاتے ہیں؟ خزانے پر جھگڑے کی ٹھانی، ابن خازم کے اصحاب نے مدافعت کی اور خزانے کو بچالیا۔
سلیمان بن مرثد نے، کہ بنی سعد بن مالک بن صُبَیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابہ سے تھا، ابن خازم کو پیغام بھیجا کہ تیرے پاس جو پروانہ ہے اگر اس کے لکھنے والے میں اتنا دم ہوتا کہ یہاں رہ سکتا تو اپنی جگہ تجھے مقرر نہ کرتا۔" سلیمان یہ پیام بھیج کے مشرعۂ سلیمان کی طرف چلا گیا، ابن خازم نے مرو میں مقام کیا، دونوں امیر متفق ہوئے کہ اپنے معاملے میں ابن زبیر کو لکھیں، جس کے حق میں وہ حکم دیں وہی امیر ہو۔ دونوں نے ابن زبیر کو لکھا، انھوں نے عبداللہ بن خازم کے نام ولایت کا پروانہ لکھدیا، عروہ بن قطبہ چھ مہینے بعد ان کا حکم لے کے پہنچا، سلیمان نے ماننے سے انکار کیا اور کہا: ابن زبیر خلیفہ ہی کہاں ہے وہ تو ایک شخص ہے جس نے بیت اللہ میں پاؤں نکالے ہیں"۔ ابن خازم نے

---

[1] یعقوبی: سلم، یزید کی موت کے بعد عرفجہ بن الورد السعدی کو قایم مقام کرکے خراسان سے واپس ہوا، ابن خازم اس کے ساتھ تھا، پھر اس کی رائے بدلی، ابن خازم کو واپس کیا اور خراسان کی ولایت کا پروانہ اس کے لیے لکھدیا۔

اس سے جنگ کی، سلیمان کا لشکر پندرہ ہزار تھا اور ابن خازم
کی رکاب میں صرف چھ ہزار فوج تھی، تاہم سلیمان قتل ہوا،
قیس بن عاصم السلمی نے اس کا سر کاٹ لیا۔ ابن خازم
کے اصحاب میں سے بعض ناہور کام آئے۔ ابن خازم کا شعار
لاینصرون اور سلیمان کا شعار یانصراللہ اقترب تھا۔
سلیمان کا منہزم لشکر عمرو بن مرثد کے پاس طالقان
میں جمع ہوا، ابن خازم نے وہاں پہنچ کے سب کو قتل کردیا۔
ہرات میں ربیعہ، اوس بن ثعلبہ کے پاس جمع ہوے،
ابن خازم اپنے بیٹے موسیٰ کو قایم مقام کرکے ان کے مقابلے
پر ہرات پہنچا، متعدد معرکے ہوے، ترکوں نے موقع سے فائدہ
اٹھایا، غارت گری پر کمر باندھی، چھاپے مارتے نیسابور تک
پہنچ گئے۔ ابن خازم نے سازش کرکے اس کو زہر دلوادیا، وہ
۴۱۵ بیمار ہوگیا مگر میدان سے نہ ہٹا، دونوں نے اپنے لشکر فراہم
کیے، ابن خازم نے اپنے اصحاب سے کہا: آج ان کو جنگ
کا مزا چکھادو، گھوڑوں کے نتھنوں پر تیر مارنا، نتھنے پر تیر
کھاکے گھوڑا پشت رو بھاگ نکلتا ہے"۔ سخت جنگ ہوئی، اوس
زخمی ہوا، بیمار تو تھا ہی زخم کھاکے چند روز بعد مرگیا۔
ابن خازم نے ہرات پر اپنے بیٹے محمد کو والی کیا اور
اس کی شرط پر بکیر بن وشاح کو مقرر کیا۔ بنی تمیم نے
شورش کی، محمد کو قتل کردیا، ابن خازم خبر پاتے ہی آیا،
عثمان بن بشر بن محفز کو گرفتار کیا اور اذیتیں دے کے
قتل کردیا؛ ایک اور سربرآوردہ تمیمی کو بھی قتل کیا بنی تمیم
جمع ہوے، آپس میں ایک نے دوسرے سے کہا: ہم دیکھ رہے ہیں
کہ ہمیں پٹا جارہا ہے۔ اس سے نجات کی صورت سوچنی چاہیے۔ یہ
رائے ٹھہری کہ ایک جماعت طوس جائے اور وہاں شورش برپا

کرے اور جب ابن خازم اس کے مقابلے پر نکلے تو ہماری مرو والی جماعت اس کو معزول کردے۔ بُجَیْر بن وقار الضَّبّی ایک جماعت کے ساتھ طوس گیا، اس کے قلعے پر قبضہ کیا پھر اَبَرْ شہر پہنچا اسپر بھی قبضہ کیا اور ابن خازم کی برطرفی کا اعلان کردیا۔ ابن خازم نے یہ خبر سنتے ہی اہل و عیال اور اموال اپنے بیٹے موسیٰ کے ساتھ ترمذ بھیجدیئے اور مَرو کے تمیمیوں پر اعتماد نہ کیا۔

انھی دنوں میں عبدالملک بن مروان کا فرستادہ خراسان کی ولایت کا پروانہ ابن خازم کے پاس لیکر پہنچا، ابن خازم نے پروانہ اسی کو کھلادیا اور کہا: فرزندِ حواریٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت توڑ کے اور ان کے زادہ زادے کی بیعت کرکے اللہ کو کیا منہ دکھاؤنگا"!

اس کے بعد عبدالملک نے بُکَیْر بن وشاح کو خراسان کی ولایت کا پروانہ بھیجا۔ ابن خازم اہل مَرو کے مقابلے پر نکلتے ڈرا، بُکَیْر نے ابن خازم کے خلع کا اعلان کیا، اسلحہ اور بیت المال پر قبضہ کرلیا، اہل مَرو کو عبدالملک کی بیعت کی دعوت دی، سب نے بیعت کرلی۔ ابن خازم اپنے بیٹے موسیٰ کے پاس ترمذ جانے کے ارادے سے نکلا جہاں اس کے بال بچے اور اموال تھے بُجَیْر نے تعاقب کیا اور مَرو کے قریب اس کو قتل کردیا۔

بُجَیْر نے اس کے مقابلے پر وکیع بن دَوْرِقیۃ التمیمی کو بلایا کہ مسلح ہوکے آئے، اس نے زرہ پہنی، ہتیار لگائے، دونوں نے ایک ساتھ حملہ کیا اور نیزے مار مارکے ۴۱۶
گرادیا، وکیع اس کے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہا:
دُوَیْلَہ کا کیسا بدلا پایا"— دُوَیْلَہ بنی قریع کا غلام آزاد

اور وکیع کا ماں جایا بھائی تھا، ابن خازم نے اُس کو قتل کر دیا تھا ـــــ ابن خازم نے اس کے مُنہ پر تھوک دیا اور کہا: تجھ پر اللہ کی لعنت، کیا تو مُضر کے سردار کو اپنے کافر بھائی کے بدلے قتل کرتا ہے جس کی قیمت مٹھی بھر کھجور کی گٹھلیوں کے برابر بھی نہیں"۔ وکیع نے کہا:

ذُقْ یَا ابْنَ عَجْلَی مِثْلَ مَا قَدْ اَذَقْتَنِی وَلَا تَحْسِبَنِّی کُنْتُ عَنْ ذَاکَ غَافِلَا

عجلی کے بیٹے! جو مزا مجھے چکھایا تھا خود بھی چکھ اور یہ نہ سمجھ کہ میں اُس سے غافل تھا۔

عجلی ابن خازم کی ماں تھی، وہ ابو صالح کنیت کرتا تھا۔ وکیع کی ماں آذوَرَق کے اسیرانِ جنگ سے تھی، وکیع اسی کی طرف منسوب ہے، ابو ربیعہ اس کی کنیت تھی، باپ کا نام عُمَیرہ تھا۔

ابن خازم کے ساتھ اس کے دو بیٹے عُنبَسہ اور یحییٰ بھی قتل ہوئے، اس کا غلام آزاد طہمان مجروح ہوا، یعقوب بن داؤد اسی طہمان کا پوتا تھا جس نے ابو عبیداللہ کے بعد امیرالمومنین المہدی کے حضور کتابت کی خدمت انجام دی۔

قاتل ابن خازم کا سر کاٹ کے بکیر بن وشاح کے پاس لائے، بکیر نے عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجدیا اور عبدالملک نے دمشق میں (شارع عام پر) نصب کرادیا۔

لوگوں نے اس کا سیدھا ہاتھ کاٹا اور عثمان بن بشر بن المُحتَفِز المُزنی کے بیٹے کے پاس بھیجدیا۔

وکیع بیہودہ بدتمیز اور موٹا مسٹنڈا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے لوگوں نے دیکھا نماز پڑھ رہا ہے سامنے ترکاری

رکھی ہے اور کھاتا جاتا ہے، کہا : کیا تو نماز میں کھاتا ہے؟ بولا : اللہ نے کوئی روئیدگی حرام نہیں کی جو آسمان کے پانی اور زمین کی مٹی سے پیدا ہو"۔ شراب پیتا تھا، لوگوں نے ملامت کی، بولا : تم شراب پینے پر ملامت کرتے ہو حال آنکہ اس سے میرا پیشاب چاندی کی طرح شفاف ہوجاتا ہے"۔

کہتے ہیں : ابن خازم کے بعد قوم میں اختلاف ہوگیا، ایک جماعت نے بکیر بن وِشاح کا ساتھ دیا دوسری نے بُجَیر کا۔ خراسان کے نیک اور سربرآوردہ لوگوں نے عبدالملک کو صورتِ حال کی خبر دی اور لکھا کہ فتنے کے بعد خراسان کی اصلاح یونہی ہوسکتی ہے کہ کوئی قریشی یہاں کا والی ہو"۔ عبدالملک نے امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اُسید بن ابی العیص بن اُمیہ کو بھیجا، اس نے طخارستان پر بکیر بن وشاح کو مقرر کیا اور ماوراءالنہر کی مہم اس کے سپرد کی اور خود بخارا پر حملے کا عزم کیا، موسیٰ بن عبداللہ ابن خازم کا قصّہ ختم کرنے ترمذ آیا، بکیر میدان خالی پاکر مَرو پہنچا، امیہ کے بیٹے کو قید کیا اور لوگوں کو اس کے خلع کی دعوت دی، امیہ نے یہ خبر سُن کے اہل بخارا سے قلیل فدیہ پر صلح کرلی، بکیر نے اس کی کشتیوں کو ۱۱۷ھ جلادیا، امیہ نے دوسری کشتیاں لیں، موسیٰ کو اس کے حال پر چھوڑا اور بکیر کے مقابلے پر آیا، بکیر نے جنگ کی، پھر اسپر صلح چاہی کہ امیہ جس ناحیہ پر چاہے اس کو مقرر کردے۔ امیہ نے صلح کرلی، پھر یہ خبر ملی کہ وہ اس کے بعد بھی خلع کی کوشش کررہا ہے۔ حکم دیا کہ بکیر جب اپنے گھر میں جائے۔ گرفتار کرلیا، امیہ نے قید کرنے کا حکم دیا مگر بُجَیر بن وقاء نے قتل کردیا۔

امیہ نے ختل پر حملہ کیا اور فتح کیا۔ یہاں والوں نے سعید بن عثمان سے صلح کی تھی، پھر نقض کیا اور امیہ نے دوبارہ فتح کیا۔

امیہ اس وقت تک خراسان کا والی رہا کہ حجاج بن یوسف عراقین و خراسان کا والی ہوا۔ حجاج نے خراسان پر مُہلّب بن ابی صُفرہ کو مقرر کیا — مہلب کا نام ظالم بن سراق بن صُبح بن عتیک تھا اور وہ قبیلۂ ازد سے تھا، سنہ ۹۹ میں اس نے ابوسعید کنیت کی — مُہلّب نے بکثرت حملے کئے۔ ختل کے باشندوں نے پھر نقض کیا، مہلب نے ان کو ازسرِنو فتح کیا، خجندہ فتح کیا، سغدیوں نے اطاعت کی اور آمادہ پیش کیا۔ کش و نسف پر حملے کیئے، واپس جارہا تھا کہ مرو الرود میں زاغول کے مقام پر شوصہ میں مبتلا ہوا اور فوت ہوگیا، مغیرہ کے صدمے سے اس کی بیماری شروع ہوئی اور اس کی موت پر منتج ہوئی۔ مغیرہ اس کا بیٹا تھا۔

مہلب نے اپنے بیٹے یزید کو قائم مقام کیا، یزید نے بکثرت حملے کیے، یزید کے بیٹے مخلد نے تُخم فتح کیا، حجاج نے اس کے لیے ولایت کا پروانہ لکھدیا۔

عبدالرحمٰن بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے ابن اشعث کی شکست خوردہ فوج کو جمع کیا، — عبدالرحمن نے ابن اشعث کے ساتھ خروج کیا تھا — کچھ اور لوگوں کو بھی ملایا، سب کو لے کر ہرات پہنچا، وہاں کے عامل رُقاد العتکی کو قتل کیا اور خراج گزاروں سے خراج وصول کرنے لگا۔ یزید خبر سنتے ہی پہنچا، جنگ ہوئی، عبدالرحمن نے شکست کھائی، یزید نے اپنے لشکر کو تعاقب سے روک دیا، عبدالرحمن اپنے ساتھیوں کو لے کے خراسان سے نکلا اور سجستان آگیا۔

یزید نے خارزم پر حملہ کیا ، لونڈی غلام پکڑے ، سردی کی شدت سے فوجیوں نے ان کے کپڑے پہن لیے اور وہ سردی کے مارے ہلاک ہوگئے ۔

حجاج نے (یزید کو برطرف کرکے) اس کے بھائی مفضل کو والی کیا ، مفضل بادغیس آیا ، یہاں والوں نے عہد توڑدیا تھا ، ان کو فتح کیا ، پھر شومان و آخرون فتح کئے اور جو غنیمت ہاتھ آئی اہل لشکر میں تقسیم کردی ۔

موسیٰ بن عبداللہ بن خازم السلمی سمرقند کے بادشاہ طرخون کے پاس گیا ، اس نے مدارات کی ، موسیٰ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص سے اور ایک سغدی سے کسی بات پر جھگڑا ہوگیا اور اس نے سغدی کو قتل کردیا ، اسپر طرخون نے ان لوگوں کو اپنے شہر سے نکالدیا ، کش کے سردار کے پاس گئے (مگر یہاں بھی نہ رہ سکے) ترمذ پہنچے — یہ ایک قلعہ ہے — دہقان کے پاس اترے ، اس نے ضیافت کی ، موسیٰ کھانا کھا کے لیٹ گیا ، دہقان نے کہا : اپنی راہ لو " موسیٰ نے کہا : میں نہیں جانتا کہ ایسی کوئی جگہ ہو " بات بڑھی ، موسیٰ نے اہل ترمذ سے جنگ کی اور ان کو نکالدیا ، دہقان اور اہل ترمذ ترکوں کے پاس گئے ، مدد مانگی ، انھوں نے کہا : تم پر لعنت ، ہم ایسے کم ہمتوں کی مدد نہیں کرتے ، ایک شخص صرف سو آدمی لے کے آتا ہے اور تمھیں تمھارے شہر سے نکالدیتا ہے " مگر وہ انھی کے پاس ٹھہرے رہے آخر انھوں نے مدد کی اور موسیٰ کا محاصرہ کرلیا ۔ ادھر یہ ہوا کہ ابن خازم کے اصحاب اور ان کے ساتھ دوسرے لوگ موسیٰ کے پاس جمع ہوگئے ، اس سے موسیٰ کی قوت بڑھ گئی ، اس نے ترکوں پر شب خون مارا اور ان کی لشکرگاہ پر قبضہ کرلیا ۔ مسلمانوں میں سے صرف سولھا آدمی

۱۸ھ

کام آئے۔

موسیٰ کے دو ساتھی : ثابت اور حُرَیث، کہ قطبہ النخزاعی کے بیٹے تھے، طرخون سے مدد چاہنے گئے، اس نے مقاتلین کی ایک بڑی جمعیت ساتھ کردی، اس سے موسیٰ پر دونوں کا بڑا اثر ہوگیا اور یہ اس کے لشکر میں سیاہ و سفید کے مالک ہوگئے۔ لوگ اس سے کہنے لگے : تیرے لیے تو صرف نام رہ گیا ہے، لشکر اور حکومت کے مالک یہی دونوں ہیں"۔

ترمذ والوں میں سے ہیاطلہ اور ترکوں کا ایک گروہ جنگ کرنے نکلا، سخت جنگ ہوئی، مسلمان غالب آئے، اتنے لوگ قتل ہوئے کہ موسیٰ نے مقتولوں کے سروں کے دو بڑے کوشک بنادیئے۔ حجاج کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو اس نے کہا : حمداللہ ہی کے لیے جس نے مشرکوں کے مقابلے میں منافقوں کی مدد کی"۔

اس جنگ میں حُرَیث بن قطبہ زخمی ہوا اور مرگیا، لوگوں نے موسیٰ سے کہا : اللہ نے حریث سے تو ہمیں نجات دیدی، ثابت سے بھی نجات ملے تو زندگی کا مزہ آئے" ثابت تک یہ باتیں پہنچیں، تحقیق کی اور چپ چپاتے وہاں سے نکل گیا، خشورا پہنچا، طرخون سے مدد مانگی، اس نے مرد انِ جنگ کی ایک جماعت اس کے پاس بھیجدی، موسیٰ نے پیشقدمی کی اور شہر کی بیرونی آبادی پر قبضہ کرلیا۔ مگر جب سغدی کثرت سے آئے تو وہ ترمذ واپس آیا اور قلعہ گیر ہوگیا، کش، نسف اور بخارا والوں نے اس کی مدد کی، ثابت نے ترمذ کا محاصرہ کرلیا، اس کے ساتھ اسّی ہزار جنگ آزما تھے،

۱۹ھ موسیٰ ایک چال چلا، ثابت کے لشکر میں ایک شخص قصیر النخزاعی تھا، اس کو کوئی صدمہ پہنچا، موسیٰ نے تعزیت کے بہانے

اس کے پاس یزید بن ہذیل کو بھیجا ؛ یزید نے ثابت کو غافل پایا، سر پر تلوار کا ایک وار کیا اور جلدی سے نہر صفانیان میں کود گیا اور بچ نکلا ، ثابت سات دن زندہ رہا، جب وہ مرگیا طرخون لشکر کی سرداری پر کھڑا ہوا ، موسیٰ نے شب خون مارا ، ترک اور عجمی اپنے شہروں کو واپس ہوگئے ۔

خراسان والے کہتے تھے : ہم نے ایسا آدمی نہیں دیکھا جیسا موسیٰ ہے ؛ دو برس اپنے باپ سے جنگ کی اور منہزم نہوا ؛ ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ ترمذ گیا ، جنگ کی نوبت آئی تو جنگ کی ، مغلوب کیا ، اور شہر والوں کو اور ان کے حاکم کو شہر سے نکالدیا ؛ پھر ترکوں اور عجمیوں سے جنگیں کیں ، شکستیں دیں اور ان پر ٹوٹ رہا ۔

یزید بن مہلب کی برطرفی کے بعد اس کا بھائی مفضل خراسان کا والی ہوا ، اس نے عثمان بن مسعود کو پندرہ ہزار فوج کے ساتھ موسیٰ کے مقابلے پر بھیجا ، ترمذ کے قریب ایک جزیرے میں چھاؤنی چھائی ، — اس جزیرے کو آجکل جزیرۂ عثمان کہتے ہیں — موسیٰ کو تنگ کرنے لگا ، طرخون کو مدد کے لیے لکھا وہ لشکر لے کے آیا ، موسیٰ نے اپنے اصحاب سے کہا : میں قتل ہوجاؤں تو شہر مدرک بن مہلب کو تسلیم کردینا مگر عثمان کو قبضہ نہ دینا ۔ جریدہ شہر سے نکلا ، ترک اور سغدی اس کے اور قلعے کے درمیان حائل ہوگئے ، گھوڑے نے ٹھوکر لی ، موسیٰ گر پڑا ، فوراً اٹھا اور اپنے غلام آزاد خلف کے ساتھ اس کے گھوڑے پر سوار ہوگیا اور کہنے لگا : الموت کرامۃً ۔ عثمان اس کو دیکھتے ہی جھپٹا ، کہا : وثبۃ موسیٰ و رب الکعبہ ۔ لوگ ٹوٹ پڑے ، موسیٰ اور خلف ایک ہی گھوڑے پر تھے ، دونوں گرے اور قتل ہوگئے ۔ اس کے بعد

عثمان نے اس کے ساتھیوں کا قصد کیا اور سب کو قتل کردیا صرف ایک شخص ، رَقِیَۃ بن خَرْفانہ زندہ بچا جس کو عثمان نے خالد بن ابی بَرْزَۃ الاسلمی کو دیدیا ، واصل بن طُخَیْلَۃ العنبری نے موسیٰ کو دفن کیا اور شہر مدرک کے حوالے کردیا ، موسیٰ کا قتل سنہ ۸۵ ھ میں ہوا ۔

ایک شخص نے مقتول موسیٰ کی ٹانگ کاٹ لی ، قُتَیبہ نے اپنے زمانۂ ولایت میں اس کو قتل کردیا ۔

مُفَضَّل کے بعد حجاج نے قتیبہ بن مسلم الباہلی کو مقرر کیا وہ یہاں آکے اَخرون کے ارادے سے نکلا ، طالقان میں تھا کہ بلخ کا حاکم اسکے پاس آیا اور ساتھ ہوگیا ، دونوں نے نہر جیحون کی ، اثنائے عبور میں صغانیان کا بادشاہ سونے کی کنجی اور ہدیے لے کے پہنچا فرمانبرداری کا اقرار کیا اور اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی ؛ یہ اس نے اس لیے کیا کہ اَخرون و شوان کے بادشاہ نے اس کو تنگ کر رکھا تھا اور اسپر تاخت کی تھی ، صغانیان کے بادشاہ کی طرح کیفان کا بادشاہ بھی ہدیے اور کنجی لایا ، اطاعت کی اور اپنے علاقے اس کے سپرد کردیئے ،

قتیبہ نے ماوراء النہر پر اپنے بھائی صالح کو قائم مقام کیا اور مَرو کی طرف روانہ ہوگیا ۔

صالح نے بلاد فرغانہ میں کاسان و اَوْرشت فتح کیے ، نصر بن سیار اس کے ساتھ تھا ۔ اسی علاقے میں بیعنخز اور فرغانہ کا قدیم شہر خشکت فتح کیا ۔ بعد کو اَوْرشت و کاسان والوں نے نقض کیا ، اور ان کو امیرالمومنین المنتصر باللہ رحمہ اللہ کے عہد میں نوح بن اسد نے فتح کیا ۔

جوزجان کے بادشاہ نے قتیبہ کو صلح کا پیغام بھیجا ، قتیبہ نے اس شرط پر صلح قبول کی کہ وہ خود آئے ، صلح

کے لیے وہ آیا اور واپس جاتے ہوے طالقان میں فوت ہوگیا۔
قتیبہ نے سنہ ۸۷ میں بیکند پر حملہ کیا، (ترکمانوں کا بادشاہ) نیزک اس کے ساتھ تھا، بیکند جاتے ہوے شہر زم کے پاس نہر عبور کی، یہ بخارا کے قریب ترین شہروں میں لب نہر ایک شہر تھا، یہاں والوں نے غدر کیا، سغدیوں سے مدد مانگی، قتیبہ نے ان سے جنگ کی اور محصور کرلیا، وہ صلح چاہنے لگے، قتیبہ نے ان کو بزور فتح کرلیا۔

ابوعبیدہ معمر بن المثنی کہتا ہے: اہل بخارا نے قتیبہ کی مدافعت کی، اس نے کہلا بھیجا کہ مجھے شہر میں آنے دو کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں" انھوں نے اجازت دیدی، قتیبہ ایک جماعت کو دروازے پر چھوڑ کے شہر میں داخل ہوا اور ان سے کہتا گیا کہ موقع ہو تو دربانوں کو زیر کرکے شہر میں گھس جائیں، اس کے ساتھیوں نے یہی کیا۔ یہاں بہت مال ہاتھ آیا۔

سغدیوں پر اچانک حملہ کیا، نیزک کو طخارستان میں قتل کرکے سولی پر چڑھا دیا، کش و نسف اور یہی نخشب ہے۔ صلحاً فتح کیے۔

خارزم کا بادشاہ کمزور تھا، اس کے بھائی خرزاد نے ۴۲۱
قوت حاصل کرکے اس کو مغلوب کرلیا، بادشاہ نے قتیبہ سے درخواست کی کہ میرے بھائی کے مقابلے میں میری مدد کرو اور مجھے میرے ملک کا بادشاہ بنادو تو میں تمھیں اتنا اتنا مال دوں گا اور کنجیاں تمھارے حوالے کردوں گا"۔

خارزم تین شہر ہیں جن کے گرداگرد خندق ہے، ان میں مدینۃ الفیل بہت مستحکم تھا، علی بن مجاہد کا قول ہے کہ مدینۃ الفیل وہی شہر ہے جسے سمرقند کہتے ہیں، خارزم کے بادشاہ نے اسی شہر میں پناہ لی، کنجیاں اور جتنا مال دینا کیا تھا اس کے

پاس بھیجدیا۔

قتیبہ نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن سلم کو خرزاد کے مقابلے پر بھیجا، عبدالرحمٰن نے جنگ کی اور اس کو قتل کر دیا۔ چار ہزار جنگ آزما اسیر کیے، پھر انھیں بھی ڈھیر کر دیا، اور حسب قرارداد خارزم کے بادشاہ کو اس کے ملک پر فرمانروا بنا دیا، اہل ملک نے اس کی بادشاہی ناپسند کی، کہنے لگے: یہ تو کمزور ہے اور اسکو قتل کر ڈالا، قتیبہ نے اس علاقے پر اپنے بھائی صالح کو مقرر کر دیا۔

اگلے وقتوں میں سغدیوں کے بادشاہ سمرقند میں رہتے تھے بعد کو اشتیخن کو مقام بنایا۔ قتیبہ نے سمرقند کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے مقابلے کیے، متعدد جنگیں ہوئیں، سغد کے بادشاہ نے شاش کے بادشاہ سے، کہ طارکبند میں رہتا تھا، مدد چاہی، وہ اپنا جنگ آزمودہ لشکر لے کے آیا، مسلمانوں نے سب کا مقابلہ کیا، معرکے کا رن پڑا، قتیبہ نے ان کو مغلوب کر لیا اور ان کا زور توڑ دیا، غوزک نے صلح چاہی، ۲۲ لاکھ درہم سالیانہ اور شہر میں ادائے صلاۃ پر صلح ہوئی، قتیبہ شہر میں داخل ہوا، غوزک نے اشیائے خورد و نوش پیش کیں، اس نے کھانا کھا کے نماز پڑھی، شہر میں مسجد بنوائی اور مسلمانوں میں سے ایک جماعت کو ان کے شہر میں آباد کر دیا۔ ان لوگوں میں مشہور صاحب تفسیر ضحاک بن مزاحم بھی تھے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ سات لاکھ درہم اور تین دن کی ضیافت پر صلح کی، مگر صلح میں بت خانے اور آتش کدے داخل نہ تھے۔ قتیبہ نے بتخانوں سے مورتیاں نکالیں، ان پر جو زیور تھے اتار لیے اور بتوں کو جلا دیا، عجمیوں نے کہا: ان میں ایسے ایسے بت ہیں کہ جس نے ان کی بیحرمتی کی

مٹ گیا" مگر جب قتیبہ نے اپنے ہاتھ سے ان کو جلایا اور اس کا بال بیکا نہو تو اسی وقت ان میں سے بہت سے مسلمان ہوگئے۔

مختار بن کعب النجفی نے قتیبہ کے حق میں کہا ہے :۔

دَوّخَ السُّغْدَ بالقبائلِ حتّیٰ ترکَ السُّغْدَ بالعراءِ قعودا

اس نے قبائل کو لے کے سغدیوں کو اتنا روندا، ایسا پامال کیا کہ ننگا کرکے بٹھا دیا۔

۴۲۲ ابوعبیدہ اور دوسرے راوی کہتے ہیں : عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو سمرقند والوں کی ایک جماعت نے شکایت کی کہ قتیبہ نے خلاف عہد ہمارے شہر میں عمل دخل کیا اور مسلمانوں کو آباد کرویا"۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے عامل کو لکھا کہ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس کی تحقیق کے لیے ایک قاضی کا تقرر کرو، اگر اس کا فیصلہ یہ ہو کہ مسلمانوں کو شہر سے نکالدیا جائے تو انہیں شہر سے نکالدو"۔ عامل نے اس معاملے کی تحقیق کے لیے جمیع بن حاضر الباجی کو مقرر کیا، انھوں نے اس شرط پر مسلمانوں کے اخراج کا فیصلہ کیا کہ فریقین برابری کے ساتھ لڑیں۔ سمرقند والے لڑنے پر آمادہ نہوے، مسلمانوں کو شہر میں رہنے دیا اور وہ ان کے درمیان مقیم رہے۔

الہیثم بن عدی نے ابن عیاش الہمذانی کے حوالے سے کہا : شاش کا پورا علاقہ فتح کرکے قتیبہ اسبیجاب تک پہنچ گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسبیجاب کا قلعہ اس سے پہلے فتح ہوچکا تھا بعد کو ترکوں کے ساتھ اہل شاش کی ایک جماعت متغلب ہوگئی، امیرالمومنین المتصم باللہ کی خلافت میں نوح بن اسد نے ازسرنو فتح کیا، گرداگرد دیوار بنوائی کہ

ان کے تاکستانوں اور کھیتوں کو محیط تھی۔
ابو عبیدہ معمر بن المثنی کہتا ہے: قتیبہ نے خارزم (صلحاً) اور سمرقند بزور فتح کیا، یہاں والوں نے سید بن عثمان سے صلح کی تھی اور صلح پر قائم تھے مگر قتیبہ نے لشکر کشی کی اور ان کو فتح کیا۔ بَیکند، کِش، نَسَف اور شاش کے علاقے فتح کیے، فرغانہ پر حملہ کیا اور ایک حصہ فتح کرلیا، سغد و اشروسنہ پر تاختیں کیں۔
کہتے ہیں: قتیبہ نے سلیمان بن عبدالملک کو حکومت سے محروم کرنا چاہا تھا اور عبدالعزیز بن الولید کی بیعت کے لیے کوشش کی تھی ولید کی موت کے بعد سلیمان حکمراں ہوگیا تو قتیبہ گھبرایا، خطبہ دیا، لوگوں کو خلع کی دعوت دی، کہا: تم پر ہُبَیرَۃ العائشی حکمراں ہوا ہے ــ ہُبَیرَۃ یزید بن ثردان کا لقب تھا، وہ اپنی اونٹوں کو کھلاتا پلاتا جو فربہ ہوتے اور کہتا انا لا اصلح ما افسد اللہ (ہم اس کو نہیں سنوارتے جسے اللہ نے بگاڑا ہو) سلیمان کو ہُبَیرَۃ اس لیے کہا کہ وہ مالداروں اور خوشحالوں ہی کو نوازتا اور محتاجوں اور غریبوں پر نظر نہ کرتا ــ کسی نے اس کی دعوت کا کچھ جواب نہ دیا، اسپر قتیبہ نے بنی تمیم کو گالیاں دیں، بے وفائی کا الزام دیا، کہا "تم بنی تمیم نہیں بنی ذمیم ہو" بکر بن وائل کی بھی مذمت کی اور کہا" اسے مسلمہ کے بھائیو" اور ازد سے خطاب کیا کہ "تم نے اپنے نیزوں کو چپوؤں سے اور لگاموں کو کشتیوں سے بدل لیا ہے" کہا: میں تمھیں اہل عالیہ نہیں کہتا تم اہل سافلہ ہو، میں تمھیں اسی حیثیت میں رکھوں گا جس حیثیت میں اللہ نے تمھیں رکھا ہے۔
سلیمان نے قتیبہ کو ولایت کا پروانہ بھیجا اور حکم دیا کہ

ان سب کو رہا کردو جنھیں قید کر رکھا ہے، جن کی عطائیں مقرر ہیں انھیں ان کی عطائیں دیدو، اور جنھیں روک رکھا ہے ان سے پابندیاں اٹھالو۔ لوگوں کو پہلے ہی ان باتوں کی خبر ہو چکی تھی۔ سلیمان نے اپنے فرستادے کو حکم دیا کہ پروانے کے مندرجات برسرِ عام بیان کردے۔ قتیبہ نے کہا: یہ مجھ سے لوگوں کو بگاڑنے کی تدبیر ہے۔ خطبہ دیا اور اس میں کہا: لوگو! سلیمان نے تم پر احسان کیا ہے کہ مچھروں کے بازوؤں کا مغز عطا کیا۔ عنقریب تمھیں ایک خوب رو شیرخوار کی بیعت کی دعوت دی جائے گی جس کے جانور بھی ہنوز قربانی کی عمر کو نہیں پہنچے" پھر اس نے معذرت کی کیونکہ لوگ سب وشتم کی وجہ سے بہت برہم تھے، کہا: نہ جانے غصے میں کیا کہہ گزرا، بجز نیکی کے میں نے تمھارے لیے کبھی کوئی ارادہ ہی نہیں کیا"۔ لوگ آپس میں کہنے لگے: اگر اس نے ہمیں جانے دیا تو اپنے ہی ساتھ بھلائی کرے گا ورنہ یہ خود اپنے آپ پر ملامت کرے گا" قتیبہ کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو پھر خطبہ دینے کھڑا ہوا، اپنے احسان گنائے، ان کی قلت وفا کی مذمت کی، عجمیوں سے ڈرایا جن پر اس کی بدولت انھیں غلبہ حاصل ہوا تھا مگر انھوں نے ایک نہ مانی اور قتال کی ٹھان لی، الحُفَین بن المنذر سے درخواست کی کہ قتیبہ سے مقابلے پر ان کا سردار بنے، اس نے انکار کیا اور مشورہ دیا کہ وکیع کو سردار بنائیں — بن حسان بن قیس بن ابی سُود ابن کلب بن عوف بن مالک بن غُدانہ بن یربوح بن حنظلۃ التمیمی —— اور کہا: اس کے سوا کوئی اس کام کے لیے موزوں اور قوت والا نہیں ہے۔ وہ جفاکش اعرابی ہے، اپنے قبیلے کا مُطاع ہے اور سب سے

زیادہ یہ کہ بنی تمیم سے ہے، قتیبہ بنی الاہتم کو قتل کر چکا ہے، بنی تمیم
ان کے خون کا مطالبہ کریں۔" مصقلہ کے غلام آزاد حیان کے
ذریعے لوگوں نے اس سے نامہ و پیام کیا، وکیع نے ان کی
دعوت قبول کی، وہ اس کی طرف دوڑے، اس نے بیعت کے لیے
ہاتھ بڑھایا، سب نے بیعت کر لی۔ ان دنوں خراسان میں اہل بصرہ
میں سے چالیس ہزار، اہل کوفہ میں سے سات ہزار، موالی میں سے
چار ہزار جنگ آزما تھے۔ وکیع بیمار بن کے گھر بیٹھ رہا، قتیبہ
اس کو بلا بھیجتا تو وہ اپنے پیروں اور پنڈلیوں پر مالش
کرنے لگتا اور کہتا کہ بیمار ہوں، نقل و حرکت نہیں کر سکتا۔"
قتیبہ اس کو لانے جن لوگوں کو بھیجتا، وہ سب شک جاتے
۴۲۴ اور جا کے وکیع کو خبر کر دیتے۔ وکیع نے اپنے ہتیار طلب کیے،
نیزے پر اپنی ام ولد کی اوڑھنی لپیٹی؛ اسی اثنا میں ایک شخص،
جس کو ادریس کہتے تھے، اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے
ابو مطرّف! تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے اور اس شخص سے
ڈرتا بھی ہے جس نے تجھے امان دے رکھی ہے، یہ عجیب بات
ہے۔" وکیع نے کہا: یہ ادریس ابلیس کا فرستادہ ہے۔ قتیبہ
اور مجھے امان دے؟ قسم ہے اب تو اس کا سر ہی میرے
پاس لایا جائے گا میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔" اس کے بعد
وہ تمکین و وقار کی چال سے اس کے خیمے کی طرف بڑھا،
قتیبہ اپنے گھر والوں اور وفاداروں کے درمیان بیٹھا تھا،
حالج نے جو ان لوگوں کو آتے دیکھا اپنے چھوکرے
سے کہا: جلدی سے میری کمان لا۔" حملہ آوروں میں
سے کسی نے مذاق اڑایا اور کہا: یہ کمان کا دن نہیں
ہے۔" اس پر حملہ آوروں میں کسی نے بخندۂ تحقیر کہا:
یہ کمان کا دن نہیں ہے اتنے میں ایک حبشی نے تیر مارا،

صالح کی پسلی ٹوٹ گئی ، پچھاڑ کھا کے گرا اور خیمے میں لاتے لاتے مرگیا، قتیبہ سرھانے ہو بیٹھا، عجمی فوج کے سردار یتان سے کہتا رہا کہ حملہ کر مگر وہ ٹالتا رہا کہ ابھی وقت نہیں آیا، اور جب عجمیوں نے حملہ کردیا تو اپنی قوم کو ندا دی کہ قتیبہ کے لیے اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اس نے تمھارے ساتھ کونسا اچھا سلوک کیا ہے" اور مع لشکر بنی تمیم سے جا ملا ، پھر سب قتیبہ پر ٹوٹ پڑے، قتیبہ کے ساتھ صرف اس کے بھائی بند تھے یا شاہان سُغد کی اولاد میں سے ایک جماعت تھی جس نے اس کا ساتھ چھوڑنا پسند نہ کیا، ہجوم کرنے والوں نے خیمے اور قبے کی طنابیں کاٹ دیں ، عمود اس کے سر پر گرا، اس کی کہنی سر میں پیوست ہوگئی اور وہ آن کی آن میں ٹھنڈا ہوگیا، عبداللہ بن عَلوان نے بڑھ کے اس کا سر کاٹ لیا ،

ایک جماعت، جس میں ہشام بن الکلبی بھی ہے، کہتی ہے حملہ آور اس کے خیمے میں گھسے ، جَہم بن زَحر الجُعفی نے قتل کیا، سَعد بن مَجد نے مارا ، ابن عَلوان نے سر قلم کیا .

قتیبہ کے ساتھ اس کے بھائی بندوں کی ایک جماعت اور اس کی ام ولد الصماء قتل ہوئی ، ان میں صرف ایک شخص ضِرار بن مسلم زندہ بچا ، بنی تمیم نے اس کو امان دی تھی، قبیلۂ ازد کے لوگ اس کا سر اور انگوٹھی وکیع کے پاس لائے ، وکیع نے سلیط بن عطیۃ الجُعفی کے ہاتھ یہ دونوں چیزیں سلیمان کے پاس بھیجدیں .

ہجوم نے قبیلہ باہلہ کو لوٹنا چاہا ، وکیع نے ان کو روکدیا۔ وکیع نے ابو مجلز لاحق بن حمید کے نام مرو کی حکومت کا پروانہ لکھا، حمید نے اس کو قبول کیا ، مرو کی عملداری کے لوگ اس سے راضی ہوگئے ،

قتیبہ اس وقت پچپن برس کا تھا۔
خراسان میں اس کے قتل کے بعد فتنہ رونما ہوگیا، وکیع نے
پوری کوشش کی اور فتنے پر قابو پالیا۔ سلیمان نے اسی کو والی
مقرر کرنے کا ارادہ کیا، لوگوں نے کہا: وہ تو ایسا آدمی
۴۲۵ ہے جسے فتنہ ابھارتا اور جماعت گراتی ہے، اس میں نام کو بھی
تہذیب اور سیاست نہیں، بالکل گنوار ہے" کیفیت اس کی یہ تھی کہ
لوگ بیٹھے ہوتے، طشت منگاتا اور وہیں پیشاب کرتا، نو مہینے
اس کا دور رہا۔
یزید بن المہلب ان دنوں عراق میں تھا، سلیمان نے
خراسان کی ولایت کا پروانہ اس کو بھیجا، یزید نے اپنے
بیٹے مخلد کو حکم دیا کہ جاکے وکیع سے محاسبہ کرے،
مخلد نے اس کو قید کرلیا اور مطالبہ کیا کہ اللہ کا مال
دے" وکیع نے اس کا یہ جواب دیا: کیا تو اللہ کا
خزانچی ہے"۔
مخلد نے بُتّم پر حملہ کیا اور فتح کرلیا، کچھ ہی دن
گزرے تھے کہ یہاں والوں نے بغاوت کی، مخلد انھیں برسر بغاوت
چھوڑ کے چلا گیا، بُتّم والے سمجھے کہ دست بردار ہوگیا، مطمئن ہو بیٹھے،
وہ دفعتہً پلٹا اور شہر میں داخل ہوگیا، جہم بن زحر بھی اس کے
ساتھ شہر میں داخل ہوا، یہاں بہت سا مال اور سونے کے
بُت ہاتھ آئے۔ بُتّم والے اب اپنے کو اس کی دوست داری
سے منسوب کرتے ہیں۔
ابوعبیدہ معمر بن المثنّٰی کہتا ہے: لوگ دیکھتے تھے کہ
خاقان کا باپ عبداللہ بن عبداللہ بن الاھتم حجاج کو قتیبہ
کی چغلیاں لکھ لکھ کے بھیجتا اور خبریں دیا کرتا کہ اس نے
اتنی اتنی دولت جمع کرلی ہے۔ عبداللہ مرو پر قتیبہ کا نائب

تھا، قتیبہ جب کسی مہم پر جاتا اسی کو مرو پر اپنا قائم مقام کرتا۔ بخارا اور اس کے متصل علاقوں پر جب اس نے لشکر کشی کی اور عبداللہ کو مرو پر قائم مقام کیا تو بنی الاہتم میں سے بشیر نام ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ تو عبداللہ پر بہت مہربان ہے حالانکہ وہ مکار اور حاسد ہے، بیخوف نہ [illegible] ایک نہ ایک دن ضرور تجھے معزول کرائے گا اور تیری تخریب کے درپے رہے گا" قتیبہ نے کہا: تو نے یہ بات اپنے ابن عم سے حسد کی بنا پر کہی ہے" بشیر نے کہا: میری بات یاد رکھنا اور جب یہ بات ہو جائے تو میرا عذر قبول کر لینا" قتیبہ تو مہم پر روانہ ہو گیا، عبداللہ نے اسکی نسبت حجاج کو بہت کچھ لکھا، حجاج نے اس کا مکتوب اپنے خط کے ساتھ لپیٹ کر قتیبہ کو بھیجدیا، قاصد عبداللہ کے پاس نہ آیا اور مرو کی ڈاک چوکی میں ٹھہرتا آگے بڑھ گیا۔ عبداللہ نے سمجھ لیا کہ اب خیریت نہیں، بھاگ نکلا، ملک شام پہنچا، کچھ دن تو شراب اور کتاں کے کپڑوں کی گٹھڑی کندھے پر رکھے بیچتا پھرا، پھر ایک آنکھ پر ذرا سی روئی رکھ کے پٹی باندھ لی، ابو طینہ اپنی کنیت مشہور کی اور تیل بیچنے لگا، ولید بن عبدالملک کی وفات تک اسی طرح اپنے کو چھپائے رہا، جب سلیمان والیٔ امر ہوا تو پٹی کھول پھینکی اور خطبہ دینے کھڑا ہوا، جس میں سلیمان کو تہنیت دی اور حجاج و قتیبہ کی خوب خبر لی؛ ان دونوں نے عبدالعزیز بن الولید ۴۲۶
کے لیے بیعت کی تھی اور سلیمان کو خلع کیا تھا۔ لوگ یہ کہتے منتشر ہوئے کہ ابو طینہ تیلی تو بڑا بلیغ نکلا۔

حجاج کا خط جب قتیبہ کو ملا ابن الاہتم اس کی گرفت سے نکل چکا تھا، وہ اس کے بیٹوں اور بنی اعمام پر

ٹوٹ پڑا، یہ کل نو افراد تھے جن میں ایک شیبہ ابوشیب بھی تھا، بشیر نے کہا: یاد کر میری بات جو تجھسے کہی تھی" قتیبہ نے کہا: اے اللہ کے دشمن، تو نے ایک قدم آگے بڑھایا دوسرا پیچھے ہٹایا" اور سب کو قتل کردیا۔

خراسان میں بنی تمیم کے جو لوگ تھے وکیع ان پر افسر تھا، قتیبہ نے افسری سے اس کو برطرف کردیا اور قبیلۂ ضرار الضبی کے کسی رو دار کو اس کی جگہ مقرر کیا، پھر یہ واقعہ پیش آیا کہ قتیبہ نے بنی الاہتم کو قتل کیا، وکیع نے کہا: اللہ مجھے قتل کرے اگر میں اس کو قتل نہ کروں" یہ کہا اور غائب ہوگیا، نہ ظہر کی نماز میں آیا نہ عصر کی نماز میں، جب ملا تو لوگوں نے پوچھا، تو نماز میں کیوں نہیں آیا؛ کہنے لگا: کس طرح اس مالک کی نماز پڑھوں، ہمارے قبیلے کے لوگ قتل کردیئے گئے جن میں بچے بھی تھے اور اس کو غصہ نہ آیا"

ابوعبیدہ نے کہا: قتیبہ نے مدینۃ الفیل پر چڑھائی کی اور فتح کرلیا۔ اس شہر کو امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید فتح کرچکا تھا بعد کو یہاں والوں نے عہد توڑ دیا، یزید نے ان سے جنگ کی مگر ناکام رہا، قتیبہ نے ان کو فتح کیا، کعب الاشقری نے اسی کی نسبت کہا ہے۔

أَعْطَتْكَ فِيلٌ بِأَيْدِيهَا وَحَقَّ لَهَا وَرَامَهَا قَبْلَكَ الْفَجْفَاجَةُ الصَّلِفُ

مدینۂ فیل نے اپنے ہاتوں اپنے کو تیرے حوالے کردیا، یہی اس کو کرنا چاہئے تھا، تجھسے پہلے ایک خودپسند شیخی خورے نے بھی اس کا قصد کیا تھا ـــــ یعنی یزید بن مہلب

کہتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو ماوراء النہر کے بادشاہوں کو نامے لکھے جن میں ان کو اسلام کی دعوت

دی، بعض نے ان کی دعوت پر اسلام قبول کرلیا۔
خراسان پر ان کا عامل جرّاح بن عبداللہ الحکمی تھا، اس نے یزید کے عمال اور مخلد بن یزید کو گرفتار کرکے قید کردیا، اور ماوراءالنہر کی طرف عبداللہ بن متمرالیشکری کو بھیجا، وہ دشمن کے ملک کو پے بہ پے کرتا اتنی دور تک چلا گیا کہ الصین (چین) میں داخلے کی ٹھانی، ترکوں نے اگھیرا، فدیہ دے کے نجات حاصل کی اور شاش واپس آگیا۔
خراسان میں جو لوگ اسلام لائے عمر بن عبدالعزیز نے سب کا خراج معاف کردیا، اسلام لانے والوں کے لیے وظیفے مقرر کیے اور سرائیں بنوائیں۔
جرّاح کی نسبت انھیں معلوم ہوا کہ عصبیت سے حکومت کررہا ہے، پھر اس نے اپنی عرضداشت میں لکھا کہ خراسان والے تلوار کے سوا کسی چیز سے درست نہیں ہوسکتے" عمر بن عبدالعزیز کو یہ بات پسند نہ آئی، عمل سے برطرف کردیا، جو کچھ اسپر قرض تھا ادا کردیا اور خراسان کی ولایتِ حرب و خراج تقسیم کردی، ۱۲۷ھ
ولایتِ حرب پر عبدالرحمٰن بن نعیم الغامدی کو اور ولایتِ خراج پر عبدالرحمٰن بن عبداللہ القشیری کو مقرر کیا۔
جرّاح بن عبداللہ کی عصبیت یہ تھی کہ مختلف وزن کے سونے چاندی کے سکے اپنی مسند کے نیچے رکھ لیتا اور جب اس کے بھائی بند مجلس میں آتے تو جو جس قدر عطا کا اہل ہوتا اتنے ہی سکون کا اس کو نشانہ بناتا۔
یزید بن عبدالملک نے اپنے عہد میں بلاد عراق و خراسان کی ولایت پر مَسْلَمہ بن عبدالملک کو مقرر کیا۔
مَسْلَمہ نے اپنی جانب سے اپنے داماد سعید بن عبدالعزیز بن حارث بن حکم بن ابی العاصی بن امیہ کو

خراسان پر بھیجا ' یہی سعید ہے جسے لوگوں نے حذیفہ[1] کا لقب دیا ' سبب اس لقب کا یہ ہوا کہ ماوراء النہر کا کوئی دہقان اس کے پاس آیا ' سعید کے جسم پر زرد لباس تھا ' بالوں میں تیل تھا اور مانگ نکلی ہوئی تھی ' دہقان نے کہا : یہ تو حذیفہ ہے ـــــ یعنی دہقانہ

سعید نے ماوراء النہر کے عمل پر بیہورہ بن حرشخطلی کو اور پھر اپنے بیٹے کو بھیجا ' اس نے اشتیخن پر مقام کیا ' ترکوں نے یورش کی ' جنگ ہوئی جس میں ترک منہزم ہوگئے اور کچھ دنوں کے لیے ان کی غارت گریوں سے لوگوں کو نجات مل گئی ۔ ترک دوبارہ مقابلے پر آئے ' اس کو شکست دی اور اس کے ساتھیوں میں سے بہتوں کو قتل کرڈالا ۔ اس کے بعد سعید نے اس علاقے پر نصر بن سیار کو مقرر کیا ۔

شاعر نے سعید کی شان میں کہا ہے :

فَسِرْتَ اِلَی الاَعْدَآءِ تَلْهُوْ بِلَعْبَةٍ ۔۔۔ فَاَتْرُكَ مَشْهُوْرٌ وَسَيْفُكَ مُغْمَدٌ

تو دشمن کے مقابلے پر بھی ملاعیت میں مشغول جاتا ہے

تیرا نایزہ کھینچا رہتا مگر تلوار نیام ہی میں رہتی ہے '

خراسان کے رودار لوگوں نے مسلمہ کے پاس جاکے سعید کی شکایت کی ' اس نے سعید کو برطرف کردیا اور سعید بن عمرو الحرشی کو عامل کیا ' سعید خراسان پہنچا ' لوگوں کے

---

[1] لطائف المعارف : سمرقند والوں نے مسلمہ بن عبدالملک کے عامل خراسان سعید بن عبدالعزیز کو خذینہ سے ملقب کیا ۔ نفاست پسند تھا بنا سنورا رہتا اور نزاکت کو نمایاں کرتا ۔ سمرقند والوں کی زبان میں شریف ' اور مرتبہ والی عورت کو خذین کہتے ہیں '

طبری نے بھی خذینہ ہی لکھا ہے ـــــ ج ۲ ' ص ۱۲۹۷

سامنے اپنے کاتب کو ولایت کا پروانہ پڑھنے کا حکم دیا ؛ وہ خوش آواز تھا ، سعید نے کہا : لوگو ! امیر اس سے بَری ہے ، جو کچھ تم اس لحن میں سن رہے ہو"۔ سغدیوں کو اطاعت کی دعوت دی ، اس غرض سے ان کے پاس قاصد بھیجے اور ان کی واپسی تک حملہ و ہجوم سے رکا رہا ، قاصد واپس آئے ، خبر دی کہ وہ نافرمانی پر اڑے ہوئے ہیں ۔ سعید نے ان پر لشکرکشی کی ، دس ہزار سے زیادہ سغدی اپنے سردار سے جدا ہوکے سعید کے پاس آگئے ، اطاعت کی ، الجُرشی نے ان کے بہت سے قلعے فتح کئے اور دشمن کو پوری طرح مطیع کرلیا ۔

۱۲۸ھ یزید بن عبدالملک نے اپنا ولی عہد ہشام بن عبدالملک کو اور اس کے بعد الولید بن یزید کو مقرر کیا تھا۔ جب یزید بن عبدالملک مرگیا اور ہشام فرمانروا ہوا تو عمر بن ہُبَیرَۃ الفزاری کو بلاد عراق کا والی کیا ، اس نے الجُرشی کو خراسان کے عمل سے معزول اور اسکی جگہ مسلم بن سعید کو مقرر کیا ، مسلم نے افشین[1] پر لشکرکشی کی ، پھر ساٹھ ہزار جانوں پر صلح کرلی اور قلعہ اسی کے حوالے کردیا اور مرو واپس آگیا ۔

مسلم نے طخارستان کے علاقے پر نصر بن سیّار کو مقرر کیا ، عربوں کی ایک بڑی جماعت نے اس کی مخالفت کی ، وہ ان سے دست و گریباں ہو پڑا ، پھر دونوں کے درمیان نامہ و پیام ہوئے اور معاملات روبراہ ہوگئے ۔

---

[1] مراۃ الزماں : وُلاۃ اشروسنہ افشین کہلاتے تھے جیسے ملوک فارس کسریٰ کے خطاب سے مخاطب کیے جاتے ۔

ہشام نے ابن ہبیرہ کو اس عمل سے ہٹا دیا اور خالد بن عبداللہ القسری کو والی کیا، اس نے خراسان پر اپنے بھائی اسد کو مقرر کیا۔ مسلم بن سعید یہ خبر سنتے ہی بھاگ نکلا، فرغانہ پہنچا اور اس کے حصار بند شہر میں مقیم ہوگیا، درخت کاٹے اور کھیتیوں کو خراب کیا، ترکوں کے خاقان نے اسپیر یلغار کی، نوک دم وہاں سے بھاگا، ایک دن میں تین منزلیں طے گئیں، جانور بے دم ہوگئے، ترکوں نے اس کے لشکر کو تلواروں پر رکھ لیا۔ شاعر نے کہا ہے:

غَزَوْتَنَا مِنْ خَشْيَةِ الْعَزْلِ عَاصِيًا فَلَمْ تَنْجُ مِنْ دُنْيَا مَعَنٍ غُرُورُهَا

معزولی کے خوف سے نافرمانی کرکے تونے ہم سے جنگ
کی مگر اس دنیا کے مہلک غرور سے بچ نہ سکا،

اسد سمرقند پہنچا اور اس علاقے کا حسن بن ابی عمرطہ کو عملدار کیا، ترک سمرقند پر چھاپے مارتے اور غارت گری کرتے تھے، حسن نے ہر موقع پر ان کے مقابلے سے گریز کی، ایک دن خطبہ دیا جس میں لوگوں کو ترکوں کے مقابلے کی دعوت دی، آخر میں کہا: خدایا! ان کے آثار مٹا دے ان کو آناً فاناً ملیامیٹ کردے اور ان پر صبر (سختی) نازل کر" اسپیر سمرقند والوں نے اس کو گالیاں دیں اور کہا: نہیں، بلکہ اے خدا! ہم پر صَبَر (برف) نازل کر اور ان کے قدم پھسلا دے"

اسد نے جبال نمرود پر حملہ کیا، نمرود نے صلح کرلی اور مسلمان ہوگئے۔

علاقہ ختل کی جانب لشکرکشی کی، بلخ پہنچا، اس کے قصبے کی تعمیر کا حکم دیا اور تمام دفتر اسی میں منتقل کردیے، ختل پر حملہ کیا مگر کچھ بھی فتح نہ کرسکا اور غنیمت بھی ہاتھ نہ آئی،

لوگوں کو تکلیف پہنچی اور بھوکوں مرے۔

نصر بن سیار کے متعلق خبریں پہنچیں، جاکے سزا دی اور قید کرکے مع تین آدمیوں کے جن پر شغب کی تہمت تھی، خالد کے پاس العراق بھیجدیا۔

اس کے بعد اسد نے حکم بن عوانۂ کلبی کو قائم مقام کیا اور خراسان سے واپس چلا گیا۔

ہشام نے اشرس بن عبداللہ السُلَمی کو خراسان کے عمل پر مقرر کیا، ایک نبطی کاتب، جس کا نام عُمَیر اور کنیت ابوالہیثم تھی، اس کے ساتھ تھا، نبطی نے اس کو شرارت کے سبز باغ دکھائے، اس نے وظائف خراسان میں اضافہ کردیا، زمینداروں کے ساتھ ذلت کا برتاؤ کیا، اہل ماوراءالنہر کو اسلام کی دعوت دی اور حکم دیا کہ جو اسلام قبول کرے اس سے جزیہ اٹھا لیا جائے، لوگ جلدی جلدی اسلام لانے لگے، خراج میں کمی ہوگئی، اشرس نے یہ دیکھکر سمجھوتا کرنا چاہا، لوگوں نے یہ بات پسند نہ کی، بدل گئے، ثابت قطنۃ الازدی ان کا سرغنہ بن گیا ـــــ قُطنَہ اس لیے کہا گیا کہ اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی جسپر وہ قطنہ (روئی کا پھل) رکھتا تھا ـــ اشرس نے کسی کو ان کے مقابلے پر بھیجا جس نے ان کی جمعیت منتشر کردی، ثابت کو قید کرلیا پھر کفالت پر رہا کرکے شہر بدر کردیا اور ترکوں نے قتل کرڈالا۔ ۴۲۹

ہشام نے سنہ ۱۱۲ میں جُنید بن عبدالرحمٰن المُرّی کو خراسان کا والی کیا، ترکوں سے مقابلہ ہوا، انھوں نے بھی جنگ کی، اس نے طلایہ گردی کو فوج کے دستے ان کے علاقوں میں بھیجے، ایک دستہ خاقان کے بیٹے کو پکڑ لایا، وہ نشے میں شکار کھیل رہا تھا، اس کو ہشام کے پاس بھیجدیا، ترکوں سے

جنگ جاری رکھی یہاں تک کہ ان کا زور توڑ دیا۔ ہشام کو مدد کے لیے لکھا، اس نے عمرو بن مسلم کو دس ہزار اہل البصرہ اور عبدالرحمٰن بن نعیم کو دس ہزار اہل کوفہ کے ساتھ روانہ کیا۔ تیس ہزار نیزے اور تیس ہزار ڈھالیں بھیجیں۔ گزارے مقرر کرنے کا اختیار بھی اسی کو دیدیا، اس نے پندرہ ہزار اشخاص کے گزارے مقرر کیے۔

جنید نے بہت سی یادگار جنگیں کیں، برسرِ عمل ہی تھا کہ مرو میں زندگی آخر ہوگئی، اسی کے زمانے میں بنی ہاشم کے داعی خراسان میں پھیلے اور ان کا معاملہ قوت پکڑ گیا۔ ہشام نے اس کے بعد عاصم بن عبداللہ بن یزید الہلالی کو والی کیا۔

ابوعبیدہ معمر بن المثنیٰ کہتا ہے: نواح طخارستان کے لوگوں نے شورش کی، جنید نے ان کو فتح کیا، صلح پر واپس آئے اور مقررہ خراج دینے لگے۔

نصر بن سیار نے مروان بن محمد کے زمانے میں اشروسنہ پر حملہ کیا تھا مگر قادر نہ ہوسکا۔ امیرالمومنین ابوالعباس رحمہ اللہ نے خلافت حاصل کی تو ان کے عامل اور ان کے جانشینوں کے عامل پیشقدمی کرتے رہے دشمن کے ملک میں در آئے، فتح کیا، نکث بیعت و نقض عہد کرنے والوں سے جنگیں کیں، شرائط صلح وفا نہ کرنے والوں کو جنگ کی دھمکی دے کر وفائے صلح پر قائم کیا۔

کہتے ہیں: امیرالمومنین المامون جب خلیفہ ہوئے تو زمانہ قیام خراسان میں شغد و اشروسنہ سے جنگ کرنے اور اہل فرغانہ میں نقضِ عہد کرنے والوں کے مقابلے پر فوجیں بھیجیں، خراسان سے جانے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھا، جنگوں اور غارت گریوں سے ان کو عاجز کردیا۔ سوارہ فوج کے دستے ان کے علاقوں میں

بھیجنے کے ساتھ خط بھی لکھے جن میں ان کو اسلام اور اطاعت کی دعوت دی، اور بتایا کہ اسلام و اطاعت سے انھیں کیا فوائد حاصل ہوں گے۔ کابل شاہ کی جانب لشکر بھیجا، اس نے بدونِ جنگ خراج دیا اور اطاعت کا اقرار کیا۔ خراسان سے اس کے ملک تک ڈاک چوکیاں قائم کردی گئیں اور وہاں سے تروتازہ خبریں بارگاہ خلافت میں پہنچنے لگیں۔

اشروسنہ کے بادشاہ کاؤس نے المامون کے وزیر و کاتب الفضل بن سہل معروف بہ ذوالریاستین کو نامہ لکھا جس میں ادائے خراج کی شرط پر حملوں سے امان اور صلح کی التماس کی، درخواست قبول کی گئی، مگر جب المامون رحمہ اللہ نے مدینۃ السلام کی جانب نہضت کی تو اس نے شرط صلح وفا نہ کی،

کاؤس کا ایک قہرمان تھا، اس کے مزاج میں بڑا دخیل، اس نے فضل بن کاؤس سے اپنی بیٹی کی شادی کردی تھی، اس غرض سے کہ اس کے دل میں فضل کی محبت بڑھے فضل کی بہت ثنا و صفت کرتا اور اس کے دوسرے بیٹے حیدر معروف بہ افشین کی مذمت کیا کرتا۔ حیدر کو ایک دن موقع ملا، اشروسنہ کے دارالسلطنت کُنب کے دروازے پر قہرمان کو قتل کردیا اور بھاگ کر ہاشم بن حُوَرّ خثعمی کے پاس چلا گیا جو اپنے شہر کا حاکم مختار تھا، درخواست کی کہ وہ اس کے باپ کو راضی کرنے کے لیے خط لکھدے۔ کاؤس اپنے قہرمان مرادیس کے قتل کے بعد ام جنید کی شادی کرکے فرار ہوچکا تھا، حیدر نے جو یہ خبر سنی اسلام ظاہر کیا اور مدینۃ السلام کی راہ لی، مامون سے ملا، اس کو بتایا کہ اشروسنہ آسانی سے فتح ہوسکتا ہے؛ لوگوں پر جس مہم کا ہَول تھا اس نے سہل کرکے بیان کیا اور اشروسنہ پہنچنے کا قریب ترین راستہ بتادیا،

مامون نے اپنے کاتب احمد بن ابی خالد الاحول کو جیش عظیم کے ساتھ اِس مہم پر مقرر کیا، کاؤس نے لشکرکشی کی خبر سنی تو اپنے بیٹے فضل کو ترکوں سے مدد طلب کرنے بھیجا، ترکوں نے جنگ آزمودہ مقاتلین کی ایک بڑی جماعت اسکے ہم ساتھ کردی، احمد بن ابی خالد بلاد اشروسنہ میں داخل اور ان کے دارالسلطنت پر فضل کے ترکوں کے ساتھ پہنچنے سے پہلے قابض ہوگیا۔ کاوس نے دور کے رشتے کا اندازہ لگایا تھا، وہ اسی خیال میں تھا کہ حملہ آور قریب کا رشتہ نہیں جانتے۔ ملک اس کے ہاتھ سے نکل گیا، دل بیٹھ گیا، مجبوراً اپنے کو تسلیم کیا اور اطاعت کرلی۔ فضل کو اس واقعے کی خبر پہنچی، ترکوں کو وہیں جنگل میں چھوڑا، تیزی سے اپنے باپ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ امان میں داخل ہوگیا۔ ترک اس جنگل میں پیاسے مرگئے، کاوس نے مدینۃ السلام پہنچ کے اظہار اسلام کیا، مامون نے اسکی بادشاہی برقرار رکھی پھر اس کا بیٹا حیدر بادشاہ ہوا،

مامون اپنے عمال خراسان کو لکھا کرتا کہ ماوراءالنہر والوں میں جو اطاعت نہ کریں اور اسلام نہ لائیں ان پر حملے کریں ان کے پاس ایلچی بھیجے، عطا پر راغب ہونے والوں کے نام دیوان میں لکھے اور وظیفے مقرر کیے۔ فہمائش کی کہ اِس علاقے کے باشندوں اور شہزادوں میں جو لوگ عطا اور منصب پر راغب ہوں ان کو مستمال کیا جائے، وہ اس کی بارگاہ میں جاتے تو عزت افزائی کرتا اور انعامون اور وظیفوں سے خوب نوازتا،

المتصم باللہ خلیفہ ہوا تو اس نے بھی یہی روش اختیار کی، یہاں تک کہ اس کے لشکر میں سغد و فرغانہ واشروسنہ

و شاش وغیرہ علاقوں کے بہت سے سردار ہوگئے، اِن علاقوں کے رئیس اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے، پُورے علاقے پر اسلام غالب ہوگیا اور یہاں والے اپنے ملک سے متصل رہنے والے ترکوں پر حملے کرنے لگے،

عبداللہ بن طاہر نے اپنے بیٹے طاہر کو ترکانِ غُزّ کے علاقوں پر حملہ کرنے بھیجا، طاہر نے ان کے ملک میں ایسے مقامات فتح کیے جہاں اس سے پہلے کوئی نہ پہنچ سکا،

مجھ سے العمری نے کہا، ان سے الہیثم بن عدی نے اور ان سے ابن عیّاش نے کہ: —— ماوراءالنہر میں عربوں کو قتیبہ نے آباد کیا یہاں تک کہ فرغانہ اور شاش تک انکو بسادیا۔

فتوح السند

ہم سے علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف نے کہا: ــــ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے سنہ ۱۵ میں عثمان بن ابی العاصی الثقفی کو البحرین و عمان کی ولایت پر ۴۳۲ مقرر کیا۔ وہ خود تو عمان گئے اور اپنے بھائی الحکم کو البحرین بھیجا۔

عمان پہنچ کے انھوں نے ایک دریائی مہم تانہ (تھانہ) کی طرف بھیجی، جب یہ لوگ صحیح سلامت واپس آگئے تو عمر (رضی اللہ عنہ) کو اس کی اطلاع دی، انھوں نے لکھا: ثقیف کے بھائی، تو نے کیڑے کو لکڑی پر چڑھایا، قسم ہے اگر وہ لوگ ضائع جاتے تو میں تیری قوم سے اتنے ہی آدمی لے لیتا۔" الحکم نے اپنے بھائی المغیرہ کو خلیج دیبل[1] کی طرف روانہ کیا

---

[1] دریائے سند (مہران) کے مغرب میں لب دریا ایک بڑا تجارتی شہر تھا ــــ اصطخری، ص ۱۷۵۔

صاحب تحفۃ الکرام کے نزدیک دیبل کا موقع وہی ہے جس کے آثار پر لاہری بندر آباد ہوا۔ لاہری بندر کراچی کے ضلع میں سمندر سے بیس میل ادھر، سند کی مغربی شاخ پر تھا۔ شاخ کے تنگ ہو جانے کے سبب مدت ہوئی یہ شہر تباہ ہوگیا۔ ابوالفضل اور ابوالقاسم فرشتہ نے دیبل اور ٹھٹھہ کو ایک شہر لکھا ہے، لیکن ٹھٹہ بہت بعد کو سلطان علاءالدین خلجی کے وقت میں آباد ہوا۔ ایک قیاس یہ بھی ہے کہ دیبل اس مقام پر تھا جہاں اب منوڑا کراچی کا منارہ ہے

اور خود بَرْدَ عمں (بروچ) پر حملہ کیا۔ دشمن سے مقابلہ ہوا اور اِسپر غالب ہوے۔

پھر عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے اپنے زمانے میں بلاد عراق پر عبداللہ بن عامر بن کُرَیز کو مقرر کیا تو انھیں "ثغر الہند" کی طرف دریائی مہم بھیجنے کا حکم دیا، غرض یہ تھی کہ اس ملک کے حالات سے آگاہی حاصل ہو، عبداللہ نے حکیم بن جَبَلَۃ العبدی کی سرداری میں ایک وستہ سمندر کے رستے روانہ کیا، وہ (بلوچستان اور سندھ کے مشرقی علاقے کو) دیکھ کے واپس آئے، عبداللہ نے انھی کو (حضرت) عثمان کے پاس بھیجدیا کہ جو کچھ دیکھا ہے جا کے سُنا دیں، (حضرت) عثمان نے پوچھا: اِس ملک کا کیا حال ہے؟ کہا: امیرالمومنین! میں نے اس ملک کو چل پھر کے اچھی طرح دیکھ لیا ہے"۔ کہا: مجھ سے اس کی کیفیت بیان کرو۔ حکیم نے کہا: ماؤہا وَشَلٌ، و ثمرہا وَقَلٌ، و لصّہا بَطَلٌ، اِن قَلّ الجیش فیہا ضاعوا و ان کثروا جاعوا (پانی کم، پھل ردی، چور بے باک؛ لشکر کم ہو تو ضائع جائے گا بہت ہو تو بھوکوں مرے گا) کہا: خبر دے رہے ہو یا نصیحت کہہ رہے ہو؟ بولے: امیرالمومنین! خبر دے رہا ہوں"۔ یہ سن کے انھوں نے لشکرکشی کا خیال ترک کردیا۔

آخر سنہ ۳۸ یا اوّل سنہ ۳۹ میں حارث بن مُرّۃ العبدی نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اجازت لیکر بحیثیت متطوع سرحد ہند پر حملہ کیا، فتحیاب ہوے، کثیر غنیمت ہاتھ آئی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ان تصریحات کے دیبل کا موقع جو موجودہ شہر کراچی کے قریب یا زیادہ وسعت دیجے تو ضلع کراچی میں متعین ہوتا ہے۔

صرف لونڈی غلام ہی اتنے تھے کہ ایک دن میں ایک ہزار تقسیم کئے گئے۔

حارث اور ان کے اکثر اصحاب ارض قیقان[1] میں کام آئے، صرف چند زندہ بچے، یہ سنہ ۴۲ کا واقعہ ہے۔

قیقان ملک سند کے ان شہروں میں سے ایک شہر ہے جو خراسان سے متصل ہیں۔

پھر سنہ ۴۴ میں، کہ معاویہ بن ابی سفیان کا عہد تھا، المہلب بن ابی صفرہ نے اس سرحد پر حملہ کیا اور بنہ[2] والاہواز تک جا پہنچے، یہ دونوں شہر ملتان و کابل کے درمیان ہیں۔ دشمن سے مقابلے ہوئے۔

القیقان میں ۱۸ ترک سوار ملے دم بریدہ گھوڑوں پر سوار تھے، دلیری سے لڑے اور کھیت رہے۔ المہلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کس چیز نے ان عجمیوں کو ہم سے زیادہ پھرتیلا بنا دیا ہے؟" پھر اس نے اپنے گھوڑے کی دم کاٹ دی، وہ مسلمانوں میں پہلا شخص ہے جس نے گھوڑے کی دم کاٹی۔

بنہ کے معرکے کی نسبت الازدی نے کہا ہے:

۴۳۳ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْأَزْدَ لَيْلَةَ بَيَّتُوا بِبَنَّةَ كَانُوا خَيْرَ جَيْشِ الْمُهَلَّبِ

دیکھا نہیں کہ ازدیوں نے جس رات بنہ میں شب خون مارا وہی لشکرِ مہلب کے بہترین تیغ زن تھے۔

ابن عامر نے معاویہ بن ابی سفیان کے زمانے میں

---

[1] قیقان کی نسبت ایک بیان تو یہ ہے کہ خراسان سے متصل بلاد سند کا ایک شہر ہے، جیسا کہ بلاذری کی روایت میں مذکور ہے دوسرا بیان یہ ہے کہ قیقان دیبائے سندھ کے بالائی حصے سیستان ملتان کے درمیان واقع ہے۔

[2] غالباً بنوں

عبداللہ بن سوّارالعبدی کو سرحد ہند کا والی کیا ــــ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ کو خود معاویہ ہی نے والی کیا ــــ قیقان پر حملہ آور ہوے، جو کچھ غنیمت ملی معاویہ کے پاس لے گئے، قیقانی گھوڑے بطور ہدیہ پیش کیئے اور چند روز ان کے پاس ٹھہر کے قیقان واپس آگئے۔ ترکوں نے مقابلے کو لشکر جمع کیئے اور ان کو قتل کردیا۔ شاعر نے ان کے وصف میں کہا ہے :

وَابْنُ سَوَّارٍ عَلَى عِلَّاتِهِ مُوقِدُ النَّارِ وَقَتَّالُ السَّغَبْ

ابن سوار اپنی کمزوریوں کے باوجود نہایت ہی مہماں نواز اور فاقہ گداز تھا۔

وہ نہایت سخی تھے، سارا لشکر انہی کے مطبخ سے کھانا کھاتا۔ ایک شب لشکر میں کہیں آگ جلتی دیکھی، پوچھا: کیا ہورہا ہے؟ کہا گیا: ایک زچہ کے لیے کھجور کا حریرہ پکایا جارہا ہے"۔ حکم دیا کہ تین دن سب کے لیے کھجور کا حریرہ پکایا جائے۔

ابن سوار کے بعد، معاویہ بن ابی سفیان ہی کے زمانے میں زیاد بن ابی سفیان نے سِنان بن سَلمَہ بن المُحبّق الہذلی کو والی کیا۔ سِنان صاحب فضل، نیک، کثیر الاحسان، خدا ترس اور عبادت گزار تھے، وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے لشکر کو ثابت قدم رکھنے کی غرض سے طلاق کی سوگند دی، مکران بزور فتح کیا، اس میں رہے، شہر کی شان پیدا کی اور پورے علاقے میں نظم قائم کردیا۔ انھوں نے لشکر کو جو قسم دی ایک لشکری نے اس کی نسبت کہا ہے :

رَأَيْتُ هُذَيْلًا أَحْدَثَتْ فِي يَمِينِهَا طَلَاقَ نِسَاءٍ مَا يَسُوقُ لَهَا مَهْرَا

لَهَانَ عَلَى حِلْفَةُ ابْنُ مُحَبَّقٍ اِذَا رَفَعَتْ عَنَّا قَهَا حُلَّقًا صُفْرَا

میں نے ہُذَیل کو ایک نئی بات کرتے دیکھا کہ بغیر مہر ادا کیے بیویوں پر طلاق کی قسمیں کھا رہے ہیں۔
میرے لیے ابن مُحَبَّق کی قسم آسان ہوگئی جب ان کے گلوں سے سونے کی ہنسلیاں اتار لی گئیں (کیونکہ میں مہر ادا کر چکا تھا)

ابن الکلبی کہتا ہے: مکران حکیم بن جبلۃ العبدی نے فتح کیا۔ ابن محبق کے بعد زیاد نے راشد بن عمرو الجُدیدی الازدی کو مقرر کیا، وہ مکران آئے، قیقان پر حملہ کیا اور کامیاب ہوا، پھر میدوں[1] سے جنگ کی اور اسی جنگ میں کام آئے۔ راشد کے بعد سِنان بن سَلَمَہ نے لوگوں کی سرداری کی اور زیاد نے انھی کو سرحد کا والی مقرر کردیا۔ وہ دو برس یہاں رہے۔

الاعشیٰ ہمدانی نے مکران کے باب میں کہا ہے:

وَأَنْتَ تَسِيْرُ إِلَى مُكْرَانَ فَقَدْ شَحَطَ الْوِرْدُ وَالْمَصْدَرُ
وَلَمْ تَكُ حَاجَتِي مُكْرَانُ وَلَا الْغَزْوُ فِيهَا وَلَا الْمُتْجَرُ
وَحَدَّثْتُ عَنْهَا وَلَمْ آتِهَا فَمَا زِلْتُ مِنْ ذِكْرِهَا أَحْذَرُ
بِأَنَّ الْكَثِيْرَ بِهَا جَائِعٌ وَأَنَّ الْقَلِيْلَ بِهَا مُعْوِرُ

۴۳۴

---

[1] لغت عرب میں ایسے لوگوں کو جو کشتی رانی کے فن میں طاق اور سمندر کے احوال اور رستوں سے خوب آگاہ ہوں 'میِد' کہتے ہیں۔ سواحل سند پر ملتان کے علاقے سے بحر فارس تک بکثرت خانہ بدوش قومیں آباد تھیں ان میں اکثر ملاح اور جہازراں تھے۔ مقامی حکومتوں کی کمزوری کے باعث بحری ڈاکو بن گئے۔ چھوٹی بڑی مضبوط کشتیوں (بوارج) پر منڈلاتے پھرتے، دریا میں اور ساحلی بستیوں میں لوٹ مار کرتے۔ مید کے لفظ میں ڈاکو کا مفہوم ہندوستان کا عطیہ ہے۔

تو مکران جارہا ہے تیرے مقام سے یہ منزل کتنی دور ہے،
مکران کی مجھے حاجت نہیں، وہاں تو نہ جنگ ہے نہ تجارت،
مجھ سے اس کا ذکر کیا گیا مگر میں نہیں گیا ہوں، تو اسکی نسبت سننا بھی پسند نہیں کرتا۔
وہاں کی حالت تو یہ ہے کہ لوگ زیادہ ہوں تو بھوکے مریں کم ہوں تو ضائع جائیں۔

عباد بن زیاد نے سجستان سے سرحد ہند پر حملہ کیا، سناروز پہنچے، پھر اطراف کہز (کہن[1]) سے روذبار سجستان اور وہاں سے ہند مند آئے، کش پر مقام کیا اور بیابان قطع کرکے قندھار پہنچے۔ اہل قندھار نے سخت جنگ کی آخر منہزم ہوے اور مسلمانوں نے بنقصان قندھار فتح کرلیا۔

عباد نے یہاں والوں کو لمبی لمبی ٹوپیاں پہنے دیکھا، ویسی ہی ٹوپیاں بنوائیں، لوگ ان ٹوپیوں کو العبادیہ کہنے لگے۔
ابن مفرغ نے قندھار کی جنگ کے ذکر میں کہا ہے۔

كَمْ بِالْجُرُومِ وَأَرْضِ الْهِنْدِ مِنْ قَدَمٍ ... وَمِنْ سَرَاتِكَ قَتْلَى لَا هُمُ قُبِرُوا
بِقَنْدَهَارَ وَمَنْ تَكْتُبْ مَنِيَّتُهُ ... بِقَنْدَهَارَ يُرَجَّمْ دُونَهُ الْخَبَرُ

گرم سیر علاقوں (بلوچستان و کابل) اور ارض ہند میں ہمارے کتنے ہی جاں باز قتل ہوے جنھیں گور گڑھا تک نصیب نہوا۔
یہ قندھار کا قصہ ہے، وہاں کسی کی موت آئی تو پھر اس کی کوئی خبر نہ ملے گی۔

اس کے بعد زیاد نے ابوالاشعث المنذر بن جارود العبدی کو سرحد ہند کا والی کیا، اس نے (نواح سجستان میں) قیقان

[1] بلاذری کے دونوں نسخوں میں "کہز" ہے۔ یاقوت نے سناروز کے بیان میں "کہن" لکھا ہے۔ ابن رستہ نے ہرات سے سجستان کی راہ پر کہن نام ایک مقام کا ذکر کیا ہے کہ سجستان سے چھٹی اور ہرات سے گیارہویں منزل تھا ــــ ص ۱۷۴۔

اور قیقان پر حملے کیئے، جن میں مسلمان غالب ہوئے اور غنیمتیں پائیں۔ ابوالاشعث نے اِن علاقوں میں سرایا پھیلا دیئے۔ قُصدار[1] والوں نے بغاوت کی، اس علاقے کو سنان فتح کر چکے تھے، ابوالاشعث نے اِن پر لشکرکشی کی، فتح کیا اور ان کو لونڈی غلام بنایا۔ یہ قصدار کی دوسری فتح تھی۔

سِنان نے یہیں وفات پائی، شاعر نے ان کے حق میں کہا ہے:

حَلَّ بِقُصدارَ فأضحَى بِها ... فِي القَبرِ لَم يَغفَل مَعَ الغافِلِينَ
لِلّهِ قُصدارُ وأعنابُها ... أُمِّي فَتَى دُنيا أَجَنَّت ودِينَ

وہ قُصدار گیا اور وہیں قبر میں پہنچ گیا، اس نے غفلت شعاروں کے ساتھ کبھی غفلت نہ کی۔

قصدار کیسا اچھا مقام ہے اور اس کے انگور کیسے اچھے ہیں، دین اور دنیا نے دین اور دنیا کے کیسے اچھے جوان کو چھین لیا۔

ابوالاشعث کے بعد ابن حَرِیّ الباہلی کو والی کیا، اللہ نے اس کے ہاتھ پر اس ملک کے بلاد فتح کیے، ابن حَرِیّ نے شدید جنگیں کیں اور ہر جنگ میں فاتح و غانم رہے۔

۴۳۵ ایک جماعت کہتی ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے اِس ناحیہ پر سِنان بن سَلَمَہ کو والی کیا اور حَرِیّ اس کے سرایا پر تھا۔

---

[1] مکران سے بیس منزل پر ایک شہر تھا (اصطخری، ص ۱۷۸) بشاری نے اس کا موقع ساحل پر مکران کی بندرگاہ تیز سے مکران کے طول میں بارہ منزل پر بتایا ہے (ابوالفدا، ص ۳۸۵) ابن حوقل کہتا ہے: قزدار ایک شہر ہے جس کے ساتھ چند قصبے اور دیہات ہیں۔

ابن حَرّمی کے حق میں ایک کہنے والے نے کہا ہے :

لَولا طِعانِی بِالبُوقانِ مَارَجَعَتْ مِنْہ سَرَایَا ابنِ حَرّیٍ بِأَسْلابِ

اگر میں بوقان میں نیزہ بازی نہ کرتا تو ابن حرمی کے سریہ مقتولوں کا مال نہ لاتے ۔

بوقان والے اب مسلمان ہیں۔

عمران بن موسی بن یحییٰ بن خالد برمکی نے المعتصم باللہ کی خلافت میں یہاں ایک شہر بسایا اور البیضاء اس کا نام رکھا ۔

الحجاج بن یوسف بن الحکم بن ابی عقیل الثقفی نے، جب وہ بلاد عراق کا والی ہوا، سعید بن اسلم بن زرعۃ الکلابی کو مکران اور اس کی سرحد کا والی کیا، حارث علافی کے بیٹوں ـــــ معاویہ اور محمد نے اپنے قبیلے کو لے کے سعید پر خروج کیا اور اس کو قتل کرکے سرحد پر متغلب ہو گئے ۔ الحجاج نے مُجّاعہ بن سعر التمیمی کو بھیجا، وہ یہاں آیا، حملے کیے، غنیمتیں پائیں اور قندابیل کے اطراف و جوانب فتح کیے ۔ مجاعہ سال بھر بعد مکران میں فوت ہوگیا (ایک روایت یہ ہے کہ اس کو بھی علافیوں نے قتل کردیا)

علاف کا نام زیاد بن خلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تھا اور وہ ابوجہم کنیت کرتا تھا ۔

یہ سرحد پوری طرح محمد بن القاسم کے ہاتھ پر فتح ہوئی ۔

شاعر نے مجاعہ کے حق میں کہا ہے :

ما مِنْ مَشاہِدِکَ الَّتِی شاہَدْتَہا اِلّا یَزِیْنُکَ ذِکْرُہا مُجّاعَا

اے مجاعہ تو جتنے معرکوں میں شریک ہوا ان کی یاد کو تجھی سے زینت ہے ۔

مُجاعہ کے بعد الحجاج نے مکران پر محمد بن ہارون بن ذراع النمری کو مقرر کیا۔

اس کے زمانہ ولایت میں جزیرہ یاقوت (بالدیپ) کے راجہ نے اس غرض سے کہ والیٔ عراق کی جناب میں تقرب حاصل کرے اپنے ملک کی مسلمان عورتوں کو ایک کشتی میں سوار کرکے عراق روانہ کیا۔ یہ عورتیں اس کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں اور ان عربوں کی اولاد تھیں جو اس کے ملک میں تجارت کرتے تھے اور فوت ہوگئے تھے۔ دیبل کے قریب میدوں کی ایک جماعت نے کشتی پر چھاپا مارا، یہ لوگ بوارج (چھوٹی بڑی جنگی کشتیوں) پر سوار تھے، عورتوں کو پکڑ لیا اور کشتی میں جو کچھ تھا لوٹ لیا۔ اِن عورتوں میں سے ایک یربوعیہ نے حجاج کی دہائی دی، یہ خبر حجاج کو پہنچی، سنتے ہی کہا: یالبیک اور سِند کے راجہ داہر کو لکھ بھیجا کہ اِن عورتوں کی رستگاری کی سبیل کرے۔ داہر نے جواب دیا کہ ان کو قزاقوں نے پکڑا ہے جو میری دسترس سے باہر ہیں۔ حجاج نے عبیداللہ بن نبہان کی سرداری میں دیبل پر لشکر بھیجا، عبیداللہ نے حملہ کیا، کام آئے اور مہم ناکام رہی پھر بُدیل بن طُہفۃ البجلی کو حکم بھیجا کہ دیبل پر حملہ کریں، وہ اُس وقت عمان میں تھے، حکم پاتے ہی روانہ ہوئے، عین معرکے میں گھوڑا اکھڑا اور دشمن کی صفوں میں بے گھا، بدیل قتل ہوئے اور مہم ناکام رہی — یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِن کو مُبدّ مذہب جاٹوں نے قتل کیا۔

یہاں کی عورتوں کے حُسن کی بنا پر اس جزیرے کو جزیرۂ یاقوت کہتے ہیں۔

بدیل کے بعد حجاج نے بزمانۂ ولید بن عبدالملک محمد بن قاسم بن محمد بن الحکم بن ابی عقیل کو اس مہم کا والی کیا۔ محمد کو اس سے پہلے فارس پر مقرر کیا تھا، ابوالاسود جہضم

بن زحر الجعفی ان کے مقدمے پر تھے، حجاج نے محمد کو ناحیۂ رے پر لشکر کشی کا حکم دیا تھا۔ جب بدیل کا یہ قصہ ہوا تو یہ حکم منسوخ کردیا، سند کی ولایت کا پروانہ بھیجا اور لکھا کہ ایک لشکر (خشکی کی راہ سے) روانہ کیا جارہا ہے اس کے پہنچنے تک شیراز میں ٹھہرو۔

محمد کے زیر علم جنگ کرنے کے لیے چھ ہزار مردانِ کار شامی لشکر سے اور بکثرت دوسرے لشکروں سے انتخاب کیے۔ اس اہتمام سے لشکر کا سروسامان کیا کہ اہل لشکر کو جن جن چیزوں کی احتیاج ہوسکتی تھی، سب مہیا کردیں؛ سوئی تاگا بھی ان کی نظر سے نہ چھوٹا۔ دھنکی ہوئی روئی سرکہ میں بھگو کے سایہ میں خشک کی، لشکر والوں سے کہا: سند میں تمھیں سرکہ نہیں ملے گا، اس کو پانی میں بھگو کے جوش دینا اور چھان کر استعمال کرنا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ترکیب اس وقت کی جب محمد نے سرکہ نہ ملنے کی شکایت لکھی[1]۔

کمک جب آگئی تو شیراز سے کوچ کیا، مکران پہنچے، جہم بن زحر ساتھ تھے، مکران میں چند روز (اور بقول یعقوبی مہینا بھر) ٹھہرے۔ پھر قنزبور[2] آئے، یہ پہلا مقام ہے جو اس لشکر کشی کی ذیل میں فتح کیا، دوسرا مقام ارمائیل ہے جو اس لشکر کشی کی ذیل میں فتح ہوا۔ ارمائیل سے دیبل جارہے تھے کہ محمد بن ہارون بن ذراع نے وفات پائی، یہ ان لوگوں میں تھے جو محمد کے زیر علم ضم کیے گئے تھے، قنبیل میں ان کو دفن کیا اور جمعہ کو دیبل پر چھاؤنی چھائی۔ یہاں پہنچنے کے بعد وہ جہاز بھی آگئے جن میں

---

[1] سندھ والے چاول کا سرکہ بناتے تھے، چاول کے پانی کو سڑاتے اور پکالیتے؛ عربوں کو یہ سرکہ کبھی پسند آتا، انھوں نے اپنے ملک سے منگایا،

[2] مکران کا سب سے بڑا شہر تھا، ابن حوقل نے اسی کو قنجور لکھا ہے۔

رسد، اسلحہ اور پیادہ فوج تھی۔ لشکر کو مناسب مقام پر اُتارا
۴۴۷ اور خندق کھودنے کا حکم دیا۔ ہر حصّہ لشکر کے لیے ایک علم مقرر
کیا، خندق کے کنارے کنارے نیزے سپوخت کرکے ان میں علم
باندھے، اور حکم دیا کہ لوگ اپنے پرچموں کی حدوں میں اتریں۔
سنگ باری کے لیے 'عروس' نام منجنیق نصب کی، پانسو آدمی
اس پر کام کرتے تھے۔

دیبل میں ایک باعظمت بُدّ تھا، اس کے منارے پر
کشتی کے سُکان کی مانند ایک شہتیر میں سرخ جھنڈا تھا، جب
ہوا چلتی جھنڈا شہر پر لہراتا اور چکر کھاتا۔

یہ شہر اسی بُدّ کی وجہ سے مشہور تھا۔ جیسا کہ بیان
ہوا ہے یہ بُدّخانہ ایک بلند منارہ تھا، ایسے منارے وہ لوگ
اپنے صنم یا اصنام کے لیے بناتے ہیں۔ بُدّ کبھی منارے کے
اندر بھی ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک ہر شے جس کی بہ طریق
عبادت عظمت کی جائے، بُدّ ہے اور صنم بھی بُد ہے۔

محمد ہر بات کی اطلاع حجاج کو دیتے کہ ان کی رائے
کے مطابق عمل کریں۔ محمد کے خط حجاج کے پاس اور حجاج
کے خط محمد کے پاس تیسرے دن پہنچ جاتے۔

حجاج نے لکھا کہ عروس اس طرح نصب کرو کہ اس کا
قائمہ کوتاہ ہو اور وہ جانب شرقی سے متصل رہے؛ اور اس کے
عامل کو حکم دو کہ پرچم کے سکان کو، جس کا تم نے ذکر کیا ہے،
ہدف بناکے سنگ باری کرے۔ محمد نے یہی کیا۔ سکان ایک ہی
گولے میں ٹوٹ گیا۔ کافروں پر جھنڈے کا گرنا بہت گراں
گزرا، لڑنے کو نکلے، مسلمان بھی ان کی طرف بڑھے، کافر منہزم
ہوے اور شہر میں گھس گئے، محمد نے سیڑھیاں لگانے کا حکم دیا۔
سیڑھیاں لگائی گئیں، پہلا شخص جو شہر پناہ پر پہنچا وہ کوئیوں میں سے

قبیلہ مراد کا تھا۔ مسلمانوں نے شہر بزور فتح کرلیا، قابل جنگ مردوں کو قتل کیا، یہ سلسلہ تین دن جاری رہا، داہر کا عامل بھاگ نکلا، بدّ کے پجاری اور بھکشو قتل ہوئے۔ محمد نے پیمایش کر کے زمین کے قطعات مسلمانوں میں تقسیم کیے، مسجد بنوائی اور چار ہزار مسلمانوں کو یہاں آباد کیا۔

مجھ سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ آلِ خالد بن اُسید کے غلام آزاد منصور بن حاتم نحوی نے کہا: میں نے بدّ کے منارے کا ٹوٹا ہوا گنبد دیکھا ہے۔

المعتصم باللہ رحمۃ اللہ نے عَنْبَسَہ بن اسحٰق الضّبّی کو سِندھ پر بھیجا (وہ جب یہاں آیا بدّخانہ بے چراغ تھا) اس نے منارے کے زیریں حصے کو محبس کے لیے استعمال کیا اور بالائی حصے کو ڈھاکر اس کے پتھروں سے شہر کی مرمت کرائی۔ مگر یہ کام انجام کو نہ پہنچا تھا کہ وہ برطرف کردیا گیا، اس کی جگہ سِندھ کا والی ہارون بن ابی خالد المَروَزی ہوا، وہ تھوڑے ہی دن برسرِعمل رہنے پایا تھا کہ لوگوں نے اس کو قتل کردیا۔

کہتے ہیں: محمد جب البیرون[1] پہنچے تو اہل شہر استقبال کو نکلے اور رسد پیش کی، وہ اپنے سمینوں کو حجاج کے پاس بھیج کر مصالحت کرچکے تھے محمد کو اپنے ساتھ شہر میں لائے اور ۴۳۸ صلح کی پابندی کی۔

محمد جس راستے سے گزرے بے فتح کیے آگے نہ بڑھے، یہاں تک کہ مہران کے قریب تر علاقے میں ایک نہر عبور کی، سَربیدس کا سَمَنی ان کے پاس آیا اور باشندوں کی جانب سے

---

[1] دیبل اور منصورہ کے درمیان، دیبل سے چار مرحلے اور منصورہ سے ۱۵ فرسخ پر، دریا کے قریب ایک شہر تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ موجودہ شہر حیدرآباد (سندھ) اسی مقام پر آباد ہے۔

صلح کرلی، محمد نے ان پر خراج مقرر کیا، سُہبان پہنچے اور اس کو فتح کرکے عبور مہران کے ارادے سے درمیانی علاقے میں جا اترے۔ داہر یہ خبر سن کے محاربے کو مستعد ہوا۔

محمد خود تو عبور کی تدبیر کرنے یہیں ٹھہر گئے اور محمد بن منصب بن عبدالرحمٰن کو خیل و حمارات دے کر (غربی مہران میں) سیدوسان بھیجا، یہ جب وہاں پہنچے باشندوں نے امان چاہی، ان کے سُمَنی نے جانبین کے درمیان صلح کی پیامبری کی۔ ابن منصب نے ان کی درخواست قبول کی، خراج مقرر کیا، پابند عہد رہنے کی ضمانت لی، اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو ان پر عامل کیا اور چار ہزار جاٹوں کو ساتھ لیکر محمد بن قاسم کے پاس واپس آگئے۔

ادھر محمد نے عبور کا موقع ڈھونڈ نکالا قصّہ (کچھ) کے راجہ راسل کی عملداری سے متصل (مشرقی کنارے پر) کشتیوں کا پُل باندھ کے داہر کی عملداری میں داخل ہو گئے، داہر کے نزدیک اس مقام کی کچھ اہمیت نہ تھی، وہ اس طرف سے غافل تھا۔ محمد جب اس کے عمل میں داخل ہو گئے تو اس کو خبر ہوئی، ٹھاکروں کو لے کے جنگ کرنے نکلا، داہر اور تمام ٹھاکر ہاتیوں پر سوار تھے، ٹھاکروں نے اس کے گرد حلقہ سا باندھ لیا تھا۔ ایسے معرکے کا رن پڑا کہ سننے میں نہیں آیا، اپنی فوج کو دبتا دیکھ کر داہر ہاتی سے اتر پڑا اور پیادہ ہو کے لڑا مگر شام ہوتے کھیت رہا۔ مشرک بھاگ نکلے، مسلمانوں نے جس طرح چاہا ان کو قتل کیا۔

بروایت مدائنی داہر کو بنی کلاب میں سے کسی نے قتل کیا، وہ اپنے فخریہ میں کہتا ہے:

الخَيلُ تَشهَدُ يَومَ داهِرَ وَالقَنا — وَمُحَمَّدَ بنَ القاسِمِ بنِ مُحَمَّدِ
أنّي فَرَجتُ الجَمعَ غَيرَ مُعَرِّدٍ — حَتّى عَلَوتُ عَلَيهِمُ بِمُهَنَّدِ
فَتَرَكتُهُ تَحتَ العَجاجِ مُجَدَّلاً — مُتَعَفِّرَ الخَدَّينِ غَيرَ مُوَسَّدِ

گھوڑے گواہ ہیں، نیزہ گواہ ہے اور خود محمد بن قاسم ابن محمد، کہ میں نے داہر کے ساتھ کیا کیا۔

دشمن کی صفیں چیرتا دوڑاتا ان کے سردار تک پہنچا اور شمشیر براں اس کے سر پر علم کی،

اور اس حال میں چھوڑا کہ اس کے رخسار خاک و خوں میں آلودہ تھے اور اس کی لاش بے تکیہ و بستر تھی۔

مجھ سے منصور بن حاتم نے بیان کیا کہ داہر اور اس کے قاتل کی تصویریں بَرُوَص (بروچ) میں ہیں۔ بُدَیل بن طُہفہ کی شبیہ شہر قند میں اور اس کی قبر دُبَیل میں ہے۔

مجھ سے علی بن محمد المدائنی نے اور ان سے ابو محمد الہندی نے اور ان سے ابوالفرج نے بیان کیا کہ: ——داہر کے قتل کے بعد محمد بن قاسم بلاد سند پر غالب ہوگئے۔

ابن الکلبی کی روایت میں ہے کہ داہر کو قبیلۂ طے کے ۴۳۹
قاسم بن ثعلبہ بن عبداللہ بن حِصَن نے قتل کیا۔

کہتے ہیں: محمد بن قاسم نے 'راور' بزور فتح کیا۔ یہاں داہر کی ایک بیوی تھی۔ اس نے گرفتاری کے خوف سے اپنے مال متاع میں آگ لگائی اور اپنی سہیلیوں اور باندیوں کو لے کر جل گئی۔

محمد بن قاسم برہمناباد کی قدیم بستی میں پہنچے، اسی شہر سے دو فرسخ کے فاصلے پر بعد کو المنصورہ بسایا گیا، یہاں 'شیرین' تھا۔ برہمناباد میں داہر کی منہزم فوج جمع ہوگئی تھی، محمد نے جنگ کی اور شہر بزور فتح کرلیا، آٹھ ہزار اور بقول بعض ۲۶ ہزار مقاتل کھیت رہے۔ برہمناباد اِن دِنوں ویران ہے برہمناباد میں عامل مقرر کرکے محمد نے الرور و بغرور کی جانب کوچ کیا۔

الرور[1] جارہے تھے کہ رستے میں ساوندری کے باشندے ملے، امان اور صلح چاہی، محمد نے اس شرط پر ان کو امان عطا کردی کہ جو مسلمان ان کے پاس سے گزریں ان کی ضیافت کا انتظام کریں اور انھیں رستہ بتادیں۔ اب یہ لوگ مسلمان ہیں۔

اس راہ میں دوسرا مقام بَشمَد[2] تھا، اس کے باشندوں نے بھی ویسی ہی صلح کرلی جیسی صلح ساوندری کے باشندوں نے کی تھی۔

بَشمَد سے الرور (الور) پہنچے، یہ شہر پہاڑی پر تھا اور سند کے بڑے اور حاکم نشین شہروں میں سے تھا کئی مہینے محاصرہ کئے رہے، آخر شہر والوں نے اس شرط پر صلح کرلی کہ باشندے قتل نہ کیے جائیں اور دُبّد، سے تعرض نہ کیا جائے۔ محمد نے شرط قبول کی، خراج مقرر کیا، مسلمانوں کے لیے مسجد بنوائی اور کہا: دُبّد، ویسا ہی تو ہے جیسے یہود و نصاریٰ کے کنیسے اور مجوس کے "آتشکدے"

الرور سے کوچ کرکے اسِکّہ پہنچے، یہ نہر بیاس کے قریب تر علاقے میں ایک شہر تھا، اب ویران ہے، بیاس کو عبور کیا اور ملتان پر خیمہ زن ہوئے، اہل شہر سے جنگ کی، زائدہ بن عمیر الطائی نے خوب داد شجاعت دی، مشرکوں نے منہزم ہوکے شہر میں پناہ لی، محمد نے محاصرہ کرلیا، محاصرے نے طول کھینچا، مسلمانوں کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہوگیا اور یہ نوبت پہنچی کہ گدھے ذبح کرکے کھائے، اسی

---

[1] الور، جہان کے کنارے ملتان سے پانچ دن کی مسافت پر ایک شہر تھا، وسعت میں ملتان کے لگ بھگ، دو دیواروں سے اس کو محفوظ کیا گیا تھا۔

[2] ملتان سے دو دن کی مسافت پر، ـــــ اصطخری ۱۷۹۔

اثنا میں ایک مستامن آیا، اس نے ایک مدخل آب کا پتا دیا کہ شہر والے اسی کا پانی پیتے تھے، یہ ایک تالاب تھا جس میں نہر بسمہ کا پانی جمع ہوتا تھا۔ ملتان والوں کی زبان میں اس کے لیے جو لفظ تھا عربی میں اس کو "بلاح" کہتے ہیں، مسلمانوں نے اس کو بند کر دیا، شہر والوں کو جب پیاس کی تکلیف ہوئی تو حکم پر اتر آئے، محمد نے قابل جنگ مردوں کو قتل کیا، بچوں اور عورتوں کو لونڈی غلام بنایا "بدّ" کے چھ ہزار پجاریوں کی جاں بخشی کی اور ان کو بھی غلام بنا لیا۔ یہاں سونے کی کثیر مقدار ہاتھ آئی، بدّ خانے میں دس گز سے آٹھ گز کا ایک حجرہ تھا جس میں بدّ کے چڑھاوے جمع کیے جاتے، حجرہ چاروں طرف سے بند تھا، چھت میں ایک بڑا سا روزن تھا جس سے چڑھاوے اس میں ڈالے جاتے تھے۔ اسی حجرے کی وجہ سے ملتان کو "فرج بیت الذہب" کہنے لگے، —— فرج کے معنے سرحد کے بھی ہیں۔

ملتان کا بدّ ایک ایسا بت تھا جس کے لیے اموال ہدیہ کیے جاتے اور اس پر نذریں چڑھائی جاتیں۔ سند والے اس کی بڑی عظمت کرتے، زیارت کو آتے اور ڈاڑھیاں اور سر منڈا کے اس کا طواف کرتے۔

لوگوں کا گمان ہے کہ یہ بت ایوب علیہ السلام کا مجسمہ ہے۔

کہتے ہیں: حجاج نے مہم کے مصارف اور غنائم کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ ۶ کروڑ خرچ ہوئے اور ۱۲ کروڑ حاصل ہوئے، کہا: ہم نے اپنے خون کا بدلا پالیا، جو کچھ خرچ کیا اس پر ۶ کروڑ درہم مزید ہاتھ آئے اور داہر کا سر ملا۔

حجاج کی موت کے بعد محمد ملتان سے الرور و بغرور واپس آ گئے، یہ دونوں شہر وہ پہلے ہی فتح کر چکے تھے،

یہاں والوں کو عطیے دیئے۔
اس کے بعد بیلمان (نیلما) کی طرف کسی کو بھیجا، یہاں والوں نے بے لڑے اطاعت پیش کی، یہاں سے یہ لشکر نُہرِسَت گیا، اہلِ نُہرِسَت نے بھی بغیر جنگ اطاعت کرلی، نُہرِسَت کے باشندے مید ہیں اور سمندروں میں ڈاکے ڈالتے ہیں، آجکل یہ لوگ اہلِ بصرہ سے برسرِپیکار ہیں۔
محمد نے الکیرج[1] پر لشکر کشی کی، دوہر مقابلے کو نکلا مگر شکست کھاکے بھاگا، —— یہ بھی کہا گیا ہے کہ قتل ہوا، اہلِ شہر حکم پر اتر آئے، قابل جنگ مرد قتل کئے گئے، عورتوں بچوں اور بڈھوں کو لونڈی غلام بنالیا۔
شاعر نے کہا ہے۔

نَحْنُ قَتَلْنَا دَاهِرًا وَدُوْهَرَا ۔۔۔ وَالْخَيْلُ تَرْدِي مُنْسَرًا فَمُنْسَرَا

داہر اور دوہر کو ہمیں نے قتل کیا، سواروں کے بڑے بڑے جتھے تو چکر ہی کاٹتے رہے۔
ولید بن عبدالملک کی موت کے بعد سلیمان بن عبدالملک والی امر ہوا، اس نے صالح بن عبدالرحمٰن کو ولایت عراق کا عامل خراج اور یزید بن ابی کبشۃ السکسکی کو سند کا عہدار کیا۔ یزید نے محمد اور معاویہ بن مہلب کو قید کیا اور صالح کے پاس بھیجدیا۔ محمد نے متمثلاً کہا ہے:

اَضَاعُونِی وَاَیَّ فَتًی اَضَاعُوا ۔۔۔ لِیَوْمِ کَرِیْهَةٍ وَسِدَادِ ثَغْرِ

انھوں نے مجھے ضائع کردیا جوان بھی ایسا کہ مردِ نبرد اور سرحد کا محافظ تھا۔
بنو والوں نے محمد کے جانے کا بہت غم کیا، اس کے لیئے روے اور الکیرج میں اس کی شبیہ بنا کے رکھی۔
صالح نے اس کو واسط میں قید کردیا، محمد نے کہا ہے:

---

[1] موجودہ ریاست پالن پور کے متصل، سندھ اور گجرات کے درمیان،

فَلَئِنْ ثَوَيتُ بِواسِطٍ وبِأرضِها ... رَهْنَ الحَدِيدِ مُكَبَّلًا مَغْلُولَا ۴۴۱
فَلَرُبَّ فَتيَةِ فارِسٍ قَدْ رُعْتُهُمْ ... وَلَرُبَّ قِرْنٍ قَدْ تَرَكْتُ قَتِيلَا

اگر واسط میں مجھے قید کردیا، زنجیروں میں باندھ کے بیکار کردیا تو کیا ہوا؟

میں ہی تو ہوں جس نے جوانان شہسوار کو خاک بسر اور بانکے سرفرازوں کو قتل کیا۔

یہ بیتیں بھی اسی کی ہیں:

لَوكُنتُ أجمَعتُ القَرارَ لَوَطَّنَتْ ... إناثٌ أعَدَّتْ لِلوَغَى وَذُكُورُ
وَمَا دَخَلَتْ خَيلُ السَّكاسِكِ أرضَنا ... وَلا كانَ مِن عَكٍّ عَلَيَّ أميرُ
وَلا كُنتُ لِلعَبدِ المُزَوِّنِيِّ تابِعًا ... فَيالَكَ دَهرٌ بِالكِرامِ عَثُورُ

ذرا بھی موقع ملتا تو جنگ کے لیئے گھوڑے اور گھوڑیاں فراہم ہوجاتیں،

نہ سکسکوں کے گھوڑے ہمارے علاقے میں داخل ہوسکتے

نہ عک میں سے کوئی مجھ پر امیر ہوتا،

اور میں ایک ادنیٰ غلام کا تابع نہ ہوتا، اے زمانے!

تجھ پر افسوس، تو شریفوں کے حق میں بڑا ہی خائن ہے!

صالح کا بھائی آدم خارجی تھا، حجاج نے اس کو قتل کیا تھا، محمد کو آل ابی عقیل کے حوالے کردیا، انھوں نے بڑی تکلیفیں دیں، بہت زدوکوب کیا یہاں تک کہ وہ مرگیا۔

حمزہ بن بیض حنفی نے محمد بن قاسم کے حق میں کہا ہے:

إنَّ المُرُوَّةَ وَالسَّماحَةَ وَالنَّدَى ... لِمُحَمَّدِ بنِ القاسِمِ بنِ مُحَمَّدِ
ساسَ الجُيوشَ لِسَبعَ عَشْرَةَ حِجَّةً ... يا قُربَ ذٰلِكَ سُودَدًا مِن مَولِدِ

مُروت اور سماحت، فضل اور خیر محمد بن قاسم بن محمد کا حصہ ہیں،

اس نے سترہ برس کی عمر میں لشکروں کی سرداری کی،

اتنا بڑا کام اس کی پیدائش سے کس قدر قریب ہے!
کسی دوسرے نے کہا ہے:

سَاَسُ الرِّجَالِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً وَلِدَاتُهُ عَنْ ذَاكَ فِي اَشْغَالِ

اس نے سترہ برس کی عمر میں مردانِ کارزار کی سرداری کی حال آنکہ اس کے ہم عمر دوسرے ہی شغلوں میں تھے۔

یزید بن ابی کبشہ سند پہنچا اور اٹھارہ دن بعد مرگیا۔

سلیمان بن عبدالملک نے حبیب بن مہلب کو سند کا والیٔ حرب کیا، وہ یہاں آیا، ہند کے راجہ اپنے اپنے ملکوں کو واپس جاچکے تھے اور داہر کا بیٹا جیسیہ برہمناباد پر متصرف ہوگیا تھا۔ حبیب مہران کے کنارے اترے، الرور کے باشندوں نے اطاعت کی، ایک قوم نے جنگ کی حبیب نے اس کو زیر کرلیا۔

سلیمان بن عبدالملک کے بعد عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے، انھوں نے اس ملک کے بعض فرمانرواؤں کو خط لکھے جن میں ان کو اسلام اور اطاعت کی دعوت دی اور لکھا کہ (اسلام قبول کرلوگے تو) تمھاری بادشاہی سے تعرض نہیں کیا جائے گا، تمھارے وہی حقوق ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں؛ اہل ہند کو ان کی سیرت اور مذہب کا حال معلوم ہوچکا تھا، جیسیہ اور دوسرے رجواڑوں نے اسلام قبول کرلیا اور عربوں کے سے اپنے نام رکھے۔

۱۰۲ھ عمرو بن مسلم الباہلی نے، کہ سند کی ولایت پر عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے عامل تھے، بلاد ہند کے بعض حصوں پر حملہ کیا اور ظفرمند ہوئے۔

یزید بن عبدالملک کے زمانے میں آل مہلب اور

ان کے ساتھی جہازوں پر سوار ہو کے بند چلے آئے، (مسلمانے) قبیلۂ تمیم کے ہلال بن احوز کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا، اس نے قندابیل[1] میں مہلب کے بیٹے مدرک کو پکڑا، اور ایک ایک کرکے اس کے سب بیٹوں: مفضل، عبدالملک، زیاد، مروان اور معاویہ کو پکڑ کے قتل کردیا، معاویہ بن یزید بھی پکڑا گیا اور قتل ہوا۔

بلاد عراق کے والی عمر بن ہبیرۃ الفزاری نے اپنی جانب سے جُنَید بن عبدالرحمٰن المُرّی کو سرحد سِند کا والی کیا، ہشام بن عبدالملک نے جنید کو برقرار رکھا اور جب خالد بن عبداللہ القسری کو ولایت عراق پر مقرر کیا تو جنید کو سند کے امور میں خالد سے مراسلت کا حکم دیا۔

جُنَید دیبل پہنچ کے مہران کے کنارے اترے جیسیہ نے عبور سے روکا اور کہلا بھیجا کہ میں اسلام لاچکا ہوں، مروصالح نے مجھے میری مملکت پر برقرار رکھا تھا، جنید نے ضمانت دی اور مقررہ خراج کی اس سے ضمانت لی، بعد کو جیسیہ اسلام سے پھر گیا اور آمادۂ جنگ ہوا، دونوں نے ایک دوسرے کو ضمانتیں واپس کردیں — یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہل جنید نے کی — جیسیہ اندرون ملک آیا، بکثرت فوجیں فراہم کیں، کشتیاں لیں اور جنگ کے لیے طیار ہوا۔ جنید کشتیوں میں اس کی طرف بڑھے، جانب شرقی کی خلیج میں مقابلہ ہوا، جیسیہ گرفتار ہوا اور مارا گیا، اس کی مشقی بیڑے سے جُدا ہوگئی تھی، جیسیہ کا بھائی صصہ (چچ) بن داہر بھاگ نکلا، وہ اس ارادہ میں

---

[1] منصورہ سے ۸ مرحلے اور ملتان سے دس مرحلے پر عربوں کے زمانے میں بارونق شہر تھا، اب خان قلات کی عملداری میں "گنداوا" کے نام سے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

تھا کہ والیٔ عراق کے پاس جاکے دنما کی شکایت کرے، جنید نے اس کو پرچالیا اور جب اس نے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا تو اس کو قتل کردیا۔

اس کے بعد جنید نے الکیرج پر تاخت کی، یہاں والوں نے نقض کیا تھا، جنید نے وکنیش نطاحہ سے شہر پناہ میں رخنے ڈالے اور بزور داخل ہوگئے، قابل جنگ مردوں کو قتل کیا، عورتوں بچوں اور بڈھوں کو لونڈی غلام بنایا، غنیمت لی، اور اپنے عامل مرمد، مندل[1]، وہنج، بروص پہ مقرر کئے۔

جنید کہا کرتا تھا: القتل فی الجزع اکبر منہ فی الصبر (مردانہ وار قتل ہوجانا ایڑیاں رگڑ کے مرنے سے گراں قدر ہے)

جنید نے ایک لشکر ازین (اجین) بھیجا، اس نے مرمد (ماروار) پہ حملہ کیا اور اس کے مضافات جلادیئے۔ ایک لشکر حبیب بن مرہ کی سرداری میں مالبہ (مالوہ) بھیجا، خود جنید نے بیلمان (نیلما) اور جزر (گجرات) کے علاقوں پر لشکرکشی کی اور فتح کیا۔

جنید کے پاس جو آیا خالی ہاتھ نہ گیا، اس کے بعد بھی چار کرور درہم اس کے پاس بچ رہے۔ اتنا ہی مال اس نے دارالحکومت بھیجا۔ جریر نے اس کے حق میں کہا ہے:

أَصْبَحَ زُوَّارُ الْجُنَيْدِ وَصُحْبَهْ ۔۔۔ يُحَيَّوْنَ صَلْتَ الْوَجْهِ جَمَّ مَوَاهِبُهْ

جنید کے دوستوں اور زائروں کے چہرے دن نکلتے ہی اس کے مواہب سے روشن ہوجاتے ہیں۔

ابوالجویریہ نے کہا ہے:

لَوْ كَانَ يَقْعُدُ فَوْقَ الشَّمْسِ مِنْ كَرَمٍ ۔۔۔ قَوْمٌ بِأَحْسَابِهِمْ أَوْ مَجْدِهِمْ قَعَدُوا

---

[1] غالباً علاقہ جھالاوار کا قدیم شہر۔

مُحْسَدُونَ عَلٰی مَاکَانَ مِنْ کَرَمٍ لَا یَنْزِعُ اللّٰہُ مِنْھُمْ مَا حُسِدُوْا

اگر فیاضی کے سبب سورج پر جا بیٹھنا ممکن ہوتا تو ایک قوم اپنے مجدد احسان کے سبب سورج پر جا بیٹھتی۔

وہ اپنے جود و کرم کی بنا پر محسود ہے، اللہ وہ شے اِس قوم سے سلب نہ کرے جس کی وجہ سے اِس پر حسد کیا جاتا ہے۔

جنید کے بعد تمیم بن زید العتبی والی ہوا، یہ ضعیف و کمزور تھا، دبیل کے قریب ایک تالاب کے کنارے، کہ اس کو ماء الحجامیں کہتے تھے، بیمار ہوا اور مرگیا۔ شاطئ مہران پر کثرت سے زرد مکھیاں تھیں، بھینسیں ان سے بھاگتیں اور تالاب میں اتر جائیں، اس لیے اس کو ماء الحجامیں کہنے لگے۔

تمیم کو اصحابے عرب میں شمار کیا گیا ہے، اس نے سند کے بیت المال میں ایک کرور اسّی لاکھ طاطری (خالص چاندی کے) درہم پائے اور بہت جلدی ٹھکانے لگا دیئے۔

تمیم کے ساتھ جو لوگ یہاں آئے تھے اِن میں مُخنس نام ایک یربوعی نوجوان بھی تھا۔ خنیس کی ماں قبیلۂ طے کی تھی اس نے فرزدق سے کہا: میرے بیٹے کے لیے تمیم کو لکھدو کہ میرے پاس بھیجدے؛ اور فرزدق کو اس کے باپ غالب کی قبر کا واسطہ دیا، فرزدق نے لکھا:

أَتَتْنِي فَعَاذَتْ يَا تَمِيمُ بِغَالِبٍ وَبِالْحُفَرِ السَّافِي عَلَيْهِمَا تُرَابُهَا

فَهَبْ لِي خُنَيْسًا وَاتَّخِذْ فِيهِ مِنَّةً لِخُوبَةِ أُمٍّ مَا يَسُوغُ شَرَابُهَا

تَمِيمَ بْنَ زَيْدٍ لَا تَكُونَنَّ حَاجَتِي بِظَهْرٍ وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ جَوَابُهَا

فَلَا تُكْثِرِ التَّرْدَادَ فِيهَا فَإِنَّنِي مَلُولٌ لِحَاجَاتٍ بَطِيءٌ طِلَابُهَا

اے تمیم وہ میرے پاس آئی اور مجھے غالب کا اور اس کی قبر کا واسطہ دیا،

تو ایک خفیس مجھے بخش دے اور ایسی ماں پر احسان
کر جس کا یہ حال ہے کہ پانی بھی حلق سے نہیں اُترتا،
زید کے بیٹے تمیم، میری درخواست رد نہ کر جبکہ اس کا
قبول کرنا تیرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔
اس میں پس و پیش بھی نہ کر، میری حاجت پوری کرنے میں
دیر کی جاتی ہے تو میں ملول ہوجاتا ہوں۔
تمیم کو شبہ ہوا کہ اس نوجوان کا نام حبیش ہے یا
خُنَیس، حکم دیدیا کہ جن لوگوں کے ناموں میں یہ حروف ہوں
ان سب کو واپس بھیجدیا جائے۔
۴۴۴ تمیم کے زمانے میں ہند کے اکثر علاقے مسلمانوں کے
ہاتھ سے نکل گئے۔ اپنے مرکز انھیں چھوڑنے پڑے جو ابتک
دوبارہ فتح نہیں ہوسکے۔
تمیم کے بعد الحکم بن عوانۃ الکلبی سند کے والی ہوئے
جب وہ یہاں آئے اہل قصّہ (کچھ) کے سوا باقی تمام
اہل بلاد باغی تھے، مسلمانوں کے لیے کوئی ماویٰ و معاذ نہ رہا،
حکم نے دریا پار ہند کے سرحدی مقام پر ایک شہر بسایا،
عربوں کو اس میں جمع کیا، شہر کی شان پیدا کی، المحفوظہ
اس کا نام رکھا۔
حکم نے قبیلۂ کلب کے اپنے شامی ساتھیوں سے پوچھا:
تمھاری رائے میں اس شہر کا کیا نام رکھا جائے؟ کسی نے
دِمَشق نام رکھنے کی رائے دی، کسی نے حِمص اور کسی نے
تَدْمُر؛ حکم نے یہ نام سُن کے کہا: دَمَّرَ اللّٰہ علیك یا اَحْمَق،
اس کا نام تو المحفوظہ ہے؛ اور اس میں مقیم ہوگیا۔
حکم کے ساتھیوں میں (سند کے فاتح) محمد بن قاسم
کے فرزند عمرو بھی تھے، حکم نے مہمات امور انھی پر حصر

کر دیئے تھے، ہر امر میں ان سے مشورہ کرتے اور انھی کی رائے پر چلتے۔

عمرو ایک لشکر لے کے 'محفوظہ' سے نکلے اور اقدام میں کامیاب ہوئے، مہران کے ادھر ہی (برہمناباد سے دو فرسخ پر) ایک نیا شہر المنصورہ[1] آباد کیا، آج کل یہی شہر ان بلاد کا عاصمہ ہے،

مسلمانوں کے جن علاقوں پر دشمن غالب ہوگیا تھا حکم نے ان کو واپس لیا۔ لوگوں نے اس کی ولایت پسند کی، خالد بن عبداللہ القسری کہا کرتا تھا: عجیب بات ہے میں نے عرب کے دریا دل تمیم کو والی کیا تو لوگ اس سے دور بھاگے، اور بخیل ترین کو والی کیا تو اس سے راضی ہوگئے۔

الحکم یہاں قتل ہوگئے، ان کے بعد جو عمال آئے وہ دشمنوں سے برسرِ جنگ ہی رہے۔ جو کچھ ان کی دسترس میں ہوتا لے لیتے، غدر و نکث کرنے والوں سے جنگ کرتے اور مغلوب و مفتوح کرتے۔

آغاز دولتِ مبارکہ میں ابومسلم عبدالرحمٰن بن مسلم نے مغلس العُبدی کو سِند کی سرحدوں کا والی کیا، وہ طخارستان کے رستے روانہ ہوا، ان دنوں سِند پر منصور بن جمہور الکلبی متغلب تھا، منصور نے مقابلہ کیا اور قتل کردیا، اس کا لشکر منہزم ہوگیا۔ ابومسلم نے موسیٰ بن کعب التمیمی کو بھیجا، موسیٰ

---

[1] ابوالفضل کے نزدیک سِند کا شہر بھکر اسی مقام پر آباد ہوا، جہاں کسی زمانے میں منصورہ بسایا گیا تھا۔ منصورہ کا یہ موقع ابن حوقل کے بیان سے مطابق ہے۔ ابن حوقل اور (اصطخری) کا بیان ہے کہ منصورہ کا سِندی نام برہمناباذ ہے۔

مہران کے کنارے 'اترا'، منصور دریا کے اس پار تھا، دونوں بڑھے، مقابلہ ہوا، منصور نے شکست کھائی اس کا بھائی منظور قتل ہوا، منصور بھاگا اور ریگستان میں پیاسا ہلاک ہوگیا۔ موسیٰ نے منصورہ کی مرمت کرائی، مسجد کو بڑھایا، حملے کیے اور مظفر و منصور ہوا۔

امیرالمومنین المنصور رحمہ اللہ نے (سنہ ۱۴۲ھ[1]) میں ہشام ۴۴۵ ابن عمرو التغلبی کو سند کا والی کیا، اس نے بہت سے علاقے، جو اب تک فتح نہ ہوئے تھے، فتح کیے۔ جنگی جہازوں (بوارج) کا ایک بیڑا عمرو بن جمل کی سرکردگی میں (گجرات کے مغربی ساحل) نارند کی طرف بھیجا؛ اور خود شمال مشرقی گوشے کی جانب روانہ ہوا اور (کوہستان کابل و) قشمیر تک کا علاقہ فتح کرلیا، بکثرت لونڈی غلام پکڑے۔ اس کے بعد ملتان (کا علاقہ) فتح کیا

اس زمانے میں عربوں کی ایک قوم قندابیل (گنداوا) پر متغلب ہوگئی تھی، ہشام نے ان سے جنگ کی اور قندابیل سے ان کو نکالا۔

کشتیوں میں سوار ہوکے قندھار پہنچے، فتح کیا، یہاں، جو بدّ تھا، اس کو ڈھادیا اور اس کی جگہ مسجد بنائی۔

ہشام کی ولایت میں یہاں کی حکومت کو استحکام حاصل ہوا، اس نے ملک کی اندرونی شورشوں کا قلع قمع کیا، سرحدوں کو خوب ترونداا، تمام معاملات منضبط ہوگئے، ملک خوش حال ہوگیا، لوگ اس کی حکومت کو مبارک سمجھنے لگے

ہشام کے بعد عمرو بن حفص بن عثمان، کہ ہزار مرد کے لقب سے معروف تھا، سند کا والی ہوا، اس کے بعد داؤد بن

---

[1] ابن اثیر، ج ۵

یزید بن حاتم آیا، آجل بنی کندہ کا غلام آزاد ابوالعسمہ اس ناحیہ پر متغلب ہے، یہ ان لوگوں میں سے ہے جو داؤد کے ساتھ یہاں آئے تھے۔

ایک زمانے تک اس علاقے کی حکومت میں کوئی خلل نہ آیا، عبداللہ المامون کے عامل بشر بن داؤد نے سرکشی کی اور خودمختار ہو بیٹھا۔ المامون نے سواد کوفہ کے ایک نامور، غسان بن عباد، کو اس کے مقابلے پر بھیجا، بشر نے امان چاہی، اس کے پاس آگیا اور وہ اس کو اپنے ساتھ مدینۃ السلام لے گیا۔

غسان نے موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن برمک کو اس سرحد پر اپنا قائم مقام کیا، شرقی علاقے کے راجہ "بالا" نے پانچ لاکھ درہم اس غرض سے پیش کیے کہ وہ اس کو چھوڑ دے، اس نے انکار کیا اور "بالا" کو قتل کردیا۔ "بالا" نے غسان پر بھی ڈورے ڈالے، دوسرے علاقوں کے راجہ بھی اس کے ساتھ تھے، ان کی اور اہل لشکر کی موجودگی میں غسان کو خط لکھا مگر اس نے بھی پیش کش قبول نہ کی۔

موسیٰ نے نیک روش اختیار کی، لوگ اس سے خوش تھے سنہ ۲۲۱ میں اس نے وفات پائی۔

موسیٰ کے بعد اس کا بیٹا عمران لوگوں کی سرداری پر کھڑا ہوا، امیرالمومنین المتصم باللہ نے اس کے حق میں امضا کردیا، عمران نے قیقان کے علاقے پر حملہ کیا، یہ جاٹوں کا شہر ہے، جنگ کی اور مغلوب کیا اور یہاں البیضار نام شہر بسایا، اور اس ناحیہ کے نظم و ضبط کے لیے اپنے شہر میں لشکر متعین کیا۔

جاٹوں کو مغلوب کرکے عمران المنصورہ پہنچا، خبر آئی کہ قندابیل پر محمد بن خلیل حکمراں ہو بیٹھا ہے، فوراً روانہ ہوا، یہ شہر ایک پہاڑ پر تھا، جنگ کی، شہر فتح کیا اور تمام سربرآوردہ

لوگوں کو گرفتار کرکے قصّدار بھیجدیا۔

اس کے بعد سِنْد کی بحری قوم میدوں پر لشکر کشی اور ان میں سے تین ہزار کو قتل کیا۔

مہران کے پانی کو روکنے کے لیے اس نے ایک زبردست بند بنوایا، اسی بند آب کو سکر المید کہتے ہیں۔

میدوں کا زور توڑ کے الرور (الور) پہنچا، یہ بھی جاٹوں کا شہر تھا، حکم دیا کہ تمام جاٹ حاضر ہوں اور جو اس کے سامنے پیش کیا جائے اس کے ساتھ ایک کتا بھی ہو جب وہ آئے تو ان کے ہاتھوں پر مہریں لگائیں اور ان سے جزیہ لیا، ان دنوں ۴۴۶
میں ایک ایک کتے کی قیمت پچاس درہم ہوگئی تھی۔

یہاں سے فارغ ہوکے پھر میدوں پر حملہ آور ہوا، اب اس کے ساتھ جاٹوں کے سردار بھی تھے، سمندر سے ایک نہر نکالی اور اس کو ان کے بطیحہ میں ملا دیا جس کی وجہ سے پانی شور ہوگیا، اس کے بعد پیہم یورشیں کیں،

عمران کے زمانے میں (عربوں کی دو مشہور جماعتوں) نزاریوں (حجازیوں) اور یمنیوں (قحطانیوں) کے درمیان عصبیت پھوٹ پڑی، عمران یمنیوں کا طرفدار ہوگیا، (نزاریوں کے سردار) عمر بن عبدالعزیز الہبّاری نے موقع پاکر اس کو قتل کردیا۔ عمر بن عبدالعزیز ہبّاری کا دادا (منذر بن زبیر بن عبدالرحمٰن بن ہبّار بن اسود[1]) ان لوگوں میں تھا جو حکم بن عوانہ کے ساتھ اس ملک میں آئے تھے[2]

---

[1] ابن خلدون، ج ۲، ص ۳۲۷: قریش کے قبیلۂ بنی اسد سے تھا فتح مکہ کے زمانے میں اسلام لایا،

[2] سند کے والی ہارون بن خالد کے مرنے کے بعد (سنہ ۲۴۰) عمر اس ملک پر متغلب ہوگیا، پھر اس نے متوکل کو لکھا کہ میں بہت اچھا انتظام کررہا ہوں

مجھ سے منصور بن حاتم نے بیان کیا کہ بنی سامہ[1] کے غلام آزاد فضل بن ماہان نے سندان[2] نام ایک شہر فتح کیا اور عبداللہ المامون رحمہ اللہ کو خبر دی اور ایک ہاتھی نذر بھیجا۔ اس نے یہاں ایک جامع مسجد بنوائی جس میں جمعہ ہوتا اور خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا۔ فضل کے بعد اس کا بیٹا محمد حکمراں ہوا، اس نے ستر ہوارج کا جیڑا لیکر میدوں پر حملہ کیا، کشتوں کے پشتے لگائے اور ان کا شہر مالی (؟) فتح کرلیا۔ اس اثناء میں کہ وہ میدوں پر حملہ آور تھا اس کے بھائی ماہان نے ریاست پر قبضہ کرلیا اور امیرالمومنین المعتصم باللہ سے اپنے حق میں درخواست کی، اور ایک ساج ـــــ کہ ایسا طویل و عظیم ساج دیکھنے میں نہیں آیا ـــ ہدیہ بھیجا، (آپس کی نزاع کے سبب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سند کی ولایت مجھے عطا کردی جائے، متوکل نے اس کی درخواست قبول کی، اور وہ متوکل کے پورے زمانے میں سند کا والی رہا ـــــ یعقوبی، ج ۲، ص ۵۹۹۔

[1] لوئی بن غالب کا ایک بیٹا سامہ تھا، یہی بنی سامہ کا مورث ہے، معتضد کے زمانے میں اس خاندان کو عروج ہوا، عمان کے خارجیوں کی سرکوبی کو معتضد نے اس خاندان کے سردار محمد بن قاسم کو بھیجا اس نے خارجیوں کو شکست دی اور عمان میں اپنی ریاست قائم کرلی جو چوتھی صدی کے اوائل تک قائم رہی۔ اس تعلق سے یہ خاندان عمان و سند کی بحری تجارت میں دخیل ہوا، سند میں اپنی ایک نوآبادی بسائی اور عمان کی طرح یہاں بھی یہ لوگ صاحب اقتدار ہوگئے۔

[2] بمبئی سے ۸۸ میل شمال میں علاقہ کچھ کا ایک آباد اور بارونق شہر تھا، یہی مقام ہے جو انگریزی نقشوں میں سینٹ جان کے نام سے مذکور ہے، اس سے تین میل کے فاصلے پر عنبر نام ایک چھوٹی سی بندرگاہ ہے۔

حکومت میں ضعف آگیا) ہندیوں کی جرأتیں بڑھیں، لوگوں کو قتل کرنے اور سولیاں دینے لگے اور سِند ان پر غالب ہوگئے، لیکن مسجد مسلمانوں کے لیے چھوڑ دی جس میں وہ جمعہ پڑھتے اور خلیفہ کے لیے دعا کرتے ہیں۔

کُرَیزیوں کے غلام آزاد ابوبکر نے بیان کیا کہ قشمیر، ملتان اور کابل کے درمیان غُسَیْفان نام ایک شہر ہے، یہاں کا راجہ صاحب عقل تھا، شہر والے بُدّ کے پرستار تھے اور اس کے لیے بہت ہی مستحکم عمارت بنائی تھی کہ ہمیشہ قائم رہے راجہ کا بیٹا بیمار ہوا، بُدّ کے پجاریوں کو اس نے بلایا اور کہا: تم سب جاکے صنم سے التجا کرو کہ میرے بیٹے کو اچھا کردے۔ وہ گھڑی بھر کو غائب ہوئے پھر اس سے آکے کہا کہ ہم نے اس سے دعا کی اور اس نے ہماری دعا قبول کی۔ لڑکا اس کے بعد ہی مرگیا۔ راجہ اسی وقت اُٹھا، دِیل کو ڈھادیا، بُدّ کی مُورتی توڑ دی اور تمام پجاریوں کو قتل کردیا، پھر اپنے شہر کے مسلمان تاجروں کو بُلایا اور اسلام کے متعلق سوال کیا، انھوں نے توحید پیش کی، اس نے یہ عقیدہ قبول کیا اور مسلمان ہوگیا۔ یہ واقعہ امیرالمومنین المعتصم باللہ کے زمانے کا ہے۔

حصۂ دوم

تعلیقات

خراجی زمینوں کے احکام

بشر بن غیاث نے کہا، (امام) ابو یوسف کہتے ہیں: جو زمین عنوۃً لی جائے، جیسے السواد و الشام اور اس کے سوا ایسے ہی علاقے، اگر امام ایسی زمین کو ان لوگوں کے درمیان تقسیم کردے جو اس پر غالب ہوئے ہوں تو وہ ارضِ عشر ہوگی اور اس کے باشندے غلام ہونگے۔ اور اگر امام تقسیم نہ کرے اور عامۂ مسلمین کے لیے رہنے دے، جیسا کہ (حضرت) عمر نے السواد میں کیا تو اس کے باشندوں کی گردنوں پر جزیہ اور زمین پر خراج ہوگا، اور وہ غلام نہیں ہوں گے۔ اس باب میں یہی قول (امام) ابوحنیفہ کا ہے؛ اور اسی کی مثل الواقدی نے سفیان الثوری سے روایت کی ہے۔

الواقدی نے کہا، (امام) مالک اور ابن ابی ذئب کہتے ہیں: اگر اہل العنوہ میں سے کوئی کافر اسلام لائے تو اس کی زمین اسی کے پاس رہے گی، وہ اس کو آباد کرے گا اور خراج دے گا؛ اور اس باب میں اختلاف نہیں ہے۔

(امام) مالک اور ابن ابی ذئب اور سفیان ثوری اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: اہل العنوہ میں سے جو اسلام لائے اس کی زمین پر خراج اور خراج کے بعد پیداوار پر زکاۃ ہے۔ اور یہی قول الاوزاعی کا ہے۔ لیکن (امام) ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں ایک شخص پر خراج اور زکاۃ جمع نہیں کیجا سکتی۔

(امام) مالک اور ابن ابی ذئب اور سفیان اور (امام) ابوحنیفہ کہتے ہیں: اگر کسی نے اپنی خراجی زمین میں، سال بھر میں کئی بار

کاشت کی تو اس سے سال بھر میں ایک ہی مرتبہ خراج لیا جائے گا؛ لیکن ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ وہ جتنی بار کاشت کرے گا اس سے خراج لیا جائے گا' اِس باب میں یہی قول ابن ابی سبرہ اور ابوشمر کا ہے۔

ابوالزناد اور (امام) مالک اور (امام) ابوحنیفہ اور سفیان اور یعقوب اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن ابی سَبْرہ اور زفر اور محمد ابن الحسن اور بِشْر بن غیاث کہتے ہیں: اگر کوئی اپنی زمین بیکار چھوڑ دے تو اس سے کہا جائے گا کہ اس کو آباد کر اور اس کا خراج دے' یا زمین کسی دوسرے کے حوالے کر کہ وہ اس کو جوتے۔ لیکن ارضِ عشر کے مالک سے یہ بات نہ کہی جائے گی؛ اگر اس نے کاشت کی تو اس سے صدقہ لیا جائے گا اور انکار کیا تو وہ (اپنے معاملے کو) بہتر جانتا ہے اور کہا: اگر کوئی اپنی زمین دو برس بیکار رکھے پھر کاشت کرے تو وہ ایک ہی خراج دے گا۔ لیکن ابوشمر کا قول ہے کہ وہ دو سال کا خراج دے گا'

(امام) ابوحنیفہ اور سفیان اور (امام) مالک اور ابن ابی ذئب اور ابوعمرو اور الاوزاعی کہتے ہیں: اگر زراعت پر آفت آئے یا وہ غرق ہوجائیں تو اس کے مالک سے خراج ساقط ہوجائے گا'

۴۴۸ (امام) ابوحنیفہ کہتے ہیں: اراضی الخراج میں کوئی زمین کسی غلام یا مکاتب[1] یا عورت کی ہو تو اسپر فقط خراج ہوگا لیکن سفیان اور ابن ابی ذئب اور (امام) مالک کہتے ہیں: اِسپر خراج ہوگا

---

[1] مکاتب: وہ غلام جس سے مالک نے یہ قرارداد کی ہو کہ اگر وہ اتنا اتنا مال ادا کردے تو وہ آزاد ہوگا۔

اور غلے میں سے جو کچھ بچے اسپر عشر ہوگا۔

(امام) ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر خراجی زمین پر کسی مسلم یا ذِمّی نے دکانیں وغیرہ بنالی ہوں تو اس سے کچھ نہ لیا جائے گا۔ اگر اس نے باغ لگایا تو اسپر خراج مقرر کیا جائے گا۔ لیکن (امام) مالک اور ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ بہرصورت اِسپر خراج مقرر کیا جائے گا؛ کیونکہ اس کو جیسا نفع کاشت سے ہوگا ویسا ہی نفع دکانوں وغیرہ سے بھی ہوگا۔ رہی ارض عُشر، تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا لیا جائے گا۔

(امام) ابو یوسف کہتے ہیں: بزور فتح کردہ علاقے کی افتادہ[1] زمین کو کوئی مسلم درست کرے اور زراعت و آبادانی کے قابل بنائے تو وہ زمین اسی کی ہوگی۔ اگر اس نے آب خراج سے اس کو سیراب کیا تو اسپر اراضی الخراج کا حکم جاری ہوگا اور اگر اس نے کنواں کھودا یا آب باراں سے سینچا تو وہ اراضی العشر کے حکم میں ہوگی۔ لیکن بِشر کہتے ہیں کہ وہ ہرحال میں ارض عشر ہوگی، آب خراج سے سیراب کی جائے یا آب باراں سے۔

(امام) ابوحنیفہ اور سفیان ثوری اور ان دونوں کے اصحاب، اور (امام) مالک اور ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد کہتے ہیں: ارضِ خراج میں سے جو زمین کسی کی ملک نہو اور مسلمان اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کرنے لگیں اور اس کو بازار بنالیں تو اس میں ان پر خراج نہیں ہے۔

(امام) ابو یوسف کہتے ہیں: اگر ملک میں کوئی قدیم عجمی طریقہ رائج ہو اور اسلام نے اس میں تغیر نہ کیا ہو اور نہ اس کو باطل قرار دیا ہو، پھر لوگ امام سے اِس طریقے سے مضرت

---

[1] ارضِ موات: بنجر اور بے نفع زمین — جو بے آب ہو، جس میں ریت اور کنکر پتھر ہوں — اور جس کا کوئی مالک نہو۔

پہنچنے کی شکایت کریں تو امام کو اس طریقے کے بدلنے اور باطل کرنے کا حق نہیں ہے۔ لیکن (امام) مالک اور (امام) شافعی کہتے ہیں کہ امام کو حق ہے کہ اس طریقے کو بدلدے اور باطل کردے، خواہ وہ کتنا ہی قدیم ہو؛ اس لیے کہ اس کو ایسے بے محل[1] طریقوں کے بدلنے کا بھی حق ہے جو مسلمانوں میں سے کسی نے جاری کیے ہوں چہ جائیکہ وہ طریقے جو اہل کفر کے ہوں۔

---

[1] نسخۂ مطبوعہ میں سنہ جائزہ ہے، جو "سند جائزہ" کی تحریف ہے۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عطاء کی ابتدا اور اسکا نظام

ہم سے عبداللہ بن صالح بن مسلم العجلی نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن المجالد نے کہا، ان سے ان کے ۴۴۶
والد مجالد بن سعید نے، اور ان سے الشعبی نے کہ :—
عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے الشام والعراق فتح کیئے اور ان کا خراج آیا تو انھوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کیا اور کہا : میری رائے ہے کہ ان سب کے لیے عطائیں مقرر کی جائیں جو اس کے اہل ہوں"۔ سب نے کہا: اے امیرالمومنین ! ہم آپ کی رائے کو پسند کرتے ہیں"۔ پوچھا: تو پھر کس سے ابتدا کی جائے ؟ لوگوں نے کہا : خود اپنے سے"۔ کہا : نہیں، میں اپنے تئیں وہیں رکھوں گا جہاں اللہ نے مجھے رکھا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے ابتدا کروں گا" اور یہی کیا۔ ام المومنین عائشہ رحمہا اللہ کے لیے بارہ ہزار، باقی ازواج مطہرات کے لیے دس دس ہزار، علی ابن ابی طالب (کرم اللہ وجہہ) کے لیے اور بنی ہاشم میں ان سب کے لیے جو بدر میں شریک ہوئے تھے، پانچ پانچ ہزار۔

مجھ سے عبدالاعلی بن حماد النرسی نے کہا، ان سے حماد بن سلمہ نے، ان سے الحجاج بن ارطاۃ نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے،

کہ :—— نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات عطاء میں تتابع نہیں ۔

محمد بن سعد نے بحوالۂ واقدی، اور واقدی نے بحوالۂ مائذ بن یحییٰ، اور عائذ نے بحوالۂ ابوالحُوَیرث، اور ابوالحُوَیرث نے بحوالۂ جُبَیر بن الحویرث بن نُقَیذ بیان کیا، کہ :—— عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے تدوین دیوان کے باب میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، علی ابن ابی طالب (کرم اللہ وجہہ) نے کہا: ہر سال جتنا مال تمھارے پاس جمع ہو تقسیم کردو، اور اس میں سے کچھ بھی نہ روکو"۔ عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہٗ) نے کہا: میں دیکھتا ہوں مال کثیر ہے جو ممکن ہے بقدرِ کفاف تقسیم کرنے کے بعد بھی بچ رہے، یہ جاننے کے لیے کہ کس نے لیا ہے اور کس نے نہیں لیا، شمار کرنا اور حساب رکھنا ضروری ہے؛ ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ پراگندگی اور بدنظمی پیدا ہوجائے گی"۔ الولید بن ہشام بن المغیرہ نے کہا: میں الشام گیا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ وہاں کے ملوک دیوان مدون کرتے اور فوج بھرتی کرتے ہیں"۔ (حضرت) عمر نے حکم دیا، چنانچہ دیوان مدون کیا گیا اور فوج بھرتی کی گئی ۔ عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جُبَیر بن مُطعِم کو بلایا —— یہ لوگ قریش میں زبان آور تھے —— اور کہا: درجہ بندی میں لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھو ۔ انھوں نے بنی ہاشم سے ابتدا کی، پھر (حضرت) ابوبکر اور ان کے گھرانے کو لیا پھر بلحاظ خلافت (حضرت) عمر اور ان کے گھرانے کو؛ (حضرت) عمر نے دیکھ کے کہا: جی تو یہی چاہتا ہے کہ ایسا ہی ہوتا، لیکن تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں سے ابتدا کرو، پہلے ان کو لو جو قریب تر ہیں پھر ان کو جو قریب ہیں ۔ اور عمر کو وہیں رکھو جہاں اللہ نے اس کو رکھا ہے"۔

محمد بن سعد نے بحوالۂ عمر الواقدی بیان کیا ، اور الواقدی نے کہا مجھ سے اُسامہ بن زید بن اسلم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا نے، کہ :—— قبیلۂ عدی کے لوگ (حضرت) عمر کے پاس آئے، ۴۵۰ کہا : تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہو، اور ابوبکر کے خلیفہ ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے، پھر تم اپنے تئیں وہاں کیوں نہیں رکھتے جہاں اِن لوگوں نے تمھیں رکھا تھا"۔ بولے : شاباش بنی عدی، تم چاہتے ہو کہ میری پشت پر کھاؤ، اور میں تمھارے لیے حسن سلوک وقف کردوں خدا کی قسم، یہ نہیں ہوسکتا؛ جب تک تمھاری باری نہ آئے تمھارا نام نہیں لکھا جائے گا؛ خواہ دیوان تمھی پر ختم ہو —— یعنی خواہ تمھارا نام سب کے آخری میں لکھا جائے —— میرے دونوں دوست اسی طریق پر چلتے رہے، اگر میں ان کے خلاف کروں گا تو میرے خلاف کیا جائے گا۔ خدا کی قسم، ہمیں دنیا میں جو فضل حاصل ہوا ہے اور ہم اپنے عمل پر ثواب کی جو کچھ امید رکھتے ہیں وہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، وہی ہمارا شرف ہیں، اور اغنی کا قبیلہ عرب میں سب سے زیادہ صاحب شرف ہے۔ پھر وہ ہیں جو آپ سے قریب تر اور قریب ہیں۔ واللہ، اگر عجمی عمل لیکر جائیں اور ہم بےعمل جائیں تو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کے مستحق ہم سے زیادہ وہ ہوں گے۔ جو عمل میں آپ کے اتباع و اقتدا سے قاصر رہا نسب اس کو آپ تک نہیں پہنچا سکے گا"۔

محمد بن سعد نے کہا مجھ سے الواقدی نے بیان کیا، ان سے محمد بن عبداللہ نے، ان سے الزہری نے، ان سے سعید نے اور ان سے ایک جماعت نے —— جن کے نام تو الواقدی نے

بنائے لیکن ایک کا قول دوسرے کے قول سے خلط ملط ہوگیا ہے ـــــ
کہ :ـــــ تدوین دیوان کے باب میں تمام صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کی رائے پر جمع ہوگئے ـــــ یہ محرم سنہ ۲۰ کا واقعہ ہے ـــــ بنی ہاشم سے ابتدا کی، پھر ان کے نام لکھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر تھے، پھر ان کے جو قریب تھے، اور جو قرابت میں مساوی تھے ان میں مقدم ان کو رکھا جو سابق الاسلام تھے، حتیٰ کہ انصار کی باری آئی، پوچھا: کس سے ابتدا کی جائے؟ بولے: قبیلۂ اوس میں سعد بن معاذ الاشہلی کے گھرانے سے، پھر ان کے نام لکھے جائیں جو سعد سے قریب تر ہیں پھر ان کے جو قریب ہیں۔

(حضرت) عمر نے اہلِ دیوان کے لیے بھی عطائیں مقرر کیں اور ان کو فضیلت دی جو سابق الاسلام تھے اور غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ (حضرت) ابوبکر قسمت غنائم میں سب کو برابر رکھتے تھے، (حضرت) عمر نے خلاف کیا تو لوگوں نے ان سے کہا، بولے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والوں کو ان کے برابر قرار نہیں دے سکتا جنھوں نے آپ کے ساتھ ہو کے جنگ کی"۔ اس بنا پر انھوں نے مہاجرین و انصار میں سے شرکائے بدر سے ابتدا کی، اور ہر ایک کے لیے پانچ پانچ ہزار، اور ان کی اولاد کے لیے دو دو ہزار سالیانہ مقرر کیے؛ اس میں ان کے حلیف اور آزاد کردہ غلام ان کے ساتھ برابر کے شریک تھے۔ مہاجرین حبشہ میں شرکائے احد کے لیے اور ان کے لیے جو سبقت اسلام میں اہل بدر کے برابر تھے چار چار ہزار مقرر کیے۔ لیکن حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی بنا پر اتنا ہی مقرر کیا جتنا ان کے والد کے لیے مقرر کیا ـــــ یعنی دونوں کے لیے پانچ پانچ ہزار ـــــ اور عباسؓ بن عبدالمطلب

کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی قرابت کی بنا پر پانچہزار مقرر کیے۔ بعض کہتے ہیں ان کے لیے سات ہزار لکھے، لیکن تمام لوگ یہی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے سوا، جن کے لیے بارہ بارہ ہزار درہم مقرر کیے ــــ اور انھیں کے ساتھ (حضرت) جُوَیریہ بنت حارث اور (حضرت) صفیہ بنت حیی بن اخطب کو بھی شامل کیا ــــ اہل بدر پر کسی کو فضیلت نہیں دی۔

فتح مکہ سے قبل جن لوگوں نے ہجرت کی ان میں سے ہر ایک کے لیے تین ہزار درہم، اور فتح کے دن جو لوگ اسلام لائے ان کے لیے دو دو ہزار درہم مقرر کیے؛ اور انھی کے برابر مہاجرین کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی عطاء مقرر کی۔

عمر بن ابی سلمہ کے چار ہزار مقرر کیے۔ اس پر محمد بن عبداللہ بن جحش نے کہا: کس بنا پر عمر کو مجھ پر فضیلت دی؟ حال آنکہ میرے والد مہاجرین میں سے تھے، اور بدر میں شریک ہوئے تھے؛" بولے: اس بنا پر اس کو فضیلت دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نسبت اس کو حاصل ہے تمھیں حاصل نہیں۔ ام سلمہ کی مثل کسی کی ماں ہو تو فریاد لائے، اس کی فریاد سنوں گا۔"

اسامہ بن زید کے چار ہزار مقرر کیے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا: میرے لیے تین ہزار مقرر کیے اور اسامہ کے لیے چار ہزار؟ حال آں کہ میں ان غزوات میں شریک ہوا ہوں جن میں اسامہ شریک نہیں ہوئے"۔ بولے: اسامہ کو اس لیے زیادہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اور تیرے باپ سے زیادہ اس کو اور اس کے باپ کو چاہتے تھے۔

اس کے بعد عام لوگوں کی باری آئی اور ان کے لیے ان کے مراتب اور ان کی قرأت قرآن اور ان کے جہاد کے

لحاظ سے عطا مقرر کی ۔ اور مابقی لوگوں کو ایک درجے میں رکھا۔
جو مسلمان مدینۂ مبارکہ آیا اس کے لئے ۲۵ دینار مقرر کیے۔ اہل الیمن
کے لیے اور قبیلۂ قیس میں سے جو لوگ الشام والعراق میں تھے
ان میں سے ہر ایک کے لیے دو ہزار سے ایک ہزار اور نو سو اور
پانچسو اور تین سو کی عطائیں مقرر کیں ۔ اور تین سو سے کم
کسی کو نہیں دیا ۔ اور کہا : اگر مال زیادہ ہوتا تو میں ہر شخص
کو اس کے سفر کے لیے چار ہزار، اس کے اسلحہ کے لیے
ایک ہزار، اس کے بعد اس کے اہل و عیال کے لیے ایک ہزار، اور
اس کے مرکب اور اس کی نعلبندی کے لیے ایک ہزار دیتا۔

مہاجرات کے لیے عطاء مقرر کی ۔ صفیہ بنت عبدالمطلب کی
عطاء ۶ ہزار اور اسماء بنت عُمَیس اور کلثوم بنت عقبہ اور ام
عبداللہ بن مسعود کی عطاء ایک ایک ہزار درہم مقرر کی ۔

۴۵۲ الواقدی کہتا ہے ایک روایت یہ بھی ہے کہ مہاجرات
کے لیے تین تین ہزار درہم مقرر کیے ۔

الواقدی اپنی اسناد کے حوالے سے کہتا ہے : (حضرت)
عمر نے العوالی کے عمال کو حکم دیا کہ اہل العوالی کے نام لکھ بھیجیں،
انھوں نے نام لکھ بھیجے ۔ (حضرت) عمر نے ان سب کے لیے
قوت جاری کر دیئے ۔ پھر (حضرت) عثمان نے قوت میں اضافہ
کیا، اور لباس (کسوہ) کے لیے بھی کچھ مقرر کیا ۔

(حضرت) عمر نے نوزائیدہ بچوں کے لیے سو درہم
مقرر کئے ۔ جوں جوں وہ بڑے ہوتے جاتے عطائیں اضافہ
کرتے جاتے حتیٰ کہ مقدار عطاء دو سو تک پہنچ جاتی ۔ اور بالغ
ہونے پر اور اضافہ کرتے ۔

جب کوئی بچہ، جس کا باپ نہ ہوتا اور جسے گزرگاہ پر ڈالدیا جاتا،
ان کے پاس لایا جاتا تو وہ اس کے لیے سو درہم مقرر کرتے اور

اس کی خوراک اور دیگر مصارف کے لیے جس قدر مال کی ضرورت ہوتی، مقرر کرتے۔ اس کا ولی مہینے کے مہینے اس کا فریضہ آکے لے جاتا۔ امیرالمومنین سال کے سال اس کو جا کے دیکھتے، اس کے حق میں حسنِ سلوک کی وصیت کرتے، اور بیت المال سے اس کی رضاعت و پرورش کے اخراجات دیتے"۔

ہم سے محمد بن سعد نے الواقدی کے حوالے سے بیان کیا: الواقدی نے کہا مجھ سے حزام بن ہشام الکعبی نے بیان کیا، اور ان سے ان کے والد نے، انھوں نے کہا:— میں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ خود خزاعہ کا دفتر لے جاتے، قدید پہنچتے، عورت مرد سب ان کے پاس جمع ہو جاتے نہ کوئی باکرہ ایسی ہوتی جو ان کے پاس حاضر نہ ہو اور نہ ثیبہ، سب کو ان کی عطاء دست بدست دیتے؛ پھر عسفان جاتے اور وہاں بھی یہی کرتے۔ ان کا یہی دستور رہا حتیٰ کہ اللہ سے جا ملے"۔

محمد بن سعد نے کہا مجھ سے الواقدی نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عمر العمری نے، اور ان سے جہنم بن ابی جہنم نے، کہ:— خالد بن عرفطہ العذری (حضرت) عمر کے پاس آئے، پوچھا: جنھیں تم چھوڑ آئے ہو ان کا کیا حال ہے؟ کہا: میں نے اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی عمر میں آپ کی عمر میں جوڑ دے۔ القادسیہ کو روند نے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جسے دو ہزار یا ڈیڑھ ہزار عطا نہ ملتی ہو، نہ بچوں میں — خواہ لڑکا ہو یا لڑکی — کوئی بچہ ایسا ہے جو سو درہم اور دو جریب ماہیانہ نہ پاتا ہو۔ بولے: یہ ان کا حق ہے جسے میں ان تک پہنچا کر سعادت پاتا ہوں۔ اگر یہ مال خطاب کا ہوتا تو

میں ہرگز نہ دیتا ۔ میں جانتا ہوں کہ عطا ان کی ضروریات سے
زیادہ ہے، اگر ان میں سے ہر شخص یہ کرے کہ جب اس کو
عطاء ملے وہ اس میں سے ایک بکری خرید لیا کرے اور
جب دوسری عطا ملے تو ایک رأس یا دو راس خرید لیا کرے
تو اس سے اس کے سواد میں اضافہ ہوگا اور اس کے بعد
اس کی اولاد خالی ہاتھ نہوگی، اس مال میں سے کچھ نہ کچھ اسکے
پاس باقی ہوگا ۔ میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہوگا ۔ میں
۴۵۳ ان سب کو جن کے امور کا اللہ نے مجھے نگہبان بنایا ہے
نصیحت کرتا ہوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
من مات غاشا لرعیتہ لم یرح ریح الجنۃ (جو اس حال میں فوت
ہوا کہ اس نے اپنی رعیت کے ساتھ خیانت کی اسے جنت کا رائحہ تک نصیب نہوگا)
مجھ سے محمد بن سعد نے بیان کیا، ان سے الواقدی نے
ان سے محمد بن عمرو نے، اور ان سے الحسن نے، کہ :—
(حضرت) عمر نے حذیفہ کو لکھا کہ لوگوں کو ان کی عطاء اور
ان کے ارزاق دو ۔ حذیفہ نے جواب دیا کہ سب کو عطائیں
دیدیں لیکن بہت سا مال اب بھی باقی ہے "۔ لکھا : یہ ان کے لیے
فے ہے جو اللہ نے انہیں عطا کیا ہے، یہ مال نہ عمر کا ہے
نہ آل عمر کا، جو کچھ باقی ہے ان میں تقسیم کر دو "۔
ہم سے وہب بن بقیۃ اور محمد بن سعد نے بیان کیا،
ان دونوں نے کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا،
انھوں نے کہا ہم سے محمد بن عمرو نے کہا، ان سے ابی سلمہ
نے، کہ :— (حضرت) ابوہریرہ نے کہا : میں البحرین سے
(حضرت) عمر کے پاس پہنچا، صلاۃ عشا کا آخر وقت تھا، ملاقات ہوئی۔
سلام کیا ۔ پہلے انھوں نے لوگوں کا حال پوچھا ۔ پھر کہا: کیا لائے
ہو ؟ میں نے کہا : پانچ لاکھ، بولے : جانتے بھی ہو

کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: پانچ لاکھ لایا ہوں، کہا: کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ — اسی طرح پانچ مرتبہ کہا، بولے: تھکے ہوئے ہو، نیند کا خمار ہے، اپنے بال بچوں میں جاؤ اور سو رہو، صبح کو آنا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں: صبح ہوتے ہی میں ان کے پاس گیا۔ پوچھا: کیا لائے ہو؟ میں نے کہا: پانچ لاکھ۔ پوچھا: کیا طیّب ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، اس سے زیادہ میں نہیں جانتا۔ جب وہ مطمئن ہوگئے تو لوگوں سے کہا: ہمارے پاس بہت سا مال آیا ہے، چاہو تو ہم تمہارے لیے ایک ایک کرکے شمار کردیں اور چاہو تول دیں"۔ اسپر کسی نے کہا: اے امیرالمومنین! میں نے عجمیوں کو دیکھا ہے کہ وہ پہلے تولتے ہیں پھر اسی کے مطابق لوگوں کو دیتے ہیں"۔ پس دیوان مدون کیا گیا، مہاجرین اولین کے لیے پانچ پانچ ہزار، انصار کے لیے چار چار ہزار، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر کیے"۔

مجھ سے یزید نے کہا، ان سے محمد نے، ان سے خُصَیفہ نے، ان سے عبداللہ بن رافع نے، اور ان سے بَزْزہ بنت رافع نے، کہ: — جب عطائیں جاری کی گئیں تو (حضرت) عمر نے ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس ان کے حصے کا مال بھیجا۔ بولیں: اللہ عمر کی مغفرت کرے۔ اس کو تقسیم کرنے کے لیے میری دوسری بہنیں مجھ سے زیادہ موزوں ہیں"۔ کہا گیا کہ یہ تو سب آپ ہی کے لیے ہے"۔ بولیں سبحان اللہ۔ پھر اپنا منہ کپڑے سے اس طرح چھپا لیا کہ اس کو نہ دیکھ سکیں ۴۵۴
اور کہا: اس کو زمین پر ڈال دو اور کپڑے سے ڈھانک دو، پھر مجھ سے کہا: اپنے دونوں ہاتھ اس میں ڈالو اور مٹھیاں

بھر بھر کے بنی فلاں اور بنی فلاں کو دیدو ـــــ یہ ان کے ذوی الارحام تھے اور وہ یتیم تھے جو ان کی سرپرستی میں تھے ـــــ میں نے وہ مال تقسیم کیا، حتیٰ کہ تھوڑا سا مال باقی رہ گیا۔ برزہ بنت رافع کہتی ہیں، میں نے کہا: اے ام المومنین، اللہ آپ کو معاف کرے، اس مال میں ہمارا بھی حق ہے"۔ بولیں: کپڑے کے نیچے جو کچھ ہے تمھارا ہے۔ کپڑے کے نیچے جو کچھ تھا میں نے لے لیا؛ پانسو اسّی درہم تھے۔ ام المومنین نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا: خدایا! میں اس سال کے بعد عمر کی جانب سے عطا نہ پاؤں"۔ برزہ کہتی ہیں۔ سال نہ گزرا تھا کہ ان کی عمر تمام ہوگئی"۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، ان سے عبداللہ بن صالح نے کہا، ان سے اللیث نے، اور ان سے محمد بن عجلان نے، کہ:ـــ (حضرت) عمر نے دیوان مدون کیا، پوچھا: کس سے ابتدا کروں؟ کہا گیا: خود اپنے سے۔ بولے: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں، انھی کے گھرانے سے ابتدا کروں گا، پہلے وہ ہوں گے جو ان سے قریب تر ہیں پھر وہ جو قریب ہیں"۔

ہم سے عمرو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالوہاب الثقفی نے کہا، ان سے جعفر بن محمد نے، اور ان سے ان کے والد نے کہ:ـــ (حضرت) عمر نے حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) کے لیے ان کے والد کے برابر عطاء مقرر کی، یعنی دونوں کے لیے پانچ پانچ ہزار درہم"۔

ہم سے الحسین بن علی بن الاسود نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا، ان سے سفیان الثوری نے، ان سے

جعفر بن محمد نے، اور ان سے ان کے والد نے، کہ :—
جب (حضرت) عمر نے دیوان وضع کیا تو لوگوں سے مشورہ لیا کہ کس سے ابتدا کی جائے؟ لوگوں نے کہا : خود اپنی ذات سے۔ بولے : نہیں، میں ان سے ابتدا کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر اور قریب ہیں۔ اور انھی سے ابتدا کی"۔

ہم سے الحسین بن الاسود نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا، ان سے سفیان نے، ان سے ابواسحٰق نے، اور ان سے مصعب بن سعد نے، کہ :— (حضرت) عمر نے اہل بدر کے لیے چھ چھ ہزار مقرر کیے۔ امہات المومنین کے لیے دس دس ہزار، (حضرت) عائشہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بنا پر دو ہزار زیادہ، (حضرت) صفیہ اور (حضرت) جویریہ کو چھ چھ ہزار؛ اور مہاجرات کو ایک ایک ہزار، انھی میں ام عبداللہ یعنی عبداللہ بن مسعود کی والدہ بھی تھیں۔

ہم سے الحسین نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا، ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، اور ان سے قیس بن ۴۵۵
ابی حازم نے، کہ :— (حضرت) عمر نے اہل بدر کے لیے — جن میں عرب اور ان کے موالی شامل تھے — پانچ پانچ ہزار مقرر کیے؛ اور کہا : میں ان کو دوسروں پر فضیلت دوں گا"۔

ہم سے الحسین نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا، ان سے اسرائیل نے، ان سے جابر نے، اور ان سے عامر نے، کہ :— عطا پانے والوں میں پانچ عجمی تھے، جن میں سے دو تمیم الداری اور بلال ہیں۔ وکیع کہتے ہیں : دار قبیلۂ نخم کا ایک بطن ہے، لیکن الشعبی کا قول وہی ہے جو ہم نے نقل کیا"۔

ہم سے الحسین نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا

اُن سے سفیان نے، ان سے الاسود بن قیس نے، اور ان سے ان کے ایک شیخ نے، کہ :—— میں نے (حضرت) عمر کو یہ کہتے سنا کہ اگر میں سال آیندہ تک زندہ رہا تو مہاجرین میں سے ادنیٰ کو دو ہزار دوں گا"۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن صالح المصری نے کہا، ان سے اللیث بن سعد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن خالد الفہمی نے، اور ان سے ابن شہاب نے، کہ :—— (حضرت) عمر نے جب دیوان وضع کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے، جن سے آپ نے نکاح کیا تھا، بارہ بارہ ہزار مقرر کیے۔ اور (حضرت) جُوَیریہ اور (حضرت) صفیہ بنت حُیی بن اَخطَب کے لیے چھ چھ ہزار، کیوں کہ ان دونوں کو اللہ نے اپنے رسول کو فَے میں عطا کیا تھا۔ مہاجرین میں سے شرکائے بدر کو پانچ پانچ ہزار، اور انصار میں سے شرکائے بدر کو چار چار ہزار، اور اتنا ہی ان تمام صریح و حلیف و موالی کے لیے مقرر کیا جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔

ہم سے عمرو الناقد۔ اور ابوعبید نے کہا، ان دونوں نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے کہا، ان سے ابی خیثمہ نے، اور ان سے ابواسحٰق نے اور ان سے مُصعَب بن سَعد نے، کہ :—— (حضرت) عمر نے اہل بدر میں سے مہاجرین و انصار کے چھ چھ ہزار مقرر کیئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دس دس ہزار، لیکن (حضرت) عائشہ کو ان پر فضیلت دی اور ان کے بارہ ہزار مقرر کیے، (حضرت) جُوَیریہ اور (حضرت) صَفیہ کے چھ چھ ہزار، مہاجرات کے جن میں سب سے اول اسماء بنت عُمَیس و اسماء بنت ابی بکر اور ام عبداللہ بن مسعود نے

ہجرت کی تھی، ایک ایک ہزار مقرر کیئے۔

۵۶ ہم سے الحسین بن الاسود نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا ان سے محمد بن قیس الاسدی نے، اور ان سے ان کی والدہ ام الحکم نے، کہ :— (حضرت) علی نے ان کی عطاء میں سو (درہم) کا اضافہ کیا۔

ہم سے الحسین نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا، ان سے سفیان نے ان سے شیبانی نے، اور ان سے یُسَیْر بن عمرو نے، کہ :— سعد نے قراء قرآن کے دو دو ہزار مقرر کیے، راوی نے کہا : اسپر (حضرت) عمر نے انھیں لکھا کہ قرآن پڑھنے پر کسی کو نہ دو"۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا، ان سے ابن لہیعہ نے، اور ان سے یزید بن ابی حبیب نے، کہ :— (حضرت) عمر نے عمرو بن العاصی کے دو سو مقرر کیے کیوں کہ وہ امیر (عسکر) تھے۔ عُمَیْر بن وہب الجمحی کو دو سو دیے کہ وہ نزھہ میں ثابت قدم رہے تھے، بُسْر بن ابی ارطاۃ کو دو سو دینے کہ وہ صاحب فتح تھے، اور کہا : اللہ نے ان کے ہاتھ پر کئی فتحیں عطا کیں۔ ابوعبید نے کہا : ان امداد سے دینار مراد ہیں۔

ابوعبید نے کہا مجھ سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا، ان سے اللیث بن سعد نے اور ان سے یزید بن ابی حبیب نے، کہ :— (حضرت) عمر نے عمرو بن العاصی کو لکھا کہ شرکائے بیعتِ رضوان کی عطاء دو دو سو مقرر کرو — یعنی دو سو دینار — اور اپنے تئیں بھی، اس وجہ سے کہ تم امیر ہو، اسی درجے میں رکھو۔ اور خارجہ بن حذافہ کے لیے ان کی شجاعت کے

لحاظ سے بڑے درجے کی عطا مقرر کرو۔

ہم سے ابوعبیدہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا، اور ان سے اللیث بن سعد نے، اور ان سے محمد بن عجلان نے، کہ :—— (حضرت) عمر نے اُسامہ بن زید کو عبداللہ بن عمر پر فضیلت دی، اس پر لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے بہت کچھ کہا، آخر وہ (حضرت) عمر کے پاس گئے اور ان سے کہا : کیا تم ایسے شخص کو مجھ پر فضیلت دیتے ہو جو کسی طرح مجھ سے افضل نہیں ہے تم نے اس کے لیے دو ہزار مقرر کیے اور میرے لیے ایکہزار پانسو (حضرت) عمر نے کہا : یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ زید بن حارثہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر سے زیادہ چاہتے تھے، اور اُسامہ کو عمر کے بیٹے عبداللہ سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔

مجھ سے یحییٰ بن مُعین نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا، اور ان سے خارجہ بن مُصعب نے، اور ان سے عبیداللہ بن عمر نے، اور ان سے نافع یا کسی اور نے، اور ان سے ابن عمر نے، کہ :—— میں نے اپنے والد سے عطا میں اسامہ کی تفضیل کی نسبت گفتگو کی، اور کہا : خدا کی قسم اسامہ کو کسی چیز میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں ہے۔ (حضرت) عمر نے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے باپ کو تیرے باپ سے زیادہ چاہتے تھے اور تجھ سے زیادہ اس کو عزیز رکھتے تھے۔ ۴۵۷

ہم سے محمد بن الصباح البزاز نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ہُشَیم نے کہا، ان سے منصور نے، اور ان سے اَحسن نے، کہ :—— عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے عامل کے پاس ایک جماعت آئی، عامل نے ان میں سے عربوں کو دیا گرموالی کو

کچھ نہ دیا۔ (حضرت) عمر کو معلوم ہوا تو اسی وقت عامل کو لکھا کہ کسی شخص کے لیے یہ بات نہایت نازیبا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، والسّلام"۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے خالد بن عمرو نے کہا، ان سے اسرائیل نے، ان سے عمار الدہنی نے، اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے، کہ :— (حضرت) عمر نے عمار بن یاسر کی عطاء چھ ہزار درہم مقرر کی۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے خالد نے کہا، ان سے اسرائیل نے، ان سے اسمٰعیل بن سُمَیع نے، اور ان سے مسلم البطین نے، کہ :— (حضرت) عمر نے سلمان کی عطاء چار ہزار درہم مقرر کی۔

ہم سے رَوح بن عبدالمومن نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے یعقوب نے کہا، اِن سے حمّاد نے، ان سے حمید نے، اور ان سے انس نے، کہ :— (حضرت) عمر نے ہُرمُزان کے لیے فے میں سے دو ہزار کی عطاء مقرر کی۔

مجھ سے العمری نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے ابوعبدالرحمٰن الطائی نے کہا، ان سے المجالد نے، اور ان سے الشعبی نے، کہ :— عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے سنۂ ۲۰ میں دواوین کی تدوین کا تہیہ کیا۔ مخرمہ بن نوفل اور جُبَیر بن مُطعِم کو بلایا اور دونوں کو حکم دیا کہ لوگوں کے نام ان کے مراتب کے لحاظ سے لکھیں۔ انھوں نے پہلے بنی ہاشم کے نام لکھے، پھر (حضرت) ابوبکر اور ان کے قبیلے کے، پھر (حضرت) عمر اور ان کے قبیلے کے۔ (حضرت) عمر نے جب ان کے پرنظر کی تو کہا: جی تو یہی چاہتا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی قرب

ہوتا۔ تم ان سے ابتدا کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہیں پھر ان کے نام لکھو جو قریب ہیں اور عمر کو وہیں رکھو جہاں اللہ نے اس کو رکھا ہے۔ اسپر عباس بن عبدالمطلب رحمہ اللہ نے ان کا شکر ادا کیا، اور کہا: تم نے صلۂ رحم کا لحاظ کیا، اس بات نے تمھیں ان سے قریب تر کردیا۔

راوی کہتا ہے: جب (حضرت) عمر نے دیوان وضع کیا ابوسفیان بن حرب نے کہا: کیا یہ دیوان ویسا ہی ہے جیسا بنی الاصفر (یونانیوں) کا؟ اگر تم نے لوگوں کے لیے عطاء مقرر کی تو وہ دیوان پر تکیہ کریں گے اور تجارت چھوڑ بیٹھیں گے"۔ بولے: یہ اس وجہ سے لابد ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں سے مسلمانوں کو جو اموال بغیر قتال دلواتا ہے ان کی مقدار بہت ہوگئی ہے"۔

راوی نے کہا: (حضرت) عمر نے نہرالملک کے دہقان، اور نخیرجان کے بیٹے، اور الفلالیج کے دہقان بُقبُہری کے بیٹوں خالد اور جمیل کے لیے، اور بابل و خطرنیہ کے دہقان بسطام بن نرسی کے لیے، اور العال کے دہقان رُفیل کے لیے، اور ہُرمُزان ۴۵۸ کے لیے، اور جُفَینَۃ العبادی کے لیے ایک ایک ہزار مقرر کیے۔ بعض کہتے ہیں: ہُرمُزان کو ان پر فضیلت دی اور اس کے دو ہزار مقرر کیے۔

ہم سے ابوعبیدہ نے کہا، ان سے اسمٰعیل بن عیاش نے، ان سے ارطاۃ بن المنذر نے، اور ان سے حکیم بن عمیر نے، کہ: ——— عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے امراء اجناد کو لکھا کہ حُمَراء میں سے جن کو تم نے آزاد کردیا ہے اگر وہ اسلام لائیں تو ان کے لیے موالی کے برابر عطاء مقرر کرو؛ ان کے وہی حقوق ہوں جو موالی کے ہیں اور وہی فرائض ہوں جو موالی پر ہیں۔ اگر وہ کسی قبیلے میں داخل ہونا چاہیں تو انھیں ایسا کرنے دو، اور

عطاء میں انھیں اس قبیلے کے موالی کے برابر رکھو۔

ہم سے ہشام بن عمار نے کہا، ان سے بَقِیّہ نے، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوعبیدہ نے، کہ :— اہل بادیہ میں سے کچھ لوگوں نے درخواست کی کہ ان کے لیے ارزاق مقرر کئے جائیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں میں نے کہا: خدا کی قسم، جب تک اہل الحاضرہ کے ارزاق مقرر نہ کرلوں تمھارے ارزاق مقرر نہ کروں گا۔

ہم سے ابوعبیدہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ابوالیمان نے کہا، اور انھوں نے کہا ہم سے صفوان بن عمرو نے کہا، کہ :— عمر بن عبدالعزیز نے یزید بن حُصَین کو لکھا کہ لشکر کے ارزاق مقرر کرو، اور اہل حاضرہ کا لحاظ رکھو"۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا، ان سے عبیداللہ بن عَمر العُمری نے، ان سے نافع نے، اور ان سے ابن عمر نے، کہ :— (حضرت) عمر نے اہل مکہ کو عطاء نہ دی اور ان پر کسی لشکرکشی کا بار نہ ڈالا، وہ کہتے تھے کہ یہ ایسے اور ایسے ہیں"۔

ہم سے ابوعبید القاسم بن سَلّام نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مَہدی نے، ان سے شعبہ نے، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابوحازم نے، اور ان سے ابوہریرہ نے، کہ :— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہریالی چھوڑی وہ ہماری ہے اور جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

مجھ سے ہشام بن عمار الدمشقی نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہم سے الولید بن مسلم نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن ابی العاتکہ اور کلثوم بن زیاد نے، کہ :— سلیمان بن حبیب نے

کہا : (حضرت) عمر نے مقاتلین کے بال بچوں کے لیے عُشرات مقرر کیے، (حضرت) عثمان نے اور ان کے بعد جو والی امر ہوئے ان کے زمانے میں بھی یہ عُشرات جاری رہے، اور میت کے وارثوں کے لیے ان کے عشرات کو موروثی بنادیا؛ حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز والی امر ہوئے، سلیمان کہتے ہیں انھوں نے اِس باب میں مجھ سے دریافت کیا، جو بات تھی میں نے ان سے کہہ دی۔ انھوں نے وراثت کے طریقے کو ناپسند کیا، اور کہا: میں اس کو موقوف کرکے فریضہ عام کرتا ہوں۔ میں نے کہا: مجھے
۴۵۹ اندیشہ ہے کہ ایسا نہو آپ کے بعد آنے والے قطع وراثت میں تو آپ کی پیروی کریں اور عموم فریضہ میں آپ کی پیروی نہ کریں۔ کہا: تم نے سچ کہا، اور انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

مجھ سے بکر بن الہیثم نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا، ان سے ابن لہیعہ نے، اور ان سے ابی قبیل نے، کہ: —— عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہر نو مولود کے لیے دس (درہم) مقرر کرتے اور جب وہ ادائے فرض کی عمر کو پہنچتا تو اس کے لیے فریضہ مقرر کرتے۔ معاویہ نے اپنے زمانے میں صرف فطیموں کے لیے عطاء مقرر کی۔ پھر عبدالملک بن مروان نے عموم بخشش کا طریقہ بند کردیا، وہ جس فطیم کی چاہتا عطاء مقرر کرتا۔

ہم سے عفان نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یزید (بن ہارون) نے کہا، انھوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن المتوکل نے خبر دی، اور انھیں عبداللہ بن نافع نے، اور انھیں ابن عُمر نے، کہ: —— (حضرت) عمر نومولود کے لیے، جب تک وہ شیرخوار رہے، عطاء مقرر نہیں کرتے تھے۔ لوگ دودھ بڑھانے میں جلدی کرنے لگے، جب یہ بات معلوم ہوئی تو منادی کردی کہ اپنے بچوں کا دودھ بڑھانے میں جلدی نہ کرو، ہم ہر بچے کے لیے،

جو آغوشِ اسلام میں پیدا ہو، یوم ولادت سے عطا مقرر کرتے ہیں"۔

ہم سے عمرُو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے کہا، ان سے زُہیر بن معاویہ نے، کہ: ــــ ابواسحٰق نے کہا: میرے دادا (حضرت) عثمان کے پاس گئے، پوچھا: بڑے میاں! تمھارے کتنے بال بچے ہیں؟ کہا: اسّوں کا ساتھ ہے۔ بولے: ہم تمھارے اور تمھارے اہل و عیال کے لیے سو سو (درہم) مقرر کرتے ہیں"۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، اور انھوں نے کہا ہم سے مروان بن شجاع الجزری نے بیان کیا کہ جب میرا دودھ بڑھایا گیا تو عمر بن عبدالعزیز نے میرے لیے دس دینار مقرر کیے"۔

ہم سے ابراہیم بن محمد الشامی نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا، ان سے سفیان الثوری نے، اور ان سے ابوالحجاف نے، کہ: ــــ قبیلۂ خثعم میں سے کسی نے مجھ سے کہا کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، میں اس کو (حضرت) علی کے پاس لے گیا؛ انھوں نے اس کے سو (درہم) مقرر کردیئے۔

مجھ سے عمرو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا، ان سے سفیان نے، ان سے عبداللہ بن شریک نے، اور ان سے بِشر بن غالب نے، کہ: ــــ حسین بن علی یا حسن بن علی ــــ عمرو الناقد کو اس میں التباس ہوا ــــ سے پوچھا گیا: بچے کا حصہ کب سے مقرر کیا جائے؟ بولے: جب سے وہ رونے لگے"۔

مجھ سے عمرو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے سفیان بن عُیَینہ نے کہا، ان سے عَمرو بن دینار نے، اور ان سے حسن بن محمد نے کہ: ــــ بنی عفان کے تین مملوک

بدر میں شریک ہوئے تھے، (حضرت) عمر نے ہر ایک کو تین ہزار درہم سالیانہ عطا کیے۔

ہم سے ابوعبیدہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ابن ابی عدی نے کہا، ان سے سفیان نے، ان سے زُہَیر بن ثابت یا ابن ابی ذئب نے اور ان سے ذُہل بن اوس نے، کہ: —— (حضرت) علی کے پاس ایک غیر متحقق بچہ، جو رستے پر پڑا ہوا تھا، لایا گیا، انھوں نے اس کے لیے سو (درہم) مقرر فرمادیئے۔

مجھ سے قاسم بن سلّام اور عمرو نے کہا، ان دونوں نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے کہا، اور ان سے زُہَیر نے؛ اور یہی روایت مجھ سے عبداللہ بن صالح المقری نے بیان کی، ان سے زُہَیر بن معاویہ نے، ان سے ابواسحٰق نے، اور ان سے حارثہ بن المُضَرِّب نے، کہ: —— (حضرت) عمر نے ایک جریب آٹا منگایا، گندھوایا، روٹیاں پکوائیں، ان پر تھوڑا سا زیتون لگایا، پھر تیس آدمی بلوائے اور انھیں وہ روٹیاں کھلائیں حتیٰ کہ وہ شکم سیر ہوگئے، رات کو بھی یہی کیا، اور کہا: ایک آدمی کے لیے دو جریب مہینہ بھر کو کافی ہیں۔ اور ہر مسلم —— مرد، عورت، مملوک —— کے لیے دو جریب ماہیانہ مقرر کردیئے۔ عبداللہ بن صالح نے کہا: اِسی بناء پر جب کوئی کسی کو بددعا دیتا تو کہتا: رفع اللہ جریبیك (اللہ تیرے دونوں جریب اٹھالے) یعنی موت تجھ سے تیرا اَذوقہ منقطع کردے۔ اور یہ آج تک لوگوں کی زبانوں پر ہے۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے ابوالیمان نے کہا، ان سے صَفْوان بن عمرو نے، ان سے ابی الزاہریہ نے، کہ: —— ابوالدرداء نے کہا: کتنی ہی سُنن راشدۂ مہدیہ ہیں جو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یں جاری کیں، ازاں جملہ "مُدیاں" اور "قسطان" ہیں۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا، اور ان سے ابن لہیعہ نے، کہ:— قیس بن رافع کہتے ہیں: میں نے سفیان بن وہب کو یہ کہتے سنا کہ (حضرت) عمر نے ایک ہاتھ میں مُدی اور ایک ہاتھ میں قِسط لے کے کہا: میں نے ہر مسلم کے لیے ماہیانہ دو مُدی گیہوں اور دو قِسط زیت اور دو قِسط سرکہ مقرر کیا ہے؛ کسی نے کہا: اور مملوک کے لیے؛ بولے: ہاں، مملوک کے لیے بھی۔

مجھ سے ہشام بن عمار نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا انھوں نے کہا مجھ سے تمیم بن عطیہ نے کہا، اور انھوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن قیس نے کہا کہ:— عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر کہا: ہم نے تمھارے لیے ماہیانہ عطاء ۴۶۱
اور آذوقہ جاری کیا ہے — ان کے ایک ہاتھ میں مُدی اور دوسرے میں قِسط تھا، راوی کہتا ہے انھوں نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دی — اور کہا: جو کوئی ان میں کمی کرے اللہ اس کے ساتھ ایسا اور ایسا کرے اور اس کو بددعا دی۔

ہم سے ابوعبید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا، اور ان سے مُعَلّی بن عبیداللہ نے، کہ:— عمر بن عبدالعزیز جب کسی کے لیے عطاء مقرر کرتے تو اس کے مرنے کے بعد وہ عطاء اس کے ورثہ پر منتقل کر دیتے۔

ہم سے عفّان اور خلف البزّار اور وہب بن بقیّہ نے کہا، ان تینوں نے کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا، ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، اور ان سے قیس بن ابی حازم نے،

کہ :—— عبداللہ بن مسعود جب فوت ہوئے تو زبیر بن العوّام نے (حضرت) عثمان سے کہا : عبداللہ کی عطا مجھے دیدیجیے کہ بیت المال سے زیادہ ان کے اہل و عیال اس کے حقدار ہیں۔ اور انھوں نے وہ پندرہ سو ان کو عطا کر دیئے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد کی سند سے یزید نے کہا : زبیر، عبداللہ بن مسعود کے وصی تھے۔

مجھ سے ابن ابی شیبہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا، اور ان سے علی بن صالح بن حُیّ نے، اور ان سے سماک بن حَرْب نے، کہ :—— برس کے آٹھ مہینے گزرے تھے کہ گھرانے کا ایک شخص چل بسا، (حضرت) عمر نے اس کی عطا میں سے دو ثلث اس کے ورثہ کے نام جاری کر دیئے۔

خاتم

ہم سے عفان بن مسلم نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا، اور ان سے انس بن مالک نے، کہ :— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو نامہ بھیجنے کا ارادہ فرمایا، لوگوں نے عرض کیا: ان کے ہاں دستور یہ ہے کہ جس مکتوب پر مہر نہو وہ اس کو پڑھتے ہی نہیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے چاندی کی مہر بنوائی، اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کیا گیا، وہ مہر میری آنکھوں میں سمائی ہوئی ہے، گویا اس وقت بھی میں دستِ مبارک میں اس کو دیکھ رہا ہوں،

ہم سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد الزہری نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ایوب نے کہا، ان سے نافع نے، اور ان سے ابن عمر نے کہ :— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر بنوائی، ۴۰۲
اس کا نگینہ ہتیلی کے رُخ رکھا۔

مجھ سے محمد بن حیّان السحیّانی نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے زُہَیر نے کہا، ان سے حُمَید نے اور ان سے انس بن مالک نے، کہ :— خاتم نبوی خالص چاندی کی تھی، اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

ہم سے عمرو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یزید

بن ہارون نے کہا، ان سے حُمَید نے اور ان سے حسن نے، کہ :—— خاتم نبوی چاندی کی تھی اور اس کا نگ حبشی پتھر کا تھا۔

ہم سے زُہیر بن خالد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ہمّام بن یحییٰ نے کہا، ان سے عبدالعزیز بن صُہَیب نے، اور ان سے انس بن مالک نے، کہ :—— نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں نے ایک مہر بنوائی ہے، کوئی شخص وہ الفاظ نقش نہ کرائے جو میری مُہر پر نقش کئے گئے ہیں۔

ہم سے بکر بن الہَیثَم نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا، ان سے مَعمَر نے، ان سے الزہری اور قتادہ نے، کہ :—— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر بنوائی، اسپر "محمدؐ رسول اللہ" نقش کیا گیا۔ (حضرت) ابوبکر نے اپنے زمانے میں اسی مہر کو استعمال کیا، پھر (حضرت) عمر نے اس کو استعمال کیا، ان کے بعد یہ مہر (حضرت) عثمان کو ملی، وہ اس کو اپنے ہاتھ ہی میں رکھتے تھے۔ پھر یہ ہوا کہ خاتم نبوی ان کے ہاتھ سے بئر (اریس) میں گر گئی، کنویں کو صاف کرایا گیا بہتیرا ڈھونڈھا، مہر نہ ملی۔ یہ ان کی وسط خلافت کا واقعہ ہے۔ دوسری مہر بنوائی، اسپر تین سطروں میں "محمدؐ رسول اللہ" نقش کیا گیا، قتادہ کہتے ہیں اس مہر میں ایک سوراخ تھا۔

ہم سے ھنّاد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے اسود بن شیبان نے کہا، اور ان سے خالد بن سُمَیر نے، کہ :—— معن بن زائدہ نے (حضرت) عمر کی خلافت میں خاتم نبوی کی مثل مہر بنائی اور الکوفہ کے خراج سے مال حاصل کیا، (حضرت) عمر کو جونہی اس کی خبر ہوئی المغیرہ بن شعبہ کو لکھا : مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص نے، جس کو مَعن بن زائدہ کہتے ہیں، خاتم خلافت کی مثل مہر

نقش کی ہے اور اس کے ذریعے الکوفہ کا مال خراج حاصل کیا ہے،
جس وقت تمھیں میرا یہ مکتوب ملے اسی وقت میرا حکم اس کے
حق میں نافذ کردو۔ اور اِس باب میں میرے فرستادے کی اطاعت
کرو۔" المغیرہ جب صلاۃ عصر سے فارغ ہوئے اور لوگ اپنی اپنی
جگہ بیٹھ گئے تو وہ (حضرت) عمر کے فرستادے کو ساتھ لے کے
چلے، لوگ اسے بغور دیکھنے لگے، دونوں مَعن کے پاس
جا کے رُکے، المغیرہ نے فرستادے سے کہا: امیرالمومنین نے
مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے حق میں تیری اطاعت کروں، جو
چاہے حکم دے۔" اس نے کہا: بندھن لاؤ کہ میں اس کی ۴۶۳
گردن میں باندھوں۔" بندھن لایا گیا، اس نے خوب کس کے
اس کی گردن باندھی اور المغیرہ سے کہا: امیرالمومنین کا حکم
آنے تک اس کو بند کردو۔" المغیرہ نے یہی کیا۔ محبس اندرون
زکل کا تھا، مَعن نے اس میں سے نکل بھاگنے کی تدبیر کی، اپنے
گھروالوں سے کہلا بھیجا کہ ناقہ اور جاریہ اور گلیم قطوانیہ بھیجدیں۔
انھوں نے تینوں چیزیں بھیجدیں۔ وہ رات کو محبس سے نکلا اور
جاریہ کو ردیف بنا کے روانہ ہوا۔ صبح ہوتے مقام کیا، خوف تھا
کہ کہیں پکڑا نہ جائے، ناقہ کو باندھ کے چھپ گیا، تلاش
کرنے والوں نے تلاش کیا مگر نہ پایا۔ دن ڈوبے اس نے پھر
ناقہ پر گلیم ڈالی، سوار ہوا، جاریہ کو پیچھے بٹھا کے روانہ ہوا، رات کے
پچھلے پہر مدینۂ مبارکہ پہنچا، (حضرت) عمر دِرّہ ہاتھ میں لیے
تہجد گزاروں کو صلاۃ فجر کے لیے جگاتے پھر رہے تھے، یہ ان کو
دیکھتے ہی ناقہ سے اترا، ایک گوشے میں اس کو باندھا اور
جاریہ کو وہیں ٹھہرا کے (حضرت) عمر کے پاس آیا، کہا: السلام علیک
یا امیرالمومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ" انھوں نے جواب میں و علیک
کہا اور پوچھا: تو کون ہے؟ بولا: مَعن بن زائدہ تائبانہ آیا ہے۔"

کہا : تیرا بُرا ہو ، اللہ تجھے زندہ نہ رکھے "۔ مسجد گئے ، نماز ادا کی ، جب لوگ صلاۃ سے فارغ ہوئے تو کہا : اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاؤ۔ سب بیٹھ گئے ، یہاں تک کہ دان نکل آیا ، کہا : یہ مَعن بن زائدہ ہے اس نے خلافت کی مثل مہر بنائی ہے اور الکوفہ کے خراج سے مال حاصل کیا ہے ، اس کے حق میں کیا کہتے ہو ؟" کسی نے کہا : اس کا ہاتھ کاٹا جائے ، کسی نے کہا سُولی دی جائے۔ (حضرت) علی خاموش تھے ، پوچھا : ابوالحسن ، تم کیا کہتے ہو ؟ بولے : اے امیرالمومنین ! جو جھوٹ بولے اس کے لیے جھوٹے کی سزا ہے ؛ اس کو تازیانے مارے جائیں "۔ (حضرت) عمر نے اس کو خوب مارا ، (یا کہا کہ آزار دہ مار ماری) اور اس کو قید کردیا۔ اللہ نے جب تک چاہا وہ قید رہا۔ زندان سے اس نے اپنے ایک قریشی دوست کو کہلا بھیجا کہ امیرالمومنین سے میرے حق میں گفتگو کرو۔ وہ (حضرت) عمر کے پاس گیا اور کہا : امیرالمومنین ؛ مَعن بن زائدہ وہ سزا پاچکا ہے جس کا وہ مستحق تھا۔ اگر رائے ہو تو اس کا رستہ کھولدیجیے "۔ بولے : تونے اس کے کیئے کی یاد تازہ کردی ، میں اس کو بھول ہی گیا تھا "۔ حکم دیا کہ مَعن کو لایا جائے ، لوگ اس کو لائے ، مارا اور پھر زندان میں بند کردیا۔ جب یہ ہوا تو مَعن نے اپنے دوستوں کو کہلا بھیجا کہ اب کوئی امیرالمومنین کے سامنے میرا ذکر نہ کرے۔ جب تک اللہ کو منظور تھا وہ قید رہا ، پھر خود انھی کو اس کا خیال آیا ، حکم دیا : مَعن کو میرے پاس لاؤ "۔ اس کے مال کا ایک حصہ ضبط کرلیا اور اس کو آزاد کردیا۔

۴۶۴ مجھ سے المفضل الیشکری اور ابوالحسن المدائنی نے کہا ، ان سے ابن ابان نے اور ان سے ابن المقفع نے ، کہ : ـــــ ملوک فارس کے سامنے جب کوئی معاملہ بغرض توقیع پیش کیا جاتا تو صاحب توقیع بادشاہ کے حضور اسپر توقیع کرتا اور اس کا معاون 'تذکرہ' میں اس کا

ضروری خلاصہ ثبت کرلیتا۔ ہر مہینہ کا ایک تذکرہ ہوتا تھا اور تمام تذکرہ دیوان الحضرت میں محفوظ رہتے تھے۔ پھر اس توقیع پر بادشاہ کی مہر ثبت کی جاتی اور اس کو صاحب الزمام کے پاس بھیجدیا جاتا۔ صاحب الزمام کے پاس بھی ایک مہر ہوتی تھی، وہ اپنے دیوان کی مہر لگاکے اس توقیع کو صاحب العمل کے پاس بھیجدیتا۔ یہاں اس کی حرف بحرف نقل کی جاتی اور (نقل پر) الفاظ "صحاب شاہ" لکھ کے صاحب الزمام کے پاس بھیجی جاتی، صاحب الزمام تذکرے سے اس کا مقابلہ کرکے بادشاہ کے ملاحظے میں اس کو پیش کرتا پھر بادشاہ کے حضور یا اس کے کسی معتمد علیہ کے سامنے اسپر مہر کی جاتی۔

مجھ سے المدائنی نے کہا، اور ان سے مسلمۃ بن محارب نے کہ:— عربوں میں زیاد بن سفیان پہلا شخص تھا جس نے دیوان زمام اور مہر کے باب میں ایرانیوں کی نقل کی۔

مجھ سے المفضّل الیشکری نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے ابن جابان نے کہا، اور ان سے ابن المقفع نے، کہ:— ملوکِ فارس میں سے کسی کے زمانے میں سلطنت کے ہر شعبے کے لیے الگ الگ مہریں مقرر کی گئیں، راز کے معاملات کے لیے الگ مہر تھی، خراج کے لیے الگ، اور یہ سب مہریں صاحب الزمام کے پاس رہتی تھیں۔ خاص مہروں کے سوا ایک عام مہر بھی تھی جو سجلات و اقطاعات اور ایسے ہی دوسرے پروانوں پر ثبت کی جاتی تھی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ راز کی مہر اور وہ مہریں جو رسائل پر ثبت کی جاتیں خاصانِ بارگاہ میں سے بطور امتیاز کسی کے تفویض کردی جاتیں۔

مجھ سے ابوالحسن المدائنی نے کہا، ان سے ابن جابان نے، ان سے ابن المقفع نے، کہ:— حمل و تحویل اموال کی نسبت

اعمال و نواحی سے جو رسائل آتے بادشاہ کے ملاحظے میں پیش کیے جاتے اور اوّل سے آخر تک پڑھ کے سنائے جاتے' یہ مراسلات اس زمانے میں سفید رنگ کے صحیفوں پر لکھے جاتے تھے۔ صاحبِ خراج بادشاہ کے ملاحظے میں سال بسال مداخل و مخارج کا بیان مرتب کر کے پیش کرتا' اِس بیان میں مداخل کی مقدار' وجوہِ نفقات کی تفصیل اور سلک و بقایا درج ہوتی تھی۔ بادشاہ اس بیان کو ملاحظہ کرتا' اسپر مہر کرتا اور اس کے اجرا کی منظوری دیتا — خسرو پرویز بادشاہ ہوا تو اس نے حکم دیا کہ دخل و خرج کا بیان زعفران و گلاب سے رنگے ہوئے صحیفوں پر لکھا جائے اور حمل اموال وغیرہ کے رسائل معصفر صحیفوں پر لکھے جائیں۔ اس کے دماغ کو سفید رنگ کے صحیفوں کے رائحہ سے اذیت ہوئی۔

صالح بن عبدالرحمٰن جب العراق کے خراج کا والی ہوا تو اس نے ابن المقفع کو اپنی جانب سے کُورِ دجلہ' اور بقول بعض بَہقُبَاذ کا عامِل خراج مقرر کیا۔ ابن المقفع نے جب اپنے علاقے کا خراج اس کے پاس بھیجا تو زعفرانی جھلی پہ اس کی تفصیل لکھی۔ صالح نے مراسلے کو دیکھ کے تبسم کیا اور کہا:
۴۶۵ میں نے اسی لیے کسی دوسرے کا تقرر پسند نہیں کیا۔ صالح نے یہ بات اس وجہ سے کہی کہ ابن المقفع عجمیوں کے رسوم و آداب سے خوب آگاہ تھا۔

ابوالحسن نے کہا مجھ سے کاتبوں میں سے ایک بڑے بوڑھے نے بیان کیا کہ ملک شام کے تمام دیوان قراطیس میں تھے۔ حمل اموال اور اسی کی مثل دیگر امور کی نسبت جو رسائل ملوک بنی امیہ کی پیش گاہ میں آتے تھے وہ قراطیس ہی پر لکھے ہوئے تھے۔ جب امیرالمومنین المنصور والی

امر ہوا تو اس نے اپنے وزیر ابو ایوب الموریانی کو حکم دیا کہ
حمل اموال کے رسائل زرد رنگ کے صحیفوں پر لکھے جائیں،
اس وقت سے یہ طریقہ جاری ہوگیا۔

نُقود

ہم سے الحسین بن الاسود نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا، اور ان سے حسن بن صالح نے، کہ:— عجمی مختلف اوزان کے درہم ضرب کرتے تھے، چھوٹے اور بڑے؛ بعض ایک مثقال — بیس قیراط وزن کے — بعض بارہ قیراط کے اور بعض دس قیراط — نصف مثقال کے۔ جب اللہ نے اسلام کو سربلند کیا اور ادائے زکاۃ کے لیئے اوسط نکالنے کی حاجت ہوئی تو بیس قیراط اور بارہ قیراط اور دس قیراط کو جمع کیا گیا۔ یہ سب بیالیس قیراط ہوئے، پھر اس کا ثلث نکالا گیا اور وہ ۱۴ قیراط تھا؛ اسی وزن کو معیار قرار دیا گیا اور اسی وزن کا سکہ مسکوک کیا گیا۔ بنا برایں عربی درہم کا وزن دینارِ عزیز کے قیراطوں کے حساب سے ۱۴ قیراط تھا۔ اس طرح دس درہموں کا وزن سات مثقال اور سات مثقال کا وزن اکیسو چالیس قیراط ہوگیا۔

الحسن بن صالح کے سوا دوسروں کا بیان ہے کہ عجمیوں کے درہموں میں بعض دس درہموں کا وزن دس مثقال، بعض دس درہموں کا وزن چھ مثقال اور بعض دس درہموں کا وزن پانچ مثقال تھا، ان سب کو جمع کیا گیا، اکیس مثقال ہوئے اس کا ثلث نکالا گیا، اور وہ سات مثقال؛ پھر اسی حساب سے کہ دس درہموں کا وزن سات مثقال ہو، دراہم ضرب کیے گئے۔

مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے محمد بن عمر الاسلمی نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عثمان بن وہب بن مَوْہب نے کہا، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعَیْر نے، کہ :— جاہلیت میں اہل مکہ کے پاس ہرقل کے دینار بھی آتے تھے اور ایرانیوں کے دراہم بغلیہ[1] بھی۔ عرب ان سکوں سے وزن کے اعتبار سے تول کر خرید و فروخت کرتے تھے۔ عربوں میں مثقال کا ایک معین وزن تھا جو کسی قدر کسر کے ساتھ بائیس قیراط ہوتا تھا[2]، اور دس درہموں کا وزن سات مثقال تھا — ایک رَطل بارہ اوقیہ کا اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوزان کو برقرار رکھا، اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضی اللہ عنہم) نے بھی اپنے اپنے زمانوں میں یہی اوزان برقرار رکھے اور معاویہ نے بھی ان اوزان کو برقرار رکھا۔ لیکن عبداللہ بن الزبیر کے زمانے میں مُصْعَب بن الزبیر نے کم وزن کے درہم مسکوک کیئے جو بعد کو توڑ دیئے گئے۔ پھر جب عبدالملک بن مروان والیٔ امر ہوا تو اس نے اس باب میں تحقیقات کی، لوگوں سے پوچھا اور تفحص کیا، پھر الحجاج بن یوسف کو لکھا کہ وہ قراطِ دیناریہ کے حساب سے پندرہ قیراط کے درہم مسکوک کرائے، اور خود اس نے دمشقی دینار مسکوک کیئے۔

عثمان نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں

---

[1] بغلیۂ وافیہ، جیسا کہ مصنف نے جرجان و طبرستان کے ذکر میں لکھا ہے؛ یعنی پورے وزن کے ایرانی درہم — ابن بطوطہ، ص ۱۶۳

[2] یعنی عربوں کے مثقال کا وزن $\frac{۴}{۷}$ کی کسر سے ۲۱ $\frac{۳}{۷}$ قیراط تھا۔

مدینۂ مبارکہ پہنچا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین نے اس تغیر کو ناپسند کیا۔

محمد بن سعد نے کہا: ہمارے ان درہموں میں سے ایک درہم کا وزن ہمارے مثقال کے لحاظ سے، جس کا وزن بیس قیراط قرار دیا گیا ہے، ۱۴ قیراط ہے؛ اور وزن میں اس پندرہ قیراط والے درہم کے برابر ہے جو ۲۱ ۳/۴ قیراط والے مثقال کے حساب سے بنایا گیا ہے۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے محمد بن عمر نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے اسحاق بن حازم نے کہا، اور ان سے المطلب بن السائب نے، کہ: — ابوو داعۃ السہمی نے مجھے مثقال کا وزن دکھایا، میں نے اسے تولا اور اس کو عبدالملک بن مروان کے مثقال کے ہموزن پایا۔ راوی نے کہا: جاہلیت میں یہ وزن ابوو داعۃ بن ضُبَیرَۃ السہمی کے پاس تھا۔ ۴۶۷

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے الواقدی نے کہا، ان سے سعید بن مسلم بن باک نے، اور ان سے عبدالرحمٰن بن سابط الجمحی نے، کہ: — جاہلیت میں قریش کے جو اوزان تھے اسلام نے ان کو اسی حالت پر برقرار رکھا۔ اُس وزن کا نام جس سے قریش چاندی تولتے تھے "درہم" تھا اور جس وزن سے سونا تولتے تھے اس کا نام "دینار" تھا — ان دونو اوزان میں دس اور سات کی نسبت تھی، یعنی دس درہم سات دینار کے مساوی ہوتے تھے — ان کے ہاں ایک وزن "شعیرہ" تھا اور یہ درہم کا ساٹھواں حصہ تھا؛ ایک وزن اوقیہ تھا، یہ چالیس درہم کے مساوی تھا؛ ایک وزن "نشّ" تھا، یہ بیس درہم کے

مساوی تھا، ایک وزن "نواۃ" تھا، یہ پانچ درہم کے مساوی تھا، وہ انھی اوزان سے تول کر خرید و فروخت کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ میں قدوم فرمایا تو اِن اوزان کو اسی طرح پر برقرار رکھا۔

محمد بن سعد نے الواقدی کے حوالے سے کہا، اور انھوں نے کہا مجھ سے ربیعہ بن عثمان نے وہب بن کیسان کے حوالے سے کہا، کہ :—— میں نے عبدالملک کے منقوش درہم و دینار سے قبل کے سادہ درہم و دینار دیکھے ہیں۔ وہ عبدالملک کے منقوش درہموں کے ہم وزن تھے۔

مجھ سے محمد بن سعد نے الواقدی کے حوالے سے اور الواقدی نے عثمان بن عبداللہ بن موہب کے حوالے سے اور عثمان نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا :—— سعید بن المسیب سے میں نے پوچھا: سب سے اول منقوش دینار کس نے ضرب کیئے؟ بولے: عبدالملک بن مروان نے۔ خرید و فروخت میں عام طور پر دنانیر رومیہ و دراہم کسرویہ اور کسی قدر حمیریہ کا چلن تھا۔ سعید کہتے ہیں میں نے دمشق سونا بھیجا اور میرے لیے جاہلیت کے مثقال کے ہموزن اس کے سکے ضرب کردیئے گئے۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے سفیان بن عُیَیْنَہ نے کہا، اور ان سے ان کے والد نے، کہ :—— ابن الزبیر کے زمانے میں حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعۃ المخزومی پہلا شخص تھا جس نے سات (اور دس کی نسبت سے) سکے ضرب کیئے۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے محمد بن عمر نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے ابن ابی الزناد نے

کہا، اور ان سے ان کے والد نے، کہ :—— پہلا شخص جس نے سونے کا سکہ ضرب کیا عبدالملک تھا۔ یہ واقعہ عام الجماعہ سنہ ۷۴ کا ہے۔

۴۶۸ ابوالحسن المدائنی کہتا ہے : الحجاج نے آخر سنہ ۷۵ میں درہم ضرب کیے۔ پھر سنہ ۷۶ میں حکم دیا کہ تمام نواحی میں درہم ضرب کیے جائیں۔

مجھ سے داؤد الناقد نے کہا کہ میں نے اپنے مشایخ کو یہ کہتے سُنا ہے :—— اہل الحیرہ میں سے (نصارائے عرب کے قبائل) عباد میں مختلف اوزان کے سکوں کا چلن تھا : ساٹھ مثقال وزن کے سو درہم، اور اسّی مثقال وزن کے سو، اور پچاس مثقال کے سو، اور سو مثقال کے سو"۔

داؤد الناقد نے کہا : میں نے ایک درہم دیکھا جس پر منقوش تھا : یہ درہم سنہ ۷۳ میں الکوفہ میں ضرب ہوئے۔ لیکن پرکھنے والوں نے اس درہم کو باتفاق جعلی قرار دیا۔ راوی نے کہا : میں نے ایک درہم دیکھا اور ایسا درہم پھر کبھی دیکھنے میں نہ آیا۔ اسپر "عبیداللہ بن زیاد" منقوش تھا۔ ناقدوں نے اس کو بھی جعلی قرار دیا۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، انھوں نے کہا مجھ سے الواقدی نے کہا۔ ان سے یحییٰ بن نعمان الغفاری نے، اور ان سے ان کے والد نے، کہ :—— عبداللہ بن الزبیر کے حکم سے سنہ ۷۰ میں مصعب نے دراہم کسرویہ کی وضع پر درہم ضرب کیے۔ اِن درہموں پر "اللہ" اور کلمات برکت منقوش تھے، الحجاج نے اپنے زمانے میں اِن درہموں کو بدل دیا۔

ہشام بن الکلبی سے مروی ہے کہ مصعب نے درہموں کے ساتھ دینار بھی ضرب کیے۔

مجھ سے داؤد الناقد نے کہا، اور انھوں نے کہا مجھ سے ابوالزبیر الناقد نے، کہ :—— عبدالملک نے کچھ دینار سنہ ۴، میں اور پھر سنہ ۵، میں ضرب کیے — یہ بالکل ویسے ہی تھے جیسے دراہم بغلیہ — ان پر (ایک جانب) "بسم اللہ، الحجاج" اور دوسری جانب سنہ ضرب کے بعد "اللہ احد اللہ الصمد" نقش کیا۔ فقہاء نے اس کو بُرا سمجھا، اس لیے یہ درہم "مکروہیہ" کہلائے۔

راوی نے کہا : یہ بھی کہا گیا ہے کہ عجمیوں نے ان درہموں کو کھوٹ کی وجہ سے ناپسند کیا، اور اسی بنا پر ان کو "مکروہیہ" کہا گیا۔

اسی راوی نے کہا : سُمَیر نام ایک شخص نے ایک سکہ ضرب کیا، اس کی نسبت سے اس سکے کا نام ہی سمیریہ ہوگیا"۔

مجھ سے عباس بن ہشام الکلبی نے کہا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عَوانہ بن الحکم نے، کہ :—— الحجاج نے ایرانیوں کے عمل تسکیک کی نسبت لوگوں سے پوچھا، پھر دارالضرب قائم کیا اور اس میں طبّاع جمع کیے۔ اعمال و نواحی سے جو مال اس کے پاس آتا یا خراب و مردود اور جعلی سکوں میں سے جو سونا چاندی نکالا جاتا اس سے وہ سلطان کے لیے نقود ضرب کراتا تھا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ تاجر وغیرہ اجرت دے کے درہم مسکوک کرا سکتے ہیں، اور اس اجرت ۴۶۹
کو سرکاری آمدنی قرار دیا۔ وہ اسی میں سے صناعون و طباعون کو اجرتیں دیتا تھا اور فاضلات کو ابواب شاہی میں داخل کرتا تھا۔ اس نے (بنظر احتیاط) ٹھپہ لگانے والوں کے ہاتوں پر مہریں لگادی تھیں۔

پھر جب یزید بن عبدالملک کی جانب سے عُمر

ابن ہبیرہ العراق کا والی ہوا تو اس نے خالص چاندی استعمال کرنے کا اپنے پیشرو سے زیادہ اہتمام کیا، عمدہ اور نفیس درہم ضرب کیے اور مبادلے کے لیے زیادہ سخت قواعد بنائے۔

اس کے بعد ہشام بن عبدالملک کی جانب سے خالد ابن عبداللہ البجلی ثم القسری العراق کا والی ہوا، اس نے نقود کے معاملے میں ابن ہبیرہ سے بھی زیادہ سختی کی اور امور تسکیک کو نہایت منتظم اور محکم کردیا۔

اس کے بعد یوسف بن عمر والی ہوا، اس نے طبایعین و اصحاب عیار (صرافوں) پر بہت زیادہ سختی کی، ان کے ہاتھ کاٹے اور ان کی جلد پر داغ لگائے۔ اسی وجہ سے بنی امیہ کے بہترین سکے ہبیری و خالدی و یوسفی سمجھے جاتے تھے۔ ابوجعفر المنصور خراج میں ان کے سوا بنی امیہ کا کوئی سکہ قبول نہیں کرتا تھا۔ سابقہ درہم کے "مکروہیہ" کہلانے کا یہی سبب ہے"۔

مجھ سے محمد بن سعد نے الواقدی کے حوالے سے اور الواقدی نے ابن ابی الزناد کے حوالے سے اور انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ :— عبدالملک بن مروان پہلا شخص تھا جس نے عام اجماع کے بعد سونے چاندی کے سکے ضرب کیے۔

راوی نے کہا : میں نے اپنے والد سے پوچھا : یہ جو کہا جاتا ہے کہ ابن مسعود کھوٹے سکوں کو توڑ دینے کا حکم دیتے تھے، اس باب میں آپ کیا کہتے ہیں؟ بولے : وہ عجمیوں کے سکے تھے جن میں وہ کھوٹ ملاتے تھے"۔

مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد النرسی نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے داؤد

ابن ابی ہند نے کہا، ان سے الشعبی نے اور ان سے علقمہ بن قیس نے، کہ :—— ابن مسعود کے پاس اموال میں سے کچھ بچ رہا تھا، وہ انھوں نے بنقصان فروخت کردیا۔ عمر ابن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے انھیں ایسا کرنے سے روکا، وہ رک گئے، جو کچھ ان کے پاس خرچ ہونے سے بچ رہتا لوگوں کو قرض دیدیتے تھے"۔

مجھ سے محمد بن سعد نے کہا، ان سے الواقدی نے، اور ان سے قدامہ بن موسیٰ نے، کہ :—— عمر و عثمان (رضی اللہ عنہما) بیت المال میں کھوٹے سکے پاتے تو ان میں سے کھوٹ نکلوا کے ان کو خالص چاندی کا بنادیتے تھے"۔

مجھ سے الولید بن صالح نے الواقدی کے حوالے سے کہا، اور الواقدی نے ابن ابی الزناد کے حوالے سے، اور انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے، کہ :—— عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص لایا گیا، وہ سکہ ضرب کرتا تھا، انھوں نے اس کو سزا دی، قید کیا، اور اس کا سانچہ لے کے آگ میں ڈالدیا"۔

مجھ سے محمد بن سعد نے الواقدی کے حوالے سے بیان کیا، الواقدی نے کثیر بن زید کے حوالے سے، اور کثیر نے المطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے، کہ :—— عبدالملک ابن مروان نے ایک شخص کو ماخوذ کیا، وہ سکہ ضرب کرتا تھا، ۴۷۰
اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا، پھر یہ رائے بدلدی اور اس کو سزا دی۔ المطلب نے کہا : مدینۂ مبارکہ میں ہمارے جو شیوخ تھے انھوں نے اس فعل پر عبدالملک کی تحسین و ستائش کی۔

الواقدی نے کہا : ایسے شخص کے حق میں جو خاتم خلافت

کی مثل مہر بنائے، ہمارے اصحاب کی یہ رائے ہے کہ اس کی تادیب و تشہیر میں مبالغہ کیا جائے۔ لیکن ان کی رائے ہاتھ کاٹنے کی نہیں ہے۔ اور یہی رائے (امام) ابوحنیفہ اور سفیان الثوری کی ہے۔ (امام) مالک اور ابن ابی ذئب اور ان دونو کے اصحاب کہتے ہیں کہ ہم ایسے درہم کو کاٹنا مکروہ سمجھتے ہیں جو خالص اور پورے وزن کا ہو۔ اور اِس فعل سے اس لیے روکتے ہیں کہ یہ ایک طرح کا فساد ہے۔ لیکن سفیان الثوری اور (امام) ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں کہ اگر اسلام اور مسلمانوں کے لیے اس کو کاٹنے میں نقصان اور مضرت نہو تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔

مجھ سے عمرو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے اسمٰعیل ابن ابراہیم نے کہا، ان سے ابن عَون نے، اور ان سے ابن سیرین نے، کہ :—— مروان بن الحکم نے ایک شخص کو قطع دراہم کے الزام میں ماخوذ کیا، اور اس کا ہاتھ کاٹا۔ یزید ابن ثابت کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے کہا؛ اس نے ٹھیک سزا دی۔ اسمٰعیل نے کہا: یہ فارسی درہم تھے۔

محمد بن سعد اور الواقدی نے کہا: مدینہ مبارکہ کے عامل، ابان عثمان درہم کاٹنے والے کو تیس ضرب کی سزا دیتے اور اس کی تشہیر کرتے تھے؛ اور ہمارے نزدیک درہم کاٹنے اور اس میں کھوٹ ملانے والے کی یہی سزا ہے۔

مجھ سے محمد نے الواقدی کے حوالے سے کہا اور الواقدی نے صالح بن جعفر کے حوالے سے، کہ :—— ابن کعب نے آیۂ کریمہ اَوْ اَنْ نَفْعَلَ فِی اَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ (۱۱ : ۸۹) کے باب میں کہا کہ اس کا اطلاق قطع دراہم پر ہوتا ہے۔

ہم سے محمد بن خالد بن عبداللہ نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا، اور ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہ :— ابن المسیب سے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو درہم کاٹتا تھا۔ بولے : وہ زمین پر فساد برپا کرنے والوں میں سے ہے۔

ہم سے عمرو الناقد نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے یونس بن عبید نے کہا، اور ان سے الحسن نے، کہ :— لوگ زمانۂ کفر میں درہموں کے قدردان تھے اس لیے انھوں نے ان کو اچھا اور خالص رکھا۔ لیکن ہم نے ان میں کھوٹ ملا لی اور ان کو بگاڑ دیا۔ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے تو اونٹ کی کھال کے درہم بنوانے کا ارادہ کیا تھا، اس پر ان سے کہا گیا کہ اس طرح تو اونٹ کا ایک بچہ بھی باقی نہ رہے گا؛ یہ سن کے انھوں نے ارادہ ترک کر دیا۔

خطّ

مجھ سے عباس بن ہشام بن محمد بن السائب الکلبی نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا، انھوں نے اپنے دادا اور الشرقی بن القطامی کے حوالے سے، کہ :— قبیلۂ طے میں سے تین آدمی — مُرامِر بن مُرّہ، اَسْلَم بن سِدْرہ، عامر بن جَدْرَہ — بَقّہ میں جمع ہوئے اور رسم خط وضع کیا۔ انھوں نے ہجاء عربی کو ہجاءِ سُریانی پر قیاس کیا۔ ان سے یہ فن بعض اہل الانبار نے سیکھا اور اہل الانبار سے اہل الحیرہ نے حاصل کیا۔ اکیدر بن عبدالملک بن عبدالجن الکندی ثم السکونی صاحب دَوْمۃ الجَنْدل کا بھائی بِشر بن عبدالملک، کہ نصرانی تھا، الحیرہ کے رہا کرتا تھا۔ اس نے اہل الحیرہ سے عربی خط سیکھا۔ وہ اپنے کسی کام سے مکہ آیا، یہاں سفیان بن اُمیّہ بن عبدشمس اور ابوقیس بن عبد مناف بن زُہرہ بن کلاب نے اس کو لکھتے دیکھا۔ دونو نے اس سے خواہش کی کہ وہ انھیں خط سکھادے۔ اس نے پہلے ہجاء سے آگاہ کیا پھر رسم خط بتایا اور وہ لکھنے لگے۔ اس کے بعد بشر اور سفیان اور ابوقیس بسلسلۂ تجارت الطائف گئے، وہاں غیلان بن سلمۃ الثقفی سے ان کی صحبت رہی اور اس نے ان لوگوں سے رسم خط سیکھ لیا، بِشر ان لوگوں سے جدا ہو کے دیار مُضر چلا گیا، وہاں عمرو بن زُرارہ بن عدس نے

اس سے یہ فن حاصل کیا اور عمرو الکاتب کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کے بعد بشر ارض شام کی طرف گیا اور وہاں بھی لوگوں نے اس سے یہ فن سیکھا۔ اسی طرح بنی طے کے ان تینوں اہل قلم سے قبیلۂ طانجۃ کلب کے ایک شخص نے رسم خط سیکھا، اس نے اہل وادی القریٰ میں سے ایک شخص کو سکھایا، وہ پھرتا پھراتا وادی میں آیا اور مقیم ہوگیا، اور اہل وادی میں سے ایک قوم کو خط سکھایا۔

مجھ سے الولید بن صالح اور محمد بن سعد نے کہا، ان دونو نے کہا ہم سے محمد بن عمر الواقدی نے کہا، اس سے خالد بن الیاس نے، اور ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم العدوی نے، کہ :—— جب اسلام آیا قریش میں سترہ آدمی لکھنا جانتے تھے : عمر بن الخطاب، علی ابن ابی طالب، عثمان بن عفان، ابوعبیدہ بن الجراح، طلحہ، یزید بن ابی سفیان، ابوحذیفہ بن عتبہ ابن ربیعہ، حاطب بن عمرو برادر سہیل بن ۴۷۳
عمرو العامری، ابوسلمہ بن عبد الاسد المخزومی، ابان بن سعید ابن العاصی بن امیہ اور ان کے بھائی خالد بن سعید، عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح العامری، حویطب بن عبدالعزیٰ العامری، ابوسفیان بن حرب بن امیہ، معاویہ بن ابی سفیان، جہیم بن الصلت ابن مخرمۃ بن المطلب بن عبد مناف، اور حلفاء قریش میں سے العلاء بن الحضرمی۔

مجھ سے بکر بن الہیثم نے کہا، انھوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا، ان سے معمر نے، ان سے الزہری نے اور ان سے عبیداللہ بن عتبہ نے، کہ :—— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الشفاء بنت عبداللہ العدویہ سے، کہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے گھرانے سے تھیں، فرمایا : کیا تو حفصہ کو

گرمی دانوں کا منتر نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اسے کتابت سکھائی ہے[1]۔ الشفاء جاہلیت میں لکھنا جانتی تھیں۔

مجھ سے الولید بن صالح نے کہا، ان سے الواقدی نے کہا، الواقدی سے اسامہ بن زید نے، اور ان سے عبدالرحمٰن بن سعد نے، کہ :— ام المومنین حفصہ (رضی اللہ عنہا) لکھنا جانتی تھیں۔

مجھ سے الولید نے کہا، ان سے الواقدی نے، الواقدی سے ابن ابی سَبْرَہ نے، ان سے عَلْقَمَہ بن ابی عَلْقَمَہ نے، اور ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے، کہ :— ام کلثوم بنت عقبہ لکھنا جانتی تھیں۔

مجھ سے الولید نے کہا، ان سے الواقدی نے، الواقدی سے فَرْوَہ نے، اور ان سے عائشہ بنت سَعْد نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے لکھنا سکھایا۔

مجھ سے الولید نے کہا، اس سے الواقدی نے، اور الواقدی سے موسیٰ بن یعقوب نے، کہ :— میری پھپی نے

---

[1] حدیث میں ہے : عَلِّمِی حَفْصَةَ رُقَيَّةَ النَّمْلَةِ

(رُقیہ : منتر، افسوں۔ زمخشری نے لکھا ہے : نَمْلَہ : وہ دانے جو پہلو میں نکلتے ہیں اور صفراوی دانے کہ وہ بھی چیونٹیوں کی طرح چھوٹے چھوٹے اور منتشر ہوتے ہیں؛ اور نُملہ — بالضم — چغلی اور افساد بین الناس۔ الفائق، ج ۲، ص ۵۸۴)

ابن سیرین کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوں اور منتر کو منع فرمایا، سوا تین منتروں کے : گرمی دانوں کا منتر، بچھو کاٹے کا منتر، مرض زباب کا منتر، جوہری نے لکھا ہے : پہلو میں جو چھوٹے چھوٹے دانے نکلتے ہیں ان کو نَمْل کہتے ہیں۔ ان کے اطراف کسی قدر ورم ہوتا ہے اور یہ پھیل کر زخم میں تبدیل ہوجاتے ہیں، مترجم۔ اسی تبدیل شدہ حالت کو زباب کہتے ہیں۔

بیان کیا کہ ان کی والدہ کریمہ بنت مقداد لکھنا جانتی تھیں۔

مجھ سے الولید نے کہا، اس سے الواقدی نے، اس سے ابن ابی سَبْرَہ نے، اس سے ابن عَون نے، اور اس سے ابن مُبّاح نے، کہ: —— ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) قرآن پڑھتی تھیں مگر لکھنا نہیں جانتی تھیں۔

مجھ سے الولید نے کہا، اس سے الواقدی نے، اس سے عبداللہ بن یزید الہذلی نے۔ اور اس سے سالم بن سُبلان نے، کہ: —— ام سَلَمہ (رضی اللہ عنہا) پڑھنا جانتی تھیں مگر لکھنا نہیں جانتی تھیں۔

مجھ سے الولید اور محمد بن سَعد نے کہا، ان دونوں سے الواقدی نے، اور الواقدی سے اس کے شیوخ نے، کہ: ——

مدینۂ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم فرمانے کے ۴۷۳؎
بعد سب سے اول جس نے پیشگاہ نبوی میں کتابت کی خدمت انجام دی وہ ابی بن کعب الانصاری تھے، اور وہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے ہر نوشتہ کے آخر میں "کتب فلان" لکھا۔ اُبَیّ حاضر نہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ثابت الانصاری کو طلب فرماتے اور وہ یہ خدمت بجالاتے۔ یہی دونوں بزرگ —— اُبَیّ اور زید خدمت نبوی میں کتابت وحی کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے جس کسی کو کچھ لکھواتے یا کسی کو جاگیر یا وظیفہ یا اس کے عمل کا اجر عطا فرماتے تو انھی دونو میں سے کوئی ایک فرمان نبوی کی کتابت کرتا تھا۔

الواقدی کہتا ہے: قریش میں سے پہلا شخص جس نے پیشگاہ نبوی میں کتابت کی خدمت انجام دی، عبداللہ بن ابی سَرح تھا، پھر عبداللہ مرتد ہو کے مکہ چلا گیا اور قریش سے

کہا: میں ویسا ہی کلام پیش کرسکتا ہوں جیسا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیش کرتے ہیں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو املا فرماتے الظالمین اور وہ الکافرین لکھتا، فرماتے سمیع علیم اور وہ غفور الرحیم لکھتا، اسی کی مثل وہ وحی میں تحریف میں کیا کرتا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے باخبر کیا: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ، وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ (۶: ۹۳۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا، یا کہا کہ میری جانب وحی کی گئی ہے، حال آنکہ اس پر کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا؛ اور جس نے کہا کہ میں اللہ کی نازل کردہ (آیات) کی مثل اتار سکتا ہوں) فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ (حضرت) عثمان نے اس کے حق میں شفاعت کی، اور عرض کی کہ وہ میرا رضاعی بھائی ہے اور اسلام لے آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دینے کا حکم دیا، اور (حضرت) عثمان نے اپنے زمانے میں اس کو مصر کا والی مقرر کیا۔

ان کے علاوہ اور لوگوں نے بھی پیشگاہ رسالت میں کتابت کی خدمت انجام دی ہے، اور وہ یہ ہیں: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) شرحبیل بن حسنۃ الطائی کہ قریش کے حلیف قبیلۂ خندف سے اور بقول بعض کندہ سے تھے — اور جہیم ابن الصلت بن مخرمہ، خالد بن سعید، ابان بن سعید بن العاص، اور العلاء بن الحضرمی نے بھی پیشگاہِ رسالت میں کتابت کی خدمت انجام دی ہے۔

عام الفتح میں اسلام لانے کے بعد معاویہ نے بھی یہ خدمت انجام دی۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلب فرمایا۔ کھانا کھا رہے تھے، حاضر ہونے میں تاخیر ہوئی،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کا شکم کبھی نہ بھرے، معاویہ کہتے تھے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا میرا وہی حال ہوگیا"۔ وہ اکثر دن بھر میں سات سات دفعہ کھاتے تھے، کبھی اس سے بھی زیادہ کھاتے اور کبھی کچھ کمی ہو جاتی۔

الواقدی وغیرہ کہتے ہیں : حضور نبوی میں قبیلۂ تمیم کے حنظلہ بن ربیع بن رباح الاُسیّدی نے بھی ایک بار خدمت انجام دی اور اِس شرف کی بنا پر وہ حنظلۃ الکاتب کے نام سے معروف ہوے۔

الواقدی کہتا ہے : اَوس و خزرَج میں عربی لکھنے والے بہت کم تھے، یہود میں سے کسی نے انھیں عربی کتابت سکھائی، اسلام سے قبل اہل المدینہ کے بچے یہ فن سیکھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اَوس و خزرَج میں متعدد لکھنے والے تھے۔ سَعد ابن عبادہ بن دلیم، منذر بن عمرو، اُبی بن کعب، زید ۴۷۴
ابن ثابت ——— یہ عربی و عبرانی دونو زبانوں میں لکھتے تھے ——
رافع بن مالک، اسید بن حضیر، معن بن عدی البلوی حلیف انصار، بشیر بن سعد، سعد بن ربیع، اوس بن خولی اور عبداللہ بن اُبَیّ المنافق۔ ان میں رافع بن مالک، اور سعد بن عبادہ اور اُسید بن حضیر اور عبداللہ بن اُبی اور اَوس بن خولی کامل تھے، یعنے کتابت کے ساتھ تیراندازی اور شناوری بھی جانتے تھے۔ اہل یثرب میں جن لوگوں نے جاہلیت میں یہ تینوں چیزیں جمع کیں وہ سُوید بن الصامت اور حضیر الکتائب۔

الواقدی کہتا ہے : اہل الحیرہ میں سے بُقَیْنَۃ العبادی پر ——— کہ نصرانی تھا اور سعد بن ابی وقاص کا رضاعی باپ

تھا ـــــ عبیداللہ بن عمر نے اپنے والد کے قتل میں ابو لؤلؤہ کی اعانت کا الزام لگایا اور اس کو اور اس کے دو بیٹوں کو قتل کر دیا۔

ہم سے اسحٰق بن ابی اسرائیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے خارجہ بن زید نے، کہ: ـــــ میرے والد زید بن ثابت نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے یہود کی کتابت سیکھوں اور فرمایا: مجھے یہود پر بھروسا نہیں۔ میرے نوشتے ان کی تحریف سے محفوظ نہیں رہ سکتے" نصف ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ میں نے ان کی کتابت سیکھ لی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہود کو نامے لکھتا اور ان کے جواب پڑھ کے سناتا تھا۔

تمت

فتوح البلدان

ضمیمہ

فہارس

۱ - قبائل و اسماء الرجال

۲ - اسماء رواۃ و فقہاء

۳ - اسماء مواضع و امم

اِن فہرستوں میں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ متن (طبع لیدن) کے

صفحات ہیں جو حاشیہ پر درج ہوے ہیں۔

فہرس قبائل و اسماء رجال

الف

الاباضیہ ۲۳۲
ابان بن سعید بن العاصی ۸۱، ۱۰۷، ۱۱۳، ۴۷۲، ۴۷۳ -
ابان بن عثمان بن عفان ۵۴، ۴۷۰
ابان بن الولید بن عقبہ ۱۸۸
ابان بن یحیی بن سعید ۱۲۰
ابراہیم علیہ السلام ۷، ۸، ۴۶، ۴۷
ابراہیم بن الاغلب ۲۳۳، ۲۳۴
ابراہیم بن بسام ۳۹۳
ابراہیم بن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۱۸
ابراہیم بن سعید الجوہری ۱۴۸
ابراہیم بن سلمہ ۲۸۷
ابراہیم بن عبداللہ بن حسن ۲۸۷، ۲۹۴، ۲۹۵
ابرویز ۱۰۵، ۱۷۷، ۲۴۳، ۲۸۰، ۲۹۲، ۲۹۳، ۴۶۴ -
ابرویز (مرزبان زرنج) ۳۹۳
البضعہ ۱۰۱
الابناء ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷
ابن ابی ابن سلول (دیکھو عبداللہ بن أبی ابن أبی بن کعب الانصاری) ۴۳، ۸۷، ۴۷۳
ابی بن مالک ۹۲
اثیر (بن عمرو السکونی) ۲۸۱
احمد بن الجنید ۳۲۰
احمد بن ابی خالد الاحول ۴۳۰
احمد بن ابی داؤد الایادی ۱۴۸
احمد بن محمد بن الاغلب ۲۳۵
الاحنف بن قیس ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۵۶، ۳۶۴، ۳۷۵، ۳۸۵، ۴۰۳، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸ -
الاخطل ۲۰۴
الاخنس العامری ۸۶
ادریس ۴۲۴

ادریس بن معقل العجلی ۳۱۴
آدم بن عبدالرحمٰن ۴۴۱
اوہم بن کلثوم ۴۰۴
اراشہ (قبیلۂ بلی کی شاخ) ۲۳۰، ۲۴۷
اردشیر ۳۸۶
ارطاۃ بن مالک ۸۶
ارنیاقس ۱۹۴، ۱۹۷، ۱۹۹
ایواردی الدوسی ۱۰۸
اروی بنت عبدالمطلب ۱۱۴
ازاذبہ ۲۴۲
الازد ۱۶، ۱۷، ۷۶، ۷۷، ۹۲، ۲۴۳، ۲۵۳، ۲۹۶، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۵۰، ۳۷۳، ۳۸۵، ۳۸۶، ۴۰۹، ۴۱۷، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۳۲،
ازدہ بنت الحارث بن کلدہ ۳۴۳
الازدی الشاعر ۴۳۲
الازرق ۵۶
الازرق بن مسلم ۳۶۲
بنو اسامہ ۲۵۴
اسامہ بن زید ۲۷۳، ۴۵۱، ۴۵۶
الاسبذ بن فہم ۷۸
الاسبذی ۷۸
اسحاق بن ابراہیم بن مصعب ۲۹۹
اسحاق بن اسمٰعیل بن شعیب ۲۱۱، ۲۱۲
اسحاق بن الاشعث بن قیس ۱۰۱
اسحاق بن ابی خمیصہ ۹۳
اسحاق بن طلحہ بن عبداللہ ۴۱۳
ابو اسحاق الفزاری ۱۵۵، ۱۵۷
اسحاق بن مسلم العقیلی ۲۰۶، ۲۰۹
ابو اسد القائد ۲۹۳
بنو اسد بن خزیمۃ ۹۵، ۹۷، ۱۷۸
اسد بن عبداللہ القسری ۲۸۶، ۴۲۸
(بنی) اسد بن عبدالغزی بن قصی ۴۹
اسد بن ہاشم ۴۸
اسعد بن زرارہ ۶، ۱۴۲
اسلم بن زرعہ ۳۶۳، ۳۶۸، ۴۱۳
اسلم بن سدرہ ۴۷۱
اسماء بنت ابی بکرہ ۴۵۵
اسماء بنت عمیس ۴۵۱، ۴۵۵
اسمٰعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر ۲۳۱
اسمٰعیل بن عیاش ۱۵۵، ۱۵۶
الاسود بن ابی البختری ۵۰
ابو الاسود الدؤلی ۲۵۴، ۳۷۹
الاسود بن سریع ۳۴۶
الاسود بن سفیان بن عبدالاسد ۵۱
الاسود العنسی الکذاب ۱۰۲، ۱۰۵ — ۱۰۷
الاسود بن کعب بن عوف (دیکھو الاسود العنسی)
الاسود بن کلثوم ۴۰۴
(بنی) اسید ۳۵۵
اسید بن حضیر ۱۷، ۴۷۴

اسید بن زافر ۲۰۷
اسید بن المتشمس ۴۰۸
اشرس بن عبداللہ ۴۲۸، ۴۲۹
اشرس بن عوف ۳۸۰
الاشعث بن عبدالحجر ۲۶۰
الاشعث بن قیس الکندی ۱۰۰ - ۱۰۴، ۱۲۵، ۱۳۸، ۲۰۵، ۲۵۷، ۲۶۵، ۲۷۴، ۲۸۴، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱
ابن الاشعث (دیکھو عبدالرحمٰن بن محمد)
الاشعری (دیکھو ابوموسیٰ)
اشناس الترکی ۲۹۷
الاشہب بن بشر ۴۰۰
الاشوط بن حمزہ بن جاجق ۲۱۲
الاصم بن مجاہد (دیکھو البختری)
الاعشیٰ ۲۸۱
اعشیٰ ہمدان ۴۱۳، ۴۳۳
اعین (غلام آزاد سعد بن ابی وقاص ۲۸۱
الاغلب بن سالم ۲۳۳، ۲۳۴
افرنقیس بن قیس الحمیری ۲۲۹
افشین ۴۲۸
الافشین ۲۱۱، ۳۲۴، ۳۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱
افلح بن عبدالوہاب ۲۳۴
الاقرع بن حابس ۶۶، ۴۰۷
اکیدر بن عبدالملک ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۴۷۱
الیاس بن حبیب ۲۳۲
أُلیان ۲۳۰
ابوأمامہ الصدی (دیکھو الصدی بن عجلان)
امہ اللہ بنت ابی بکرۃ ۳۶۷
بنی امری القیس بن زید مناۃ ۲۸۲
امیر بن احمر الیشکری ۳۹۵، ۴۰۳، ۴۰۰، ۴۰۹ -
امیمہ بنت عمیلہ ۴۹
(بنی) امیہ ۳۰، ۳۱، ۴۷، ۸۹، ۹۱، ۱۲۶، ۱۴۳، ۱۵۱، ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۹۰، ۲۱۱، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۴۷، ۲۸۷، ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۰۸، ۳۲۹، ۴۰۱، ۴۶۵، ۴۶۹
(بنی) امیہ بن حذاقہ ۲۸۳
ابوامیہ بن ابی العاصی ۳۶۲
امیہ بن عبداللہ ۳۹۹، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۶
امیہ بن ابی عبیدہ ۱۰۰
ابن الاندرزغر ۲۵۱
انس بن زنیم ۳۵۴
انس بن سیرین ۲۴۷، ۳۴۲، ۳۵۵
انس بن مالک ۲۴۷، ۳۶۱، ۳۸۰، ۳۸۱
انوشروان بن قباذ ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۷، ۲۵۱، ۲۹۲
ابن الاہتم (دیکھو خالد بن صفوان، اور دیکھو عبداللہ بن عبداللہ)

بنی الاہتم ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۶
اوتاس ۲۳۵
الاود ۳۳۱
الاوزاعی ۱۶۲
الاوس ۱۷، ۴۵۰، ۴۷۳
اوس بن ثعلبہ بن رتی ۳۵۵، ۴۰۵، ۴۱۴
اوس بن خولی ۴۷۴
ایاد ۱۱۰، ۱۶۴، ۲۸۳
ایاس بن البکیر الکنانی ۹۱
ایاس بن صبیح (دیکھو ابو مریم الحنفی)
ایاس بن قبیصہ ۲۴۳
ام ایمن ۳۰، ۳۱
ایوب النبیؑ ۴۴۰
ایوب بن ابی ایوب بن سعید ۱۲۰
ابو ایوب خالد بن زید ۵، ۱۵۴
ام ایوب بنت عمارہ ۲۸۸
ابو ایوب الموریانی ۴۶۵

ب

بابہ بنت ابی العاصی ۳۵۳
بابک الخرمی ۳۳۰، ۳۴۰
باذام ۱۰۵، ۱۰۶، ۴۰۶
بالہ ۴۴۵
باہلہ ۳۷۵، ۴۲۴
ببہ ۵۳
بنی بجلہ ۲۸۱
بجیر بن ایاس بن عبداللہ (دیکھو النجاءۃ)
بجیر بن دقاء الصریمی ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷
بجیلہ ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۶۷، ۲۶۸
البختری الاصم بن مجاہد ۳۹۵
بختنصر ۱۵، ۳۷۸
بنی بدر ۳۸۴
ابن بدیل (دیکھو عبداللہ)
بدیل بن طہفہ ۴۳۶، ۴۳۸
بر بن قیس ۲۲۵
البراء بن عازب ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۸۰
البراء بن مالک ۸۵، ۸۶، ۳۴۵، ۳۸۰، ۳۸۱
البراکہ ۳۶۳
البردخت ۲۸۵
ابو بردہ بن ابی موسی ۳۵۳
ابو برذعہ بن عبیداللہ ۳۶۵، ۳۹۹
ابو برزۃ الاسلمی ۴۰، ۳۹۰، ۴۱۰
بریدہ بن الحصیب ۴۱۰
بسر بن ابی ارطاۃ ۱۱۲، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۴۵۶
بطام ۲۵۹
بطام ابن نرسی ۲۶۵، ۴۵۷
بشار بن سلم ۳۶۱، ۴۲۰

بشر بن داؤد ۴۴۵
بشر بن ربیعہ ۲۶۱، ۲۸۲ -
بشر بن صفوان ۲۳۱، ۲۳۲
بشر بن عبدالملک ۴۰۱
بشر بن عمرو العبدی (دیکھو الجارود)
بشر بن المحتفز ۳۸۴، ۳۸۵ (۴۱۵)
بشر بن میمون ۱۸۰، ۲۸۸، ۲۹۶
بشیر (یکے از بنی الاہتم) ۴۲۵، ۴۲۶
بنی بشیر ۳۷۱
بشیر بن الاودح ۱۰۴
بشیر بن سعد ۲۴۴، ۲۴۸، ۴۷۴،
بشیر بن عبیداللہ بن ابی بکرہ ۳۶۴
بصبہری بن صلوبا ۲۴۴، ۲۴۵ (۴۵۷)
البطۂ ۳۸۴
البطریق بن النکا ۱۴۳
البعیث بن حلس ۳۳۰
البعیث السکری ۳۸۳
البعیث المجاشعی ۳۴۷
بغاء الصغیر ۳۳۰
بغاء الکبیر ۲۱۱
بقراط بن اشوط ۱۸۵، ۲۱۱
بقیلہ ۲۴۳
بنی البکا بن عامر ۲۸۲
بکار (یکے از اہل العراق) ۵۱
بکار بن مسلم العقیلی ۲۱۰

ابوبکر الصدیق رضؓ ۶، ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۲۰، ۲۱،
۲۵، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۷، ۴۶، ۵۵،
۶۲، ۶۶، ۶۹، ۷۴، ۷۶، ۷۷، ۸۱، ۸۴،
۸۵، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۳ — ۱۱۱، ۱۱۴،
۱۱۶، ۱۳۸، ۱۴۲، ۲۳۶، ۲۴۱، ۲۴۵،
۲۴۷، ۲۴۸، ۳۶۰، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۷،
۴۶۲، ۴۶۶
بنی بکر (کنانہ کی شاخ) ۳۶، ۳۷
ابوبکر بن محمد بن الاشعث الکندی ۳۳۵
بکر بن وائل ۷۸، ۲۴۱، ۲۴۶، ۲۴۹،
۳۴۱، ۳۷۳، ۴۰۳، ۴۱۴، ۴۲۲
ابوبکرۃ بن زیاد ۳۶۱، ۳۶۳
ابوبکرۃ بن عبیداللہ ۲۹۹
ابوبکرۃ (نفیع) بن مسروح ۵۵، ۳۴۳،
۳۴۴، ۳۴۵، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۶۲،
۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۸۵
بکیر بن شداد ۳۲۹
بکیر بن وشاح (وساج) ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷
بلال ۱۱، ۴۵۵
بلال بن ابی بردہ ۳۵۳، ۳۶۴، ۳۶۵
بلال بن الحارث المزنی ۱۳
بلج بن نشبہ ۳۵۵
بندون السغدی ۴۱۳
بنیشہ بنت یعار (دیکھو ثنیۃ)
بہدالی اللص ۳۹۵

بنی بہدلہ بن الشل ۲۸۵
بہراء ۱۱۰، ۲۸۳
بہرام جورین یزدجرد ۲۸۷
بہز بن یزید بن المہلب ۳۷۰
بہمن (دیکھو مردانشاہ)
بہمنہ ۴۰۴
بوران ۲۵۳

ت

تبیع بن امراۃ کعب الاحبار ۲۳۶
بنی تغلب ۷۵، ۹۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۸۱–۱۸۳، ۲۴۸، ۲۴۹
ابن تکلید ۳۳۲
تمیم ۷۸، ۸۵، ۹۸، ۹۹، ۱۷۸، ۲۴۶، ۲۸۰، ۲۸۵، ۳۰۰، ۳۲۳، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۸، ۳۵۰، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۸۶، ۳۹۴، ۳۹۳، ۴۰۲، ۴۰۷، ۴۱۵، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۶، ۴۷۳
تمیم بن اوس (دیکھو تمیم الداری)
تمیم بن الحارث بن قیس ۱۱۴
تمیم الداری ۱۲۹، ۴۵۵
تمیم بن زید العتبی ۴۴۳
تنوخ ۱۴۴، ۱۶۴
(بنی) تمیم ۵۰
(بنی) تیم اللہ بن ثعلبہ ۲۵۸، ۳۵۵

ث

ثابت بن اقرم البلوی ۹۶
ثابت بن زید (دیکھو ابو زید الانصاری)
ثابت بن قطبۃ الخزاعی ۴۱۸
ثابت قطبۃ الازدی ۴۲۹
ثابت بن قیس بن شماس ۹۲، ۹۵
ثابت بن نعیم الجذامی ۲۰۹
ثابت بن ذی الحرۃ الحمیری ۱۰۶، ۳۰۲، ۳۹۵، ۳۹۶
الثبجاء الحضرمیہ ۱۰۲
ثبیتہ بنت یعار ۹۰، ۹۱
(بنی) ثعلبہ بن شیبان ۳۳۵
ثعلبہ بن عمرو مزیقیا ۱۷
ثقیف ۵۵، ۵۶، ۳۴۴، ۳۵۳، ۳۶۱، ۴۳۲
ثمامہ بن الولید ۱۸۹

ج

(بنی) جاوہ ۳۸۲
جابان ۲۴۲، ۲۴۶، ۲۵۱
جابر (برادر حیّان) ۲۸۱

اسجارود العبدی ۸۳، ۳۸۹
السجالینوس ۲۵۱، ۲۵۸، ۲۵۹
جبر بن ابی عبید ۲۵۲
جبرئیل بن یحییٰ البجلی ۱۶۶
جبلہ بن الایہم ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۶۴
جبیر بن ابی زید ۳۶۶
جبیر بن حیۃ ۳۶۰
جبیر بن مطعم ۵۰، ۴۴۹، ۴۵۷
جبیر بن نفیر ۱۵۴
الجحاف بن حکیم ۳۹۲
بنی جحجبا (اوس کی شاخ) ۹۱
(آل جدعان ۳۶۵
جذام ۵۹، ۱۳۵، ۴۲۱
جذع (الازدی) ۱۶
جذیمہ (الابرش) ۹۹
(بنی) جذیمہ بن رواحہ ۲۸۵
(بنی) جذیمہ بن مالک ۲۸۵
ابوالجراح القاضی ۳۵۲
الجراح بن عبداللہ ۲۰۲، ۲۰۶، ۴۲۶، ۴۲۷
جرجیر ۲۲۹
الجرشی (دیکھو سعید بن عمرو بن اسود
جرم بن ربان ۴۳۵
جرہم ۱۵، ۱۶، ۴۶، ۵۳
جروۃ الیمان ۳۰۶
جریر ۴۴۳
جریر بن عبداللہ البجلی ۱۰۵، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۴، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۲۱، ۳۲۸، ۳۸۰
جزء بن معاویہ ۳۸۴، ۳۸۵
ابجعد (غلام آزاد کردۂ ہمدان) ۲۸۵
جعدہ بنت الاشعث بن قیس ۱۰۲
جعدہ بن ہبیرہ ۴۰۸، ۴۰۹
جعفر (غلام آزاد کردۂ سلم) ۳۶۷
جعفر بن ابی جعفر ۲۹۵، ۲۹۶، ۳۶۲
جعفر بن جعفر بن المنصور ۲۹۷
جعفر بن سلیمان بن علی ۷، ۴۷، ۱۵۱
جعفر بن ابی طالب ۲۸
(ام) جعفر بنت مجزاۃ ۳۶۸
جعفی ۲۸۶
جعونہ بن الحارث ۱۸۶، ۲۰۶، ۳۸۳
الجغشیش (دیکھو معدان)
جفینہ العبادی ۴۵۷، ۴۷۴
ابن جمانۃ الباہلی ۲۰۴
بنی جمح ۵۰، ۱۰۷
جمد ۱۰۱
جمیع بن حاضر ۴۲۲
جمیل بن بصبہری ۲۶۵، ۴۵۷
(ام) جمیل بنت مجن ۳۴۴، ۳۴۹

جمیلہ (زوجۂ انس بن مالک) ۳۴۴
جنادہ بن ابی امیہ ۲۳۶
الجنبہ بن طارق بن عمرو ۱۰۰
جندب بن عمرو الاوسی ۱۱۴
(ام) جنید ۴۳۰
الجنید بن عبدالرحمن ۴۲۹، ۴۴۲، ۴۴۳
جہم بن زحر الجعفی ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۳۶
جہور بن مرار (المزار) ۳۲۹
جہیم بن الصلت ۴۷۲، ۴۷۳
جہینہ ۲۸۰
(ابو) الجویریہ ۴۴۳
جویریہ بنت الحارث ۴۵۱، ۴۵۴، ۴۵۵
جیفر بن الجلندی ۷۶، ،،
جیہلہ بنت تزید ۲۸۴

ح

(ابو) حاتم السدراتی ۲۳۳
حاتم بن قبیصہ ۳۶۹
حاتم بن النعمان ۲۰۵، ۴۰۵، ۴۰۸
ذوالحاجب (ذوالحاجبین، دیکھو مروانشاہ)
حاجب بن عمر ۳۶۲
الحارث بن الحارث بن قیس ۱۱۴
الحارث بن الحکم ۲۲۶
الحارث بن خالد المخزومی ۵۴
(بنی) الحارث بن الخزرج ۸۸، ۹۲
الحارث بن ابی شمر ۱۳۶
الحارث بن عبداللہ (دیکھو القباع)
الحارث بن عبد کلال ۷۱
الحارث بن عمرو الطائی ۲۰۶
(بنی) الحارث بن کعب ۶۸، ۳۹۴
الحارث بن کعب بن عمرو ۹۲
الحارث بن کلدہ ۳۴۳
الحارث بن مرۃ العبدی ۴۳۲
الحارث بن ہشام بن المغیرہ ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۴۰
(بنی) حارثہ (انصار میں سے) ۹
حارثہ بن بدر الغدانی ۳۴۷، ۳۵۹، ۳۷۹
حاطب بن عمرو ۴۷۲
الحباب بن عبداللہ (دیکھو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی)
الحباب بن یزید ۳۶۷
حبابہ بنت الاشعث ۱۰۲
حباش بن قیس القشیری ۱۳۷
حبال بن خویلد ۹۶
حبتر ۸۴
الحبطات ۳۹۵
حبلہ (غلام آزاد کردۂ الاغلب) ۲۳۴
حبیب بن رغبان ۲۹۶
(ام) حبیب بنت زیاد ۳۵۸

حبیب بن زید بن عاصم ۸۸، ۸۹، ۹۲، ۹۳
حبیب بن شہاب الشامی ۳۶۱
حبیب بن عبدالرحمٰن ۲۳۲
حبیب بن عمرو بن محصن ۹۲
حبیب بن مرہ ۴۴۲
حبیب بن مسلمۃ الفہری ۱۱۲، ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۶، ۱۵۹، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۹۶
حبیب بن المہلب ۴۴۱
(بنی) حبیبہ ۶۰
(ام) حبیبہ بنت ابی سفیان ۱۳۵
حبیش (حُبَیش) ۴۴۳
حبیش الاشعر الکعبی ۳۹
الحجاج بن ارطاۃ ۶۸، ۳۲۰
الحجاج بن الحارث بن قیس ۱۱۴
الحجاج بن عبیداللہ ۳۹۹
الحجاج بن عتیک الثقفی ۲۷۷، ۳۴۴، ۳۴۸، ۳۸۴، ۳۸۵،
الحجاج بن یوسف ۴۷، ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۱۶۲، ۱۶۷، ۲۳۱، ۲۷۰، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۸۱، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۱۱، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۳۳، ۳۴۹، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۴، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۸۳، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۱۴، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۶۶، ۴۶۸
حجر بن عدی الکندی ۲۶۴، ۳۰۲، ۴۱۰
حجر القرد ۱۰۱
حجیر (مسیلمۂ کذاب کا موذن) ۹۰
حجیر بن ابجعد (ابجعید) ۲۸۵
بنی حذاقہ بن زہر ۲۸۳
(ابو) حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ ۹۰، ۴۷۱
حذیفہ بن محض البارقی ۷۷، ۲۴۹
(ابو) حذیفہ بن المغیرہ ۴۶
حذیفہ بن الیمان ۲۰۴، ۲۶۹، ۲۷۲، ۲۸۹، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۸۰، ۴۵۳
(ام) حرام بنت ملحان ۱۵۳، ۱۵۴
حرب بن امیہ ۵۱ (۴۷۱)
حرب بن سلم بن زیاد ۳۵۹
حرب بن عبداللہ ۲۹۵
حرب بن عبدالرحمٰن ۳۶۷
حرقوص بن النعمان ۱۱۱
حرمی بن حرمی ۴۲۴، ۴۲۵

حریث بن عبدالملک ۶۲
حریث بن قطبہ ۴۱۸
حرشیں ۲۳۳
(بنی) الحرشیں ۳۲۰
حسان بن ثابت ۱۹، ۱۲۲، ۱۴۱، ۱۵۴
حسان بن ابی حسان النبطی ۲۹۳، ۳۶۷، ۳۶۸،
حسان بن سعد ۳۵۵
حسان بن مالک ۱۲۴
حسان بن ماہویہ ۱۶۶
حسان النبطی (دیکھو حسان بن ابی حسان)
حسان بن النعمان ۲۲۹
حسکہ بن عتاب ۳۹۵
الحسن البصری ۳۴۴، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۹۴،
۳۹۶
حسن بن حسن بن علی ۲۹۹
الحسن بن الحسین بن مصعب ۳۳۹
الحسن بن علی ۲۰، ۶۴، ۱۰۲، ۲۹۹، ۳۳۴،
۴۵۰، ۴۵۴، ۴۵۹
الحسن بن علی الباذغیسی ۲۱۱
الحسن بن عمر بن الخطاب التغلبی ۱۸۰
الحسن بن ابی الغمرطہ ۴۲۸
الحسن بن قحطبہ ۱۶۹، ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۹،
۱۹۰، ۲۱۰،
الحسناء ۳۸۵
حسنہ ام شرحبیل ۱۰۷
حسیل ابو حذیفہ ۳۰۶
الحسین الخادم ۱۸۱
الحسین بن علی ۲۸، ۶۴، ۲۱۸، ۲۴۵، ۴۸،
۳۳۴، ۴۵۰، ۴۵۴، ۴۵۹
حسین بن مسلم الانطاکی ۱۷۰
الحضن بن مغبد بن زرارہ ۲۵۴
الحصین بن ابی الحر ۳۵۴، ۳۶۳، ۳۹۵،
الحصین بن نمیر السکونی ۴۶
حضیر الکتائب ۴۷۴
الحضین بن المنذر ۴۲۳
الحطم ۸۳، ۸۴
الحطیۃ العبسی ۹۷، ۱۲۹
حفص بن ابی العاصی ۸۲، ۳۶۲، ۳۸۷
حفص بن عمر بن سعد ۲۸۵
حفصہ ام المومنین ۴۷۲
(ابن ابی) الحقیق ۲۴، ۲۷
(ام) الحکم ۴۵۶
حکم بن سعد العشیرہ ۱۶
الحکم بن سعید بن العاصی ۹۱
الحکم بن ابی العاصی الثقفی ۳۵۲، ۳۵۴، ۲
۳۸۶، ۳۸۷، ۴۱۰، ۴۳۲
الحکم بن عمرو الغفاری ۴۱۰
الحکم بن عوانہ ۴۲۸، ۴۴۴، ۴۴۶
الحکم بن مسعود ۲۵۲
(بنی ام) الحکم اخت معاویہ ۱۶۰

الحکم بن نہیک ۳۶۲
حکیم بن جبلۃ العبدی ۴۳۲، ۴۳۳
ام حکیم بنت الحارث بن ہشام ۱۱۸
حکیم بن سعد ۲۸۲
حلبسہ ابو الہیثم ۳۳۰
حلوان بن عمران ۳۷۲
حلیمہ (حبیبہ) بن داہر ۴۴۱، ۴۴۲
حماد البربری ۵۰، ۵۲، ۵۳
حماد بن یزید ۲۸۳
حمران بن ابان ۲۴۷، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۸، ۳۷۲
حمزہ بن بیض ۴۴۱
حمزہ بن عبداللہ بن الزبیر ۳۸۳
حمزہ بن عبدالمطلب ۵۲، ۸۹
حمزہ بن مالک ۱۹۱
حمزہ بن النعمان بن ہوذۃ العذری ۳۵
حمید ۲۸
حمید بن معیوف ۱۵۴، ۲۳۶
حمیدہ ۳۶۰
حمیر ۷۰، ۲۰۶، ۴۵۲
حمیری بن ہلال ۳۶۴
(ابو) حنہ بن غزیہ ۹۲
(ابن) حنتمہ ۲۱۹ (دیکھو عمر بن الخطاب)
بنی حنظلہ ۹۸، ۳۷۴
حنظلہ بن خالد ۳۲۳
حنظلہ بن الربیع الکاتب ۲۴۶، ۴۷۳
حنظلہ بن زید ۳۱۷، ۳۲۱
حنظلہ بن صفوان ۲۳۲
بنی حنیفہ ۵۶، ۸۰، ۸۸، ۸۹، ۳۶۲
الحوراب بنت کلب ۳۷۲
الحویرث بن اسد ۸۹
الحویرث بن نقیذ ۴۱
حویطب بن عبدالعزی ۵۰، ۴۷۲
حیان ۲۸۱
حیان البیطار ۲۸۲
حیان بن شریح ۲۱۷
حیان ابو معمر (غلام آزاد کردۂ مصقلہ) ۴۳۷، ۴۲۳، ۴۲۴
حیدر بن کاؤس (دیکھو الافشین)
حیی بن اخطب ۲۲، ۲۳، ۲۴

خ

خاتون الترک ۴۱۰، ۴۱۱
خارجہ بن حذافہ ۲۱۳، ۲۱۷، ۲۲۰، ۴۵۶
خارجہ بن حصن بن حذیفہ ۹۵، ۹۷
خازم بن خزیمۃ التمیمی ۳۳۸
خاقان الترک ۴۲۸، ۴۲۹
خاقان الخادم السغدی ۳۱۰
خاقان بن عبداللہ ۴۲۵

خالدبن اسیدبن ابی العاص ۹۱، ۳۶۶، ۴۳۷
خالد الاشعر الکعبی ۳۹
خالدبن ابی برزہ ۴۱۹
خالدبن بصبہری ۴۵۷
خالدبن ثابت الفہمی ۱۳۹
خالدبن الحارث (دیکھو ابن غلاب)
خالدبن ربیعۃ الافریقی ۲۳۲
خالدبن زید الخزرجی (دیکھو ابوایوب)
خالدبن زید المزنی ۳۷۸
خالدبن سعیدبن العاص ۶۹، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۸، ۱۱۹، ۴۷۲، ۴۷۳
خالد الشاطر (دیکھو ابن بارقلی)
خالدبن صفوان بن الاہتم ۳۶۹
خالدبن طلیق ۳۵۲، ۳۶۰
خالدبن عبداللہ القسری ۲۷۷، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۹۰، ۲۹۱، ۳۵۳، ۳۶۴، ۴۲۸، ۴۴۲، ۴۴۴، ۴۶۹
خالدبن عبداللہ بن خالد ۳۶۴، ۳۶۹
خالدبن عرفطہ ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۳، ۲۷۲، ۴۵۲
خالدبن عقبہ بن ابی مُعیط ۴۱۲
خالدبن عمیر بن الحباب ۲۰۶
خالدبن مالک بن ادد ۱۰۵
خالدبن المعمر ۳۷۳، ۳۹۰، ۴۰۹
خالدبن الولید ۳۸، ۳۹، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۷۷، ۸۴، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۵، ۹۷، ۹۸، ۱۰۴، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۴۴، ۱۷۲، ۱۷۷، ۱۸۸، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۳، ۳۴۰، ۳۴۹
خالدبن یزیدبن مزید ۲۱۱
خالدبن یزیدبن معاویہ ۲۴۰
خالدبن یزیدبن المہلب ۳۳۶
خالدہ بنت ہاشم ۴۸
خالصہ (کنیزۂ المہدی) ۵۱
خباب بن الارت ۲۷۳، ۲۷۴
خشخم ۱۴۲
خداشکس بن بشیر ۸۸
خدیجہؓ بنت خویلد ۴۹
خرزاد (برادر ملک خارزم) ۴۲۰
خرزادبن باسس ۳۸۳
خرزاد (برادر رستم) ۳۶۴
خرزادبن ماہبنداذ ۲۴۹، ۲۵۰
خرشہ بن مسعود ۳۹۱
خریم بن اوس بن حارثہ ۲۴۴
خزاعہ ۱۷، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۱۵۶، ۴۰۹، ۴۵۲
الخزرج ۱۷، ۴۷۳

خزیمہ بن خازم بن خزیمہ - ۲۱۰، ۲۳۰
الخشخاش العنبری ۳۶۳، (۳۹۵)
خشرم السلمی ۲۰۹
خشرم بن مالک الاسدی ۳۰۸
(ابو) الخصیب مرزوق ۲۸۷، ۳۳۸، ۳۶۲
الخطاب ۴۵۲
(ابن) خطل ۴۰، ۴۱
خلف بن وہب الجمحی ۵۰
خلفون البربری ۲۳۴
خلید بن عبداللہ الحنفی ۴۰۵، ۴۰۹
خناصر بن عمرو بن الحارث ۱۴۹
خندف ۴۷۳
الخناء ۹۸
خنیس (جنیش) ۴۴۳
خوات بن جبیر ۱۲، ۱۳
خولان ۱۰۰، ۱۰۳
خویلد بن خالد ابو ذویب ۲۲۶
خیرۃ بنت ضمرہ ۳۶۰، ۳۶۹
الخیزران ۲۷۴، ۲۹۶

د

داذویہ ۱۰۶، ۱۰۷
الدار ۴۵۵
(بنی) دارم ۳۵۳
(بنی) دارم بن نہار ۲۸۵
دانیال النبی ۳۷۸
داہر ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰
داؤد بن علی بن عبداللہ ۲۹۴
داؤد بن ابی ہند ۳۷۱
داؤد بن یزید بن حاتم ۴۴۵
دبیس النصار ۳۵۸
دجاجہ بنت اسماء ۳۵۶، ۳۵۹
(ابو) دجانہ سماک (بن اوس) بن خرشہ ۱۸،
۱۹، ۲۰، ۸۸، ۹۲
(ابو) الدرداء عویمر بن عامر ۱۲۱، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۴
درید بن الصمہ ۵۵
(ابو) دلف ۳۱۴، ۳۲۴
دمون ۳۵۴
(بنی) دہمان بن نصر ۵۵، ۳۸۵
ابو داؤد الایادی ۲۸۳
(بنی) دومان بن اسد ۱۹۵
دوہر ۴۴۰
دویلہ ۴۱۶
(بنی) الدیان (بن عبدالکلال) ۳۷۷
دیلم (نقیب حمراء دیلم) ۲۸۰
دینار ۳۰۶
دینار بن دینار ۱۸۸

ذ

(ابو) ذر الغفاری ۱۵۴
ذراع النمری ۳۶۱
ذفافہ بن عمیر ۲۰۶

ر

راہل (راسک) ۴۳۸
راشد بن عمرو السجدیدی ۴۳۳
رافع بن عمیر (عمیرہ) ۱۱۰، ۱۱۱
رافع بن مالک ۴۷۴
الرباب ۹۹، ۲۸۸، ۴۰۴
الرباب بنت کعب ۳۰۶
رباح (غلام آزاد کردۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ۳۱
رباح (غلام آزاد کردۂ آل جدعان) ۳۶۵
ربان بن حلوان ۴۳۵
(ابن) الربعی ۵۰
ربعی بن الکاس الضبری ۳۹۵
الربیع بن خثیم ۳۲۲
الربیع بن زیاد ۳۷۴، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۲، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۷، ۴۱۰
الربیع بن صبیح الفقیہ ۳۶۹
الربیع بنت النضر ۳۴۴
ربیع بن ہشل ۴۰۵
الربیع بن یونس ۲۴۸
ربیعہ ۸۳، ۸۴، ۱۴۸، ۱۷۸، ۲۴۸، ۲۵۴، ۳۵۵، ۳۶۱، ۴۱۴
ربیعہ بن بجیر ۱۱۰، ۱۱۱
ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ۲۰۶
ربیعہ بن عثمان ۲۶۰
ربنی ربیعہ بن کلاب ۳۵۲
ربیعہ بن کلدہ ۳۴۹، ۳۶۱
رتبیل سجستان ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲
رجاء (غلام آزاد کردۂ المہدی) ۱۴۸
الرجال بن عنفوہ ۸۷، ۸۸
رستم ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۴، ۲۸۰، ۳۹۴
رستم البیطار ۲۸۲
(ذو) رعین ۷۱
(بنی) رغبان ۲۹۶
رفاعہ بن زید الجذامی ۳۴۰
رفیع (دیکھو ابو العالیہ)
الرفیل ۲۶۵، ۴۵۷
(ابن) الرفیل ۳۳۳
الرقاد اللتکی ۴۱۷

(ابن) الرقاع ٢٨٦
رقية بن النحرفانة ٤١٩
(ذو) الرقيبة ١٣٧
الرماح ٢٨٦ (دیکھو مالک)
(اولاد ابی) رمثة ١٨٠
الرواد الازدی ٣٣١
رواد بن ابی بکرة ٣٦١
روح بن حاتم ١٩١، ٢١٠، ٢٣٣، ٣٣٨
(بنی) ریاح ٤١١
ریطة بنت زیاد ٣٥٤

ز

زادان فروخ ٣٠٠، ٣٠١، ٣٦٧، ٣٩٣
زاذویه ٤٠٥
زائدة بن عمیر الطائی ٤٣٩
زباء ام ولد سعد ٢٥٨
ابن الزبعری ٤١
ابو زبید الطائی ١٨٠، ٢٥٢
زبیدة بنت جعفر ٥٢، ١٨٠، ٢٩١، ٣١١، ٣٢٩
الزبیر بن العوام ١٢، ٢١، ٢٤، ٢٩، ٣٨، ٣٩، ٤٩، ٩١، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٨، ٢٧٣، ٣٧٦، ٣٨١، ٤٦١
زیارة بن یزید ٢٨٢
زربی ٣٥٥
زردشت ٣٣١
زرعة بن ذی یزن ٧٠
زرعة بن النعمان ١٨١، ١٨٢
(بنی) زریق بن عبد حارثة ١٤
(بنی) زهرة ٥٢، ٢٥٨
زهرة بن الحارث ٣٠٨
زهرة بن حویه ٢٥٧، ٢٥٩، ٢٨٠، ٣٢١
زهیر بن سلیم ٢٦٢
زهیر بن عبد شمس ٢٥٩، ٢٦٠
زهیر بن قیس البلوی ٢٢٩
زهیر بن محمد ٢٩٦
زیاد الاعجم ٣٩٥
زیاد (جد یونس) ٣٦٢
زیاد بن حدیر الاسدی ١٨٣
زیاد بن ابی سفیان ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٨٠، ٢٨٧، ٢٨٨، ٣٠٠، ٣٠٨، ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٧، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٦٤، ٣٦٦، ٣٦٧، ٣٦٨، ٣٧٠، ٣٧٧، ٣٩٧، ٤٠٣، ٤٠٩، ٤١٠، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٦٤
زیاد العقیلی ١٥٠
زیاد بن عبید ٣٤٣، ٣٤٤، (دیکھو زیاد بن ابی سفیان)

زیاد بن عثمان ۳۵۲
زیاد القصیر الخزاعی ۴۱۸
زیاد بن لبید البیاضی ۶۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳
زیاد بن المہلب ۴۴۲
(بنی) زیبان (زمان) بن تمیم اللہ ۳۲۰
(ابن) الزینبی ۳۱۷، ۳۱۸
(ابو) زید الانصاری ۶، ۷۷، ۲۵۲
زید بن ثابت ۲۹، ۹۳، ۴۷۰، ۴۷۳، ۴۷۴
زید بن حارثہ ۴۵۶
زید بن الخطاب بن نفیل ۹۱، ۹۹
زید بن عبداللہ بن ابی ملیکہ ۳۹۸
زید بن مالک بن ادد (دیکھو عنس)
زینب بنت جحش ۴۵۳

س

سابور ۲۷۴، ۲۹۸
سالم (غلام آزاد کردۂ حذیفہ) ۹۰
سالم البرلسی ۱۶۶
سالم بن عمار بن عبدالحارث ۲۸۵
(بنی) سالم بن عوف ۵
سالم بن یزید ۴۰۳
ابو سالمۃ الزطی ۳۷۶
(بنی) سامہ ۴۴۶
السائب بن الاقرع ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۱۲
السائب بن عثمان بن مظعون ۹۱
السائب بن العوام ۸۹، ۹۱
السائب بن ابی وداعہ ۵۱
سبا بن یشجب ۱۵
سباع ابو نیار ۵۲
السبیع بن سبیع ۲۸۰
سبیعہ بنت عبد شمس ۴۹
سجاح بنت الحارث بن عقفان ۹۹، ۱۰۰
سحامہ بن عبدالرحمٰن ۳۵۲
سحیم (غلام آزاد کردۂ عتبہ) ۳۲۸
سحیم بن المہاجر ۱۶۰
سعد بن اوس بن ثابت ۱۵۴
(بنی) سعد وس ۳۷۳
سراج (غلام آزاد کردۂ بنی ہاشم) ۵۱
سراقہ بن کعب بن عبدالعزی ۹۲
سرجون ۱۹۳
السردیہ ۲۹۶
السری بن الہیثم
السری بن نسیر ۳۰۹
(بنی) سعد بن بکر بن ہوازن ۲۴۲، ۲۴۰
(بنی) سعد (شاخ تمیم) ۳۵۴، ۳۶۹، ۳۷۴
سعد الجبار ۲۱۶
سعد بن خیثمہ ۳۲
سعد بن الربیع ۴۷۴

سعد بن عباده ۴۷۳
سعد بن عبید ۱۷۷، ۲۶۲
(بنی) سعد بن مالک ۴۱۴
سعد العشیره بن مالک ۱۰۵
سعد بن مالک الزهری ۲۷۳
سعد بن عمرو بن حرام ۱۱۰، ۱۷۹، ۲۷۴
سعد بن مجد ۴۲۴
سعد بن معاذ الاوسی ۲۱، ۲۲، ۴۵۰
سعد بن ابی وقاص (ابو اسحاق) ۹، ۱۱۵، ۱۵۰،
۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹،
۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۸،
۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹،
۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۹، ۳۰۱، ۳۰۹، ۳۱۹،
۳۲۶، ۳۴۵، ۳۵۰، ۴۵۶، ۴۷۲،
۴۷۴
(ابو) سعدة العبسی ۲۷۸
سعدی (کنیزۂ آل عقیب) ۷
سعید بن اسلم ۴۳۵
سعید بن جبیر ۴۴، ۳۲۰
سعید الجرشی (دیکھو سعید بن عمرو بن اسود)
سعید بن الحارث بن قیس ۱۱۴
سعید بن زید ۲۹۱
سعید بن زید بن عمرو ۲۵۵
سعید بن ساریه ۳۲۷
سعید بن سالم الباهلی ۲۱۰
سعید بن سعد بن سهم ۵۲
سعید بن العاصی بن سعید ۱۱۹، ۱۹۸، ۲۸۰، ۳۲۲،
۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۴، ۳۳۶،
سعید بن عامر بن جذیم ۱۷۲، ۱۷۶، ۱۷۸
سعید بن عبد الرحمٰن ۳۶۴
سعید بن عبد العزیز ۴۲۷
سعید الخیر بن عبد الملک بن مروان ۱۷۹، ۳۳۲
سعید بن عثمان بن عفان ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳،
۴۱۷، ۴۲۲
سعید بن ابی عروبه ۳۷۱
سعید بن عمرو بن اسود الجرشی ۲۰۶، ۲۰۷، ۳۱۱،
۳۳۳، ۴۲۷، ۴۲۸
سعید بن عمرو بن سعید ۱۲۰
(ابو) سعید المروزی ۱۶۷
سعید بن المسیب ۴۶۷، ۴۷۰
سعید بن یسار (فیروز) ۳۴۴
سعیه بن عمرو ۲۴
السعدی بن سلم بن زیاد ۴۱۳
سفیان بن امیه ۴۷۱
(ابو) سفیان بن الحارث بن عبد المطلب ۱۹
(ابو) سفیان بن حرب ۳۷، ۳۹، ۴۰، ۵۶،
۵۹، ۶۵، ۶۹، ۱۰۳، ۱۲۹، ۱۳۵،
۱۴۱، ۳۶۰، ۴۵۷، ۴۷۲
(ابو) سفیان بن حرب الحضرمی ۵۱
سفیان بن عبد الله الثقفی ۵۸

سفیان بن عوف الغامدی ۱۸۸
سفیان بن عیینہ ۱۵۵، ۱۵۶
سفیان بن مجیب الازدی ۱۲۷، ۱۲۸
سفیان بن معاویہ ۳۵۳، ۳۶۷
سفیان بن وہب الخولانی ۲۱۴، ۲۱۸
السکاسک ۴۴۱
السکون (کندہ کی شاخ) ۱۰۱
سلام الطیفوری ۳۱۰
سلم بن زیاد ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۶۰، ۳۶۷، ۳۶۹، ۴۱۳، ۴۱۴
سلم بن عبیداللہ ۳۶۵
سلمان ۴۵۷
سلمان بن ربیعۃ الباہلی (سلمان الخیل) ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۹۸، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۵۹
سلمان الصقلبی ۱۵۰
(ام) سلمہ ۴۵۱، ۴۷۲
(ابو) سلمہ بن عبدالاسد ۴۷۲
(بنی) سلمہ (قبیلۂ خزرج کی شاخ) ۹۲، ۱۳۹، ۳۴۴، ۴۴۱
سلمہ بن خولید ۹۶
سلمہ بن عمرو بن حزار الضبی ۳۱۷، ۳۱۸
سلمہ بن ہشام بن المغیرہ ۱۱۴
(ام) سلمہ بنت یعقوب ۲۸۸
(بنی) سلول ۲۳۱
سلول ام ابی ۹۲
سلول بنت ذہل ۲۸۵
(بنی) سلیح بن حلوان ۱۴۵
سلیط بن عطیہ ۴۲۴
سلیط بن عمرو ۹۱
سلیط بن قیس بن عمرو ۸۶، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۴
سلیل بن یزید السنبسی ۲۶۴
(بنی) سلیم ۹۷، ۳۴۶
(ابو) سلیم الخادم ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰
سلیمان بن جابر ۳۶۴
سلیمان بن حبیب المحاربی ۱۲۵
سلیمان بن سعد ۱۹۳
سلیمان بن عبدالملک ۳۲، ۱۲۹، ۱۴۳، ۲۲۶، ۳۰۵، ۳۳۱، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۶۹، ۳۹۳، ۴۰۰، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۴۰، ۴۴۱
سلیمان بن علی بن عبداللہ بن العباس ۱۵۱، ۲۴۹، ۳۵۳، ۳۶۳، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱
سلیمان بن عمرو الضبی (دیکھو سلمہ بن عمرو الضبی)
سلیمان بن قیراط ۳۱۰
سلیمان بن مجالد ۲۹۶
سلیمان بن مرثد ۴۱۴
سماک بن خرشہ (دیکھو ابو دجانہ)
سماک بن عبید العبسی ۳۰۵، ۳۰۶
سماک بن مخرمہ ۲۷۴
سمرہ بن جندب الفزاری ۱۰۰، ۲۷۸، ۳۸۵
سمرہ بن عمرو العنبری ۹۰
السمط بن الاسود الکندی ۱۳۱، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۵

سمیہ ام ابی بکرہ : ۳۴۵، ۴۱۳
السمیدع ۵۳
سمیرہ ۳۰۷
سنفاذ ۲۹۷، ۳۳۹
سنان بن سلمۃ الہذلی ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵
سہل بن حنیف ۱۹، ۲۰
سہل بن ابی حیثمہ ۲۹
سہل بن رافع بن ابی عمرو ۶
سہل بن سنباط ۲۱۱
(بنی) سہم ۵۰، ۵۲
سہیل بن رافع بن ابی عمرو ۶
سہیل بن عمرو ۸۵، ۹۱، ۱۴۰، ۴۷۲
سواد بن زید ۲۸۳
سواد بن اوفی ۱۳۷
سواد بن عبداللہ التیمی ۳۷۱
سواد بن ہمام العبدی ۳۸۷
سوران ۲۳۵
سورۃ بن الحر الحنظلی ۴۲۷
سوید بن شبیب الکلبی ۶۲
سوید بن الصامت ۴۷۴
سوید بن قطبتہ الذہلی ۲۴۱، ۲۴۲، ۳۴۰، ۳۴۱
سوید بن منجوف ۳۶۵
سیاہ الاسواری ۳۵۴، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴
سیار المولی ۳۶۶
سینبخت (مرزبان ہجر) ۷۸
سیرین ۲۴۷، ۲۴۸

ش

(ابو) شاکر (دیکھو مسلمہ بن ہشام)
شبث بن ربعی ۱۰۰، ۲۸۵
شبل بن عمیرہ ۳۶۵
شبل بن معبد ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۸۵
شبیب بن شیبہ ۴۲۶
شبیب بن واج ۲۹۶
شجاع بن وہب الاسدی ۹۱
(ابو) شجرہ عمر بن عبدالعزیز (دیکھو عمرو)
(بنی) الشداخ ۳۲۹
(ابو) شداد ۳۶۶
شرح بن عبد کلال ۷۱
شرحبیل بن حسنہ ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۱، ۱۴۰، ۴۷۳
شرحبیل بن السمط ۱۳۸، ۱۴۵، ۱۵۴
(ابو) شریاب الانصاری ۴۱
شریح بن ضبیعہ (دیکھو الحکم)
شریح بن عامر بن قین ۲۴۲، ۳۴۰
شریح بن ہانی ۳۰۸، ۳۹۹
شریک بن الاحور (الحارث) ۳۹۲، ۴۰۵
شریک بن عبدہ ۲۱۲

الشعبی ۳۲۰
شفاء (دیکھو شفراء)
شعیب بن زیاد ۳۷۱
الشفاء بنت عبداللہ ۴۷۲
شفراء ۱۴۱
(بنی) شقرہ ۳۹۱
الشقیقہ بنت ابی ربیعہ ۲۸۷
الشماخ بن شجاع ۲۱۰
الشماخ بن ضرار الثعلبی ۳۲۹
شہرک ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸
شوذب ۵۱
شیبہ (یکے از بنی الاہتم) ۴۲۶
شیبان ۳۹۵
شیبان بن عبداللہ ۳۶۲
شیرویہ ۲۵۳
شیرویہ الاسواری ۳۵۹، ۳۷۳، ۳۷۴
شیرین (زوجہ کسریٰ) ۳۶۷
شیطان بن زہیر ۲۷۴
(بنی) شیلی بن فرخزادان ۲۷۴

ص

صالح النحازن ۱۴۸، (۱۶۸)
صالح بن عبادۃ الہمدانی ۳۳۲
صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس ۱۳۴، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۶۲، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۸۷، ۱۸۹
صالح بن عبدالرحمٰن ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۹۳، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۶۴، ۴۶۵
صالح بن کیسان ۷
صالح بن مسلم ۴۲۰، ۴۲۴
صالح بن المنصور ۲۹۵
صبیح بن محرش (دیکھو ابو مریم الحنفی)
الصدف ۶۹، ۱۰۲
صدقہ بن علی ۳۳۰، ۳۳۱
الصدی بن عجلان ۱۰۹، ۱۴۹، ۲۵۹
صعصعہ بن داہر ۴۴۲
صعصعہ بن معاویہ ۳۶۴
صعفوق ۹۴
الصفاق بن حجر ۳۶۱
(ابو) صفرۃ ظالم ۴۱۷
صفوان ۲۹۶
صفوان بن المعطل ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۸۴
صفیہ بنت عبدالمطلب ۴۹، ۴۵۱
صفیہ بنت حی بن اخطب ۲۴، ۴۵۱، ۴۵۴، ۴۵۵
صلابہ بن مالک ۲۸۳
صلہ بن اشیم العدوی ۳۹۸
الصلت بن حریث ۳۶۶

صلہ بن زُفر العبسی ۲۰۴
(بنی) صلوبا ۲۴۵
صلیب البیطار ۲۸۲
(قیتبہ کی ام ولد) ۴۲۴
(ابو) الصمہ (غلام آزاد کردۂ کندہ) ۴۴۵
الصہباء بنت حبیب ۱۱۰
الصہباء بنت صلۃ ۳۹۸
صوفہ ۱۰۷
صول الترکی ۳۳۵، ۳۳۶

ض

(بنی) ضبّہ ۲۴۷، ۲۹۳، ۳۰۷، ۴۲۴
ضبیرۃ السہمی ۵۱
الضحاک (دیکھو الضحاک بن مزاحم)
الضحاک الخارجی ۲۰۹
ضحاک الرواس ۲۸۲
الضحاک بن قیس (دیکھو الاحنف)
الضحاک بن مزاحم ۳۲۰، ۴۲۱
(بنی) ضرار الضبی ۴۲۶
ضرار بن الازور ۹۸، ۲۴۵، ۲۵۹
ضرار بن مسلم ۴۲۴
ضریہ بنت ربیعہ ۳۷۲
الضیزن بن معاویہ ۲۸۴

ط

طانجہ کلب ۴۷۱
طارق بن ابی بکرۃ ۳۵۲
طارق بن زیاد ۲۳۰، ۲۳۱
طارق بن علقمہ الکنانی ۵۱
الغلام الطائی ۴۰۲
الطالبیین ۲۸۹، ۳۱۴، ۳۲۴
طاہر بن عبداللہ ۳۲۲، ۳۴۰، ۴۳۱
طرادیس ۴۳۰
طرخون ۴۱۷، ۴۱۸
طریح بن اسمعیل الشاعر ۵۲
طریفہ بن حاجزہ ۹۸
طلحہ ۴۷۱
طلحہ بن عبیداللہ التیمی ۹۵، ۲۷۳، ۳۶۰، ۳۷۶
طلحۃ الطلحات (بن عبداللہ بن خلف) ۲۵۴، ۳۶۰، ۳۹۸
طلحہ بن ابی نافع ۳۶۰
طلیب بن عمیر بن وہب ۱۱۳
طلیحہ بن خویلد الاسدی ۹۵، ۹۶، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۴، ۳۲۲
طہمان ۴۱۶
ابو طیبۃ الزیات (دیکھو عبداللہ بن عبداللہ بن الاہتم)

ملیّ ۱۴۵، ۴۴۳، ۴۷۱
طیفور ۳۱۰

ظ

ظالم بن سراق (دیکھو ابوصفرۃ)
(ابن) ظبیان (دیکھو عبیداللہ بن زیاد۔ اور دیکھو النابی؟)

ع

عاتکہ بنت ابی وقاص ۲۶۵
عارس (دیکھو ابن الزبنبی)
عاصم ۳۵۲
عاصم (یا ابن عاصم التمیمی الخارجی) ۴۰۲
عاصم بن عبداللہ بن یزید ۴۲۹
عاصم بن عمر ۲۲۶
عاصم بن قیس ۳۷۸، ۳۸۴، ۳۸۵
عاصم بن مرہ ۳۱۱
العاصی بن امیہ ۲۱۹، ۲۳۷
العاصی بن ثعلبۃ الاوسی ۹۲
العاصی بن وائل ۵۰
(ابو) العالیہ رفیع ۴۱۱
عامر بن اسمٰعیل ۲۱۰
(ابو) عامر الاشعری ۵۵
عامر بن جدرہ ۴۷۱
(ابن) عامر الحضرمی ۵۱
(بنی) عامر بن صعصعہ ۹۷، ۱۸۶، (۲۰۶)
عامر بن عبداللہ بن الجراح (دیکھو ابوعبیدہ بن الجراح)
(ابو) عامر الفاسق ۳
عامر بن فہیرہ ۱۱
(ابن) عامر بن کریز (دیکھو عبداللہ)
(بنی) عامر بن لوی ۵۰، ۵۱، ۸۵، ۸۸، ۹۱، ۱۴۰، ۳۰۹
عامر المذمم ۲۸۶
عامر بن ابی وقاص ۱۱۵، ۱۳۶
عاملہ ۵۹
عائذ بن ماعص الزرقی ۹۳
عائشہ ام المومنین ۲۲، ۳۰، ۴۳، ۴۷، ۸۸، ۳۶۰، ۴۴۹، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۷۲
عائشہ بنت سعد ۴۷۲
عائشہ بنت عبداللہ ۳۶۵
عائشہ بنت نمیر ۱۵
عائشہ بنت ہشام ۱۸۰
العباد ۲۸۱، ۲۸۶، ۴۶۸
عباد بن بشر بن وقش ۹۱
عباد بن الحارث بن عدی ۹۱
عباد بن الحصین الحبلی ۳۶۸، ۳۹۶
عباد بن زیاد ۳۶۵، ۳۹۷، ۴۳۴

عبادہ بن الحارث (دیکھو ابن الحواحہ)
عبادہ بن الصامت ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۳، ۱۵۴
(بنی) العباس ۱۴۳
عباس (غلام آزاد کردہ بنی اسامہ) ۳۵۴
العباس بن جزء بن الحارث ۱۴۶
العباس بن ربیعہ بن الحارث ۳۶۰
العباس بن زفر بن عاصم ۱۴۵
(ابو) العباس السفاح ۶۸، ۱۵۱، ۱۶۵، ۱۸۰، ۱۹۲، ۲۰۹، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۳۳۸، ۳۴۹، ۳۶۷، ۳۶۹، ۴۲۹
العباس بن عبد المطلب ۶، ۲۸، ۳۸، ۴۳، ۵۶، ۲۵۵، ۴۵۱، ۴۵۷
العباس بن عتبہ بن ابی لہب ۵۲
العباس بن محمد بن علی ۱۸۴
عباس بن الولید بن عبد الملک ۱۷۰، ۱۸۹، ۳۶۹
العباسہ بنت المہدی ۳۶۸
عبد بن الجلندی ۶، ۷۷
(بنی) عبد الاشہل ۳۰۶، ۳۰۷
عبد الاعلی بن عبد اللہ ۳۵۹، ۳۶۸
عبد اللہ بن ابی المنافق ۹۲، ۹۷۴
عبد اللہ بن الاصبہانی ۳۶۶
عبد اللہ بن امیہ ۳۹۹
عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۵، ۴۰۳
عبد اللہ بن بشر المازنی ۱۵۴
عبد اللہ بن البجاروہ ۲۸۱
عبد اللہ بن جدعان التیمی ۵۰
عبد اللہ بن جعفر الہمدانی ۳۳۱
عبد اللہ بن حاتم النعمان ۲۰۵
عبد اللہ بن الحارث بن قیس ۹۱
عبد اللہ بن الحارث بن نوفل (دیکھو بہ)
عبد اللہ بن الحجاب ۲۳۱
عبد اللہ بن حبیب بن النعمان ۱۱۷، ۱۴۸
عبد اللہ بن حذافہ ۲۱۶، ۲۲۱، ۲۹۲
عبد اللہ بن حذف الکلابی ۸۳
عبد اللہ بن حسن ۲۸۷، ۲۹۵
عبد اللہ (الحکم بن سعید، دیکھو الحکم بن سعید)
عبد اللہ بن خازم السلمی ۳۵۶، ۳۹۶، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۸، ۴۱۱، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶
عبد اللہ بن خالد بن اسید ۴۶
عبد اللہ بن حنظل (دیکھو ابن حنظل)
عبد اللہ بن خلف ۳۶۰
عبد اللہ بن دراج ۲۹۰، ۲۹۳
عبد اللہ بن رباح ۳۹
عبد اللہ بن ربیع الحارثی ۶۸، ۴۱۰
عبد اللہ بن رواحہ ۲۴، ۲۶، ۲۷

عبداللہ بن الزبیر ٤٦، ٤٧، ٥٣، ١٤٣،
١٦٠، ١٨٥، ٢٠٥، ٢١٣، ٢٢٦، ٢٢٧،
٢٢٩، ٢٨٥، ٣٥٢، ٣٧٥، ٣٧٦، ٣٨٢،
٣٨٣، ٣٩٨، ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤٦٦،
٤٦٧، ٤٦٨
عبداللہ بن الزبیر بن عبدالمطلب ١١٣
عبداللہ بن زید بن ثعلبہ ٨٨
عبداللہ بن زید بن عاصم ٨٨، ٩٣
عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن دارم (دیکھو الاسبذی)
عبداللہ بن سباع ٥٢
عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ٢١٣، ٢١٦،
٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨،
٢٣٧، ٢٣٨، ٤٧٢، ٤٧٣
عبداللہ بن ابی سفیان المخزومی ٥٤
عبداللہ بن سہیل بن عمرو ٨٥
عبداللہ بن سوار ٤٣٣
عبداللہ بن شبل الاحمسی ٣٢٧
عبداللہ بن صفوان ٥٠
عبداللہ بن طاہر بن الحسین ١٦٦، ١٨١،
١٨٥، ٣٣٩، ٣٤٠، ٤٣١
عبداللہ بن عاصم ٧
عبداللہ بن عامر بن کریز ٥١، ٣١٥، ٣٣٤،
٣٣٧، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٦، ٣٥٧،
٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٧٠، ٣٧٢،
٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٩، ٣٨٢، ٣٨٩،
٣٩٠، ٣٩١، ٣٩٢، ٣٩٤، ٣٩٦،
٤٠٠، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٨، ٤٠٩،
٤٣٣
عبداللہ بن عامر (اُم) ٣٧٢
عبداللہ بن عباس ١٤، ٤٧، ٣٩٠، ٣٩٥،
٤١٢
عبداللہ بن العباس بن زفر ١٤٥
عبداللہ بن عبدالاعلیٰ الشاعر ٢٤٧
عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ٨٥، ٩٢
عبداللہ بن عبداللہ بن الاہتم ٤٢٥، ٤٢٦
عبداللہ بن عبدالملک بن مروان ١٦٥، ١٨٥
(اُم) عبداللہ بنت عثمان ٤١٠
عبداللہ بن عثمان بن ابی العاصی ٣٥٣، ٣٦٢،
٤١٣
عبداللہ بن علوان ٤٢٤
عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن العباس ١٢٦،
١٥١، ١٩٢، ٢٩٤، (٢٩٦) ٣٧١
عبداللہ بن عماد الحضرمی ٤٩
عبداللہ بن عمر بن الخطاب ٥، ٢٥، ٢٨،
٤٥، ٢٢٦، ٤٥١، ٤٥٦
عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ٣٧٠، ٣٧١
عبداللہ بن عمرو الثقفی الکوتیج ٣٦٧، ٣٦٨
عبداللہ بن عمرو بن العاصی ١٤٠، ١٤١،
٢١٢، ٢٢٦، ٢٢٨
عبداللہ بن عمیر اللیثی ٣٥٩، ٣٦٣، ٣٩٣،
٤٠٠

عبداللہ بن ابی فروہ ۲۴۸
عبداللہ بن قیس ۱۳۹
عبداللہ بن قیس الاشعری (دیکھو ابوموسیٰ الاشعری)
عبداللہ بن قیس بن مخلد ۳۳۵
عبداللہ بن کامل بن حبیب ۱۱۸
عبداللہ بن مسعود ۸۷، ۹۴، ۲۶۹، ۲۷۳، ۳۰۶، ۴۶۱، ۴۶۹
(اُم) عبداللہ بن مسعود ۴۵۱، ۴۵۴، ۴۵۵
عبداللہ بن المطاع الکندی ۱۰۷
عبداللہ بن معمر الیشکری ۳۳۶، ۴۲۶
عبداللہ بن موسیٰ بن نصیر ۲۳۱
عبداللہ بن نافع ۳۴۸، ۳۶۷
عبداللہ بن وہب الاسلمی ۹۲
(اُم) عبداللہ بنت یزید الکلبیہ ۱۹۸
عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ۲۸۱
عبدالحمید بن یحییٰ ۲۳۲، ۳۰۱
(بنی) عبدالدار بن قصی ۴۹، ۵۲، ۳۶۶
(ابو) عبدالرحمٰن (غلام آزاد کردۂ ہشام) ۳۶۳
عبدالرحمٰن بن ایزی ۴۰۹
عبدالرحمٰن بن اسحاق القاضی ۲۸۸
عبدالرحمٰن بن الاسود (دیکھو ابوفروہ)
عبدالرحمٰن بن ابی بکر ۶۳، ۸۸، ۲۲۶، ۳۶۰
عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ ۳۴۷، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۲، ۳۶۷
عبدالرحمٰن بن تبع الحمیری ۳۵۳، ۳۶۳
عبدالرحمٰن بن جزء الطائی ۳۹۵
عبدالرحمٰن بن حبیب بن ابی عبیدہ ۲۳۱، ۲۳۲
عبدالرحمٰن بن ذی الحرۃ (دیکھو ثابت)
عبدالرحمٰن بن زیاد ۳۵۵، ۴۱۳
عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب ۲۲۶
عبدالرحمٰن بن سمرہ ۳۶۰، ۳۹۴، ۳۹۶، ۳۹۷،
عبدالرحمٰن بن ابوصالح ۳۹۳
عبدالرحمٰن بن عباس بن ربیعہ ۳۶۰، ۴۱۷
عبدالرحمٰن بن عبداللہ القشیری ۴۲۷
عبدالرحمٰن بن عوف ۹، ۱۸، ۲۶۷
عبدالرحمٰن بن غنم ۱۴۵
عبدالرحمٰن بن محمد بن الاشعث ۶۷، ۲۹۳، ۳۰۰، ۳۲۳، ۳۵۵، ۳۶۰، ۳۷۴، ۳۹۱، ۳۹۹، ۴۱۷
عبدالرحمٰن بن مسلم ۴۲۱ (اور دیکھو ابومسلم)
عبدالرحمٰن بن نعیم الغامدی ۴۲۷، ۴۲۹
(بنی) عبدشمس ۷۸، ۹۶، ۳۷۳
عبدشمس بن عبدمناف ۴۹، ۱۷۹
عبدالصمد بن علی بن عبیداللہ ۱۱
عبدالعزیٰ بن خطل (دیکھو ابن خطل)
عبدالعزیٰ بن عبداللہ (دیکھو ابوعقیل بن عبداللہ)
عبدالعزیز بن حاتم بن النعمان ۲۰۵
عبدالعزیز بن حیان ۱۶۷

عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر ۳۶۰، ۳۹۸
عبدالعزیز بن مروان ۳۲، ۲۲۹، ۲۳۰
عبدالعزیز بن الولید ۴۲۲، ۴۲۶
عبدالقیس ۷۸، ۸۵، ۳۸۶
عبدالمسیح بن عمر بن لقیلہ ۲۴۳، ۲۷۶،
عبدالمطلب ۳۵، ۴۸
عبدالملک بن شبیب الغسانی ۷
عبدالملک بن صالح بن علی ۱۳۲، ۱۵۵،
۱۷۰، ۱۸۵
عبدالملک بن عُمیر ۲۷۸
عبدالملک بن مروان ۶، ۳۲، ۳۵، ۴۷،
۵۴، ۸۹، ۱۱۷، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۸،
۱۳۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۵۴،
۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۸۰،
۱۸۱، ۱۸۸، ۱۹۳، ۲۰۵، ۲۱۶، ۲۲۹،
۲۴۰، ۲۸۱، ۲۹۰، ۳۳۲، ۳۶۲،
۳۶۸، ۳۸۳، ۳۹۹، ۴۱۴، ۴۱۵،
۴۱۶، ۴۵۹، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۹
عبدالملک بن مسلم العقیلی ۲۰۶
عبدالملک بن المہلب ۴۴۲
عبدالواحد بن الحارث بن الحکم ۱۸۱
عبدالوہاب بن ابراہیم الامام ۱۸۷، ۱۸۸
عبدویہ ۲۹۶
(بنی) عبس ۲۷۸
عبلہ ۳۹۳
عبید بن قسیط ۳۶۴
عبید بن کعب النمیری ۳۶۳
عبید بن مرہ ۱۵ (۲۴۷)
عبید (بن مرہ)، بن المعلی ۱۵، ۲۴۷
(ابو) عبید بن مسعود ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲،
۲۵۳
(ابو) عبیداللہ (الاشعری) ۴۱۶
عبیداللہ بن الاقطع ۱۸۵
عبیدہ بن ابی بکرہ ۳۴۹، ۳۵۴، ۳۶۳،
۳۶۵، ۳۹۷، ۳۹۹
عبیداللہ بن جندل ۳۶۶
عبیداللہ بن زیاد ۱۰۰، ۳۰۸، ۳۲۵، ۳۴۸،
۳۴۹، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۵۸، ۳۵۹،
۳۶۲، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۶، ۴۱۰، ۴۱۳،
۴۳۴، ۴۶۸
عبیداللہ بن زیاد بن ظبیان ۳۸۳
عبیداللہ بن ابی سلمۃ العمری ۱۱
عبیداللہ بن عبدالاسد ۱۱۴
عبیداللہ بن عبدالاعلی ۳۶۳
عبیداللہ بن عمر بن الحکم ۳۶۳
عبیداللہ بن عمر بن الخطاب ۲۲۶، ۳۸۱،
۴۷۴
عبیداللہ بن سلم ۴۲۱
عبیداللہ بن معمر التیمی ۳۹۰

عبداللہ بن المہدی ۲۱۰، ۳۸۶
عبداللہ بن نبہان ۴۳۵
(ام) عبیدہ ۲۹۶
(ابو) عبیدہ بن الجراح ۳۹، ۱۰۸، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۴، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۸، ۲۵۶، ۴۷۱
ابوعبیدہ بن زیاد ۳۹۷
عبیدہ بن عبدالرحمٰن القیسی ۲۳۱
عتاب بن اسید بن ابی العیص ۴۰، ۵۴
عتاب بن ورقاء ۲۸۶
عتبہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن ۳۵۲
عتبہ بن غزوان ۸۲، ۲۵۶، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۷۶، ۳۸۵
عتبہ بن فرقد ۲۴۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۸۶
العتبیون ۳۳۰
عتیب بن عمرو ۳۳۰
عتیب بن عوف ۳۳۰
عثمان الاودی ۳۱۱
عثمان بن بشر بن المحتفز ۴۱۵، ۴۱۶
عثمان بن حنیف ۶۶، ۲۲۶، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۶
عثمان بن طلحۃ العبدری ،،
عثمان بن ابی العاصی الثقفی ۵۹، ۸۲، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۶۲، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۱، ۴۱۰، ۴۳۱
عثمان بن عفان ۶، ۹، ۱۱، ۱۴، ۳۰، ۳۲، ۴۱، ۴۶، ۴۷، ۶۱، ۹۷، ۸۰، ۹۳، ۱۱۹، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۰، ۲۵۲، ۱۵۳، ۱۶۳، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۶، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۴۷، ۲۷۳، ۲۷۹، ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۱۹، ۳۲۲، ۳۲۷، ۳۳۴، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۷، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۸، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۴، ۴۰۳، ۴۰۸، ۴۳۲، ۴۴۹، ۴۵۲، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۶، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳
عثمان بن عمارہ بن خریم ۲۱۰
عثمان بن مرہ ۳۶۱
عثمان بن مسعود ۴۱۹
عثمان بن مظعون ۸

عثمان بن الولید بن عقبہ ۲۰۵
بنی عجل ۳۲۴
عجلان (غلام آزاد کردۂ عمرو بن العاص) ۱۳۶
عجلی ۴۱۶
عجیف بن عنبسہ ۳۷۵
عدسہ بنت مالک (۲۴۴) ۲۸۶
العدسیون ۲۴۴، ۲۸۶
(بنی) عدی ۵۰، ۴۴۹، ۴۵۰
(بنی) عدی الرباب ۴۰۴
(بنی) عدی بن ارطاۃ الفزاری ۷۷، ۳۴۹، ۳۵۹، ۳۶۹، ۳۷۰
عدی بن حاتم الطائی ۲۷۴
(بنی) عدی بن الزمیل ۲۸۴
عدی ابن الرقاع (دیکھو ابن الرقاع)
عدی بن زید ۲۸۳، ۲۸۷
عدی بن عدی بن عمیرہ ۲۰۵
(بنی) عدی بن کعب ۳۸۵
عدی بن نوفل ۴۸
عربی التمار ۳۶۷
عرزم ۲۸۲
عروہ بن ثابت ۷۶
عروہ بن الزبیر ۱۳، ۱۴، ۲۱۷
عروہ بن زید الخیل ۲۵۱، ۲۵۲، ۳۱۷
عروہ بن قطبہ ۴۱۴
عریب بن عبد کلال ۷۱
عزرہ بن قیس ۳۰۱، ۳۴۳
عصام بن المقشعر ۲۶۱
عطاء الخشل بن السائب ۴۰۹
عطیۃ الانصاری ۳۵۶
(بنی) عفان ۴۶۰
(ابو) عفرار عمیر الحمازنی ۳۹۸
عقبہ بن قیس بن البشر ۲۴۸
عقبہ بن عامر الجمحی ۲۱۷، ۲۱۸
عقبہ بن عامر بن نابی ۹۲
عقبہ بن نافع الفہری ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۲، ۲۳۶
(بنی) عقیل ۳۶۶
(آل ابی) عقیل ۴۴۱
عقیل بن ابی طالب ۵۰، ۴۴۹
(ابو) عقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ ۹۱
عک ۱۶، ۴۴۱
عکاشہ بن محصن الاسدی ۹۵، ۹۶
عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام ۶۷، ۷۷، ۱۰۲، ۱۱۴، ۱۱۸
عکرمہ بن خالد بن العاصی ۵۰
عکرمہ بن عامر بن ہشام ۵۲
(ابن) العکی ۲۳۴
العلا بن احمد ۲۱۱
العلاء بن الحضرمی ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۹۰، ۳۸۶، ۴۲۷، ۴۷۳

العلاء بن شریک ۳۶۱
العلاء بن عبدالرحمٰن ۲۸۴
العلاء بن وہب ۳۰۹
علاف (دیکھو ربان)
علقمہ بن علاثہ ۱۲۸
علی بن الحسین ۲۱۸
علی بن حمزہ (دیکھو الکسائی)
علی بن ابی حملہ ۱۲۴
علی بن خالد (دیکھو البرمکی)
علی بن الرشید ۳۷۱
علی بن سلیمان بن علی ۱۷۹، ۱۹۰
علی رضؓ بن ابی طالب ۱۴، ۳۰، ۳۲، ۳۷، ۴۱، ۶۰، ۶۶، ۶۷، ۱۸۳، ۲۰۵، ۲۲۸، ۲۵۵، ۲۶۶، ۲۷۱، ۲۷۴، ۲۸۴، ۳۰۰، ۳۱۹، ۳۲۲، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۴۵، ۳۷۶، ۳۹۰، ۳۹۵، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۳۲، ۴۴۹، ۴۵۶، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۳، ۴۶۶، ۴۷۱
علی بن عبداللہ بن عباس ۱۸۰، ۲۹۶
علی بن ہشام المروزی ۳۱۴، ۳۲۰
علی بن یحییٰ الارمنی ۱۷۰
عمار بن ابی الخصیب ۳۱۹
عمار بن عبدالمسیح ۲۸۶
عمار بن یاسر ۱۷۹، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۳، ۲۷۹، ۳۰۱، ۳۰۹، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۲۶، ۳۷۴، ۳۸۰، ۴۵۷
عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان ۹۲
عمارہ بن حمزہ ۲۹۶
عمارہ بن عقبہ ۲۸۵، ۲۸۸
العمالین ۱۵، ۴۶
عمر بن حفص ہزارمرد ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۳، ۳۵۵، ۴۴۵
عمر رضؓ بن الخطاب ۶، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۷، ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۵۳، ۵۷، ۵۸، ۶۶، ۶۷، ۷۳، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۵، ۹۱، ۹۳، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۳۳۶، ۳۳۸، ۲۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۳، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۲، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹،

۲۸۸، ۲۸۹، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴،
۳۰۵، ۳۰۹، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۷، ۳۱۸،
۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۲،
۳۳۳، ۳۳۴، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳،
۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۶،
۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۶، ۳۷۳، ۳۷۶،
۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۴،
۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۱،
۴۰۳، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۴۷، ۴۴۸-۴۶۱،
۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۶، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱،
۴۷۲، ۴۷۴،

عمر بن سعد بن ابی وقاص ۲۸۱، ۲۸۵
عمر بن ابی سلمہ ۴۵۱
عمر بن طریف (سلیح) ۲۸۴
عمرؓ بن عبد العزیز ۶، ۷، ۱۳، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲،
۴۳، ۵۷، ۵۹، ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۷۷،
۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۳، ۱۴۳، ۱۵۴،
۱۶۵، ۱۶۷، ۱۷۹، ۱۸۶، ۲۰۵، ۲۱۷،
۲۲۵، ۲۳۱، ۲۷۰، ۲۸۱، ۳۳۷، ۳۴۹،
۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۴۲۲، ۴۲۶، ۴۴۱،
۴۴۲، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۹،
عمر بن عبد العزیز الہباری ۴۴۶
عمر بن عبید اللہ بن معمر ۵۱، ۳۶۴، ۳۹۶
عمر بن العلاء ۳۳۹
عمر بن علیؓ بن ابی طالب ۱۱۰
عمر بن عیسیٰ ابو حفص الاقریطشی ۲۳۶
عمر بن فرج الرخجی ۲۹۱ (۴۰۱)
عمر بن مرشد ۴۱۴
عمر بن ہبیرہ ۱۸۰، ۲۸۶، ۲۸۷، ۳۶۶، ۳۶۷،
۳۶۸، ۴۲۸، ۴۴۲، ۴۶۹،
عمران بن الحصین ۲۴۵، ۳۵۱، ۳۶۰، ۳۷۷،
۳۸۴، ۳۹۰،
عمران بن الفصیل ۳۹۵
عمران بن مجالد ۲۳۴
عمران بن موسیٰ البرمکی ۴۳۵، ۴۴۵
عمرو بن الخطب (دیکھو ابو زید الانصاری)
عمرو بن امیۃ الضمری ۱۷
عمرو بن الاہتم التیمی ۳۸۷
عمرو بن الجارود العبدی ۸۷
عمرو بن حمل ۴۴۵
عمرو بن حریث المخزومی ۲۷۶، ۳۰۵
عمرو بن حزم الانصاری ۶۹، ۷۰
عمرو الرومی ۳۲۳
عمرو بن الزبیر ۱۴
عمرو بن زبارہ بن عدس الکاتب ۴۷۱
عمرو بن سالم بن حصیرۃ الخزاعی ۳۵
عمرو بن سعید الاشدق ۱۱۹
عمرو بن سعید بن العاصی ۲۴، ۱۱۳، ۱۶۰
عمرو بن الفصیل بن عمرو ۱۱۴
(ابو) عمرو بن ابی العاصی ۳۶۲

عمرو بن العاصی ۷۶، ۷۷، ۹۲، ۹۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۳۱، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۷، ۲۱۲ — ۲۲۶، ۲۳۶، ۲۳۷، ۴۵۶

عمرو بن عامر بن حارثہ (دیکھو مزیقیا)

عمرو بن عبداللہ ۷۷، ۷۸

عمرو بن عبداللہ بن صفوان ۵۰

عمرو بن عبدالعزی السلمی ۹۸

عمرو بن عتبۃ الزاہد ۳۲۶

عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان ۳۵۵، ۳۵۸

عمرو بن عتبہ بن نوفل ۲۶۵

(بنی) عمرو بن عوف ۳

(بنی) عمرو بن مازن ۲۸۱

عمرو بن مالک بن جنادہ ابوالہیاج ۲۷۶

عمرو بن محمد بن القاسم ۴۴۴

عمرو بن مسلم الباہلی ۳۵۳، ۴۰۰، ۴۲۹، ۴۴۱

عمرو بن مضاض ۵۳

عمرو بن معاویہ بن المنتفق ۲۰۵

(بنی) عمرو بن معاویہ (کندہ میں سے) ۱۰۱، ۱۰۳

عمرو بن معدی کرب ۱۱۹، ۱۲۰، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۴، ۲۷۹، ۳۲۰

عمرو بن منذر ۲۸۳

عمرو بن ہانی ۳۲۳

عمرو بن وہب الثقفی ۳۴۹

عمرو بن یزید الاسیدی ۳۶۴

(ابو) عمرہ جد عبداللہ بن عبدالاعلی الشاعر ۲۴۷

العمردہ ۱۰۱

عمیر بن الحباب السلمی ۱۸۴

عمیر بن رئاب بن ہشم ۲۴۸

عمیر بن سعد الانصاری ۱۳۶، ۱۵۴، ۱۵۷، ۱۶۴، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۸۳

عمیر بن وہب الجمحی ۲۱۳، ۲۱۷، ۴۵۶

عمیرہ ابوامیۃ النبطی ۴۲۹

(بنی) عمیرہ بن خفاف ۱۱۸

عمیرہ بن شہاب ۲۸۵

العنبریون ۳۱۴

عنبسہ بن اسحاق الضبی ۴۳۷

عنبسہ بن سعید بن العاصی ۱۲۰، ۲۸۱

عنبسہ بن عبداللہ بن خازم ۴۱۶

عنترۃ الحجام ۲۸۲

(بنی) عنز بن وائل بن قاسط ۲۸۵

عنس ۱۰۵

العوام بن خویلد ۴۹

عوام بن عبدشمس ۲۵۹

عوف بن وہب ۳۴۵

عون بن جعدہ ۳۹۵

عون بن عباس ۳۶۶

عویمر بن عامر الخزرجی (دیکھو ابوالدرداء عویمر)

ابن غنم الفهری) ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۶، ۱۴۷،
۱۴۹، ۱۵۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵،
۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۵، ۱۸۹، ۳۹۹،
۳۳۳
عیسٰی بن ادریس العجلی ۳۱۴
عیسٰی بن جعفر بن سلیمان ۷۷
عیسٰی بن جعفر بن المنصور ۲۹۷، ۳۴۹، ۳۵۳
عیسٰی بن علی ۱۸۹، ۲۹۲، ۲۹۹
عیسٰی بن عمر النحوی ۳۶۲
عیسٰی بن موسی ۲۸۴، ۲۹۴، ۲۹۹
عیسٰی بن المهدی ۲۹۶
عیهله (دیکھو الاسود العنسی)
عیینه بن حصن بن حذیفه ۹۶
ابو عیینه بن المهلب ۳۳۶، ۳۶۰

غ

غالب (ابو الفرزوق) ۴۴۳
الغرور ۸۳، ۸۴
(ابن) الغرزة النهشلی ۴۰۷
(بنی) غسان ۱۶، ۵۴، ۹۲، ۱۱۲، ۱۳۶،
۱۶۴، ۲۸۲
غسان بن عباد ۴۴۵
ام غضبان (ام الحطم) ۸۴
غطفان ۹۵، ۹۷
الغطمش بن الاعور ۳۲۰
(ابن) غلاب ۳۸۴، ۳۸۵
الغمر بن یزید ۱۸۱
(بنی) غنم بن عوف ۳
الغنوی ۲۰
غوث ۳۶۷
الغوث بن مر بن اُدّ (دیکھو صوفه)
غوزک ۴۲۱
غیلان بن خرشه ۳۵۹، ۳۶۰
غیلان بن سلمه ۴۷۱
غیلان بن عمرو ۶۵

ف

فاخته بنت عامر ۸۵
فاخته بنت قرظه ۱۵۳، ۱۵۴
الفادوسفان (الفادوسیان) ۳۱۲
فاطمه بنت رسول الله (صلی الله علیه وسلم) ۳۰،
۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۷، ۶۴،
الفجاءة ۹۸، ۱۰۴
فرات بن حیان العجلی ۹۳
الفرات بن سلمان ۲۰۶
فرج الحجام ۲۸۲
فرج بن زیاد الرجی (۲۹۱) ۴۰۱
الفرخان (دیکھو ابن الزینبی)

فرخبنداذ ۲۴۶
فرج بن سلیم ۱۶۹، ۱۷۰ (اور دیکھو ابوسلیم الخادم)
الفرزدق ۲۹۰، ۴۴۳
فروه بن ایاس ۲۴۳
(ابو) فروه عبدالرحمن بن الاسود ۲۴۷
(ام) فروه بنت ابی قحافه ۱۰۱
فروه بن مسیک المرادی ۱۰۵، ۱۰۶
(بنی) فزاره ۹۶
(ابی) الفصیل (لقب خالد بن ولید) ۹۶
فضاله بن عبید الانصاری ۱۵۴
الفضل بن روح ۲۳۳
الفضل بن سهل ذوریاستین ۴۳۰
الفضل بن العباس بن عبدالمطلب ۱۴۰
الفضل بن عبدالرحمن بن عباس ۳۶۰
الفضل بن قارن ۱۳۴
الفضل بن کاوس ۴۳۰
الفضل بن ماهان ۴۴۶
الفضل بن یحیی ۲۱۰
(ابو) الفوارس ۱۷۰
فوهیار بن قارن ۳۳۹، ۳۴۰
فیروز باشکار ۳۶۱
فیروز بن جشنیش ۸۵
فیروز بن حصین ۳۵۳، ۳۶۱، ۳۹۶
فیروز (دهقان نهرالملک) ۲۶۵
فیروز بن الدیلمی ۱۰۶، ۱۰۷
فیروز کسری ۴۰۳
فیروز (غلام آزاد کرده ربیعه بن کلده) ۳۶۱
فیروز بن یزدجرد ۳۱۶
فیل ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۶۴، ۳۶۶، ۴۱۰

ق

القاسم بن ثعلبة الطائی ۴۳۸، ۴۳۹
القاسم بن ربیعه بن امیه ۲۰۵
القاسم بن الرشید ۱۷۱، ۳۲۳
القاسم بن سلیمان ۳۶۹
القاسم بن عباس بن ربیعه ۳۶۶
القاسم بن عیسی بن ادریس (دیکھو ابوولف)
قالی ۱۹۷
قباذ بن فیروز ۱۹۴، ۲۹۲
القباع ۳۹۸، ۴۶۷
قبیصه بن مخارق ۳۹۲
(ابو) قتاده الانصاری ۹۸
قتاده بن حویه ۲۵۷
قتیبه بن مسلم ۲۰۴، ۳۲۰، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۶۱، ۳۶۳، ۴۰۰، ۴۱۲، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۳۱
قثم بن جعفر ۳۲
قثم بن العباس ۴۱۲

(ابن ابی) قحافہ (ابی بکر الصدیق) ٩٥(١٠١)
قدامہ بن مظعون الجمحی ٨٢
قدید بن اصغر ٢٠٩
بنی قرار بن ثعلبہ ٢٨١
قرہ بن حیان الباہلی ٣٧٢
قرہ بن ہبیرۃ القشیری ٩٧
قرط بن جماح ٢٥٤، ٢٥٩
قرظہ بن کعب الانصاری ٢٠٤، ٣١٩، ٣٨٠
(ابن) القریہ ٢٩٠
قریبہ بنت الاشعث بن قیس ١٠١
قریبہ بنت ابی قحافہ ١٠٢
قریش ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٨، ٣٩، ٤٢، ٤٦، ٤٧، ٤٨، ٥٢، ٥٦، ٦٨، ٨٧، ٣٠٥، ٣٥٠، ٤١٦، ٤٤٩، ٤٦٣، ٤٦٧، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣
(بنی) قریظہ ١٠، ٢١، ٢٢
(بنی) قریع ٤١٦
قس طن طین بن الیون ١٨٤، ١٨٦، ١٨٨، ١٨٩
قس طن طین بن ہرقل ٢٢١
قصی بن کلاب ٤٨، ٥٢
قضاعہ ٩٢، ١١٠، ٢٤٦، ٢٤٩
القطامی ١٨١
قطبہ بن قتادۃ الذہلی ٢٤١، ٣٤٠
قطری بن الفجاءۃ ٣٩٦
قطن بن قبیصہ ٣٩٢
(بنی) القعقاع ١٤٦
القعقاع بن خلید بن جزء ١٤٦
قیس ١٠٥، ١٧٨، ٤٥١
قیس بن ثعلبہ بن عکابہ ٨٣
ابو قیس بن الحارث بن عدی ٩١
قیس بن خطل (دیکھو ابن خطل)
قیس بن سعد بن عبادہ ٢٢٨
قیس بن سکن بن زید (دیکھو ابو زید الانصاری)
قیس بن عاصم ٤١٤
قیس بن عامر بن سنان المنقری ٢٤١
(ابو) قیس بن عبد مناف ٤٧١
قیس بن محرمہ ٢٤٧
قیس بن مسعود الشیبانی ٣٧٢
قیس بن مکشوح (دیکھو قیس بن ہبیرہ)
قیس بن ہبیرہ (بن) المکشوح ١٠٥، ١٠٦، ١٠٧، ١٣٦، ٢٥٦، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦١
قیس بن الہیثم السلمی ٤٠٤، ٤٠٨، ٤٠٩
قیلہ بنت الارقم بن عمرو ١٧
(بنی) القین بن جسر ٢٨٣
(بنی) قینقاع ١٧

ك

کامندار بنت نرسی ٣٤٠

الکاہنہ ۲۲۹
کاوس (ملک اشروسنہ) ۴۳۰
کثیر بن سیار ۳۶۵
کثیر بن شہاب الحارثی ۲۵۹، ۳۰۸، ۳۱۸
کثیر بن عبداللہ ۳۶۵
کراز النکری ۸۶
(ام) کرز ۲۶۷
کرز بن جابر الفہری ۳۹
کرز بن علقمۃ الخزاعی ۵۵
(ابو) کریمہ ۱۹۹
کریمہ بنت المقداد ۴۷۲
الکسائی ۳۲۰
کسریٰ بن ہرمز ۳۶۷
کعب الاشعری ۴۲۶
کعب الجر بن مانع ۱۵۴
(بنی) کعب (خزاعہ میں سے) ۳۶
کعب بن عدی ۳۰۶
(بنی) کلاب بن ربیعہ ۱۷، ۴۳۸
کلاب بن مرہ ۴۸، ۴۹
کلب ۱۱۰، ۲۴۶، ۴۴۴
کلثوم بن جبر ۳۶۵
(ام) کلثوم بن حسن ۲۹۹
(ام) کلثوم بنت عقبہ ۴۵۱، ۴۷۲
کلثوم بن عیاض ۲۲۹، ۲۳۲
کلثوم بن الہدم ۲۰
کنانہ ۳۵، ۳۶، ۳۲۹
کناز تک ۴۰۵
کندہ ۶۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۰، ۲۸۵، ۳۳۱، ۴۴۵
الکوثر بن زفر ۱۸۹
کوسان الارمنی ۱۹۹
الکوکبی ۳۲۴

ل

لاحق بن حمید (دیکھو ابو مجلز)
لبابہ بنت اوفی البجرشی ۳۵۴
لبابہ بنت الحارث (ام عبداللہ بن عباس) ۱۴۶
لبہ ۳
لبید بن برغث ۹۱
لخم ۵۹، ۱۳۵، ۴۵۵
لقیط بن مالک ذوالتاج ۷۶
(ابو) لؤلؤہ ۳۸۱، ۴۷۴
(بنی) لؤی ۱۹
لوی بن غالب ۴۸
(بنی) اللیث ۴۰۹
اللیث بن سعد ۱۵۵
لیلی الاخیلیہ ۳۱۱
لیلی بنت الجودی ۶۲، ۶۳

م

(ابن) مارتلی ۳۷۶
ماریۃ القبطیہ (ام ابراہیم) ۱۸، ۲۱۹
(بنی) مازن بن الازد ۱۶، ۲۸۱
(بنی) مازن بن منصور بن عکرمہ ۱۰۰، ۳۴۱
(بنی) مازن بن النجار ۹۴
مالک بن اوہم الباہلی ۱۶۸
مالک الاشتر ۱۶۴، ۲۲۸
مالک بن انس ۱۵۵
مالک بن اہیب (دیکھو ابو وقاص)
مالک بن اوس بن عتیک ۹۱
مالک بن التیہان ابوالہیثم ۲۹
(بنی) مالک بن ثعلبہ ۲۸۱، ۲۸۲
مالک بن ثعلبۃ العبدی ۸۴
مالک بن الحارث الخزرجی ۹۴
مالک بن حنظلہ بن مالک ۱۰۰
(ابوالحر) مالک بن الخشخاش ۳۹۵
(بنی) مالک بن خفاف ۱۱۹
مالک بن ربیعۃ الساعدی ۹۴
مالک الرماح بن مخرز ۲۸۳
مالک الرماح بن عامر (دیکھو الرماح)
مالک بن الریب ۴۱۲
(بنی) مالک بن زید ۳۱۷
مالک بن طوق ۱۸۰
مالک بن عبداللہ الخثعمی (مالک الصوائف) ۱۹۱
مالک بن عوف بن سعد ۵۵، ۶۵، ۶۶
مالک بن مرارۃ الرہاوی ۷۰
مالک بن مرتع (دیکھو صدف)
مالک بن المنذر بن الجارود ۳۶۴، ۳۶۹
مالک بن نویرہ ۹۸، ۹۹
المامون ۳۲، ۳۳، ۵۴، ۹۳، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۶۶، ۱۸۰، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۱۱، ۲۳۶، ۲۸۸، ۲۹۷، ۳۱۱، ۳۱۴، ۳۲۰، ۳۲۴، ۳۳۰، ۳۳۹، ۳۷۵، ۳۸۶، ۴۰۲، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۴۵، ۴۴۶
ماہان بن الفضل ۴۴۶
ماہک ۳۸۹
ماہویہ ۳۱۵، ۳۱۶، ۴۰۸
ماوند ۴۰۱
مایزدیار بن قارن ۱۳۴، ۲۳۹، ۳۴۰
المبارک الترکی ۲۹۶، ۳۲۳
المبارک الطبری ۳۳
المبارک بن عکرمہ ۲۸۵
(بنی) مبذول (بنی النجار سے) ۸۹، ۹۲
متمم بن نویرہ ۹۸، ۹۹
المتوکل علی اللہ ۷، ۳۳، ۴۷، ۱۱۸، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۵۸، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۸۴، ۲۱۱، ۲۳۵، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۲۳، ۳۳۰

المثنی بن حارثۃ الشیبانی ۱۱۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۸، ۳۴۰
مجاشع بن مسعود ۳۱۵، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۶، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۹۱
مجاعۃ بن سعر ۴۳۵
مجاعۃ بن مرارہ ۸۷، ۸۸، ۹۰، ۹۳
مجالد الشہری ۲۹۶
مجالد بن مسعود ۳۴۶
مجاہد بن جبر ۲۳۶
مجزاۃ بن ثور ۳۶۸، ۳۸۰، ۳۸۱
(ابو) مجلز لاحق بن حمید ۴۲۴
محارب ۹۵
محجن بن الادرع البہزی ۳۴۶، ۳۵۰
محجن بن الافقم ۳۴۴
(ابو) محجن بن حبیب الثقفی ۲۵۲، ۲۵۸
(ابو) محجن نصیب الشاعر ۲۲۹
(ابن) محرش (دیکھو ابو مریم)
محمد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ۲—۱۴، ۱۷—۹۴، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۶، ۱۲۹، ۱۳۵، ۱۶۲، ۲۱۴، ۲۱۹، ۲۴۴، ۲۶۷، ۲۹۲، ۲۹۳، ۳۰۳، ۳۰۶، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۵۵، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۹۷، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۷، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴
محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی ۱۸۸، ۱۹۰، ۱۹۱
محمد بن ابراہیم بن مصعب ۳۳۹
محمد بن اسحاق ۲۴۷
محمد بن الاشعث الخزاعی ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۸۲
محمد بن الاشعث بن قیس ۳۳۵
محمد بن الاغلب ۲۳۴
محمد الامین بن الرشید ۱۴۶، ۱۶۸، ۱۸۵، ۲۹۷، ۳۱۱
محمد البعیث ۳۳۰
محمد بن ابی بکر الصدیق ۲۲۸
محمد بن الحارث العلافی ۲۳۵
محمد بن ابی حذیفہ ۲۲۷
محمد بن الخلیل ۴۴۵
محمد بن زید بن عبید ۲۴۷
محمد بن السائب ۳۰۷
محمد بن سعید (سعید بن العاصی کے ماں جائے بھائی) ۱۱۹
محمد بن سلیمان بن علی ۱۵۱، ۳۴۹، ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۵
محمد بن سنان (شیبان) العجلی ۳۲۴
محمد بن سیرین ۲۴۷
محمد بن العباس ۳۱۱
محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن ۲۸۷، ۲۹۵
محمد بن عبداللہ بن الحسین بن علی ۳۳
محمد بن عبداللہ بن خازم ۴۱۵

محمد بن عبداللہ بن سعید ۱۲۰
محمد بن عبداللہ بن ابی عمرہ ۱۸۵
(ام) محمد بنت عبداللہ بن عثمان ۴۱۳
محمد بن عبداللہ القمی ۲۳۸، ۲۳۹
محمد بن علی بن عبداللہ ۲۸۸، ۲۹۶
محمد بن علی بن عثمان ۳۶۲
محمد بن عمر الرومی ۳۲۳
محمد بن الفضل بن ماہان ۴۴۶
محمد بن قارن (دیکھو مایزدیار)
محمد بن القاسم الثقفی ۱۶۲، ۱۶۷، ۲۹۲، ۴۳۵، ۴۴۱
محمد بن المرتفع ۱۵
محمد بن مروان ۱۳۲، ۱۸۸، ۲۰۰، ۲۰۵، ۳۳۲
محمد بن مسلمہ ۲۱۹، ۲۴۴، ۲۷۸
محمد بن مصعب ۴۳۸
محمد بن موسی بن حفص ۳۳۹
محمد بن ہارون بن ذراع ۴۳۵
محمد بن یحییٰ بن الحسین العلوی ۳۳
محمد بن یزید بن مزید ۲۱۰
محمد بن یوسف الشقفی ۷۳
محمد بن یوسف المروزی (دیکھو ابوسعید المروزی)
محکم بن الطفیل (دیکھو محکم الیمامہ) ۸۸، ۸۶
محیصہ بن مسعود الانصاری ۲۹، ۳۰
(ابو) المختار (دیکھو یزید بن قیس)
المختار بن ابی عبید ۲۵۰، ۲۷۸، ۳۰۸، ۳۶۶
المختار بن کعب البجفی ۴۲۱
مخترش الکلبی ۵۱
مخرم بن حزن بن زیاد ۲۴۹، ۲۹۵
مخرم بن شریح بن حزن (دیکھو مخرم بن حزن)
مخرمہ بن شریح الحضرمی ۹۱
مخرمہ بن نوفل ۴۴۹، ۴۵۷
(بنی) مخزوم ۵۰، ۲۳۱
مخلد بن الحسین ۱۵۵، ۱۵۷
مخلد بن یزید ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۴۱۷، ۴۲۵، ۴۲۶
مخوس ۱۰۱
مخیرق ۱۸
مدرک بن المہلب ۴۰۰، ۴۱۹، ۴۴۲
مدعم ۳۴
مدلاج بن عمرو السلمی ۱۷۹
مذحج ۱۰۶، ۱۱۹
مذعور بن عدی العجلی ۲۴۱
مر بن ادبن طابخہ ۳۷۲
مر بن عمرو الموصلی ۳۳۱
مرۃ ابوعبیدہ (۱۵)، ۲۴۷
مرۃ غلام آزاد کردہ ابی بکر ۳۶۰
(بنی) مرۃ بن صعصعہ ۲۸۵
(بنی) مرۃ بن عبید ۳۹۳
مرۃ بن ابی عثمان ۳۶۰
مرۃ بن کعب ۴۸
مرہ بن ابی مرۃ الردینی العجلی ۳۱۱

المراثد بن ربیعہ ۴۱۴
مراد بن مالک بن اود ۱۰۵، ۴۳۷
مرامر بن مرہ ۴۷۱
مرثد بن معاویہ بن کندہ ۱۰۲
مرجانہ ام عبیداللہ بن زیاد ۳۵۹
مروانشاہ ۲۱۵، ۲۵۵، ۳۰۲، ۳۰۳
مروانشاہ بن زادان ۳۰۱
مرزوق (غلام آزاد کردہ المنصور دیکھو ابوالخصیب)
المرقال (دیکھو ہاشم بن عتبہ)
مروان بن الحکم ۶، ۳۲، ۵۱، ۵۴، ۵۵، ۱۱۹، ۱۶۰، ۱۸۸، ۲۲۶، ۲۲۹، (۳۱۴) ۴۷۰
(بنی) مروان بن الحکم ۱۱۸
مروان بن محمد ۱۲۶، ۱۳۴، ۱۵۰، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۰۰، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۳۲، ۲۸۷، ۳۰۱، ۳۱۴، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۸، ۴۲۹
مروان بن المہلب ۴۴۲
(ابو) مریم السخنی ۹۱، ۳۷۹، ۳۸۴، ۳۸۵
مزیقیا ۱۶
مسافر القصاب ۲۰۹
المستعین ۱۳۴، ۲۳۵
مسعود بن حارثہ ۲۵۴
(ابو) مسلم ۴۰۱، ۴۴۴
مسلم بن ابی بکرہ ۳۵۳، ۳۵۴
مسلم بن سعید ۴۲۸
مسلم بن عبداللہ ۱۱۷، ۱۴۸
مسلم بن مخلد الانصاری ۲۲۸
مسلمہ بن عبدالملک ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۶۱، ۱۶۷، ۱۸۴، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۹۴، ۳۵۲، ۴۲۷
مسلمہ بن ہشام ۵۴
مسلمہ بن یحییٰ البجلی ۱۶۸
مسمار ۳۶۴
مسمع ۸۴
المسور بن مخرمہ ۲۲۶
المسیب بن زہیر ۱۸۸، ۱۹۱
المسیب بن نجبہ ۲۴۷، ۳۵۲
مسیلمۃ الکذاب ۸۴، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۲، ۹۹، ۱۰۵، ۴۲۲
(بنی) شجعہ بن الیتم ۱۱۱
مشرح ۱۰۱
المشظب بن عامر ۲۸۶
المصعب بن الزبیر ۱۶۰، ۲۶۶، ۲۸۲، ۲۸۳، ۴۶۶، ۴۶۸
مصقلہ بن ہبیرہ ۳۲۵، ۳۳۷، ۴۲۳
مضر ۳۵۵، ۳۹۰، ۴۱۶
(ابو) مطر الحضرمی ۵۲
مطر الوراق ۱۸۵
مطرف بن سیدان الباہلی ۳۸۲، ۳۸۳
المطلب بن عبداللہ بن حنطب ۱۵

(بنی) المطلب بن عبد مناف ۲۸
معاذ بن جبل ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۱۳۹، ۱۵۱، ۲۳۶،
معاذة العدویه ۳۹۸
معافر ۷۱
معاویة الادوی ۳۲۶
معاویه بن الحارث العلافی ۴۳۵
معاویه بن حدیج ۲۲۱، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۵، ۲۳۷
معاویه بن ابوسفیان ۳۲، ۳۵، ۳۹، ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۶۷، ۸۹، ۹۲، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۸، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۴، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۸۰، ۲۸۲، ۲۹۰، ۲۹۳، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۱۹، ۳۲۲، ۳۳۵، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۵۸، ۳۶۱، ۳۷۶، ۳۹۶، ۳۹۷، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۵۹، ۴۶۶، ۴۷۲، ۴۷۳
معاویه بن صعصعه ۳۶۴، ۳۶۵
(بنی) معاویه بن کعب ۳۰۷
معاویه بن المهلب ۴۴۰، ۴۴۲
معاویه بن یزید بن معاویه ۲۲۹
معاویه بن یزید بن المهلب ۴۰۰، ۴۴۲
معبد بن سیرین ۲۴۷
معبد بن العباس ۲۲۶، ۲۲۸
المعتز ۳۱۴
المعتصم ۱۳۴، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۹۷، ۱۷۱، ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۱۱، ۲۸۸، ۲۹۷، ۳۲۴، ۳۳۰، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۷۵، ۴۲۲، ۴۳۱، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۴۵، ۴۴۶
معتمر بن سلیمان ۱۶۹، ۱۹۰
معد ۲۶۰
معدان بن الاسود بن معدی کرب ۱۰۱
معدی کرب بن ولیعه ۱۰۱
معقل بن یسار ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۵۱، ۳۵۸، ۳۶۶، ۳۹۰،
معلق بن صفار ۲۰۶
المعلی ۱۵
(ابن) معمر ۳۶۵
معمر بن حبیب بن وهب ۱۰۷
معن بن حاجزه ۹۸
معن بن زائده ۴۶۲، ۴۶۳
معن بن زائده الشیبانی ۴۰۱
معن بن عدی بن العجد ۹۲، ۴۷۴

(بنی) میص بن عامر بن لوی ۸۸
میقیب بن ابی فاطمہ ۷، ۳۵۱
مغلس العبدی ۴۴۴
المغیرہ بن شعبہ ۶۶، ۲۰۵، ۲۵۶، ۲۷۰، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۸، ۲۹۰، ۳۰۰، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۷۹، ۳۸۱، ۴۶۲، ۴۶۳
المغیرہ بن ابی العاص ۸۲، ۳۶۲، ۳۸۷، ۴۳۲
المغیرہ بن المہلب ۳۶۷، ۴۱۷
المفرج بن سلام ۲۳۵
(ابن) مفرغ ۳۵۴، ۳۹۲، ۴۳۴
المفضل بن المہلب ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۴۲
مقاتل بن حاریہ ۳۶۳
مقاتل بن حسان ۲۸۲
(بنی) المقاصب بن ذکوان ۲۸۵
المقداد ۱۵۴
المقطع بن سنین ۲۸۶
(ابن) المقفع ۴۷۴
المقوقس ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲
مقیس بن صبابۃ الکنانی ۴۱
مکحول بن عبداللہ السعدی ۳۶۲
مکحول بن عبیداللہ الاحمسی ۳۶۲
مکرم الفزر ۳۸۳
مکرم بن سطرف ۳۸۳
المکعبر الفارسی (دیکھو فیروز بن جشنیش)
ملحان بن زیاد الطائی ۱۳۰
المنتصر ۲۳۵، ۲۹۸، ۴۲۰
المنجاب بن راشد الضبی ۳۵۴
منجشان ۳۷۲
منجوف بن ثور ۳۸۲
مندل العنزی ۱۶۹، ۱۹۰
(آل) المنذر ۲۸۶
المنذر بن الجارود ۳۵۸، ۴۳۴
المنذر بن حسان ۲۵۴، ۳۱۷
المنذر بن الزبیر ۳۶۳
المنذر بن ساوی ۷۸، ۸۰، ۸۱، ۸۴
المنذر بن عمرو ۴۷۳
المنذر بن ماء السماء ۱۴۶
المنذر بن النعمان (ابن المنذر دیکھو الغرور)
المنصور ۴۷، ۴۹، ۱۵۵، ۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۹، ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۶، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۴۸، ۲۷۲، ۲۷۵، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۳۱۰، ۳۱۹، ۳۳۸، ۳۶۲، ۳۶۵، ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۴۴، ۴۶۵، ۴۶۹
منصور بن جمونہ ۱۹۲

منصور بن جمہور ۴۴۴
منظور بن زبان ۹۵
منقذ بن علاج ۳۶۳
منویل الرومی ۲۲۱، ۲۲۲
منیہ (ام یعلی) ۱۰۰
(ابو) المہاجر (غلام آزاد کردہ مسلمہ) ۲۲۸
المہاجر بن ابی امیہ ۶۹، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۷
المہاجر بن زیاد الحارثی ۳۷۷
المہدی ۷، ۴۷، ۵۱، ۱۲۰، ۱۲۹، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۹، ۱۸۹، ۱۹۰، ۲۳۸، ۲۷۲، ۲۷۵، ۲۹۱، ۲۹۵، ۲۹۷، ۳۱۰، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۳۹، ۳۴۹، ۳۶۸، ۴۰۲، ۴۱۶
مہران ۲۴۵، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۳۱۷، ۳۴۱
مہرۃ بن حیدان ۷۷
مہرویۃ الرازی ۲۹۷
مہشم بن عتبہ (دیکھو ابو حذیفہ بن عتبہ)
المہلب بن ابی صفرہ ۱۶۸، ۳۶۰، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۸، ۳۹۶، ۴۱۱، ۴۱۷، ۴۳۲، ۴۴۲
مہلہل ۲۹۶
مہلہل بن صفوان ۲۹۶
الموریان (دیکھو ارمنیاقس)
(ابو) موسیٰ الاشعری ۵۱، ۵۵، ۶۵، ۶۹، ۱۷۷، ۲۵۶، ۳۰۱، ۳۰۷، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۹، ۳۲۷، ۳۴۰، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۱، ۴۰۳
موسیٰ بن اعین ۱۵۵، ۱۵۶
موسیٰ بن بغا الکبیر ۱۳۴، ۳۱۴، ۳۲۴
موسیٰ بن عبداللہ بن خازم ۴۱۱، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹
موسیٰ بن کعب ۱۸۶، ۴۴۴
موسیٰ بن ابی المختار ۳۵۳
موسیٰ بن نصیر ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۴۷
موسیٰ الہادی ۱۲۰، ۱۹۰، ۱۹۱، ۲۲۳، ۲۹۷، ۳۲۳
موسیٰ بن یحییٰ البرمکی ۴۴۵
موشائیل الارمنی ۲۱۰
موشن بن عمران ۳۶۲
میثاء ۴۰۵
میخائیل ۱۸۹، ۱۹۰
میسرہ بن مسروق العبسی ۱۶۴، ۱۷۲
میمون (غلام آزاد کردۂ محمد بن علی) ۲۸۸، ۲۹۶
میمون الجرجانی ۱۶۰

میمون بن الحضرمی ۴۹، ۲۹۵
میمون بن حمزہ ۱۸۰

ن

النابی بن زیاد بن ظبیان ۳۸۲
(بنی) ناجیہ ۳۸۶
ناعم الاسدی ۲۴۷
نافذ (غلام آزاد کردۂ ابن عامر) ۳۶۰
(ابو) نافع ۳۵۲
نافع بن الازرق الخارجی ۵۶
نافع بن الحارث بن کلدۃ الثقفی ۳۴۱، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۶۳، ۳۶۷، ۳۸۴، ۳۸۵
نافع بن خالد الطامی ۴۰۹
نافع بن علقمہ ۵۱
نافع الفہری ۲۳۶
نائلہ بنت الفرافصۃ الکلبیہ ۱۴
النبط ۲۶۳
(بنی) النجار ۴۱، ۹۲، ۳۴۴
نجران بن زید بن سبا ۶۰
النجیر خاں ۲۶۲، ۳۰۵، ۴۵۷
نزار ۲۷۶، ۴۴۶
نسیبہ بنت کعب ۹۲
النسیر بن دسیم بن ثور العجلی ۲۴۸، ۲۴۹ (۳۰۹)
النحام (دیکھو نعیم بن عبداللہ)
(بنی) نصر ۱۲۴
نصر بن سعد الکاتب ۱۸۸
نصر بن سیار ۴۲۰، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹
نصر بن مالک الخزاعی ۱۸۸
(بنی) نصر بن معاویہ ۴۸، ۵۵، ۶۶، ۲۶۰، ۲۸۴، ۲۸۵
نصیر ابو موسیٰ ۲۴۷
نضلہ بن عبداللہ (دیکھو ابو برزہ)
(بنی) النضیر ۱۷—۲۲، ۲۴، ۳۰
النضیرۃ بنت النضیر ۲۸۴
النعمان (ذی اعین) ۱۷
النعمان بن امرئ القیس ۲۰۷
النعمان بن بشیر ۱۲۱، ۲۴۴
النعمان بن زرعہ ۱۸۱
النعمان بن صہبان ۳۵۵
النعمان بن عدی ۳۸۴، ۳۸۵
النعمان (بن عمرو) بن مقرن ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۸۰
النعمان بن المنذر ۸۳، ۲۴۳، ۲۴۶، ۳۶۳
(بنی) نعیم (من اہل الکوفہ) ۱۲۹
نعیم بن اوس ۱۲۹
نعیم بن عبداللہ النحام ۱۱۴
نعیم بن عبد کلال ۱۷
نفیس (التاجر) بن محمد بن زید بن عبید ۱۴،

۱۵، ۲۴۷
نفیع، ابوبکرہ بن مسروح (دیکھو ابوبکرہ)
نقلی ۲۰۱
النمر بن قاسط ۲۴۸، ۳۶۸
نمرود (صاحب جبالِ نمرود) ۴۲۸
نمروذ (صاحب صرحِ نمروذ) ۲۷۴
(بنی) نمیر ۳۰۲
نمیلہ بن عبداللہ الکنانی ۴۱
نہار بن توسعہ ۴۱۲
نہار بن عبیداللہ ۳۹۹
(بنی) نہد ۲۰۲
(ام) نہشل بنت عبیدہ ۵۳
(ابن) النواحہ ۸۷
نوح بن اسد ۴۲۰، ۴۲۲
النوشجان بن حنبسما ۳۴۰
(بنی) نوفل بن عبد مناف ۱۰۰، ۳۴۱، ۳۴۲
نیزک ۳۱۵، ۳۱۶، ۴۲۰

و

الواثق ۱۶۱، ۲۹۱، ۲۹۷
واثلہ بن الاسقع ۱۵۴
واصل بن طیلہ ۴۱۹
وائل بن حجر الحضرمی ۷۳، ۲۷۴
الوجناء الازدی ۳۳۰-۳۳۱
وحشی بن حرب ۵۲، ۸۹
(ابو) وداعۃ بن ضبیرۃ السہمی ۴۶۶
الورثانی ۳۲۹
الورد بن الیمین ۹۳
وردان (غلام آزاد کردۂ السائب) ۵۱
وردان (غلام آزاد کردہ عمرو بن العاصی) ۲۱۷، ۲۲۲
وصیف ۲۳۵
الوضاح ۲۹۵
(ابو) وقاص ۲۵۵
وکیع بن حسان (دیکھو وکیع بن ابی سود)
وکیع بن ابی سود ۳۳۵، ۳۶۹، ۸، ۳۹، ۴۱۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶
وکیع بن الدورقیہ ۴۱۵، ۴۱۶
ولادہ (ام العباس بن جزء) ۱۴۶
الولید بن عبد شمس المخزومی ۹۱
الولید بن عبدالملک ۶، ۳۲، ۴۷، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۷۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۶، ۲۶۶، ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۷۹، ۴۰۰، ۴۲۲، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۴۰
الولید بن عقبہ بن ابی معیط ۶۶، ۱۸۰، ۱۶۸، ۲۷۹، ۲۸۸، ۳۲۲، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۵۲

الولید بن العقاع ۲۰۶
الولید بن ہشام بن المغیرہ ۴۴۹
الولید بن یزید ۶۷، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۶۸، ۱۹۱، ۲۰۹، ۲۳۲، ۴۲۸
(بنی) ولیعہ بن شرحبیل ۱۰۰ - ۱۰۴،
وہرز ۱۰۵

ی

الہادی (دیکھو موسیٰ)
ہارون بن ابی خالد ۴۳۷
ہارون بن ذراع ۳۶۱
ہارون الرشید ۵۰، ۵۳، ۶۸، ۷۷،
۱۳۲، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۵۴، ۱۵۸،
۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱،
۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۸، ۱۹۱، ۱۹۲،
۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷، ۳۱۰،
۳۱۱، ۳۲۰، ۳۲۳، ۳۳۰، ۳۳۲،
۳۳۴، ۳۴۹، ۳۶۳، ۳۶۱، ۳۸۹،
۴۰۲ -
(ابو) ہارون المسلمی ۱۷۹
(بنی) ہاشم ۵۱، ۴۲۹، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۷،
ہاشم بن صباحۃ الکنانی ۴۱
ہاشم بن عبد مناف ۴۸
ہاشم بن عتبہ ۱۲۵، ۲۶۴، ۲۶۵، ۴۰۱
ہاشم بن محور الختلی ۴۳۰
(بنی) الہالک بن عمرو ۲۸۴
ہانی بن قبیصہ ۲۴۳
(ام) ہانی بنت ابی طالب ۴۰۹
ہبار بن سفیان ۱۱۴
ہبنقۃ العاشی (دیکھو یزید بن ثروان)
ابن ہبیرہ (دیکھو عمر)
الہبیریہ ۱۷۰
ہذیل ۴۳، ۴۳۴
الہذیل بن قیس العنبری ۳۱۴
ہرمذ ورابجرد ۳۸۸، ۳۸۹
ہرثمہ بن اعین ۱۴۴، ۱۶۹، ۲۳۳، ۲۳۴
ہرثمہ بن عرفجۃ البارقی ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴،
۳۴۱، ۳۸۶
ہرقل ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۳، ۱۳۰،
۱۳۵، ۱۳۷، ۱۶۳، ۱۶۴، ۲۱۸، ۲۲۰، ۴۶۶
ہرم ابن حیان ۳۱۵، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰
(ابن) ہرمز الاعرج ۲۲۳
الہرمزان ۳۰۳، ۳۷۴، ۳۸۰، ۳۸۱، ۴۵۸،
(ابو) ہریرۃ الدوسی ۸۰، ۱۴۰، ۳۹۱، ۸۲، ۸۳،
ہشام بن العاصی بن وائل ۹۷، ۱۱۴
ہشام بن عمرو التغلبی ۴۴۴، ۴۴۵
ہشام بن المغیرہ بن عبداللہ ۵۰

ہشام بن عبدالملک ۵۴، ۱۱۷، ۱۵۵، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۸۰، ۱۸۶، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۲۳، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۸۱، ۲۹۱، ۲۹۳، ۳۱۴، ۳۶۳، ۳۶۸، ۳۶۹، ۴۳۸، ۴۲۹، ۴۴۲، ۴۶۹

ہشیم بن عتبہ (دیکھو ابو حذیفہ بن عتبہ)

(بنی) ہلال ۳۴۴، ۳۹۲

ہلال بن احوز ۳۶۴، ۴۴۲

ہلال ابن خطل (دیکھو ابن خطل)

ہلال بن ضیغم ۱۶۸

ہلال بن عقہ ۲۴۸

ہلال بن علقہ ۲۵۹

ہمام بن ہانی العبدی ۳۱۱

ہمدان ۷۱، ۱۰۶، ۲۸۵

ہمیان بن عدی ۳۶۵

ہند بنت عتبہ (ام معاویہ بن ابی سفیان) ۱۳۵

ہند ام عمرو الکندیہ ۲۸۳

ہند بنت یامین ۱۰۲

ہوازن ۵۵

ہوذہ بن علی الحنفی ۸۶

(ابو) الہول الشاعر ۱۲۰

(ابو) الہیاج الاسدی (دیکھو عمرو بن مالک بن جنادہ)

(بنی) الہیثم ۳۶۲

ی

یحنہ بن رؤبہ ۵۹

یحیٰی بن حمزہ ۱۵۵، ۱۵۶

یحیٰی بن سعید بن العاصی ۱۱۹، ۱۲۰

یحیٰی بن سیرین ۲۴۷

یحیٰی بن صفوان (دیکھو مہلہل)

یحیٰی بن عبداللہ بن خازم ۴۱۶

یحیٰی بن عمران ۳۱۴

بنی یربوع ۴۳۵، ۴۴۳

یزدجرد بن شہریار ۲۵۳، ۲۵۹، ۲۶۲، ۲۶۴، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۹۱

(ابن ذی) یزن ۱۰۵

یزید بن اسید ۲۰۳، ۲۰۹، ۲۱۰

ام یزید بن اسید ۲۰۵

یزید بن اماناۃ ۱۰۴

یزید بن ثابت الخزرجی ۹۳

یزید بن شروان ۴۲۲

یزید بن حاتم ۲۳۲

یزید بن حجبہ بن عامر ۳۱۹

یزید بن الحرانعبسی ۱۶۴

یزید بن حصین ۴۵۸

یزید بن حنین الطائی ۱۶۵

یزید بن خالد القسری ۳۶۴

یزید بن زیاد بن ربیعہ (دیکھو ابن مفرغ)

یزید بن زیاد بن ابی سفیان ۳۹۷

یزید ابو زید الانصاری ۲۷۱

یزید بن سالم الجرشی ۴۰۳، ۴۰۵
یزید بن ابی سفیان ۳۴، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۳،
۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۷،
۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲،
۱۷۲، ۲۱۲، ۴۷۱
یزید بن طلحہ، ابو خالد ۳۶۹
یزید بن عبداللہ الحمیری الاباضی ۳۶۴
یزید بن عبدالملک ۷۳، ۱۲۴، ۱۳۳، ۱۶۸،
۲۰۶، ۲۸۱، ۳۶۴، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۹،
۴۰۰، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۴۲، ۴۶۹
یزید بن عمر الاسیدی ۳۵۹
یزید بن عمر بن ہبیرہ ۲۸۷
(ابو المختار) یزید بن قیس ۳۸۴، ۳۸۵
یزید بن ابی کبشہ ۴۴۰، ۴۴۱
یزید بن مخلد الفزاری ۱۷۰
یزید بن مزید ۲۱۰، ۴۰۱، ۴۰۲
یزید بن ابی مسلم ۲۳۱
یزید بن معاویہ ۳۵، ۴۶، ۴۷، ۶۲، ۶۷،
۱۳۲، ۱۵۳، ۱۵۸، ۱۸۸، ۲۱۶، ۲۲۸،
۲۲۹، ۲۳۶، ۳۰۸، ۳۵۵، ۳۶۹، ۳۷۲،
۳۹۷، ۴۰۶، ۴۱۰، ۴۱۳
یزید بن المہلب ۱۶۸، ۲۳۱، ۳۳۵، ۳۳۶،
۳۳۷، ۳۳۸، ۳۵۲، ۳۶۵، ۳۶۷،
۳۶۹، ۴۰۰، ۴۱۲، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۵،
۴۲۶
یزید بن ہزیل ۴۱۸، ۴۱۹
یزید بن الولید ۱۵۴، ۱۵۶، ۲۳۲، ۳۷۰
یسار ابو الحسن البصری ۳۴۴
یسار جد محمد بن اسحاق ۲۴۷
یشکر ۳۹۵، ۳۹۸
(ابو) یعقوب الخطابی ۳۵۲
یعقوب بن داؤد بن طہمان ۴۱۶
یعقوب بن سلمہ ۲۸۸
یعلی بن منیہ ۱۰۰، ۱۰۳
یغطان بن عبدالاعلی ۱۹۲
الیمامہ بنت مر ۸۶
(اہل) الیمن (الیمانیہ) ۲۷۶، ۴۴۶، ۴۵۱
یوسف (یہودی قیاریہ) ۱۴۱
یوسف (بن ابراہیم) البرم ۴۰۲
یوسف بن عمر الثقفی ۶۸، ۲۸۱، ۲۸۵، ۳۱۴،
۳۵۰، ۳۶۵، ۴۶۹
یوسف بن محمد بن یوسف ۲۱۱
یوشع بن نون الیہودی ۲۹

فہرس اسماء الرواۃ والفقہاء

ا

ابان بن صالح ۲۶۳
ابراہیم التیمی ۹، ۲۶۸
ابراہیم بن جعفر ۲۳۷
ابراہیم بن حمید ۳۰
ابراہیم العلاف البصری ۲۷۸
ابراہیم بن عمر بن میمون ۲۶۹
ابراہیم بن محمد ۲۱۷
ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ الشامی ۳۰، ۹۴، ۴۵۹
ابراہیم بن مسلم الخوارزمی ۲۱۴، ۲۸۹
ابراہیم بن مہاجر ۴۳، ۱۰۳، ۱۸۳، ۲۷۳
ابراہیم بن میسرہ ۷۳
ابراہیم النخعی ۷۴، ۱۰۳، ۲۶۸، ۲۸۲
ابی بن کعب ۴، ۴۳
ابیض بن حمال ۷۳
الاثرم (دیکھو علی)
احمد بن ابراہیم الاورقی ۳۰، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۲۲
احمد بن الحارث الواسطی ۱۷۱
احمد بن حماد الکوفی ۲۷۴
احمد بن سلیمان الباہلی ۲۵۹
احمد بن مصلح الازدی ۳۲۸
احمد بن نافذ (غلام آزاد کردۂ بنی الاغلب) ۲۳۳
احمد بن ہشام بن بہرام ۴
احمد بن یونس ۴۵۵، ۴۵۹
ارطاۃ بن المنذر ۴۵۸
ارقم بن ابراہیم ۳۶۸
ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) ۲۶۷، ۳۰۴
اسامہ بن زید بن اسلم ۲۱۸، ۲۲۶، ۴۴۹
اسامہ بن زید اللیثی ۵، ۲۰، ۳۰، ۲۲۷، ۴۷۲
اسحاق الازرق ۴۳
اسحاق بن ابی اسرائیل ۱۰، ۲۶، ۳۸۱، ۴۷۴
اسحاق بن حازم ۴۶۶

اسحاق بن سلیمان الشہرزوری ۳۳۳
اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ۱۷۶، ۲۲۴، ۲۲۴
اسحاق بن عیسی ۱۳
ابو اسحاق (دیکھو الشیبانی)
ابو اسحاق الفزاری ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۷۱
ابو اسحاق الہمدانی (السبیعی) ۹۳، ۲۶۶، ۳۷۸، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۹
اسحاق (ابو اسحاق) بن یحیی ۲۷۳
اسرائیل (بن یونس بن ابی اسحاق الہمدانی) ۴۳، ۲۶۶، ۲۸۹، ۴۵۵، ۴۵۷
اسلم (غلام آزاد کردۂ عمر) ۸، ۱۲۵، ۱۵۲، ۲۱۸، ۴۴۹
اسمٰعیل بن ابراہیم ۳۱، ۵۷، ۲۸۲، ۴۷۰
اسمٰعیل بن جعفر ۴۳
اسمٰعیل بن حکیم ۳۴، ۶۶
اسمٰعیل بن ابی خالد ۲۵۲، ۲۶۷، ۲۶۸، ۳۲۲، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۶۱
اسمٰعیل بن سمیع ۴۵۷
ابو اسمٰعیل الطائفی ۵۶
اسمٰعیل بن علیہ (دیکھو اسمٰعیل بن ابراہیم)
اسمٰعیل بن عیاش ۴۲، ۴۳، ۷۳، ۸۱، ۱۵۵، ۱۵۶، ۴۵۸
اسمٰعیل بن مجالد ۲۴۴، ۲۶۹، ۲۷۳، ۲۷۸، ۴۴۸، ۴۴۹
ابو الاسود (الدئلی) ۳۶، ۶۹، ۷۹
ابو الاسود (النضر بن عبدالجبار) ۲۱۴،
الاسود بن شیبان ۴۶۲
الاسود بن قیس ۲۴۵، ۴۵۵
اشعث ۸۰، ۲۴۸
ابو الاشعث الصنعانی ۱۲۴
ابو الاشہب (العطاردی) ۷، ۳۴، ۳۸۲
الاصمعی (عبدالملک بن قریب) ۱۲، ۵۱، ۳۴۷
الاعمش ۴۳، ۶۷، ۷۱، ۲۶۹، ۲۷۳
افلح بن حمید ۲۸
ابو البسع الانطاکی ۱۱۷
ابو امامہ بن سہل ۲۷۰
انس بن عیاض ۲۱
انس بن مالک ۲۷، ۳۸۱، ۴۵۷، ۴۶۱، ۴۶۲
ابن انس الیمانی ۱۰۷
ابن انعم (عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم) ۲۲۰
(آل) الاہتم ۳۶۶
اہل الحجاز ۷۴، ۱۸۳، ۲۴۲
اہل العراق ۱۴، ۱۸۳
الاوزاعی، ابوعمرو ۴۴، ۵۸، ۷۵، ۱۲۴،

۱۳۹، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۲،
۱۸۳، ۴۴۷
ایوب السختیانی ۳، ۳۱، ۳۶، ۴۶۱
ایوب بن ابی امامہ ۲۷۰
ایوب بن ابی العالیہ ۲۱۷
ابو ایوب الدمشقی (سلیمان بن عبدالرحمٰن) ۹۳
ابو ایوب الرقی المؤدِّب ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۱، ۲۱۶
ابو البختری (وہب) ۲۳۸

ب

ابو براء عنبسہ بن بحرالا رمنی ۱۹۳
ابن برد الفقیہ الانطاکی (احمد بن الولید) ۱۴۸
ابو بردہ بن ابو موسیٰ ۷۲
برزۃ بنت رافع ۴۵۳
ابو برقان ۳۲
برمک بن عبداللہ الابلی ۱۹۳، ۲۰۱
ابو بشر (موذن مسجد دمشق) ۱۱۶، ۱۲۶
بشر بن عاصم ۵۸
بشر بن غالب ۴۵۹
بشر بن غیاث ۴۷، ۴۴، ۴۴۸
بشر بن المفضل (غلام آزاد کردۂ بنی رقاش) ۹۵
بشیر بن ابی امیہ ۳۱۲
بشیر بن یسار ۲۵، ۲۶
بقیہ بن الولید ۱۳۸، ۴۵۸
ابو بکر (غلام آزاد کردۂ الکرزیین) ۴۴۶
ابو بکر بن ابی سبرہ ۴۵۲ (دیکھو ابن ابی سبرہ)
ابو بکر الصدیق ۱۰۴
ابو بکر بن ابی جہم العدوی ۴۷۱
ابو بکر بن عبداللہ بن ابی مریم ۴۵۸
ابو بکر بن عیاش ۱۳، ۲۰، ۲۲، ۲۸، ۲۷۰
ابو بکر الہذلی ۳۰۵، ۳۵۶
بکر بن الہیثم ۸، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۴۱، ۴۴، ۵۹، ۶۳، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۷۲، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۴۵۹، ۴۶۲، ۴۷۲
بلال بن الحارث المزنی ۱۳
بنان ۱۰۴
بہز بن اسد ۳

ت

تمیم بن عطیہ ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۵۱

ث

ثابت (بن اسلم) البنانی ۳۹

ثابت بن الحجاج ١٧٥
ثعلبة بن مُريد ٢٦٦
ثور بن يزيد ١٧٥
الثوري ٣٨٣ (دیکھو سفیان)
ثوير ٤٣

ج

ابن جابان ٤٦٤
جابر (بن يزيد الجعفي) ٢٤٦، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٨٩، ٤١٢، ٤٥٥
جابر بن سمرة ٢٧٨
جبير بن الحويرث بن نقيذ ٤٤٩
ابو الجحاف ٤٥٩
ابن جريج ١٩، ٢٧، ٤٣، ٣٨١
جرير بن حازم ٤٢، ٣٤٤
جرير بن عبد الحميد ٢٨، ٣١، ٤٢، ٤٣، ٧١
جرير بن يزيد ٩٤، ٢٦٧، ٢٦٨
الجريري ٣٤
ابن جعدبه ٩، ١١
جعفر بن برقان ٢٧٢
ابو جعفر الخطمي ٢٢
جعفر بن كلاب الكلابي ١٢٨
جعفر بن محمد ٨، ١٠، ١٤، ٣١، ٢٦٧، ٤٥٤
جعفر بن محمد الرازي ٣١٩
جعفر بن نجيح المدني ٥٨
جندب ٢٨٩
جهم بن ابي جهم ٤٥٢
جهم بن حسان ٣٤٢
الجيشاني (دیکھو ابو وهب)

ح

حاتم بن اسمٰعيل ٢٠
الحارث بن بلال بن الحارث المزني ١٣
الحارث بن مرة النخعي ٩٣
حارثة بن المضرب ٢٦٦، ٤٦٠
ابو حازم (سلمة) ٤٥٨
حبيب بن ابي ثابت ٢٦٦، ٢٨٩، ٣٧٨، ٤٤٩
حبيب بن الشهيد ٣٤
الحجاج بن ارطاة ٧٢، ٢٤٥، ٤٤٩
الحجاج بن محمد ١٩، ٢٦
الحجاج بن ابي منيع الرصافي ٣٢، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨
ابو حذيفة ٣٨٢
ابو حرّة ٢٧٢
حزام بن هشام الكعبي ٤٥٢
ابو حسان الزيادي (دیکھو الحسن بن عثمان)

الحسن البصری ٤، ٧، ١١، ٢٢، ٣٤، ٤٣،
٦٤، ٦٩، ٧١، ٢٧١، ٣٠٥، ٣٤٤،
٣٩٦، ٤٥٣، ٤٥٧، ٤٦٢، ٤٧٠
الحسن بن صالح بن حی الهمدانی ١٤، ٤٤، ٤٥،
٥٨، ٦٥، ٧٥، ٨٠، ١٠٤، ٢٤٥، ٢٤٦،
٢٤٨، ٢٦٨، ٢٧١، ٢٧٤، ٢٨٩، (٤٦١)
٤٦٥
الحسن بن عثمان الزیادی ٢٦٨، ٢٧٨، ٣١٣،
٣٩٠
الحسن بن محمد ٨٠، ٤٦٠
الحسن بن محمد الزعفرانی ٣٧
الحسین بن علی بن الاسود العجلی ١٠، ١٢، ١٣،
١٤، ١٨، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٥، ٢٦،
٢٠، ٢٩، ٣٠، ٤٤، ٥٨، ٦٤، ٦٧، ٦٩،
٧٠، ٧١، ٧٣، ٧٤، ٨٠، ١٥٢، ١٧٢،
١٨٢، ٢١٨، ٢٤٣، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٨،
٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٦٨، ٢٦٩،
٢٧٠، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٨٩،
٣٥٠، ٣٩٤، ٤٠٨، ٤٥٤، ٤٥٥،
٤٥٦، ٤٦٥
الحسین بن عمرو الاردبیلی ٣٢٥، ٣٢٨، ٣٢٩،
حصین (بن عبد الرحمٰن) ٤٠، ٢٦٣
ابو حصین (عثمان بن عاصم) ٤٤
ابو حفص الدمشقی (الشامی) ٨٩، ١٠٩،
١١٦، ١٢٦، ١٢٨، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣،
١٣٤، ١٣٧، ١٣٨، ١٥٢، ١٦٢، ١٧٨
حفص بن عمر الدوری العمری، ابو عمر ١٠، ١١، ٨٢،
١١٥، ٢٧٧، ٣٠٨، ٣١٨، ٣٨٢، ٤٠٢،
٤٣١، ٤٥٧
حفص بن غیاث ١٠، ١٢، ١٤، ٤٤، ٢٧٠
ام الحکم (ام محمد بن قیس الاسدی) ٤٥٦
الحکم (بن عتیبہ) ٢٥، ٢٧، ٧١، ٢٤٥
الحکم، ابو عوانہ ٢٦٥
حکیم بن عمیر ٤٥٨
حماد بن زید ٣، ٣٩٤، ٤٦١
حماد بن سلمہ ٢، ١٠، ١٣، ٢٢، ٢٣، ٢٦،
٣١، ٣٤، ٣٦، ٣٨، ٥٧، ٦٦، ٧٢،
٨٩، ٢١٣، ٢٥٣، ٣٠٣، ٣٠٥،
٣١٢، ٣٤٢، ٤٤٩، ٤٥٧، ٤٦٩
حماد بن عمرو النصیبی ١٧٨
حمید ٢٨
حمید بن الربیع ٢٦٨، ٢٧١
حمید الطویل ٣٧٨، ٣٨١، ٤٥٧، ٤٦٢
حمید بن عبد الرحمٰن (بن عوف) ١٠٤
حمید بن هلال ٨١، ٢٤٥
حمیری بن کراشة العبسی ٣٤٢
ابو حنش العجلی ٣٢٤
ابو حنیفہ رض ١٤، ٤٤، ٤٥، ٥٧، ٥٨، ٧٤،
٧٥، ١٨٣، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٧٠
ابو الحویرث ٤٤٩
حیان بن شریح ٢٢٢

خ

خارجہ بن زید بن ثابت ۵، ۴۷۴
خارجہ بن مصعب ۴۵۶
خالد بن الیاس ۴۷۱
خالد السخناء ۴۲
خالد بن دہقان ۸۹
خالد بن ربیعہ ۵۹
خالد بن زید المزنی ۳۷۸
خالد بن سمیر ۴۶۲
خالد بن طہمان ۳۱
خالد بن عبداللہ الطحان ۵۸
خالد بن عمرو ۴۵۷
خالد بن میمون ۲۱۴
خشرم بن مالک، (یکے از اولاد) ۳۰۸
ابن خربوذ المکی ۵۳
خصیف (بن عبدالرحمٰن) ۵۷
ابن خصیفہ ۴۵۳
ابو الخطاب الازدی ۱۱۷، ۱۶۱، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۸، ۱۹۰،
خلف بن تمیم ۳۲۲
خلف بن ہشام البزار ۱۳، ۴۲، ۴۳، ۸۶، ۲۶۸، ۲۷۰، ۴۶۱
ابو خیثمہ (دیکھو زہیر بن معاویہ)

ابو الخیر ۲۳۶

د

داؤد بن جمال الاسدی ۹۶
ابو داؤد الطیالسی ۷۳
داؤد بن عبدالحمید قاضی الرقہ (الناقد) ۵۷، ۱۶۷، ۱۷۲، ۱۷۴، ۴۶۸
داؤد بن کردوس ۱۸۲
داؤد الناقد (دیکھو داؤد بن عبدالحمید)
داؤد بن ابی ہند ۵، ۲۷، ۲۵۳، ۲۷۶، (۳۷۱) ۴۶۹
ابن الدراوردی ۹
ابو الدرداء ۴۶۰

ذ

ابن ابی ذئب ۴۴، ۴۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۷۴، ۷۵، ۱۸۳، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۶۰، ۴۷۰
ذہل بن اوس ۴۶۰

ر

راشد بن سعد ۱۷۵

ابو رياح اليمانی ٩٠
ابو الزبیع الزہرانی (دیکھو سلیمان بن داؤد)
ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن ١٣، ٤٤، ٥٨
ربیعہ بن عثمان التیمی ٤، ٤٦٧
ابو رجاء (العطاردی) ٣٨٢
ابو رجاء السلوانی ٣٣٤
رجاء بن ابی سلمہ ١٢٤
ابن ابی رجاء العطاردی ٤٧
ابو رجاء الفارسی ٢٥٩
الرفاعی ٣٠٥ (ابوہاشم، ہشام، صاحب القیسۃ)
روح بن عبدالمومن البصری المقری الکراسبی) ٣، ٨، ٣١، ٨٣، ٣٤٤، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٥، ٣٧٩، ٤٥٧

ز

زائدہ بن قدامہ ٢٥٢، ٣٢٢
ابن ابی زائدہ (یحییٰ) ١٨، ٢٩، ٤٦١
ابو الزاہریہ ٤٦٠
ابو الزبیر الناقد ٤٦٨
زرعہ بن النعمان ١٨٢
زفر ٤٥، ٥٧، ٥٨، ٧٤، ٧٥، ٤٤٧
زکریا بن اسحاق ٧٢
ابو الزناد ٥، ٤٤، ٥٩، ٧٤، ٧٥، ٤٤٧، ٤٦٧، ٤٦٩، ٤٧٤
ابن ابی الزناد (دیکھو عبدالرحمٰن)
الزہری، ابن شہاب ١٢، ١٤، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢٢، ٢٣، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٤٥، ٥٦، ٥٨، ٥٩، ٦٣، ٦٨، ٨٠، ١٧٥، ١٨٢، ٢١٩، ٣٢٧، ٣٨٤، ٤٥٠، ٤٥٥، ٤٦٢، ٤٧٢
زہیر بن ثابت ٤٦٠
زہیر بن معاویہ (ابوخیثمہ) ٤٥٥، ٤٥٩، ٤٦٢
زیاد بن حدیر الاسدی ١٨٣
زیاد بن عبداللہ بن طفیل البکائی ٢٣، ٢٥، ٣٠، ٧٠
زیاد بن عبدالرحمٰن البلخی ٣١٠
زید بن اسلم ٨، ٢١٨، ٤٤٩
زید بن الحباب ٣١
زید بن وہب ٣٢٧

س

سالم بن ابی الجعد ٦٧، ٤٥٧
سالم السبلان ٤٧٢
السائب بن الاقرع ٣٠٤
ابن ابی سبرہ ٤٥، ٥٩، ٧٥، ١٨٣، ٢٦٣، ٢٦٦، ٢٧٠، ٤٤٧، ٤٥٢، ٤٧٢

سیحم بن حفص ٣٨٤
السری بن اسمٰعیل ٢٧٠
السری بن یحیٰی (بن سری الکوفی) ٢٤٥،
سرتج بن یونس ٣١
سعد بن الحسن ١٦٩
سعد بن الحکم بن عتبہ (عتیبہ) ٣٢٧
سعد بن ابی وقاص ٩
سعدان بن یحیٰی ٩٣
سعدویہ (دیکھو سعید بن سلیمان)
سعید بن اوس الانصاری ٧٦
ابو سعید البقال ٢٧٠
سعید بن جبیر ٣، ٤٤، ١٨١، ٤٥٠
ابو سعید الخدری ٥
سعید بن سالم ٧٤
سعید بن سلیمان سعدویہ ٢٩، ١٨٢، ٣٥١،
٣٧٨، ٣٩٠
سعید بن سلیمان الحمصی ١٣٣
سعید بن عبد العزیز ابو محمد التنوخی ١١٦،
١٢٤، ١٢٦، ١٢٨، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣،
١٣٧، ١٣٨، ١٥٩
سعید بن ابی عروبہ ٢٦٩، ٢٧٠، (٣٧١)
سعید بن عضیر ٣٢
سعید بن ابی مریم ٩، ٢١٧، ٢٤٥، ٤٥٦،
٤٥٨، ٤٦٠
سعید بن مسروق ٣٠٦
سعید بن مسلم بن بابک ٤٦٧
سعید بن المسیب ٤، ٥، ٥٦، ٨٠، ٤٦٧
السفاح بن المثنی الشیبانی ١٨١، ١٨٢
سفیان بن سعید الثوری ١٤، ٤٤، ٤٥، ٥٧،
٥٨، ٧٣، ٧٤، ٧٥، ٩٤، ١٨٣، ٢٨٩،
٣٢٢، ٣٨٣، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٥٤،
٤٥٦، ٤٥٩، ٤٧٠
سفیان بن عیینہ ٥، ١٩، ٢٠، ١٥٥، ١٥٦،
٤٦٠، ٤٦٧
سفیان بن محمد البہرانی ١٣٣
سفیان بن وہب الخولانی ٢١٤، ٢١٨، ٤٦٠
سلام (بن سلیم) ٣٧٥
سلم بن قتیبہ ٣٠٤
سلمان الفارسی ٢٨٩
سلمۃ الجہنی ١٥٢
سلمہ بن دینار (ابو حماد) ٣٤٢
سلمہ بن دینار (دیکھو ابو حازم)
ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن ٨، ٣٨، ٤٥٣
سلیمان بن حبیب ٤٥٨
سلیمان بن داؤد ابو الربیع الزہرانی ٤٦١
ابو سلیمان الرملی ١٤٣
سلیمان بن ابی العاتکہ ٤٥٨
سلیمان بن عطاء القرشی ١٥٢، ١٧٢
سلیمان بن مسلم (الیشکری) ٣١٢
سلیمان بن المغیرہ ٣٩، ٨١

سلیمان بن یسار ۲۶۶
سماک بن حرب ۳، ۴۶۱
سہل بن سعد ۴
سہل بن ابی الصلت ۳۰۱
ابن سہم الطاکی (دیکھو محمد)
السہمی ۲۵۹
سہیل بن عقیل ۲۲۴
سیف بن عمر التمیمی ۲۵۳، ۳۰۷

ش

الشافعی ۴۴، ۵۷، ۷۳، ۷۵، ۴۴۸
ابن شبرمہ ۷۴، ۳۵۱
شجاع بن مخلد الفلاس ۹۵
شرحبیل بن ابی عون ۲۲۶
الشرقی بن القطامی الکلبی ۱۵، ۲۴۳، ۲۸۳، ۴۷۱
شریک بن عبداللہ بن ابی شریک النخعی العامری ۱۵، ۷۵، ۱۰۳، ۱۸۳، ۲۴۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۸۹، ۳۷۸، ۴۱۲
شعبہ ۳۵، ۷۳، ۳۰۴، ۳۹۰، ۴۵۸، ۴۶۱
الشعبی (عامر) ۴، ۲۷، ۷۴، ۹۴، ۱۰۴، ۲۱۸، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۳، ۲۵۶، ۲۹۴، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۳، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۸۹، (۳۲۰)، ۴۱۲، ۴۴۹، ۴۵۵، ۴۵۸، ۴۶۹
شعیب بن محمد ۷۲
ابو شعر ۷۵، ۴۴۷
شمر بن عطیہ ۲۸۹
ابن شہاب (دیکھو الزہری)
شویس العدوی (ابو الرقاد بن حیاش) ۳۴۱، ۳۷۷
شیبان البرجمی ۷۱
شیبان النحوی ۸۰
شیبان بن ابی شیبہ فروخ الابلی ۷، ۸، ۳۴، ۳۹، ۴۲، ۴۳، ۵۷، ۷۲، ۸۱، ۸۲، ۱۸۱، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۴۶، ۴۶۱
ابو اسحاق الشیبانی ۱۸۲، ۲۶۹، ۲۷۰، ۳۵۰، ۴۵۶

ص

ابو صالح السمان ۲۲، ۲۸، ۵۴، ۷۹، ۱۸۱
صالح الاطاکی ۱۷۱
ابو صالح باذرم (غلام آزاد کردہ ام ہانی) ۳۱

صالح بن جعفر ٤٧٠
ابو صالح الفراء ١٤٧، ١٦٤
صالح بن كيسان ١٠٤، ٢٦٦
صدقة بن ابى عمران ٦٣
صفوان بن عمرو ١٥٤، ١٥٨، ٤٥٨، ٤٦٠
صفوان بن عيسى الزهرى ٣٠
صلب الزبيدى ٢٦٧
الصلت بن دينار ٧٤
الصلت بن ابى عاصم (كاتب جيان بن شريح) ٢١٧

ض

ضمرة بن الربيعة ١٢٤

ط

طارق بن شهاب ٩٤
طاؤس ٧٣، ٧٤
طاؤس، ابوصافى ١٨٠، ٣٣٢
طلحة الايلى ٥٩
ابن ابى طالب (دیکھو علیؓ)
ابن طغون البغراسى ١٦٣

ع

عاصم الاحول ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٩٠
ابو عاصم النبيل ٣٠١
ابو عاصم الرامهرمزى ٣٧٩
ابو العالية ٢١٧
عامر ٤، ٢٦٦، ٢٨٩، ٤٥٥ (دیکھو الشعبى)
ابو عامر العقدى ٣٠٤
عائذ بن يحيى ٤٤٩
عائشةؓ ام المومنين ٧، ١١، ٢٢، ٤٣، ٩٥
ابن عائشة التيمى ٣١
عائشة بنت سعد بن ابى وقاص ٣٠٢، ٤٧٢
عباد بن عباد ١٠، ١١
عباد بن العوام ٣٥١، ٣٩٠
عباده بن نسى ١٤٥، ١٦٤
ابن عباس ٢٢، ٢٧، ٢٨، ٤٢، ٧٢، ٧٤، ٧٩، ٨١، ١٨١
العباس بن عامر ٣٥
العباس بن هشام الكلبى ١٥، ٣٥، ٥٢، ٥٣، ٥٤، ٥٩، ٦٢، ٦٧، ٧٩، ٨١، ١٢٨، ١٢٩، ١٣٠، ١٣٧، ١٤٩، ١٨٢، ٢٦٣، ٢٧٨، ٢٩٥، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٧، ٣١٩، ٣٣٢، ٣٣٥، ٣٣٨، ٣٤٣، ٣٥٦، ٢٦٦، ٣٩٠، ٤٦٨، ٤٧١
العباس بن الوليد النرسى ٤٥، ٤٦، ٢٥٦، ٢٧٨، ٣٢٨
عبثر، ابو زبيد ٢٧٢
عبدالاعلى بن حماد النرسى ٩، ٢٣، ٢٨، ٣٤، ٦٦، ١٠٠، ٤٤٩، ٤٦٩

عبداللہ بن ادریس ٨٠
عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم الانصاری
١٠، ٢٥، ٢٩، ٣٠،
عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر ٤٦٦
عبداللہ بن جعفر ١٥
عبداللہ بن حازم ٢٦٦
عبداللہ بن رافع ٤٥٣
عبداللہ بن رباح ٣٩
عبداللہ بن الزبیر ٢٢٦
عبداللہ بن سفیان ٣٤
عبداللہ بن شریک ٤٥٩
عبداللہ بن صالح بن مسلم المقری العجلی ٣٠،
٦٩، ٩٤، ١٠٤، ٢٦٤، ٢٧٢، ٢٧٣،
٣٢٢، ٣٢٥، ٣٤٢، ٣٤٤، ٤١٢،
٤٤٨، ٤٦٠
عبداللہ بن صالح، ابو صالح المصری (کاتب اللیث
ابن سعد) ٨، ١٨، ٢٢، ٢٧، ٦٣،
١٠٤، ١٣٩، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨، ٢٢٣،
٢٢٤، ٢٢٥، ٢٣٧، ٤٥٤، ٤٥٥،
٤٥٦، ٤٥٩
عبداللہ بن عامر الاسلمی ٤، ١٤١
عبداللہ بن عبدالرحمٰن ٤٢
عبداللہ بن عبدالعزیز ٢٧٠
عبداللہ بن عبید بن عمیر ٤٢
عبداللہ بن عمر (دیکھو ابن عمر)
عبداللہ بن عمرو بن العاصی ٢١٤
عبداللہ بن عون (دیکھو ابن عون)
عبداللہ بن القاسم ٣٢٧
عبداللہ بن قیس الہمدانی ١٣٩، ١٥١، ٤٦٠
عبداللہ بن لہیعہ (دیکھو ابن لہیعہ)
عبداللہ بن المبارک ٧٣، ٧٤، ٨٠، ١٨٢،
٢١٤، ٢١٨، ٢١٩، ٢٦٥، ٢٧٣، ٣٨١،
٤١٠
عبداللہ بن محمد النفیلی ١٧٢
عبداللہ بن ابی مریم ٤٥٨
عبداللہ بن مسعود ٩٤
عبداللہ بن مسلم ٤٤
عبداللہ بن مصعب الزبیری ٩، ١٢٥
عبداللہ بن معاذ العنبری ٣٢٧
عبداللہ بن مغفل المزنی ٢٤٥
عبداللہ بن المغیرہ بن ابی بردہ ٢١٤، ٢١٨
عبداللہ بن المقفع (دیکھو ابن المقفع)
عبداللہ بن وہب ٤٦٦، ٤٦٧
عبداللہ بن وہب الکاتب ٣٠
عبداللہ بن نافع ٤٥٩
عبداللہ بن نمیر ٢١
عبداللہ بن ہبیرہ ٢١٩، ٢٢٤
عبداللہ بن الولید ٢٧٢
عبداللہ بن الولید الدمشقی ١٦٤
عبداللہ بن وہب المصری ٦٣، ٦٨، ٧٢، ٨٠،
١٢٤، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٩، ٢٢٢، ٢٢٣،

٢٢٦، ٢٦٧
عبداللہ بن یزید الہذلی ٢٧٤
عبدالحمید بن جعفر ١٩٩، ٢١٧، ٢٦٨، ٢٧٥
عبدالحمید بن واسع النختلی الحاسب ٢٨٩
عبدالرحمٰن بن اسحٰق ٥٧
عبدالرحمٰن بن الاسود ٤٤
ابو عبدالرحمٰن الجعفی الاودی ٤٤، ٢٧٣، ٤١٠
عبدالرحمٰن بن الحارث ١٠
عبدالرحمٰن بن حمید الرقاشی ٥٨
عبدالرحمٰن بن خالد الفہمی ٤٥٥
عبدالرحمٰن بن ابی الزناد ١٠، ٤٦٧، ٤٦٩، ٤٧٤
عبدالرحمٰن بن سابط الجمحی ٤٣، ٤٦٧
عبدالرحمٰن بن سعد ٤٧٢
عبدالرحمٰن بن ابی سعید الخدری ٥
عبدالرحمٰن بن سلیمان ٢٧٠
ابو عبدالرحمٰن الطائی ٤٥٧
عبدالرحمٰن بن عبید ٣٠٠
عبدالرحمٰن بن عوف ١٠٤
عبدالرحمٰن بن غنم ١٤٥
عبدالرحمٰن بن ابی لیلی (دیکھو ابن ابی لیلی)
عبدالرحمٰن بن سلمہ ١٧٥
عبدالرحمٰن بن مہدی ٤٣، ٩٤، ٤٥٨، ٤٥٩
ابو عبدالرحمٰن ہشام بن یوسف (قاضی صنعاء) ٧٣، ٧٤
عبدالرزاق بن ہمام الیمانی ٢٢، ٢٦، ٢٩، ٣٠، ٤١، ٥٩، ١٠٢، ٤٦٢، ٤٧٢،
عبدالسلام بن حرب ٢٥، ٢٦، ٢٦٨
عبدالسلام بن موسیٰ ١٥٤
ابو عبدالعزیز بن صہیب ٤٦٢
عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمۃ الماجشون ٩٥
عبدالعزیز بن عبیداللہ ٨١
عبدالعزیز بن محمد ١٣
عبدالعزیز بن مسلم ١٨١
عبدالغفار الحرانی ٢١٦، ٢١٧
عبدالملک بن ابی حرہ ٢٧٢
عبدالملک بن ابی سلیمان ٤٢
عبدالملک بن عمیر ٢٧٨
عبدالملک بن قریب (دیکھو الاصمعی)
عبدالملک بن نوفل ١٨٣
عبدالواحد بن زیاد ٤٦، ٢٥٦، ٣٢٨
عبدالواحد (بن ابی عون) ٩٥
عبدالواحد بن غیاث ٢١، ٢٢، ٣٤، ٣٦، ٣٨، ٨٩، ٣٤٢
عبدالوہاب الثقفی ٤٥٤
عبدہ بن سلیمان ٣٤٢، ٣٤٤
العبقری ٣٠٥ (دیکھو معاذ بن معاذ)

ابو عبید (دیکھو القاسم بن سلام)
عبید بن احسن (یا ابی الحسن) ۲۴۵
عبیداللہ بن ابی جعفر ۲۱۷
عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ۴۰، ۴۷۲
عبیداللہ بن عمر العمری ۹، ۲۳، ۲۶، ۱۵۲، ۴۵۲، ۴۵۶، ۴۵۸
عبیداللہ بن موسیٰ ۴۴، ۸۰، ۴۶۱
ابو عبیدہ معمر بن المثنی ۱۲، ۵۱، ۸۵، ۲۶۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۹۹، ۳۳۶، ۳۴۶، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۷، ۳۷۲، ۳۸۹، ۳۹۳، ۴۰۳، ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۹، ۴۵۸
عتاب بن ابراہیم ۱۲۸، ۲۴۹
عتاب بن اسید ۵۶
عتاب بن زیاد ۷۹
عثمان بن ابی شیبہ ۳۱، ۴۳، ۴۴
عثمان بن صالح ۳۶، ۷۹
عثمان بن عبداللہ ۷۲
عثمان بن عبداللہ بن موہب ۴۶۶، ۴۶۷
ابو عثمان الصنعانی ۱۲۴
ابو عثمان النہدی ۳۰۴، ۳۲۷، ۳۲۸
عثمان بن عبداللہ بن اوس ۵۸
عثمان بن عبیداللہ بن ابی رافع ۴
ابن عجلان ۲۶۳ (دیکھو محمد)
ابن ابی عدی ۴۶۰
عدی بن ثابت ۴۵۸
عدی بن حاتم ۹۳
ابن عرفتہ (احسن) ۲۸۲
ابن ابی عروبہ (دیکھو سعید)
عروہ بن الزبیر ۲، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۱، ۲۲، ۲۹، ۳۰، ۳۶، ۶۹، ۷۹، ۸۹، ۲۱۷
عزون بن سعد ۱۷۱
عطاء الخراسانی (بن ابی مسلم) ۳۸۱
عطاء بن یسار ۱۵، ۴۶، ۷۴، ۷۵
العطاف بن سفیان؛ ابو الاصبغ، قاضی قالیقلا ۱۹۸
ابو عفان الرقی ۱۸۰
عفان بن مسلم الصفار ۲، ۵، ۴۵، ۸۶، ۲۱۳، ۲۵۳، ۲۶۳، ۴۵۹، ۴۶۱
عقبہ بن عامر الجہنی ۲۱۸
عقبہ بن مصرم الضبی ۳۰۷
العقیلی الدلال ۳۶۱
عقیل بن خالد ۱۸، ۲۲
عکرمہ ۳۶، ۳۸، ۵۴، ۷۴، ۱۳
ابو عکرمہ (غلام آزاد کردۂ بلال بن الحارث المزنی)

العلاء بن الحضرمی ۷۹
العلاء بن المسیب ۴۴
علقمہ بن عبداللہ المزنی ۳۰۳
علقمہ بن ابی علقمہ ۴۷۲
علقمہ بن قیس ۴۶۹
علقمہ بن وائل الحضرمی ۳،۷
علوان بن صالح ۱۰۴
علی الاثرم ۱۲، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۹۹، ۳۴۶، ۳۵۷، ۳۷۲
علی بن الحکم ۲۶۸
علی بن حماد ۳۸۴
علی بن ابی حملہ ۱۲۴
علی بن رباح اللخمی ۲۱۷، ۲۲۳
علی بن زید (بن جدعان) ۳۸، ۳۰۴
علی بن صالح بن حی ۴۶۱
علی بن ابی طلحہ ۲۲۵
علی بن عبداللہ اسمدینی ۵، ۲۷، ۳۰۷
علی بن مجاہد ۳۲۷، ۴۲۱
علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف (غلام آزاد کردۂ قریش - دیکھو المدائنی)
علی بن مسہر ۲۶، ۲۷
علی بن المغیرہ (دیکھو علی الاثرم)
عمار الدہنی ۴۵۷
عمارہ بن خزیمہ ۲۲
عمر (رضی اللہ عنہ) ۳۰، ۵۷
ابن عمر رض ۴، ۹، ۱۹، ۲۳، ۲۶، ۴۳، ۴۵، ۵۷، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۱
عمر بن بکیر ۲۹۴
عمر بن حفص العمری ۳۸۲ (دیکھو حفص بن عمر)
عمر بن السائب ۳۰۴
عمر بن ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن ۸
عمر بن شبہ ۳۰۱، ۳۸۲
عمر بن عبدالعزیز ۳۴، ۵۷، ۶۶، ۲۲۲
عمر بن محمد ۱۲۴
عمران بن ابی انس ۴
ابو عمران الجونی (عبدالملک بن حبیب) ۳۰۳
العمری (دیکھو عبیداللہ بن عمر، اور حفص ابن عمر)
عمرو (بن شعیب) ۷۱
ابو عمرو الباہلی ۱۹۲
ابو عمرو الروایۃ الشیبانی (سعد بن ایاس) ۱۹، ۲۵۲
عمرو بن الحارث ۲۳۷
عمرو بن حماد بن ابی حنیفہ ۷، ۱۰، ۱۲۵
عمرو بن دینار ۴۶۰
عمر بن شعیب ۵۷، ۷۲
عمر بن عثمان بن موہب ۷۰، ۷۲
ابو عمرو بن العلاء ۲۶۳، ۲۹۹، ۳۷۲
عمرو بن محمد الناقد ۴، ۱۳، ۱۴، ۱۹، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۲، ۴۳، ۴۴، ۵۷، ۶۳، ۶۸، ۷۲،

٨٠، ١٢٤، ١٧٦، ١٧٨، ١٨٢، ٢١٣،
٢١٤، ٢١٥، ٢١٩، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٦،
٢٦٧، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧٣، ٣٩٠، ٤٥٤،
٤٥٥، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦٢، ٤٧٠
عمرو بن يحيى بن قيس المازني ٧٣
عنبسة بن بجر الارمني (ويكنى ابو براء)
العوام بن حوشب ٢٦٨
ابو عوانة ٨، ١٨١، ٢٧٣، ٢٧٨
عوانة بن الحكم ٦٢، ٩٤، ١٨٢، ٢٤٠، ٢٦٣،
٢٦٥، ٢٩٤، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣٣٨،
٣٤٣، ٣٥٦، ٣٧٥، ٣٨٣، ٤٦٨
عوسجة بن زياد الكاتب ٣٨٦
عوف بن احمد العبدي ٣٢٤
عوف الاعرابي ٣٥١
ابن عون، عبد الله ٨٦، ٢٨٢، ٤٠٨،
٤٧٠، ٤٧٢
ابن عياش الهمداني (عبد الله المنتوف)
٣١٨، ٤٢٢، ٤٣١
العيزار بن حريث ٢٧٠
عيسى بن يزيد ٢١٩
عيسى بن يونس (بن ابي اسحاق الهمداني)
٢٦٨
عيينة ٤٦٧

ف

فرات بن سلمان ١٧٥
فراس بن يحيى الهمداني ١٠٤
ابو فراس بن ابي سنبلة ٢١٤
ابو الفرج ٤٣٨
فروة بن لقيط ٣٢٧، ٤٧٢
ابو الفضل الانصاري ٣٣٢
الفضل بن دكين (ويكنى ابو نعيم)
فضيل بن زيد الرقاشي ٣٩٠، ٣٩١
الفضيل بن عياض ٣٠
فضيل بن غزوان ٢٩٦

ق

القاسم بن ربيعة ٤٢
القاسم بن سلام؛ ابو عبيد ٩، ١٣، ١٨، ١٩،
٢٢، ٢٦، ٢٧، ٣١، ٣٦، ٤٣، ٥٨،
٧١، ٧٣، ٧٩، ٨٣، ٩٣، ١٠٤، ١٢٣،
١٢٤، ١٣٩، ١٥٥، ١٦٢، ٢١٤، ٢١٧،
٢١٨، ٢٢٥، ٢٣٧، ٢٤٥، ٢٥٢،
٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٢، ٢٩٩، ٣٠٠، ٣٠٤،
٣٧٨، ٣٨١، ٣٩٠، ٤٥٤، ٤٥٥،
٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠،
٤٦١
القاسم بن عوف الشيباني ٣٠٤
القاسم بن الفضل الحدّاني ٨
القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق ٩٥

القاسم بن سن ٥٧
ابو قبيل، حی بن ہانی المعافری ٢٣٧، ٤٥٩
قتادہ ٤، ٨٠، ٢٦٩، ٢٧٠، ٤٦١، ٤٦٢
القحذمی (دیکھو الولید بن ہشام)
قدامہ بن موسی ٤٦٩
ابو عبداللہ القرقانی ١٧٨
قزعہ بن سوید الباہلی ٧٢
قیس بن ابی حازم ٢٥٢، ٢٦٧، ٢٦٨، ٤٥٥، ٤٦١
قیس بن رافع ٤٦٠
قیس بن مسلم ٨٠، ٩٤

ك

کثیر بن زید ٤٦٩
کثیر بن السائب ٢٢
کثیر بن عبداللہ ٥٣
کثیر بن ہشام ٢٧٢
الکرزی ٢٩٩
ابن کعب ٢٢٧، ٣٠٥، ٤٧٠
ابن کعب بن مالک ٢١٩
الکلبی (دیکھو محمد بن السائب)
ابن الکلبی (دیکھو ہشام)
کلثوم بن زیاد ٤٥٨
لاحق بن حمید (دیکھو ابو سجلز)

ل

ابن لہیعہ، عبداللہ ٣٦، ٦٩، ٧٩،
٢١٣، ٢١٤، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨،
٢١٩، ٢٢٠، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٥،
٢٣٧، ٢٦٥، ٤٥٦، ٤٥٩، ٤٦٠
لوط بن یحیی (دیکھو ابو مخنف)
اللیث بن سعد ٨، ١٨، ٢٢، ٢٧، ٢٩، ٤٤،
٤٦، ٦٣، ٦٤، ١٣٩، ١٥٥،
١٨١، ٢١٥، ٢١٦، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٣،
٢٢٥، ٢٢٦، ٢٣٧، ٤٤٨، ٤٥٤،
٤٥٥، ٤٥٦
ابن ابی لیلی ٤، ٢٥، ٢٧، ٤٤، ٤٥، ٥٨،
٧٤، ١٧٣، ٤٤٧

م

مالک بن انس ٧، ١٠، ١٣، ٢٨، ٣٢، ٤٤،
٤٥، ٥٧، ٥٨، ٧٤، ٧٥، ٨٠، ١٢٥،
١٥٥، ١٨٣، ٢١٩، ٢٦٧، ٤٤٧،
٤٤٨، ٤٧٠
مالک بن اوس بن الحدثان ١٩، ٢٠، ٣٠
ابو مالک بن ثعلبہ ١٠
مالک بن جعونہ ٣٠
ابن المبارک (دیکھو عبداللہ)
المبارک بن سعید (ابن سروق) ٣٠٦
مبارک بن فضالہ ٦٤، ٧٧
المتوکل ١٤٦

ابو المثنی، الولید بن القطامی (دیکھو الشرقی)
المثنی بن الصباح ۲،
ابن مجالد (دیکھو اسمٰعیل)
مجالد بن سعید ۲۱۸، ۲۴۴، ۲۵۶، ۲۶۴، ۲۶۹، ۲۷۳، ۲۷۸، ۴۴۹، ۴۵۷
مجالد بن یحییٰ ۳۸۲
مجاہد ۴۲، ۴۳، ۴۶، ۷۳، ۲۶۶
ابو مجلز لاحق بن حمید ۲۶۹، ۲۷۰، ۴۲۴
ابو المحارب الضبی ۳۳۲
محمد بن ابان الواسطی ۱۱
محمد بن ابراہیم التیمی ۹
محمد بن ابراہیم بن الحارث ۱۸۳
محمد بن اسحاق ۱۰، ۱۸، ۲۳، ۲۵، ۲۹، ۷۰، ۲۴۷، ۲۷۸، ۳۱۲، ۳۲۷، ۳۴۲، ۳۴۴
محمد بن اسمٰعیل البرذعی ۱۹۳، ۲۱۰
محمد بن بشر القالی ۱۹۳، ۱۹۹
محمد بن ثمان الیمامی ۹۳
ابو محمد الثوری ۳۴۷
محمد بن حاتم بن میمون المیمن المروزی ۴، ۵، ۱۹، ۲۸، ۴۳
محمد بن الحسن ۵۷، ۷۴، ۷۵، ۴۴۷
محمد بن حیان السجانی ۴۶۲
محمد بن خالد بن عبداللہ الطحان ۲۹۱، ۲۹۲، ۴۷۰
محمد بن راشد ۱۵۲، ۱۶۲
محمد بن زیاد ۸
محمد بن زید بن حیان الاعرج ۹، ۴۵۲
محمد بن السائب الکلبی ۱۵، ۲۰، ۲۲، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۴۱، ۵۴، ۵۵، ۵۹، ۶۲، ۶۷، ۶۹، ۷۶، ۸۱، ۱۰۷، ۱۲۹، ۱۳۷، ۲۴۲، ۲۴۷، ۲۷۵، ۲۸۳، ۳۰۶، ۳۰۹، ۳۱۴، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۳۲، ۳۳۳، ۴۷۱
محمد بن سعد، ابو عبداللہ، غلام آزاد کردۂ بنی ہاشم، الکاتب الواقدی ۱۵، ۲۱، ۴۴، ۴۵، ۵۹، ۱۱۷، ۱۲۳، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۵۴، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۹، ۱۹۹، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۶۳، ۲۷۵، ۳۰۲، ۳۱۲، ۳۵۰، ۳۵۸، ۳۸۴، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲
محمد بن سہم الانطاکی ۱۳، ۱۱۷، ۱۳۴، ۱۴۷، ۱۶۲، ۱۶۶
محمد بن سیرین ۸۲، ۸۳، ۸۶، (۲۴۷)، ۳۹۴، ۴۰۸
محمد بن الصباح البزار ۲۷، ۴۰، ۴۲، ۲۶۷، ۴۵۷

محمد بن عبد الاَحَدَب ١٥٢
محمد بن عبد اللہ ١٢، ٥٦، ٣٨٤، ٤٥٠
محمد بن عبد اللہ الانصاری ٢٦٩، ٣٠٤
محمد بن عبد اللہ الثقفی ٢٦٩، ٢٧٠، ٣٥٠
محمد بن عبد اللہ بن جحش ٤٥١
محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان ٤٧٢
محمد بن عبید ٢٩٩
محمد بن عجلان ٢٦٣، ٤٥٤، ٤٥٦
محمد بن عقبہ بن مصرم الضبی ٣٠٧
محمد بن عمر الاسلمی (دیکھو الواقدی)
محمد بن عمرو ٣٨، ٤٥٣
محمد بن فضیل ٢٧٣
محمد بن قیس الاسدی ٢٦٧، ٤٥٦
محمد بن کثیر ٥٨، ١٦٢، ٢٥٢
محمد بن کعب (دیکھو ابن کعب)
محمد بن المبارک ٧٩
محمد بن المخنس الخلاطی ١٩٣
محمد بن مروان ٦٧، ٢٤٩، ٣٣٣
محمد بن مسلمہ، (یکے از اولاد) ٢٩
محمد بن المفضل الموصلی ١٧٧
محمد بن مصفی الحمصی ٧٩، ١٣٤، ١٤٣، ١٥٣
محمد بن ابی سوئی ٢٩٩
محمد بن میمون ٧٩
محمد بن سنجاد ٣٠٢
محمد بن ہارون الاصبہانی ٣٢٣
ابو محمد الہندی ٤٣٨
محمد بن یحییٰ التمیمی ٣١٣، ٤٣٧
محمد بن یوسف الفاریابی ١٤٣، ١٤٤
مخلد بن الحسین ١٤٧، ١٥٥، ١٥٧
ابو مخنف، لوط ٨١، ١٠٨، ١٠٩، ١١٨، ١٢٢، ١٣٠، ١٨٢، ٢٤١، ٢٤٣، ٢٤٥، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٧٨، ٣٠٥، ٣١٧، ٣٢٦، ٣٣٥، ٣٣٨، ٣٤١، ٣٧٦، ٣٨٦، ٣٩٠، ٣٩٥، ٣٩٦
المدائنی، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابی سیف، غلام آزاد کردۂ قریش ٧، ٩، ١١، ١٣، ٣٥، ٤٧، ٥٦، ٧٣، ٧٧، ١٢٨، ٢١٩، ٢٤٠، ٢٤٧، ٢٧٧، ٢٨٠، ٢٨١، ٣٠٠، ٣١١، ٣٢٣، ٣٢٧، ٣٣٦، ٣٣٧، ٣٤٢، ٣٤٤، ٣٥٣، ٣٥٦، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٢، ٣٦٥، ٣٦٧، ٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٨٢، ٣٨٤، ٣٩٢، ٤٠٦، ٤٣١، ٤٣٨، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٨
ابن المدینی (دیکھو علی بن عبد اللہ)
مرۃ الہمذانی ٣٢٢
مرحوم العطار ٣٤١، ٣٧٧
مروان بن شجاع الجزری ٥٧، ٤٥٩
مروان بن معاویۃ الفزاری ٧١، ٣٠٠، ٣٧٨، ٣٨١، ٣٩٠

ابن ابی مریم، (دیکھو سعید)
مسروق ۱۷
مسعر بن کدرم ۲۸۰
ابو مسعود بن القمات الکوفی ۸، ۶۷، ۶۸، ۲۱۸،
۲۴۴، ۲۴۹، ۲۶۵، ۲۷۴، ۲۸۰، ۲۸۱،
۲۸۲، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۳،
۲۹۴، ۳۰۶، ۳۸۳
مسلم الاغور ۲۷
مسلم البطین بن ابی عمران ۴۵۷
مسلمہ بن سعید ۲۲۴
مسلمہ بن علی ۷۲
مسلمہ بن محارب ۷۳، ۲۴۰، ۲۷۷، ۴۶۴
ابو مسہر، عبدالاعلیٰ ۱۲۴
المسور بن رفاعہ ۲۷۰
مصعب بن سعد ۴۵۴، ۴۵۵
مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت الزبیری
۹، ۱۳، ۱۴، ۵۱، ۱۲۵
مصعب بن یزید، ابو زید الانصاری ۲۷۱
المطلب بن السائب ۴۶۶
المطلب بن عبداللہ بن حنطب (۱۵، ۴۶۹
معاذ بن جبل ۱۵۷
معاذ بن محمد ۴۵
معاذ بن معاذ العنبری ۳۰۵، ۳۲۷
معافی بن طاؤس ۱۸۰، ۳۳۲
معاویہ بن صالح ۲۲۵
ابو معاویۃ الضریر، محمد بن حازم ۱۲، ۱۳، ۲۸،
۴۳، ۱۸۲، ۲۶۹
معاویہ بن عمرو ۱۶۲، ۱۶۳
ابو معبد ۷۲
ابو معشر ۹
ابو معشر السندی، نجیح ۳۰۵
معقل بن عبیداللہ ۴۶۱
معقل بن یسار ۳۰۳
معمر بن راشد ۱۹، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۳۰،
۴۱، ۵۹، ۷۳، ۷۴، ۱۷۵، ۲۶۸،
۴۶۲، ۴۷۲
معمر بن المثنی، (دیکھو ابو عبیدہ)
المغیرہ ۳۱، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳
مغیرۃ الازدی ۷۹
المغیرہ بن عبداللہ ۷۲
المفضل بن المہلہل ۲۴۵
المفضل الیشکری ۴۶۳، ۴۶۴
مقسم ۲۷
ابن المقفع ۴۶۴
مکحول ۱۵۲، ۱۶۲
ابو مکین، نوح بن ربیعہ، تابعی ۱۳
ابو الملیح ۲۶، ۲۷
مندل العنزی ۲۶۹
منصور بن المعتمر ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۷۱، ۲۴۵،
۴۵۷

منصور بن حاتم النحوی ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٤٦
ابو منیع، عبید اللہ ٣٢، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٨
المہلب بن ابی صفرہ ٣٧٨
ابو المہلب الصغانی ١٢٤
موسیٰ بن ابراہیم التنوخی ١٣٢
موسیٰ بن اسمٰعیل ٣١٢
موسیٰ بن اعین ١٥٥، ١٥٦
موسیٰ بن ضمرۃ المازنی ٢٢٧
موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ ٧٠، ٢، ٣، ٢،
موسیٰ بن عقبہ ١٩، ٨٠
موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی ٢١٧، ٢٢٣،
٢٢٨
ابو موسیٰ الہروی ٣٣٢
موسیٰ بن یعقوب ٤٧٢
ابن میاح (مناح) ٤٧٢
میمون بن مہران ٢٦، ٢٧، ١٧٢، ١٧٨،
٢٧٢

ن

نافع، غلام آزاد کردہ آل الزبیر ٩، ١٩، ٢٣،
٢٥، ٢٦، ٢٨، ١٢٤، ١٢٥، ١٥٢،
٢٢٩، ٤٥٦، ٤٥٨، ٤٦١
نافع بن جبیر بن مطعم ٢٨٩
ابن ابی نجیح، عبد اللہ ٧٣
ابو نصر التمار، عبد الملک بن عبد العزیز ٣٠
١٨٣، ٢٤٥، ٢٦٦، ٢٨٩
ابو النضر، ہاشم بن القاسم اللیثی ٣٩٠
ابو النعمان الانطاکی ١٦٧، ١٦٨
النعمان بن برزخ ١٠٧
النعمان الغفاری ٤٦٨
نعیم بن حماد ١٣، ١٢٤
ابو نعیم الفضل بن دکین ٤
ابو نمر اللیثی ١٥
النہاس بن قہم ٣٠٤

و

واقد الاردبیلی ٣٢٥، ٣٢٩
الواقدی، محمد بن عمر الاسلمی ٧، ١٢، ١٨، ٢٨،
٣٨، ٤٠، ٤٤، ٤٥، ٤٧، ٥٣، ٥٦، ٥٧،
٥٨، ٦٢، ١٠٣، ٦٩، ٧٥، ٨٤، ٩٢،
١٠٧، ١٠٨، ١١١، ١١٨، ١٢٣، ١٣٠، ١٤٠،
١٥٢، ١٧٦، ١٧٧، ١٨٣، ١٨٦، ١٩٠،
١٩١، ١٩٩، ٢٠٥، ٢٢٤، ٢٢٧، ٢٢٨،
٢٣٠، ٢٣٥، ٢٣٧، ٢٤٢، ٢٤٥، ٢٤٩،
٢٥٥، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٦،
٢٦٨، ٢٧٠، ٢٧٣، ٢٧٥، ٣٠٢، ٣٠٦، ٣٠٩،
٣٢٦، ٣٣٢، ٣٤٠، ٣٥٠، ٣٥٨، ٣٧٧،
٣٨٤، ٤٣٧، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢،

۴۵۳، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹،
۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴
ابو وائل ۱۷۰، ۲۶۳
ابن وَرْزَالقالی ۱۹۹
الوضین بن عطاء ۱۱۶، ۱۲۶، ۱۲۸
وکیع بن الجراح ۴، ۵، ۱۴، ۲۶، ۴۴، ۶۴،
۶۷، ۶۹، ۷۲، ۷۳، ۲۶۶، ۲۷۲،
۲۸۹، ۳۹۴، ۴۰۸، ۴۵۴، ۴۵۵،
۴۵۶،
الولید بن صالح ۱۲، ۲۸، ۵۳، ۵۶، ۲۶۶،
۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۳، ۳۴۱، ۳۷۷، ۴۶۹،
۴۷۱، ۴۷۲
الولید بن العطامی، دیکھو الشرقی
الولید بن کثیر ۲۳۶
الولید بن مسلم ۸۹، ۱۲۴، ۱۲۹، ۱۳۹، ۱۴۱،
۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۸، ۴۵۸
الولید بن ہشام بن قحذم ۳۴۸ —— ۳۷۰
وہب بن بقیۃ الواسطی ۲۲، ۲۷۶، ۴۵۳،
۴۶۱
وہب بن جریر بن حازم ۳۴۴
ابو وہب الجیشانی، ولیم بن الموسیع
۱۷۶، ۲۱۶
وہب بن کیسان ۴۶۷
ابن وہب المصری (دیکھو عبداللہ)
وہیب ۵

ہ

ہدبہ بن خالد ۴، ۶۹، ۴۶۲
ابن ہرمز الاعرج القاری ۲۲۳
ابو ہریرہ ۸، ۳۰، ۸۲، ۸۳، ۴۵۳،
۴۵۸
ہشام بن حسان ۴، ۲۲
ابو ہشام (روح بن عبدالمومن کا چچا) ۳۷۰
ہشام بن اسمٰعیل ۹۳
ہشام بن سعد ۸
ہشام بن عروہ ۲، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۱، ۲۲،
۲۸، ۲۹، ۸۹، ۲۱۳،
ہشام بن عمار الدمشقی ۲۰، ۸۱، ۱۲۴، ۱۲۶،
۱۲۹، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۵۱،
۱۵۴، ۱۵۸، ۱۵۹، ۴۵۸، ۴۶۰
ہشام بن الغاز ۱۶۴
ہشام بن قحذم ۳۵۰
ہشام الکعبی ۴۵۲
ہشام بن الکلبی ۱۵، ۳۵، ۳۹، ۵۰، ۵۱،
۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۹، ۶۲، ۶۷، ۶۹، ۷۱،
۷۹، ۸۱، ۸۴، ۹۱، ۱۰۰، ۱۱۴، ۱۱۹،
۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۷، ۱۴۹، ۱۷۷،
۱۸۲، ۲۲۹، ۲۴۴، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۵۹،
۲۶۰، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۷۵، ۲۷۸،

۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۲۹۵، ۳۰۵، ۳۰۸، ۳۰۹،
۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۳۲، ۳۳۵، ۳۳۶،
۳۳۸، ۳۴۳، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۵، ۳۵۶،
۳۶۶، ۳۶۸، ۳۷۲، ۳۹۰، ۴۲۴، ۴۳۳،
۴۳۸، ۴۶۸، ۴۷۱۰

هشام بن الليث الصوری ۱۱۷
هشام بن یوسف (دیکھو ابو عبدالرحمٰن)
هُشَیم بن بشر ۲۷، ۴۰، ۴۲، ۸۶، ۱۸۲، ۲۶۳،
۲۶۰، ۲۶۸، ۴۵۷
ابو هلال الراسی ۴، ۱۱، ۴۳، ۸۲، ۸۳، ۳۴۶
همام بن یحیٰی ۴۶۲
هناد بن السری ۴۶۲
الهیثم بن جمیل الانطاکی ۱۳، ۳۱۲
الهیثم بن عدی الطائی ۶۷، ۶۹، ۸۲، ۱۱۵،
۱۲۳، ۱۷۷، ۲۱۸، ۲۷۷، ۳۰۸، ۳۱۸، ۳۳۳،
۴۰۲، ۴۲۲، ۴۳۱

ی

یحیٰی بن آدم ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۸، ۲۰،
۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹،
۳۰، ۵۸، ۶۴، ۶۶، ۷۰، ۷۱، ۷۳،
۷۴، ۸۰، ۹۴، ۱۰۴، ۱۵۲، ۲۷۰،
۲۸۲، ۲۱۸، ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۶،
۲۴۸، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸،
۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۴، ۲۸۹، ۳۵۰،
۴۶۵
یحیٰی بن ابی الاشعث الکندی ۲۷۱
یحیٰی بن ایوب ۲۱۷
یحیٰی بن حمزہ ۱۲۴، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۵۵، ۱۵۶،
۴۶۰
یحیٰی بن سعید ۲۵، ۲۶، ۲۹، ۳۴، ۵۷، ۶۶،
۴۵۶، ۴۷۰
یحیٰی بن سلمہ بن کہیل الحضرمی ۲۸۸
یحیٰی بن صیفی ۷۲
یحیٰی بن ضریس الرازی، قاضی الرے ۴۴،
۳۱۹، ۳۲۰
یحیٰی بن عبداللہ بن سالم بن عبداللہ بن عمر
۸۰
یحیٰی بن عتیق ۳۹۴
یحیٰی بن قیس السمازنی ۷۳
یحیٰی بن ابی کثیر ۳۴۶
یحیٰی بن المتوکل ۴۵۹
ابن ابی یحیٰی السمدنی، ابراہیم ۸
یحیٰی بن معین ۴۵۶
یحیٰی بن النعمان الغفاری ۴۶۸
یزید بن ابراہیم التستری ۶۹، ۸۳
یزید بن جریر ۲۶۸

یزید بن ابی حبیب ۱۳۹، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۶۵، ۴۵۶
یزید بن حنین الطائی الانطاکی، (دیکھے از اولاد) ۱۴۵
یزید بن ابی زیاد ۴۳
یزید بن عبد العزیز ۱۰، ۱۲، ۲۱، ۷۰
یزید بن ابی علاقہ ۲۱۸
یزید بن نبیشہ ۲۴۳
یزید بن ہارون ۴، ۲۲، ۲۵، ۲۷۶، ۴۵۳، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۷۰
یسیر بن عمرو ۴۵۶
یعقوب، دیکھو ابو یوسف
یعقوب بن اسحاق الحضرمی ۸۳، ۵، ۳۷، ۳۷۹، ۴۵۷
ابو الیقظان ۴۱، ۳۱۴، ۳۶۰
ابن یمان ۳۲۲
ابو الیمان الحکم بن نافع البہرانی ۴۵۸، ۴۶۰
یوسف بن ماہک ۴۳
ابو یوسف یعقوب ۱۴، ۲۷، ۴۴، ۴۵، ۵۷، ۵۸، ۷۴، ۷۵، ۱۸۳، ۴۴۷، ۴۴۸
یوسف بن ابی منیع ۳۲، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۸
یوسف بن موسی القطان ۴۲، ۷۱
یونس بن ارقم المالکی ۲۷۱
یونس بن ابی اسحاق الہمدانی ۲۸۹
یونس بن حبیب النحوی ۳۴۷، ۳۵۷
یونس بن عبید ۴۷۰
یونس بن یزید الایلی ۲۷، ۶۳، ۶۸، ۸۰، ۸۶، ۱۸۲

فہرس اسماء مواضع وامم

ا

آجام اغمربثی ۲۹۳
آجام البرید ۲۹۳
آجام الکبری ۲۹۳
الوسہ ۱۷۹
آمد ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۸۴
آمل (زم) ۴۱۰ ۴۲۰
آموبیہ (دیکھو آمل)
اباض ۹۳ (دیکھو حدیقہ)
ابانین ۹۷
ابخاز ۱۹۷ (دیکھو افخاز)
ابرشہر ۴۰۴ ۴۰۹ ۴۱۵
ابرقباذ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴
ابرکاوان (دیکھو جزیرہ)
ابلام ۳۲۴
الأیلہ ۲۴۱ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۴
۳۵۱ ۳۵۷ ۳۶۳ ۴۷۱ ۴۸۵
ابہر ۳۲۱
القصر الابیض، ابیض المدائن ۳۶۲
ابیورد ۴۹۶ ۴۰۴
الاتراک (دیکھو ترک
الاجانہ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۶۴
اجمۃ برس ۲۷۴
اجنادین ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۸ ۱۳۶ ۱۴۰
اجیاد ۵۳
اُحد ۸ ۱۳ ۱۵ ۱۸ ۵۲ ۹۲ ۳۰۶
۴۵۰
ام احزاد ۴۹ ۵۰
الاخوان
اخرون ۴۱۷ ۴۱۹
اخسیکت، دیکھو خشکت)
اخشاکہ ۴۲

اخمیم ۲۱۷
اخواز (دیکھوالاہواز)
اذربیجان ۲۰۳ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۹ ۳۰۳
۳۱۰ ۳۱۱ ۳۲۲ ۳۲۵—۳۳۱
۳۳۲ ۳۳۴
اذرح ۵۹ ۶۸
اذرعات ۶۸ ۱۲۶ ۱۳۹
اذرمہ ۱۸۰
اذعہ ۱۶۸
ارازی (دیکھوالرے) ۳۲۰
اُرّان ۱۹۴ ۱۹۸ ۲۰۳ ۲۱۲
ارجان ۳۸۶ ۳۸۸ ۳۹۲
ارجنیش ۱۹۳ ۱۹۴ ۲۰۰
ارجیل ۲۱۰
الارحضیہ ۱۳
اردبیل ۲۰۶ ۲۰۹ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۹
اردشیرخرہ ۳۸۶ ۳۸۸ ۳۸۹
الاردن ۱۰۸ ۱۱۵—۱۱۸ ۱۲۶ ۱۳۱
۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۵۸ ۱۶۸
۱۹۳
ارزن ۱۷۶
ارشق ۳۲۹
ارض اصبہانیین ۳۶۶
الارض البیضاء ۱۷۵
الارض الکبیرہ ۲۳۴ ۲۳۵
ارض المصلی (حران میں) ۱۸۱
ارض ابی ہریرہ ۱۴
ارطان ۲۱۱
ارطہال ۲۰۳
ارغیان ۴۰۴
ارک؛ ارکتہ ۱۱۱
ارم ۳۲۸
ارمائیل ۴۳۶
الارمن ۱۸۵ ۳۲۸
ارمیہ ۳۳۱ ۳۳۲
ارمینیہ ۱۳۵ ۱۴۶ ۱۵۰ ۱۷۶ ۱۸۴
۱۹۲ ۱۹۳—۲۱۲ ۳۳۰ ۳۳۲
اُرند، ارنط ۱۳۱ ۱۴۸
ارواد ۲۳۶
ازوساط ۲۰۰
ازرقان ۳۶۲
ازین ۴۴۲
اساورۃ البصرہ ۱۱۷ ۲۵۶ ۲۶۳
۲۸۰ ۳۲۱ ۳۵۸ ۳۶۶
۳۷۲—۳۷۶ ۳۷۷ ۳۸۲
۳۸۷ ۳۹۰ ۴۰۸
اسبانبر ۲۷۵
الاسبذ ۷۸
اسبرائن ۴۰۴
اسبیجاب ۴۲۲

الاسبيذهار ٣٠٥
اسبيناء؛ استينا ٢٧٣
اسفرائن (دیکھو اسبرائن)
الاسكندرونة ١٤٨ ١٦١ ١٦٣
الاسكندرية (شام) ١٤٨ (دیکھو اسكندرونة)
الاسكندرية (مصر) ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦
٢١٨ ٢٢٠ ــــ ٢٢٤
اسلمان ٣٦٣ ٣٦٨
الاشبان ٢٣٠
اشبند؛ اشفند ٤٠٤
اشتيخن ٤٢١ ٤٢٧
اشروسته ٤٢٢ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١
اشمونين ٢١٧
اشموش ٢٠٠
اصبهان ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣١٢ ــ ٣١٥
٣٢٥ ٣٧٤ ٣٨٥ ٤٠٣
اصطخر ٣١٥ ٣٧٤ ٣٨٩ ٣٩٠
اطرابلس الشام ١٢٧ ١٢٨
اطرابلس الغرب ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٣٣
اعماق ١٨٨
اعواف ١٨
افارسته ٢٠٠
افخاز ١٩٧
افريقيه ٢١٣ ٢٢٤ ــ ٢٣٥
افيق ١١٦
اقحوانه ١٣٩
اقراهرود (دیکھو مراغه)
اقريطش ٢٣٦ (كريٹ)
اقساس مالک ٢٨٣
اقليم ٣٢٤
الاكراد ٣١٠ ٣٢٣ ٣٣١ ٣٣٤ ٣٨٢
٣٨٩
اليس ٢٤٢ ٢٤٥ ٢٥٢ ٢٥٣
اليونه ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢٢١ (دیکھو فسطاء)
امتان ٣٦٢
الانبار ١٦ ١٧٩ ٢٤٦ ٢٤٩ ٢٧٤
٢٧٥ ٢٨٧ ٢٩٠ ٢٩٥ ٣٣٣ ٤٧١
الانباط ١٥٩ ١٦٠ ١٦٢ ١٦٦ ١٨٥
انداق ٣٢٤
الاندغار ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٩١
الاندلس ٢٢٦ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٤
انسان ٣٦١
انطابلس ٢١٧ ٢٢٤ ٢٣٠ ٢٣١
انطاكيه ١١٤ ١١٥ ١١٧ ١٢٣ ١٣١
١٣٢ ١٣٥ ١٣٧ ١٣٨ ١٤٧
١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥٩ ١٦٠
١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥
١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠
٢١٣ ٣٧٦

انطرطوس ۱۳۳ ۱۳۴
انواران ۴۰۹
الاہواز ۴۳۲
الاہواز ۲۷۷ ۲۹۰ ۲۹۳ ۳۰۷ ۳۱۲
۳۱۳ ۳۴۱ ۳۴۸ ۳۷۳
۳۷۹ — ۳۸۶
اوارہی ۲۰۲
اوذ ۲۰۳
اورشت ۴۲۰
اوطاس ۵۵
ایذج ۳۸۲ ۳۸۳
ایلہ ۵۹ ۶۸ ۱۰۸
ایلیا (مدینۂ بیت المقدس) ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۰۳
۱۴۰ ۱۴۷

ب

بئر اریس ۴۶۲
بئر الاسود ۵۱
بئر بکار ۵۱
بئر ابجد ۲۸۵
بئر حویطب ۵۱
بئر خالصہ ۵۱
بئر شوذب ۵۱
بئر عائشہ ۱۵
بئر عروہ ۱۴
بئر عکرمہ ۵۰
بئر عمرو ۵۰
بئر قیس ۱۴
بئر المبارک ۲۸۵
بئر ابن المرتفع ۱۵
بئر مطلب ۱۵
بئر معونہ (دیکھو سد معونہ)
بئر ابوموسی ۵۱
بئر میمون ۴۹ ۲۹۵
بئر بنی نوفل ۵۰
بئر وردان ۵۱
باب الاسود ۵۰
باب بارقہ ۱۹۵
باب البحر (انطاکیہ میں) ۱۴۷
باب التبن (بغداد) ۲۹۶
باب توما (دمشق) ۱۲۱
باب الجابیہ (دمشق) ۱۱۲ ۱۲۱ ۱۲۲
۱۲۳ ۱۲۴
باب الجہاد (مدائن میں) ۱۷۰
باب الرستن (حمص میں) ۱۳۱
باب الرہا (رقہ میں) ۱۷۳
باب الشام (بغداد میں) ۱۸۰ ۲۸۸ ۲۹۶
باب الشرقی (دمشق میں) ۱۱۲ ۱۲۰
۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳

باب الشماسیہ (بغداد میں) ۱۷۰
باب الصغیر (دمشق میں) ۱۲۱
باب عثمان (البصرہ میں) ۳۵۲
بالغیش ۳۳۲
باب فارس (انطاکیہ میں) ۱۴۷
باب الفرادیس (دمشق میں) ۱۲۱
باب فیروز قباذ ۱۹۵
باب الفیل (الکوفہ میں) ۲۸۸
باب الکرخ (بغداد میں) ۲۹۵
باب کیسان (دمشق میں) ۱۲۱
باب لاذقہ ۱۹۵
باب اللال ۲۰۳
باب اللان ۱۹۴ ۱۹۵ ۲۰۷ ۲۱۰
باب مسلم (انطاکیہ میں) ۱۴۸
باب الابواب ۱۹۴ ۲۰۴ ۲۰۷
۲۰۸ ۲۰۹
بابل ۲۶۵ ۲۷۴ ۳۴۱ ۳۷۸ ۴۵۷
باجدی ۱۷۴
باجرمی ۲۶۵ ۳۳۳
باجروان ۲۰۹ ۳۲۶ ۳۲۹
باجنیس ۱۹۳ ۱۹۴ ۲۰۰
باجرز ۴۰۳
بادغیس ۴۰۵ ۴۰۹ ۴۱۷
بادوریا ۲۵۰ ۲۵۴ ۲۹۵
بارہ ۲۳۴
بارق ۱۲۰
بارومسا ۲۵۱
بازبدی ۱۷۶
بازلیت ۲۰۲
باضع ۲۵۸
باعذری ۳۳۱
باغ الحسن ۲۱۰
باغون ۴۰۵
الباق ۲۱۲
بالس ۱۵۰ ۱۵۱
بانعاثا ۳۳۲
بانقیا ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۵۱ ۲۵۲
باہذری ۳۳۱
البیر ۳۱۸ ۳۲۲ ۳۲۷
البتم ۴۱۷ ۴۲۵
بثق الجیری ۳۵۷ ۳۵۸
بثق سیار (سنان) ۳۶۶
بثق شیریں ۳۶۷ ۳۶۹
بثنیہ ۱۲۶
البجہ ۲۳۸ ۲۳۹
البحرین ۷۸—۸۶ ۹۰ ۳۴۱ ۳۸۶
۴۳۱ ۴۵۳ (اور دیکھو ہجر)
البحیرہ (السند میں) ۴۴۴
بحیرۃ الطرنج ۲۰۰

نخ ۱۹۷
بخارا ۳۷۶ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۶ ۴۱۸
۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۵
بدلیس ۱۷۶
بدر ۸۵ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۴
۴۵۵ ۴۶۰
البدھ ۴۳۶
البذ ۳۳۰
بذر ۴۸ ۴۹ ۵۰
بذندون (دیکھو فذندون)
براثا ۲۹۶
برابسیما، برلسیا ۲۵۴
البردان ۲۴۹
قنطرۃ البردان ۲۹۵
بردہ (قناۃ الرملہ) ۱۴۳
بردی ۱۲۲
برذعہ ۱۹۴ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶
۲۰۷ ۲۱۰
البربر ۸۰ ۲۲۵ ۲۲۹ ۲۳۱ ۲۳۲
برزہ (کورۂ اذربیجان) ۳۱۰ ۳۳۱
برزہ (دمشق میں) ۱۲۱
برزند ۳۲۹
برس ۲۵۵ ۲۵۹ ۲۷۴
البرسلیہ ۱۹۵
برق (برگ، دیکھو نوق)
برقہ (بنی نضیر کے اموال میں) ۱۸
برقہ (المغرب) ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۹
۲۳۴
برہمناباذ ۴۳۹ ۴۴۱
بروخروہ ۳۹۱
البرود ۵۱
برذص ۴۳۲ ۴۳۸ ۴۴۲
البرلس (دیکھو مقلاط)
براخہ ۹۴ ۹۵ ۹۷
بزرق (بساق) ۲۹۱
بست ۳۹۴ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۹
۴۰۱
بستان سفیان بن معاویہ ۳۵۳
بستان ابن عامر ۵۱
بستان القس ۲۹۶
بسفرجان ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۱۲
بسمد ۴۳۹
بشت ۴۰۴
البشرودات ۲۱۷

البصرہ ۵۳ ۷۴ ۷۷ ۸۱ ۹۱
۱۰۰ ۱۱۷ ۱۶۲ ۱۷۱ ۱۹۲
۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۷ ۲۵۳ ۲۵۶
۲۷۶ ۲۷۷ ۲۸۰ ۲۹۰ ۲۹۲
۲۹۳ ۲۹۴ ۳۰۲ ۳۰۶ ۳۰۷

٣١٥ ٣٢١ ٣٢٧ ٣٣٤
٣٤٠ — ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٦
٣٧٧ ٣٨٠ ٣٨٣ ٣٨٥
٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٢
٣٩٦ ٣٩٧ ٤٠٣ ٤٠٨
٤٠٩ ٤١٤ ٤٢٣ ٤٢٩
٤٤٠
بُصرى ١١٢ ١١٣ ١٢٦ ١٥٢
بُطاح ٩٨
البطائح ١٧١ ٢٩٢—٢٩٤ ٣٧٠ ٣٧١
٣٧٥
بطمان ٨ ١٠ ١١
بطن مر ١٦
بطن وادی ٣٩ ٥١
بطنان حبیب ١٢٩
البطیحہ ٢٩٢ (دیکھو البطائح)
بطیحۃ الشرقی ٤٤٢
بعلبک ١١٢ ١١٧ ١٣٠ ١٣١ ١٤٨
١٥٣ ١٥٩ ١٦٠ ١٦٢
بعوضہ ٩٨
بغ ٤٠٦
بغداذ ١٦٩ ١٧٠ ١٧٩ ١٨٠ ٢٤٦
٢٥٠ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٩٤ — ٣٠٠
٣١٠ ٣١١ ٣٢٠ ٣٧٥ ٤٠١
٤٠٢ ٤٣٠ ٤٤٥

بغراس ١٤٨ ١٦٤ ١٦٧
بغرور ٤٣٩ ٤٤٠
بغروند ١٩٤ ٢٠٠
بقہ ٤٧١
بلاسجان ٢٠٣ ٣٢٦
بلالاباذ ٣٥٣
بلالان ٣٦٥
بلخ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٩ ٤٢٩
بلد ١٨٠ ٣٣٣
بلدہ ١٣٣
بلقاء ١١٣ ١٢٦ ١٢٩
بلنجر ٢٠٤ ٢٥٩
بلنیاس ١٣٣
بلہیت ٢١٥ ٢٢٠
بلوانکرح ٣٢٨
بم ٣٩١
بنا ٣١٧
البنہ ٣٥٤
بندنجین ٢٦٥
بنہ (غالباً بنون) ٤٣٢
بہجاورسان ٣١٤
بہرسیر ٢٦٢ ٢٧١ ٢٧٥
بہقباذات ٢٧١ ٤٦٤
بوازیج الانبار ٢٤٦
بوازیج الملک ٢٦٥

بوسنہ ۳۲۰
بوشنج ۴۰۵ ۴۰۹
بوصیر ۲۱۷
بوقا ۱۴۹ ۱۵۹ ۱۶۲ ۱۶۷ ۱۶۸
بوقان ۴۳۴ ۴۳۵
بوہ ۳۲۴
بوشکت، بوہکث (دیکھو توشکت) ۴۲۰
البویب ۲۵۲
البویلہ، البویر ۱۹
بولیس ۱۵۱
بیاس ۱۵۹
نہر بیاس ۴۴۱
بیاسان ۳۳۶
بیت جبرین ۱۳۸
بیت راس ۱۱۶
بیت عینون ۱۲۹
بیت لہیا ۱۳۰
بیت لا ۱۵۸
بیت المقدس ۲ ۱۵ ۱۱۸ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۷ ۱۹۲ ۲۳۳
بیروت ۱۲۶
البیرون ۴۳۷
بیسان ۱۱۶
البیضاء (بوقان میں) ۴۳۵ ۴۴۵
بیطارجیان (الحیرہ میں) ۲۸۲
بیعۃ بنی عدی (الکوفہ میں) ۲۸۴
بیعۃ بنی مازن (الحیرہ میں) ۲۸۱
بیکند ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۲۲
بیلقان ۱۹۴ ۲۰۳ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۹ ۲۱۰
بیلمان ۴۴۰ ۴۴۲
البیماء ۲۲۳
بیمند ۳۱۵ ۳۹۱
بینہ، بون ۴۰۵
بیہق ۴۰۴

ت

تانہ (تھانہ) ۴۳۲
تاہرت ۲۳۴
تبار ۲۰۳
تبالہ ۵۹
تبریز ۳۳۱
تبوک ۵۹ ۶۰ ۶۸ ۱۰۸
تدمر ۱۱۱ ۳۵۵
ترتر، شرثور ۲۰۳
الترک ۳۱۶ ۳۳۶ ۴۰۳ ۴۰۶ ۴۰۸ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۴ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۲ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳

ترند ٤١١ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨
٤١٩
تستر ٢٤٦ ٢٥١ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٧
٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢
تفليس ١٥٦ ١٩٤ ٢٠١ ٢٠٧
تكريت ١٤٦ ٢٤٨ ٢٤٩
تل اعزاز ١٤٩
تل جبير ١٧٠
تل الشهارجه ٣٣٢
تل عفراء (حران ميں) ١٨١
تل عقرقوف ٢٥٠
تل عين زربه (ديكهو سيسيه)
تل نداما (حران ميں) ١٨١
تل موزن ١٧٥ ١٧٦
تلبس (؟) ١٧٩
تنيس ٢١٧
توخ ٨١ ٣٨٦ ٣٨٧
توزين (ديكهو تيزين) ١٣٢
تومان ٢٠٨
تومشكت ٤٢٠
تونس ٢٢٩ ٢٣٣
تونه ٢١٧
تيزين ١٣٢ ١٤٩ ١٦١
تيماء ١٥ ٣٣ — ٣٥

ث

ثاريالیت ٢٠٣
ثرثور ٢٠٣
ثريا ٥٠
ثعلبيه ٢٤٢ ٢٥٣ ٢٥٥ ٣٤١
ثغور الجزريه ١٥١ ١٨٣ — ١٩٢ ٢٠٤
ثغور الشاميه ١٦٣ — ١٧١ ٢٠٤
ثنايا عوسجه ٩٥
الثنيه ثنية العقاب ١١٢ ١٣٠
الثيبان ٣٨٢
الثيمره ٣١٤

ج

جابروان ٣٣١
الجابيه ١١٢ ١٢٩ ١٣٩ ١٥١
الجار ٢١٦
جاورسان (ديكهو قهجاورسان)
الجامع (نهر) ٢٨٦
الجبار ٢٩١
الجبال ٢٦٤ ٣٠١ — ٣٢٤ اور ديكهو جبل
جبال نمروذ ٤٢٨
الجبان ٣٦٨ ٣٦٩
جبانة بشر ٢٨٢
جبانة سالم ٣٠٥
جبانة السبيع ٢٨٠

جبانة عزرم ٢٨٢
جبانة ميمون ٢٨٨
جبران ٣٦٥
جبرين ١٤٩
الجبل ٢٤٥ ٢٩٠ ٣٠٨ ٣١٠ ٣١٤
(ديكھو الجبال)
جبل جهينة ١٤
جبل الجليل ٢٤٧
جبل الحجاج ٢٧٤
جبلة ١٣٣
جبل طے ١٤٥
جبيران (جبير بن حيه) ٣٦٠
جبيران (جبير بن ابی زيد) ٣٦٦
جبيل ١٢٦
الجحاف ٥٤
الجحفة ١٥٩ — ١٦٣ ١٦٧
الجراف ٥٤
الجرباء ٥٩
جرجان ٣٢٣ ٣٣٤ — ٣٤٠
جرجرايا ٢٤٨
الجرجومه ١٥٩ ١٦٠ ١٦١
الجردمان ١٩٥ ٢٠٢
الجرز ٤٤٢
جرزان ١٩٤ ١٩٥ ٢٠١ ٢٠٢
٢١١ ٢١٢
جرش ٥٩
جرش ١١٦
جرشان ١٩٦ ٢٠٧
الجرف ١٣ ٢١ ٧٥ ١٠٨ ١٤٢
جرنی ٢٠٠
الجزارہ (ديكھو اجانه)
الجزيرہ ١٢٥ ١٣٢ ١٥٢ ١٦٣
١٦٤ ١٧٢ — ١٩٢ ٢٠٩ ٣٣٢
٣٣٦
جزيرة ابركاوان (بنی كاوان) ٣٨٦
٣٩١
جزيرة عثمان ٤١٩
جزيرة ياقوت ٤٣٥ ٤٣٦
الجسر (ديكھو قس الناطف) ٢٤٩ ٢٥١
٣١٧
جسر اذنه (ديكھو جسر الوليد)
جسر الجراح ٢٠٦
جسر منبج ١٥٠ ١٧٥
جسر الوليد ١٦٨
جسر يغرا ١٨٩
الجعرانة ٥٦
جعفران ٣٦٨
الجعفر ٤٨ ٤٩
جعفرباد ٣١٤
جلولاء ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٨ ٢٨٠
٣٠١ ٣٨٠

الجحوم ٣٦٢
جنابا (جنابة) ٣٨٨
الجنائز ٣١٩
الجنب ٢٩٣
الجند ٦٩
ابوالجند (دیکھو قاطول)
جندلان ٣٦٦
جندیسابور ٣٨٢ ٣٨٥
جنزہ ٣٩٧
جہنم ٣٨٨
جو (الیمامہ) ٨٦
الجوبرہ ٣٦٣
جوقراقر (دیکھو جومرامر)
جومرامر ٩٧
جواثا ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٩٢
جوارح (؟) ٢٠٢
جوبر (دیکھو نہر)
الجوذمہ ٣١٠
جوز ٣١٥ ٣٨٩ ٣٩٠
جوزجان ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٢٠
الجوسق (دیکھو حصن الزبیندی) ٢١٧ ٣١٨ ٣١٩
الجوف ٢٥٤
الجولان ١١٦
الجومہ ١٤٩
جوین ٤٠٤
جی ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤
جیاد (دیکھو اجیاد)
جیحان ١٦٥ ١٨٨ ١٨٩
جیرفت ٣٩١
جیلان ٣٢٢ ٣٢٦ ٣٢٨ ٣٣٠ ٣٣٥

ح

الحاتمیہ ٣٦٩
حاضر طے ١٤٥
حاضر قنسرین ١٤٥
الحائر ٢٩٨
حبتون ٣٣١
حبری (حبرون) ١٢٦
الحبس الاکبر (بصرے میں) ٣٧٠
الحبش ٢٢٣ ٣٠٢
الحبل ٩٣
الحجاز ١٠٣ ١٠٧ ١٦٩ ٢٣٨ ٣٢٧
حجام عشرہ ٢٨٢
حجر ٩٩
الحدث ١٦٩ ١٨١ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١
الحدیبیہ ٢٥ ٢٨ ٣٥ ٣٤٥
الحدیثہ ١٧٩
حدیثۃ الانبار ٣٣٣

حدیثۃ الموصل ۱۸۴ ۱۹۸ ۳۳۳
الحدیقہ (حدیقہ الموت) ۸۸ ۹۳
حرّان ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۸۱ ۱۸۶
حربانان ۳۶۷
الحربیہ ۲۹۵
الحرجہ ۷۳
الحرمان ۲۹۱
حرنانیہ ۱۷۴
الحرہ ۸ ۱۲ ۱۵ ۲۴۷
حرۃ المدینہ ۷
حرۃ واقم ۱۴
حزہ ۳۳۲
حسمان ۲۰۶
حسنی ۱۸
ذوحشم ۲۹۶
حشورا ۴۱۸
حصن الزنبدی (الزنبدی؛ الرے میں)
۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹
حصن سقیان ۱۲۷
حصن سلمان ۱۴۹ ۱۵۰
حصن سنان ۱۶۵
حصن منصور ۱۹۲
الحصیدہ ۱۱۰
حصینان ۳۶۳
الحضرہ (دیکھو حضرا)
حضرموت ۶۹ ۷۳ ۱۰۰ ۱۰۲ ۱۰۳
الحطمیہ ۲۹۵
ذات الحفافین ۳۶۷
حفصان ۳۶۲
الحفیر ۵۰
حکمان ۳۶۲
حلب ۱۳۵ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۹
حلب الساجور ۱۵۰
حلوان ۲۶۳ ۲۶۴ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۸
۳۱۵ ۳۳۳ ۳۷۲ ۴۱۳
حماۃ ۱۳۱
الحمار ۱۳۶
الحمارین ۵۳
حمام اعین ۲۷۴ ۲۸۱
حمام البلیخ ۳۵۵
حمام حمران ۳۷۲
حمام عبداللہ بن عثمان ۳۵۳
حمام عمر ۲۸۱
حمام عمرو ۳۵۴
حمام فیل ۳۵۳ ۳۵۴
حمام مسلم بن ابی بکرہ ۳۵۳
حمام منجاب ۳۵۴
حمراء دیلم ۲۸۰ ۳۲۱
حمرانان ۳۶۳
حمراندز ۴۰۴

حمزين ٢٠٦ ٢٠٨
حمص ١١٣ ١١٤ ١١٧ ١٣٠–١٣٤
١٣٧ ١٣٨ ١٤٠ ١٤١ ١٤٤
١٤٨ ١٦٠ ١٦١ ١٧٢ ١٧٣
١٧٦ ١٨٩ ١٩٣ ٢٠٤
حمى ضريه ٣٧٢
الحناطين (مكه ين) ٥٠
حنين ٤٠ ٥٥ ٥٦
حوءب ٣٧٢
جبل الحوار ١٦١
حوارين ١١٢
حوران ١١٢ ١١٣ ١٢٦ ١٢٩
حوزخيزان ٢٠٧
حوض حسان ٢٩٣
حوض عمرو ١٤
حوف ٤٠٧
حيار بنى قعقاع ١٤٦
الحيانه ٣٣١
الحيره ١٦ ٦٢ ١١٠ ١٤٦ ١٤١ ٢٤٢
٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٨
٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٥ ٢٦٠
٢٦٥ ٢٧٧ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٦
٢٨٨ ٢٩٧ ٣٠٥ ٣٤٠ ٣٤١
٣٥٨ ٣٦٣ ٣٦٨ ٤٧١ ٤٧٤

خ

خابنجر ٣١٠
خابور ١٧٨
خانيط ٢٠٣ ٢٠٨
خارزم (خوارزم) ٤٠٨ ٤١٣ ٤١٧
٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢
خالدان ٣٦٤ ٣٦٩
خالدان (ابى خالد) ٣٦٩
خالدان الاجمة ٣٦٦
خالدان القصر ٣٦٩
خالدان هبسا ٣٦٩
خالديه ٣٦٩
خان منيره ٢٩٦
خانقين ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٧٢ ٢٧٦
خاينجار ٢٦٥
خبت ٦٢
الخبيل ٤١٧ ٤٢٨
خجنده ٤١٣ ٤١٧
خدّ العذراء ٢٧٧
خراسان ١٣٤ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١
١٧٩ ١٨٧ ١٨٨ ١٩٠ ٢٣٢ ٢٣٣
٢٨٢ ٢٨٧ ٢٩٥ ٣١١ ٣١٥
٣٢٠ ٣٢٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦

٣٣٧ ٣٣٩ ٣٥٥ ٣٥٧ ٣٧٤
٣٧٥ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٧ ٣٩٩
٤٠٠ ٤٠٢ ٤٠٣ — ٤٣١ ٤٣٢
الخزز (؟) ٣٣٢
خرشن ٢٠٩
خرنى (؟) ٢٠٠ (ديكهو جرنى)
خره (سابوريں) ٣٨٨ ٣٨٩
الخريبه ٢٤٢ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٦
٣٤٧ ٣٥٠ ٣٥١
الخزر ١٩٤ ١٩٧ ٢٠٣ ٢٠٦ — ٢١٠
الخست ٣٦٩
الخستل ٣٦٦
خشخشان ٣٦٣
خشاك ٣٩٧
خشكت ٤٢٠
الخصوص (مصيصه ميں) ١٦٥ ١٦٦
الخضراء ٢٨٤
الخضرمه ٩٣ ٩٤
الخط ٨١ ٨٤
خطة الحكم بن ابى العاصى ٣٥٢
خطة دمون ٣٥٣
خطرنيه ٢٦٥ ٤٥٧
خفاش ٧٤
خفان ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٩
خلاط ١٧٦ ١٧٧ ١٨٥ ١٩٣ ١٩٤
١٩٩ ٢٠٥ ٢١١

خلباث ٣٣١
خلفان ٣٦٠
الخليج ١٦٨
خليج بنات نائله ١٤
خم ٤٨ ٤٩
خمران (ديكهو حمارنار)
خناصره ١٤٩
خنان ٢٠٢
خندق سابور ٢٩٨
خندق العلاء ٨٥
الخندمه ٤٨
خوارزم (ديكهو خارزم)
خواش ٣٩٦
خويط ٢٠٣
خوراليهل ٤٣٢
خورنق ٢٨٧
خولان ١٠٠
خوى ٣٣٢
الخويثيه ٢١١ ٢١٢
خيبر ٢٠ ٢٣ — ٢٩ ٣٠ ٣٢ ٣٣
٣٤ ٣٥ ٢١٤
خيرتان ٣٦٠
خيزان ٢٠٤ ٢٠٦ ٢٠٧
الخيس ٢١٥ ٢٢٠
الخيسيه ٩٤

د

دابق ١٧١ ١٨٩
الدابیہ ١٠٩
داثن ١٠٩ (١٣٨)
دارا ١٧٦
دارابان ٥٣
دارابی ارطاۃ ٢٨٦
دارالازد ٣٤١ ٣٤٢ ٣٥٠
دار اشعث بن قیس ٢٨٤
دارابن الاصبہانی ٣٦٦
داربابہ ٣٥٣
داربہ ٥٣
داربطیخ ٣٨٤
دارابن تبع ٣٥٣
دارتمیم ٣٤٢ ٣٥٠
دارحجیر ٢٨٥
دارحکیم ٢٨٢
دارحمران ٢٨٢
دارخالدبن طلیق ٣٥٢
دارالرومیین ٢٨١
دارابن زیاد ٣٧١
دارزیادبن عثمان ٣٥٢
دارسلیمان بن علی ٣٥٣
دار الصباغین (الرملہ میں) ١٤٣
دارطارق ٣٥٢
دارابن عامر ٣٥١
دارعبدالاعلی ٣٦٨
دارالعجلہ ٥٢
دارابن علقمہ ٥١
دارعیسیٰ بن موسیٰ ٢٨٤
دارفیل ٣٥٨
دارقمام ٢٨٤
دارالقواریر ٥٠ ٥٢
دارمعقل بن لیسار ٣٥١
دارالمغیرہ بن شعبہ ٣٥٢
دارالمقطع ٢٨٦
دارموسیٰ ابن ابی المختار ٣٥٣
دارابی نافع ٣٥٢
دارنافع بن الحارث ٣٥١
دارالندوہ ٥٢
دارابویعقوب ٣٥٢
دارینقطلین ٢٩٦
دارابن یوسف ٥٠
داروساط (دراوساط) ٢٩٠
دارین ٨٥ ٨٦ ٣٨٤
دامغان ٣١٨
دامیر ٣٣١ ٣٣٣
بلادالداور ٣٩٤ ٣٩٧

دبا ٧٦
دبيل ١٩٤ ١٩٥ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١
٢٠٥ ٢١٠
ادبيه (دیکھو دابیہ)
دجلہ ١٦٨ ٢٤٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥
٢٦٩ ٢٧٢ ٢٨٨ ٢٩١ ٢٩٢
٣٣١ ٣٤٠ — ٣٤٦ ٣٥١ ٣٥٦
٣٥٧ ٣٥٨ ٣٦٣ ٣٦٧ ٣٧٠
٣٧١ ٣٨٥ ٤٦٤
دجلۃ العوراء ٣٥٦
دجیل ٣٨٠
درابا ذ ٣٣٤
درابجر ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠
الدرب (درب بغراس) ١٣٧ ١٦٤
درب انطاکیہ ١٦٥
درب الحدث ١٨٩ ١٩٠ ١٩١
درب اللکام ١٦٧
درب منیرہ ٢٩٦
درب مہرویہ ٢٩٧
درب ہیلہل ٢٩٦
درجاہ جنک ٣٦١
الدرزوقیہ ١٩٥
درقیط (دیکھو نہر)
درنی ٢٤٢ ٢٥١
درولیہ ١٦٤
الدستان (السامرہ) ١٥٨
دستبی ٣٠٨ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩
٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٣ ٣٢٤
دستمیسان ٢٩٣ ٣٤٢ ٣٤٤
دسکرہ ٢٦٥
دشت الورک ١٩٩
دقہلہ ٢١٧
دقوقا ٢٦٥
دکان عبدالحمید ٢٨١
الدلال ١٨
دلوک ١٣٢ ١٥٠ ١٩٠
دما ٧٦
دمشق ١٠٨ ١١٢ ١١٣ ١١٥ ١١٦
١١٨ ١٢٠ — ١٣٠ ١٣١ ١٤٠
١٤١ ١٦٠ ١٩٣ ٣٠٨ ٣٢٣ ٤١٦
٤٦٧
دمیاط ٢١٧
دمیرہ ٢١٧
دنباوند ٣٣٥ ٣٣٨ ٣٣٩
دہستان ٣٣٥ ٣٣٦
دہشلارون ٤٠٨
الدہناء (دیکھو رجبۃ بنی ہاشم) ٣٤٧
٣٧١
دہنج ٤٤٢
الدودانیہ ١٩٤ ٢٠٣ ٢٠٩

الدور ، الدور العربائی ٢٩٧ ٢٩٨
دورق ٣٨٢ ٤١٥
الدوقره ٢٩٠
دومة الجندل ٦١—٦٣ ١١١ ٤٧١
دومة الجیره ٦٢ ٦٣ ٢٥٠
دیار ربیعه ١٧٨ ١٨٠
دیار مضر ١٧٨ ٤٧١
الدیبل ٤٣٢ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨
٤٤٢
دیدونا ٢٠٢
دیر الاعور ٢٥٣ ٢٨٣
دیر الاقداح ٢١١
دیر الجماجم ٢٨٣
دیر خالد ١٢١ ١٢٩
دیر السوا ٢٨٣
دیر طبایا (؟) ١٢٩
دیر الفیله ١٢٩
دیر قادوس ٣٥٧
دیر قره ٢٨٣
دیر کعب ٢٦٢ ٢٨٣
دیر ماسرجان ٢٩٠
دیر هند ٢٥٣ ٢٨٣
الدیلم ٢٨٠ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩
٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤
٣٢٥ ٣٣٧ ٣٣٨
الدینور ١٩٤ ٣٠١ ٣٠٦ ٣٠٧
٣٠٨ ٣١٠

ذ

ذابلستان (زابلستان) ٣٩٦، ٣٩٧، ٤٠١

ر

الربیه ١٧٨
الرذانات ٢٦٥
راس العین ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨
راسیکفا ١٧٥ ١٨٠
راشهر ٣٨٧
الرقه ١٧٩ ٢٩٧
رامجرد ٣٩٠
رامدین ٤١٠
رامهرمز ٣٧٤ ٣٧٧ ٣٧٩ ٣٨٥
راور ٤٣٩
راوند ٣٢٥
الریذه ٩ ٣٧٤ ٣٧٥
الرجیه ١٨٠
رحبة بنی هاشم ٣٤٧ ٣٧١
رحی عماره ٢٨٥

رخ ٤٠٤
الرخج ٣٩٤ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٩
٤٠١
الروم ٤٩
روم آل اسيد ٥٣
روم بني جمح ٥٤
روم بني قراد ٥٤
الرومان ٥٣
رزان ٣٩٦ ٣٩٧
الرس ١٩٤ ٢٠٣ ٢٠٦
رستاق احنف (دیکھو شق الجرد)
رستقاباذ ٢٨١
رستماباذ ٣٢٣
رسطف ٣١٠
رصافۂ بغداد ٢٩٥
رصافۂ کوفہ ٢٨٧
رصافۂ شام ١٧٩ ١٨٠ ١٨٦
رعبان ١٣٢ ١٥٠ ١٩٠
رفح ١٣٨
الرقہ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦
١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨٦
١٩٢ ٢٠٥ ٢٨٤
رم ٤٨ ٤٩
رمان ٩٧
رمح ٦٩
الرملہ ١٤٣
الرہا ١٧٢ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٨
١٨١ ١٨٤ ١٩٢
الرہوہ ۔ رہوۃ مالک ١٩١
الرہیمہ ٢٩٨
الردا ٤٨
روادان ٣٦١
الروحاء ٢٧٤
رودس (رہوڈس) ٢٣٥ ٢٣٦
روذہ ٣٢٠
روذبار ٤٣٤
الرور ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٥
روسس ١٦١
روضۃ الخیل ٣٧٢
روم ٧ ٥٩ ١٠٧ ١٠٩ ١١٣ ١١٥
١١٦ ١١٧ ١١٨ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨
١٣٣ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٤٣ ١٤٨
١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٧
١٥٩ ١٦٣ — ٢٢٣ ٣٠٢ ٣١٩
الرومقان ٢٧١
الرومیہ ٢٦٣ ٢٧٥
الرویان ٣٣٥ ٣٣٨ ٣٣٩
الرے ٢٥٥ ٢٩٥ ٣٠٢ ٣٠٨ ٣١١
٣١٧ — ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٣ ٣٣٩
٤٣٦

الريا ٩٣ ٩٤
الريان (دیکھو المحدود)
ریشہر (دیکھو راشہر

ز

الزاب ٢٣٣
زابل ٣٩٤
زابلستان (دیکھو ذابلستان)
زابوقہ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٥٠
الزابی ٢٩٠
الزارہ ٨٥ ٨٦
زاغول ٤١٧
زالق ٣٩٣ ٣٩٥
زام ٤٠٣
زاوہ ٤٠٤
زبطرہ ١٨١ ١٩١ ١٩٢
زبید ٦٩
زخ (دیکھو رخ)
زرارہ ٢٧٤ ٢٨٢
الزراعہ ١٣١
زران ٣٣٣
زرنج ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٨ ٤٠٠ ٤٠٢
زری کران ١٩٧ ٢٠٨
الزرط ١٦٢ ١٦٨ ١٧١ ٣٧٢ ـ ٣٧٦
محلۃ الزرّاط (انطاکیہ میں جائوں کا محلہ) ١٦٢
الزرط (خوزستان میں) ٣٨٢
زقاق عمرو ٢٧٦
زم (دیکھو آمل)
زمزم ٤٨
زنجان ٣٢١ ـ ٣٢٥
زندہ ١٦٤
زندورد ٢٤٢ ٢٥١ ٢٩٠
الزنبیریہ ٢٩٦
الزوابی ٢٥١
الزور ٣٩٤
الزوزان ١٧٦
زوشت ٣٩٣
زویلہ ٢٢٤
الزیاتین (دمشق میں) ١٢٣
زیادان ٣٦٢
الزیتونہ ١٨٠

س

ساباط ٢٦٢ ٢٦٣
سابور ٣٨٧ ٣٨٨
سابون ٨٥
٣٧٧ ٤٣٦ ٤٣٨ ٤٤٥
٤٤٦

سابینا ۲۰۲
الساتروذان ۳۲۶
الساجور (دیکھو حلب)
ساریہ ۳۳۵
السامرہ ۱۴۱ ۱۵۸
ساہیونس ۱۹۵
الساوردیہ ۲۰۳
ساوندری ۴۳۹
سادہ ۳۱۱
السباتجہ (دیکھو سیابجہ)
سبختہ عائشہ ۳۶۵
سبسطیہ ۱۳۸
سبلان ۳۲۶
سبیطیہ ۲۷۱
سجستان ۳۰۰ ۳۱۵ ۳۶۰ ۳۷۶
۳۹۲ ـ ۴۰۲ ۴۳۴
سجلہ ۴۸ ۴۹
سجن ابن سباع ۵۲
سخا ۲۲۰
سدمعونہ ۱۳
سدراتہ ۲۳۳
سدرۃ عتاب ۵۴
سدوسان ۴۳۸
سراۃ (سراو) ۳۲۶ ۳۳۱
السراۃ ۱۶ ۲۵۳
سراج طیر ۱۹۴ ۲۰۰
سربیدس ۴۳۸
سرخس ۴۰۵
سریست ۴۰۴
سرق ۳۷۹ ۳۸۵
سرمن را ئے ۲۹۷ ۲۹۸ ۳۴۰ ۳۴۰
سرمین ۱۴۹
سروج ۱۷۵ ۱۸۰
السریر ۱۹۶ ۲۰۸
سعیدان ۳۶۴
السغد ۱۹۵ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۷
۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲
۴۲۴ ۴۲۷ ۴۳۰ ۴۳۱
سُغدبیل ۱۹۵
سقایۃ سراج ۵۱
سقلیہ (صقلیہ) ۲۳۵
سقیا ۵۰
سکرالمیہ ۴۴۵
السکۃ ۴۳۹
سکۃ البرید (کوفے میں) ۲۸۶
سکۃ بنی سمرہ ۳۵۲
سکۃ عمیرہ ۲۸۵
سکۃ ابن محرز ۲۸۵
السکون ۲۵۴
سلالم ۲۵ ۲۶

سلطيس ٢١٥ ٢٢٠ ٢٢٢
سلوس ١٨٠
سلق بنى السحرين ٣٣٢
سلق معاوية الاودى ٣٢٦
سلماس ٣٣٢
بحيرة السلور ١٤٨
سلوقية ١٤٨
سليمة ١٣٤
(نهر) بنى سليم ٢٥٤
سليمانان ٣٦٤
سمالوا (يكهو ضمالو)
سماوه ٩٣
سمرقند ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٧
٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٨
سمسخى ١٩٥ ٢٠٢
سمشلدى ١٩٥
سمندر ١٩٧
السمور ٢٠٦ ٢٠٨
سميساط ١٧٤ ١٧٥ ١٩٠
سن بارما ٣٦٥
سن سميرة ٣٠٧
سناروذ ٤٣٤
السنبلة ٥٠
سنبيل ٩١ ٣٨٢
السنيج ٤٠٦
سنجار ١٧٧
السند ١٦٢ ١٦٧ ٢٩٢ ٣٧٥
٤١٧ ٤٣١ — ٤٤٦
سندان ٢٠٨
سندان ٤٤٦
سنوان (يكهو قصر الاحنف)
سنير ١١٢
سهبان ٤٣٨
سهرياج (يكهو شهرياج) ٣٩١
السواد (سواد العراق) ٢٤١ — ٢٥٠
٢٦٥ — ٢٧٣ ٢٨٥ ٢٨٩
٢٩٠ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠
٣٧٨ ٣٨٤ ٤٤٥ ٤٤٧
سواد الاردن ١١٦
السوادية ٢٨٣
ارض السودان ٢٣١
سورا ٢٥٤ ٢٨٧
سورستان ٢٧٦
سوريانج (يكهو شهرياج) ٣٩١
سوريا (الشام) ١٣٧
السوس (المغرب ميں) ٢٢٩ ٢٣٠
٢٣١
السوس (الاهواز ميں) ٣٧٣ ٣٧٤
٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٢
سوسية ١١٦

سوق الاحد ۲۳۳
سوق اسد ۲۸۶
سوق الاہواز ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸
۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵
سوق حکمہ ۲۵۵
السوق العتیق (دیکھو بغداذ) ۲۴۶
سوق ہشام العتیق (رقہ میں) ۱۷۹
سوق وردان ۲۱۷
سوق یوسف (حیرہ میں) ۴۸۱
سوی ۱۱۰ ۱۱۱
سویدان ۳۶۵
السیابجہ ۱۶۲ ۳۷۳ ۳۷۴
۳۷۵ ۳۷۶
السیاسجون ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۷
السیب ۲۹۱
السیبان ۲۹۴
سیحان ۱۶۸
سیحان البصرہ ۳۶۳
سیراف ۳۹۰ ۳۹۱
السیروان ۳۰۷
السیروان (رے میں) ۳۲۰
السیسجان ۱۹۴ ۱۹۵ ۲۰۰
۲۰۱ ۲۰۵ ۲۰۹ ۲۱۱
۲۱۲
سیسر ۳۱۰ ۳۱۱
سیسیہ ۱۷۰
السیلحین ۲۴۶ ۲۵۵ ۲۶۰
سینیز ۳۸۸

ش

الشابران ۱۹۴ ۲۰۴ ۲۰۸
الشاش ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۶ ۴۳۱
الشام ۱۷ ۲۶ ۲۹ ۳۶ ۵۹
۶۲ ۶۶ ۷۳ ۹۷ ۱۰۴
۱۰۷—۱۵۲ ۱۷۸ ۱۸۳ ۱۸۵
۱۹۳ ۱۹۷ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۵
۲۵۹ ۲۸۰ ۳۰۲ ۳۲۹ ۳۳۵
۳۳۶ ۳۷۶ ۴۱۳ ۴۲۵ ۴۳۶
۴۴۴ ۴۴۷ ۴۴۹ ۴۵۱ ۴۶۵
۴۷۱
شامہ ۱۱
شبلان ۳۶۵
شبیر ۳۸۸
الشجرہ ۱۴
الشحر ،،
الشراۃ ۱۲۶
شرابیط ۲۹۰
الشراکان ۱۰
الشرقی (سندھ میں) ۴۴۲ ۴۴۵

الشرقی (ابصرہ میں) ٣٦٨ ٣٦٩
الشرقیہ (دیکھو قصرالوضاح)
شرقینا ١٤٩
شروان ٣٩٣
شروان ١٩٤ ١٩٦ ٢٠٤ ٢٠٧ ٢٠٩ ٢١٠
جبال شروین ٣٣٩
شط عثمان ٣٥١ ٣٦٢
شطا ٢١٧
شعب ابی طالب ٤٨
شعب عمرو ٥٠
الشعیبیہ ٣٧١
شفشین ٢٠٣
شفیہ ٤٩
الشق ٢٥ ٢٦
شق الجرذ ٤٠٦
شکن، شکی ١٩٤ ٢٠٣ ٢٠٦
الشماخیہ ٢١٠
شماط ١٨٤ ١٨٥ ١٨٩ ١٩٠ ١٩٣ ١٩٤ ٢٠٣
شمکور ٢٠٣
شہارسوج بجیلہ ٢٨١
شہرزور ٢٦٥ ٣٢٦ ٣٣٣ ٣٣٤
شہریاج ٣٩٠ ٣٩١
شوشت ٢٠٢
شومان ٢١٧ ٤١٩
شیراز ٣٨٨ ٣٨٩ ٤٣٦
الشیرجان ٣٩١ ٣٩٣
الشیز ٣٢٦
شیزر ١٣١

ص

الصافیہ ١٨
الصالحیہ ٢٩٥
الصامغان ٣٣٣ ٣٣٤
صحار ٧٦
صحراء اثیر ٢٨١
صحراء ام سلمہ ٢٨٨
صحراء بردخت ٢٨٥
صحراء شبث ٢٨٥
صحراء بنی قرار ٢٨١
صحراء قیراط ٣١٠
الصراۃ ٢٤٦ ٢٥٩ ٢٨٧ ٢٩٥
صراۃ جاماسپ ٢٥٤
الصعفوقہ ٩٤
صعنبا ٢٧٣
الصعید ٢١٧
الصفانیان ٤٠٧ ٤١٠ ٤١٩ ٤٢٠

الصفا ٣٩ ٤٠
صفوريه ١١٦
صفين ١٥١ ٢٥٩ ٣٤٤ ٣٧٤
الصقالبه ١٥٠ ١٦٦ ٢٠٨
صلاح (مكهٔ معظمه) ٥١ ٥٢
صلتان ٣٦٦
الصنارية ٢٠٣ ٢١٠
الصنم (؟) ١٩٩
صندودا ١١٠
صنعاء ٦٩ ١٠٣ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧
الصهوه ١٤
صور ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١٤٣
صيدا ١٢٦
الصيمره ٣٠٧
الصين ٣٣٦ ٣٤١ ٤٢٦
الصين (كركيين) ٢٩٠

ض

ضحاك رواس ٢٨٢
ضمالوا ١٧٠
خيزاباذ (ديكهو طيزاباذ)

ط

الطاربند ٤٢
طاغون ٤٠٥
الطاق ٤٠٢
طاقات بشر ٢٨٨ ٢٩٦
طاقات ام عبيده ٢٩٦
الطالقان ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٩ ٤١١ ٤١٤ ٤١٩ ٤٢٠
الطائف ١٣ ٣٦ ٣٧ ٥٥ — ٥٩ ١٠٧ ١٣٥ ٣٥٣ ٣٦٢ ٤٧١
طبرستان ٣١٤ ٣١٥ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٣٤ — ٣٤٠
طبرسران ١٩٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩
طبريه ١١٦
طبس ٤٠٣
الطبسان ٤٠٣
طبنه (ديكهو العباسيه)
طخارا ٤٠٨
طخارستان ٤٠٦ ٤٠٨ ٤١٦ ٤٢٠ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٤٤
طرابزنده ١٩٥
طرسوس ١٦٣ ١٦٤ ١٦٩ ١٧٠ ١٩٠ ٢٩٧
طرف القدوم ١٣
طرنده ١٨٥ ١٨٦
طرون ٢١١
طعام ٢٠٢

الطفّ (الطفوف) ٢٥٢ ٢٥٤
٢٩٨ ٢٩٩ ٣٧٢ ٣٧٣
طفليس (ديكهو تفليس)
طفيل ١١
طلحتان ٣٦٠
الطلوب ٥٠
طليطلة ٢٣١
طميسة ٣٣٤
طنجة ٢٢٧ ٢٢٩ ٢٣٠
الطوانة ١٦١
طورعبدين ١٧٦
طوس ٢٩٧ ٣٣٤ ٤٠٥ ٤١٥
الطوى ٤٩
ذوطوى ٥١
الطيرهان ٢٤٩ ٣٣٣
طيزناباذ ٢٥٥ ٢٧٤ ٢٨٤
الطيلسان ٣١٨ ٣٢٢ ٣٢٧

ظ

ظريب التادبل ٩
الظهر ٢٧٧

ع

عابدين ١٥١
العال ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٦٥ ٢٥٧
العالية ١١
عانات ١٧٩ ١٨٢
عبادان ٣٦٨ ٣٦٩
عباسان ٣٦٩
العباسية (طبنة) ٢٣٣ ٢٣٤
العباسية (ديكهو قصرالابيض)
عبدالرحمان ٣٦٣
عبيدلان ٣٦٣
عبيدان ٣٦٣
عجلان ضيعة بيت جبرين ١٣٨
العجول ٤٨
عدن ٦٩
العذيب ٢٤٤ ٢٥٠ ٢٥٣ ٢٥٥
٢٥٨ ٢٦٢ ٢٩٩
عراجين (عرشين) ١٥٠
العراق ٦٦ ٦٧ ٨٤ ٩٦ ١٠٤ ١٠٩
١٥٠ ١٦٠ ١٦٩ ٢٤١ ٢٤٢
٢٤٣ ٢٥٠ ٢٥٣ ٢٥٩ ٢٧٣
٢٧٤ ٢٨١ ٢٨٦ ٢٩٢ ٢٩٣
٣٠٠ ٣١٤ ٣٣٥ ٣٤١ ٣٤٨
٣٤٩ ٣٧٠ ٣٨٢ ٣٩٠ ٣٩٥
٣٩٩ ٤٠٠ ٤٢٥ ٤٢٧ ٤٢٨
٤٣٢ ٤٣٥ ٤٤٠ ٤٤٢ ٤٤٩
٤٥١ ٤٦٤ ٤٦٩

عربسوس ١٥٦ ١٥٧
العربة ١٠٩
العراقان (كوفة وبصره) ٤١٨
(النهر) العربي ٣٦٣
العرصة ١٤
العرض ٩٠
عرفة ٣٦ ٣٧ ٤٨
العرق ٢٩٩
عرقة ١٢٦
عرندل ١٢٦
العرش ٢١٢
عسفان ٤٥٢
عسقلان ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤
عسكر مكرم ٣٨٣
عسكر مهدى ٢٩٥
العسيفان ٤٤٦
العقبان ١٠
العقبة ٩٣
عقبة بغراس ١٦٧
العقبة البيضاء ١٦٧
عقبة الجارود ٣٨٩
عقبة حلوان ٢٧٢
عقبة الحناء (ديكهو عقبة بغراس) ١٦٧
العقر ٣٥٢
عقرقوف (ديكهو توّل)
عقوبة ٢٢٧
العقيق ٦ ١٢ ١٣ ٢١
عكا ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١٤٣ (الخارجة) ١٥٣
عكبرا ٢٤٩
عمان ١٦ ٧٦ — ٧٨ ٨١ ٨٢ ٩٢ ١٠٢ ٣٤١ ٣٧٢ ٣٨٦ ٤٣١ ٤٣٦
عمّان ١٢٦
عمران ٣٦٤
العمق، (ديكهو عمق تيزين) ١٦١ - ١٦٢
عموّاس ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٧٢
عمورية ١٤٦ ١٦٤ ١٦٧ ١٩٢
عميران ٣٦٣
العواصم ١٣٢ ١٤٤ — ١٥٢ ١٦٣ ١٩٣
العوالى ٤٥٢
العوار ٢٩٢
عيذاب ٢٣٨
عير ٨
عيساباذ ٢٩٦ ٢٩٧
عين التمر ١٥ ٦٢ ١١٠ ١٤٢ ٢٣٠ ٢٤٤ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥٤ ٣٥٢ ٣٦٨ ٤٠٩

عين جل ٢٩٨ ٢٩٩
العين الحامضه ١٧٦
عين الرجبه ٢٩٩
عين الرديميه ١٨٠
عين زربه ١٧١ ٣٧٦
عين السلور ١٤٨
عين شمس ٢١٦
عين الصيد ٢٩٨ ٢٩٩
عين الورد (ديكهو راس عين)
عيون الطف ٢٩٨ - ٢٩٩

غ

الغابه ٩
مدينة الغابه ٨٥
غابة ابن هبيره ١٨٠
غرايه ٩٣
غزه ١٠٩ ١٣٨
الغزيه (ديكهو الغوريه)
غسان ١٦
غليانه ٢٣٥
(بئير) الغمر ٥٠
الغمر ٩٧
الغوره ٩٣
الغوريه ٤٣١
غوطه دمشق ١١٢ ١٢٠ ١٢٥
غوميك ٢٠٦

ف

فارس ٨٠ ٢٤١ ٣١٩ ٣٤١ ٣٨٦ - ٣٩١
٣٩٢ ٣٩٣ ٤٠٣ ٤٣٦
فارع ٤١
الفاريات ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٩
فاميه ١٣١
فحل ١١٥ ١١٨ ١٤٠
فخ ١١ ٥١
فدك ٢٠ ٢٩ - ٣٣ ٣٥
فدندون ٢٩٧
الفرات ١٥٠ ١٥١ ١٧٥ ١٧٩ ١٩٨
٢٥٤ ٢٥٦ ٢٧١ ٢٧٤ ٢٨٣
٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٤ ٣٤٢ ٣٦٨
٣٧١
مدينة الفرات ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٥٠
٣٨٥
الفرس ٧٨ ١٠٥ ١١٧ ١٤٨ ١٩٦
١٧٠ ١٧٧ ١٨٢ ١٩٧ ٢٥١ ٢٦٣
٢٨٠ ٢٨٧ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٨ ٣٠٢
٣٧٤ ٣٧٥ ٤٦٤ ٤٦٦
٤٦٨
فرج بيت الذهب ٤٢٠ (ديكهو لتان)

فرضۃ الفیل (دیکھو مشرعہ)
الفرع ۱۳ ۱۴
فرغانہ ۴۲۰ ۴۲۲ ۴۲۸ ۴۳۰ ۴۳۱
الفرماء ۲۱۲
فرنجہ ۲۳۱
فسا ۳۸۸ ۳۹۱
الفسطاط ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۷ ۲۲۰
۲۲۲
فشجاتن (دیکھو فیشجان) ۳۸۹
الفعیران ۱۴
الفلالیج ۲۴۵ ۲۶۵ ۴۵۷
فلسطین ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۶ ۱۲۶ ۱۳۱
۱۳۲ ۱۳۵ ۱۳۸–۱۴۴ ۱۴۷
۱۵۱ ۱۵۸ ۱۹۳
فلوجتان ۲۵۴
الفهرج ۳۴۲ ۳۹۳
الفواره ۱۱۴
فید ۲۴۲ ۲۵۳ ۳۴۱
فیشجان ۳۸۹
فیض البصرہ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۶۴ ۳۶۸
مدینۃ الفیل (سمرقند) ۴۲۱ ۴۲۶
فیلان ۱۹۶ ۲۰۷ ۲۰۹
فیلان (البصرہ میں) ۳۶۴
الفیوم ۲۱۷

ق

قادس ۴۰۹
القادسیہ ۱۷۷ ۲۵۲ ۲۵۵–۲۶۲
۲۶۳ ۲۶۷ ۲۷۵ ۲۷۹ ۲۸۰
۲۹۸ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۸۷ ۴۵۲
ذوقار ۲۹۸
قارا ۱۳۰
قاسان ۳۶۶
القاسمیہ ۳۶۹
قاشان ۳۱۲ — ۳۱۴
قاصرین ۱۵۰
قاطول الرشید ۲۹۷
قاطول کسری ۲۹۸
القاع ۴۱ ۴۱۲
القاقزان ۳۲۳
قالری (کالری) ۴۴۶
قالیقلا ۱۸۵ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۷ ۱۹۹ ۲۰۴
قباء ۲ ۳ ۴ ۵
قباقب ۱۸۷
قبۃ الخضراء (واسط میں) ۲۹۰
قبرس ۱۱۷ ۱۵۲ – ۱۵۸
قبش، جاگیر (البطحاء میں) ۱۲۹
القبط ۷ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹
۲۲۰ ۲۲۱
جبل قبق ۱۹۷
قبلہ ۱۹۴ ۱۹۵

قبور الشہداء (افریقیہ میں) ۲۲۹
قبور الشہداء (مدینۂ مبارکہ میں) ۱۳
قبور الندماء ۳۲۵
قبیتبتان ۳۶۳
قحویط ۴۰۲
قدس ۱۱۶
قدید ۴۵۲
قدیس (دیکھو قادسیہ) ۲۶۲
قراقر ۱۰۰ ۱۱۱
قرارہ ۳۳۱
ذوقرد ۹
قردی ۱۷۶
القرشی (نہر) ۳۶۲
قرطبہ ۲۳۱
قرقرۃ الکدر ۱۳
قرقیسیا ۱۱۱ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰
قرماسین ۳۰۱
قریۂ ابی صلابہ ۲۸۴
قریۃ الصیادین ۲۶۳
قریۃ المیمون ۲۹۱
قریۃ الہرمز ۲۷۳
القریتین (قرنین) ۳۹۴
القریتین ۱۱۲
قزوین ۲۸۰ ۳۱۸ ۳۲۱ — ۳۲۵
قس الناطف ۲۵۱ ۲۵۲ ۳۱۷
القسطل ۱۳۱
قسطنطنیہ ۱۱۷ ۱۳۵ ۱۳۷ ۲۲۰ ۲۳۶
قشمیر ۴۴۵ ۴۴۶
قصبہ ۴۳۸ ۴۴۴
القصبہ ۹۵
قصدار ۴۳۴ ۴۴۵
القصر الابیض (افریقیہ میں) ۲۳۴
القصر الابیض (البصرہ میں) ۳۴۸
القصر الابیض (المدائن میں۔ دیکھو الابیض)
القصر الابیض (الحیرہ میں) ۲۲۴
القصر الاحمر ۳۵۵
قصر الاحنف ۴۰۶ ۴۰۷
قصر انس ۳۵۵
قصر اوس ۳۵۵
قصر ابن بقیلہ ۲۴۴
قصر جابر ۳۲۰
قصر خالد ۲۸۶
قصر ابی الخصیب ۲۹۳ ۳۳۸
قصر الرشید ۲۹۷
قصر زربی ۳۵۵
قصر سابور (دیکھو قصر عیسیٰ بن علی) ۲۴۹
قصر عبدویہ ۲۹۶
قصر العدسیین ۲۴۴ ۲۸۶
قصر عطیہ ۳۵۶

قصر عیسیٰ بن جعفر ۲۹۷ ۳۵۳
قصر عیسیٰ بن علی ۲۴۹
قصر کثیر ۳۰۸
قصر مجاشع ۳۱۵ ۳۹۱
قصر المبرین ۳۵۵
قصر مقاتل ۲۸۲ ۴۰۹
قصر المنصور ۳۷۰
قصر المهدی (دیکھو قصر وضاح) ۲۹۵
قصر النعمان ۳۵۵
قصر نفیس ۱۴ ۲۴۷
قصر النواہق ۳۵۵
قصر ابن ہبیرہ ۲۸۷
قصر الورد ۹۳
قصر الوضاح ۲۹۵
قصریانہ ۲۳۵
"قصرین ۴۰۷
قصم ۱۱۱
قصور حسان ۲۲۹
قطربل ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۹۵
قطرغاش ۱۶۷
القطقطانہ ۲۹۸
قطیعۃ الجاب ۳۶۷
قطیعۃ زبیدہ (رصافہ میں) ۱۸۰
قطیعۃ شبیل ۲۹۶
قطیعۃ عائشہ (رصافہ میں) ۱۸۰
قطیعۃ ام عبیدہ ۲۹۶
قطیعۃ عمارہ ۲۹۶
قطیعۃ عمر بن ہبیرہ (جہلبان)
قطیعۃ عیسیٰ بن علی ۲۹۲
قطیعۃ منیرہ ۲۹۶
قطیعۃ میمون ۲۹۶
قطیعۃ ہمیان ۳۶۵
القطیف ۸۱ ۸۵
قعیقعان ۵۳ ۳۸۳
القفص ۳۹۱
قلرجیت ۲۰۲
قلزم ۲۲۸ ۲۳۸
قلعۃ البیر ۲۲۷
قلعۃ خرشہ ۳۹۱
قلعۃ خرزاد ۳۸۳
قلعۃ ذی الزناق ۳۸۲
قلعۃ الستوج ۳۸۸
قلعۃ فرخان (دیکھو حصن الزبندی)
قلعۃ الکلاب ۱۹۵ ۲۰۹
قلعۃ النسیر (دیکھو ماذران) ۳۰۹
قلوذیہ ۱۸۷
قم ۳۱۲ - ۳۱۴
القمیبران ۱۹۴ ۲۰۳
قناطر حذیفہ ۲۷۲
قناطر عطاء ۴۰۹

قناطر النعمان ٣٠٨
القناة ١٣
قناة بصرى ١١٢
قنبل (قنبلى) ٤٣٦
قند (قصر قند) ٤٣٨
قندابيل ٤٣٥ ٤٤٢ ٤٤٥
قندل ٣٦٣ ٣٧١
قندهار ٤٣٤ ٤٤٥
قنزبور ٤٣٦
قنسرين ١٣١ ١٣٢ ١٣٧ ١٣٨
١٣٩ ١٤١ ٤٤ — ١٥٢ ١٦٤
١٦٨ ١٧٢ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠
١٩٣
قنطرة البردان ٢٩٥
قنطرة الجديده ٢٩٥
قنطرة قره ٣٧٢
قهجادرسان ٣١٤
القوادس (دیکھو قادسیه) ٢٦١
قورس ١٣٢ ١٤٩
قوزان لبست ٣٩٦
قومس ٣٠٢ ٣١٧ — ٣٢٠ ٣٣٩
قومستان ٤٠٣
القيقان ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٤٥

ك

كابل ٣٩٢ — ٤٠٢ ٤٣٠ ٤٣٢
٤٤٦
كاريان ٣٨٩
كازرون (گازرون) ٣٨٨
كاسان (كاشان) ٤٢٠
جزيرهٔ بنى كاوان (دیکھو جزيره)
الكتيبه ٢٥ ٢٦ ٢٨
كثيران ٣٦٥
الكر ٢٠٣ ٢٠٦
الكرخ (كرخ ابى دلف) ٣١٤
الكرخ ٢٩٥
كرخ فيروز ٢٩٧ ٢٩٨
كردبنداذ ٢٧٥
كركويه ٣٩٣
كرمان ٢٩٩ ٣١٣ ٣١٥ ٣٧٦
٣٨٦ — ٣٩٢ ٣٩٩ ٤٠٣
كرمان شاهان ٣٢٠
كرمينيه ٤٢٠
كرين ٤٠٣
كريون ٢٢٠ ٢٢٢
كسال ٢٠٢ ٢٠٧

کستبجی ۲۰۲
کسفرمس (؟) ۲۰۲
کسکر ۱۶۸ ۲۴۲ ۲۵۱ ۲۵۴
۲۹۰ ۲۹۲ ۲۹۳ ۳۰۳ ۳۷۵
کش (سجستان میں) ۳۹۴ ۴۳۴
کش (ماوراءالنہر میں) ۴۱۱ ۴۱۷
۴۱۸ ۴۲۰ ۴۲۲
کشوین (دیکھو قزوین) ۳۲۱
الکجّان ۱۰
کفربیا ۱۶۵ ۱۶۶
کفرتوثا ۱۷۶ ۱۸۰
کفرجدا ۱۸۱
کفرطیس ۲۲۲
کفرمری ۲۴۷
کفیان (کفین) ۴۲۰
ذوالکلاع (القلاع) ۱۷۰
الکلبانیہ ۳۷۳ ۳۷۴ ۴۰۲
کلواذی ۲۵۵
کنخ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶
کنب ۴۳۰
الکنیسۃ السوداء ۱۷۱
کنیسۃ الصلح ۱۷۰
کنیسۂ یوحنا (حمص میں) ۱۳۱
کنیسۂ یوحنا (دمشق میں) ۱۲۵ ۱۲۶
کھز (کہن)
الکوائل ۱۱۱
کوثی ۲۵۴ ۲۶۳ ۲۶۵ ۲۷۱
جبل کوتہ ۲۰۰
کوسجان ۳۶۷
الکوشمان صنف السامرہ ۱۵۸
الکوفہ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۸۷ ۱۱۰ ۱۱۷
۱۳۸ ۱۷۹ ۱۹۸ ۲۰۴ ۲۴۱ ۲۴۷
۲۵۳ ۲۵۶ ۲۵۹ ۲۶۲ ۲۶۹
۲۷۵ – ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۴ ۲۹۵
۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۵ ۳۰۶
۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۴ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹
۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷
۳۲۸ ۳۳۴ ۳۳۸ ۳۴۰ ۳۴۸
۳۵۰ ۳۶۴ ۳۸۰ ۴۰۸ ۴۲۳
۴۲۹ ۴۳۷ ۴۶۲ ۴۶۳
الکوفہ (کوفۂ ابن عمر) ۲۷۵ ۲۷۷
الکیرج (؟) ۴۴۰ ۴۴۲
کیسوم ۱۹۰
کیف ۴۰۵

ل

لابتی المدینۃ ۸
لاذقیہ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴
لافت (دیکھو جزیرۂ ابرکاوان)

اللان ۱۹۷
لبنان ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲
ذات اللجم ۲۰۰ ۲۰۱
لد ۱۳۸ ۱۴۳
جبل اللكام ۱۵۹ ۱۶۰
الكنز ۱۹۶ ۲۰۶ ۲۰۸ ۲۰۹
لهاور (دیکھو الاہور ۔ لاہور)
لواتہ ۲۲۵
سح اللولون ۱۶۱
لیران ۱۹۶

م

ابن النہرین (دیکھو نہرین)
ماوراء النہر ۴۰۸ ۴۱۶ ۴۲۰ ۴۲۶
۴۲۷ ۴۲۹
ماوراء سجوامیس ۴۴۳
ماب ۱۱۳
ماحوزہ ۲۹۸
ماذران ۳۰۹
مارب ۷۳
مارین ۳۱۴
ماردین ۱۷۶
مازجین ۱۷۸
ماسبذان ۲۹۷ ۳۰۷ ۳۰۸
المالبہ (مالوہ) ۴۴۲
المایکہ ۳۶۹
ماہ البصرہ (نہاوند) ۳۰۶ ۳۰۹
ماہ دینار ۳۰۶
ماہ الکوفہ (دینور) ۳۰۶
ماہان ۳۰۲ ۳۰۸
مابہرج ۳۱۰
المبارک ۲۹۰ ۲۹۱
المبارکیہ (دیکھو مدینۃ المبارک)
المتوکلیہ (دیکھو شمکور) ۲۹۸
المثقب ۱۶۶
المجانہ ۲۲۷
مجنّہ ۱۱
المحدود ۲۷۴
المحفوظہ ۴۴۴
محلۃ بنی شیطان ۲۸۴
محمدان ۳۶۲
المحمدیہ (دیکھو الحدث) ۱۹۰
المحمدیہ (رے میں) ۳۱۹ ۳۲۰
المخرم ۲۴۹ ۲۹۵
المدائن ۱۷۰ ۲۵۹ ۲۶۲ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۷۲
۲۷۵ ۲۷۷ ۲۸۰ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۸ ۲۱۵
المدبر ۱۷۸
المدینہ ۲ ۵ ۶ ۷ ۱۱ ۱۵ ۳۴ ۳۷
۴۷ ۵۲ ۵۳ ۵۵ ۹۵ ۱۱۹

۲۱۶ ۲۲۶ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۵۶
۲۷۹ ۲۹۶ ۲۹۹ ۳۰۳ ۳۰۶
۳۲۶ ۳۴۱ ۳۴۴ ۳۵۰ ۳۵۲
۳۶۲ ۳۶۸ ۴۱۲ ۴۵۱ ۴۶۶
۴۷۰ ۴۷۳ ۴۷۴
مدینۃ السلام (دیکھو بغداذ)
مدینۃ المبارک ۳۲۳
مدینۃ موسیٰ ۳۲۳
المذار ۲۴۲ ۲۵۳ ۳۴۲
مذینیب ۱۰ ۱۱
مرالظہران ۳۷
المراغہ ۳۳۰
مرالا ۱۹۹
المربد ۳۴۹
مربعۃ شبیب ۲۹۶
مرتحوان ۱۴۹
المرج (موصل میں) ۳۳۱
مرج حسین ۱۷۰
مرج الحصی ۱۹۹
مرج راہط ۱۱۲
مرج الصفر ۱۱۴ ۱۱۸—۱۲۰ ۱۴۰
مرج عبدالواحد ۱۸۱ ۱۹۱
مرعش ۱۵۰ ۱۸۸ ۱۸۹
المرغاب ۳۱۶ ۳۶۴ ۴۰۶ ۴۰۷
المرغاب (البصرہ میں) ۳۶۴ ۳۶۷
مرقیہ ۱۳۳
مرند ۴۴۲
مرند ۳۳۰
المروحہ ۲۵۱
مروالروذ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۹ ۴۱۷
مروالشاہجہاں ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۳۶ ۴۰۵
۴۰۶ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۳
۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۲۰ ۴۲۴
۴۲۵ ۴۲۸ ۴۲۹
ذوالمروہ ۱۴ ۱۰۸
المریسیع ۴۱
مس ۳۱۴
مسجد ابراہیم ۱۲۹
مسجد بنی بہدلہ ۲۸۵
مسجد بنی جذیمہ ۲۸۵
مسجد الحمامہ ۳۷۲
مسجد الربیع ۳۲۲
مسجد بنی رغبان ۲۹۶
مسجد سماک ۲۸۴
مسجد شبیل ۲۹۶
مسجد عاصم ۳۵۲
مسجد بنی عنس ۲۸۵
مسجد بنی المقاصف ۲۸۵
مسدار (دیکھو سدان)
مسرقانان ۳۶۵

المسوان ۲۰۳
مسقط ۱۹۴ ۱۹۶ ۲۰۴ ۲۰۷
مسکن ۲۵۰
المسماریہ ۳۶۴
مسناۃ جابر (الحیرہ میں) ۲۸۱
مشربۂ ام ابراہیم ۱۸
المشرعۃ سلیمان (سلم) ۴۱۴
مشرعۃ نفیل ۲۹۲
المشتر ۸۴
مصر ۱۱۷ ۱۲۵ ۱۴۰ ۲۱۲—۲۲۳ ۲۲۴
۲۲۵ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۳۴ ۲۳۵
۲۳۶ ۲۳۸ ۴۷۳ اور دیکھو فسطاط
مصرمان (؟) ۲۰۳
مصران (بصرہ و کوفہ) ۵۴ ۱۴۸ ۳۲۹
۳۳۵ ۳۳۶ ۳۴۸ ۴۱۰
معرۃ مصرین ۱۴۹
مصیصہ ۱۶۴—۱۶۹ ۱۷۱
المفیح ۱۱۰
مقتی (دیکھو قصر الورد)
معدن الزاج ۱۵۹
معرۃ حمص ۱۳۱
معرۃ نعمان (دیکھو معرۃ حمص)
مقلان ۳۶۶
المعلہ ۳۳۱
المعلاۃ ۵۱
المعمورہ (دیکھو مصیصہ) ۱۶۴
المغرب ۱۹۶ ۲۱۷ ۲۲۴—۲۳۵
المغیثہ ۳۷۱
مغیرتان ۳۶۳ ۳۶۹
مقبرۂ جعفی ۲۸۵
مقبرۂ شیبان ۳۶۲
المقلاط (دمشق میں) ۱۲۲
مقنا ۵۹ ۶۰
المکران ۳۹۲ ۴۳۳ ۴۳۵ ۴۳۶
المکس ۱۹۹
مکہ ۷ ۱۶ ۱۷ ۲۵—۵۵ ۵۶ ۵۷
۱۰۷ ۱۱۹ ۱۵۶ ۲۹۵ ۲۹۷ ۴۱۴
۴۵۸ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۷۱ ۴۷۲
ملتان ۴۳۲ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۵ ۴۴۶
الملطاط ۲۷۸
ملطیہ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۹۰
۱۹۹
ملیقیا ۲۵۴
مناذر ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۸۵
منارۂ بنی اسید ۳۵۵
منارۂ حسان ۲۹۳
منبج ۱۳۲ ۱۵۰ ۱۸۸
المنجشانیہ ۳۷۲
منجلیس ۲۰۱ ۴۰۲
المندل ۴۴۲

المنصورة ٤٣٩ ٤٤٤ ٤٤٥
المنرخ (منعرج الفرات) ٣٤٣
منقذان ٣٦٣
المهدية (ديكھو المحدث) ١٩٠
مهران ٤٣٨ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤
مهرجان قذف ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٨٠
مهروبه ١٤٧
مهروذ ٢٦٥
(داودى) مهزور ١٠ ١١
مهليان ٣٦٠ ٣٦٧
مونة ٩١ ١١٤
المونكفة ١٣٤
مورة ١٦٧
الموصل ١٦٩ ١٧٧ ٢٤٩ ٢٩٦ ٣٢٦
٣٣١ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٤١
موقان ٣٢٢ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٣٠
ميافارقين ١٧٥ ١٧٦
ميانه ١٥٨
الميانج ٣٢٦ ٣٣١
ميازوذان (ديكھو ساتروذان)
الميشب ١٨
الميد (المند) ٤٣٣ ٤٣٥ ٤٤٠
٤٤٥ ٤٤٦
ميسان ٢٩٣ ٣٤١ ٣٤٣ ٣٤٤
٣٨٥
ميمذ ٢٠٦ ٢٠٧ ٣٣٦
الميمون ٢٩١

ن

نابلس ١٣٨ ١٥٨
نارند ٤٤٥
ناشروذ ٣٩٣
نامنه (نامیه) ٣٣٤
نافعان ٣٦٣
الناؤس ١٧٩
النباج ٢٤١
نجد ١٠٧ ٢٩٩ ٣٠٢
نجران ١٤ ١٦ ٤٧ ٦٣—٦٨ ٦٩
١٠٣ ١٥٦
النجرانيه ٦٦ ٦٧
النجير ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤
نحاسين (دمشق - ديكھو مسلاط)
نخشب ٤١١ ٤٢٠
النخيله ٢٤٥ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٦ ٣١٧
نرسابان ٣٣٣
النزير ٣٢٦ ٣٣١
نسا ٤٠٤
نسف ٤١١ ٤١٧ ٤١٨ ٤٢٠ ٤٢٢
نشاستج ٢٧٣

انشوى ١٩٥ ٢٠٠ ٢٠٥ ٢١٠
نصيبين ١٧٥ ١٧٦ ١٧٨
النطاة ٢٥ ٢٦
نعيا ٢٧٤
نقابلس ١٤٩
النقرة ٩٧
النفع ٥٠
النقيع ٩
النلاح (؟) ٤٣٩
نهاوند ٩٦ ٣٠٢ — ٣٠٧ ٣٠٩ ٣١٢
٣١٥ ٣١٧ ٣١٨ ٣٢١ ٣٢٥
٣٢٧
نهر الابلة ٣٥٧ ٣٦١
نهر الاجانة ٣٥٧
نهر انار حار ٣٦٢
نهر الاساورة ٣٥٨ ٣٧٣
نهر ابي الاسد ٢٩٣
نهر الاكراد ٢٠٠
نهر الامير (البصرة ميں) ٣٦٢
نهر الامير (الكوفة ميں) ٢٩١
نهر ابن ابي برذعة ٣٦٥
نهر بسطام ٢٥٩
نهر بشار ٣٦١
نهر بط ٣٨٤
نهر ابي بكرة ٣٦١
نهر بلال ٣٦٤
نهر البنات ٣٦٣
نهر بوق ٢٩٥
نهر بين ٢٩٥
نهر التوت ٣٦٧
نهر تيري ٣٧٧
نهر الجامع (ديكھو اسجامع)
نهر الجراح ٢٠٦
نهر جعفر ٣٦٧
نهر جوبر ٢٧١
نهر حبيب ٣٦١
نهر ام حبيب ٢٥٨
نهر حرب ٣٥٩
نهر الحسن ٢١٠
نهر خالدان الاجمه (ديكھو خالدان)
نهر ابي الخصيب ٣٦٢
نهر دبيس ٣٥٨
نهر درقيط ٢٧١
نهر الدم ٢٤٢
نهر الدير ٣٧١
نهر ذراع ٣٦١
نهر الزاء ٣٦١
نهر ربا (ربى) ٣٦٣
نهر الرباحى ٣٦٥
نهر زادان فروخ ٣٦٧
نهر ابي سبره ٣٦٧

نہر سعد ۲۷۴
نہر سعید ۱۷۹ ۳۳۲
نہر سلم ۳۶۰ ۳۶۵
نہر بنی سلیم ۲۵۴
نہر سلیمان بن علی ۳۶۷
نہر سوراء ۲۵۴
نہر ابی شداد ۳۶۶
نہر شیلی ۲۷۴
نہر الصلہ ۲۹۱
نہر الصین ۲۹۰
نہر ام عبداللہ دجاجہ ۳۵۹ ۳۷۲
نہر ابن عتبہ (دیکھو نہر عمرو)
نہر عدی (البصرہ میں) ۲۰۵
نہر عدی (بیلقان میں) ۴۰۵
نہر علاء ۳۶۱
نہر ابن عمر ۳۷۰ ۳۷۱
نہر عمرو ۳۵۸ ۳۶۵
نہر ابن عمیر ۳۵۹
نہر الغوثی ۳۶۷
نہر فیروز ۳۶۱
نہر کثیر (کثیر) ۳۶۵
نہر ماسوران ۳۶۶
نہر المرءۃ ۴۴۲ ۳۴۰
نہر مرہ ۳۶۰
نہر مسلمہ ۱۵۱
نہر معقل ۳۵۸ ۳۶۴ ۳۶۷
نہر مقاتل ۳۶۳
نہر مکحول ۳۶۲
نہر الملک ۲۵۴ ۲۶۵ ۲۷۱ ۴۵۷
نہر نافذ ۳۶۰
نہر النعمان ۳۶۳
نہر یزید ۳۶۵
نہر یزید الاباضی ۳۶۴
النہرین ۲۵۴ ۲۶۵ ۲۷۳
النوبہ ۲۳۶ — ۲۴۰
نوبندجان ۳۸۸
نوبہار بلخ ۴۰۹
نوق ۳۹۳
نیسابور ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۱۴
النیل (نیل العراق) ۲۹۰
مدینۃ النیل ۲۹۰
نیموی ۳۳۱

و

وادی احرار ۲۰۰
وادی جرجان ۳۳۷
وادی القری ۱۴ ۱۵ ۳۳ — ۳۵ ۲۰۴ ۴۷۱
وادی مکہ ۵۴

دادی نسل ۳۹۶
واسط ۱۷۱ ۲۸۹ — ۲۹۲ ۳۷۰
۳۷۱ ۳۷۶ ۳۹۱ ۴۴۰ ۴۴۱
الواقوصہ (دیکھو یاقوصہ)
الوتیر ۳۶
وج (الطائف) ۵۶
وجاہ ۳۳۷
وحش ۳۲۹
ورثان ۲۰۶ ۲۰۹ ۳۲۹
الوطیح ۲۵ ۲۶
وہرارزان ۱۹۶
ولیص ۱۹۵ ۲۰۰

ہ

الہارونی ۲۹۷
ہارونیہ ۱۷۱
ہاشمیہ (الکوفہ میں) ۱۹۲ ۲۸۷
ہاعلہ ۳۳۳
ہجر ۷۱ ۷۸ — ۸۶
ہراۃ ۴۰۳ ۴۰۵ ۴۰۹ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۷
الہرجلیان ۲۰۳
ہرک ۱۹۹
ہرمزجرد ۲۴۲ -
ہرمز ۳۹۱
ہزاردر ۳۵۸
ہصالہ (؟) ۲۰۰
ہمذان ۲۵۵، ۳۰۲، ۳۰۹ — ۳۱۱، ۳۲۱، ۳۲۳
الہند ۲۳۵ ۳۴۱ ۳۶۹ ۳۹۴ ۴۳۱ — ۴۴۶
الہندمند ۳۹۳ ۴۳۴
الہنی والمری ۱۸۰
ہوزمسیر (دیکھو الاہواز) ۳۸۳
ہیاطلہ ۴۰۳ ۴۱۸
ہیت ۱۷۹ ۲۹۹
ہیسون ۳۹۳

ی

یافا ۱۳۸
الیاقوصہ ۱۱۴
یبنی ۱۳۸
یثرب (اسم المدینہ) ۱۵ ۱۷ ۲۵ ۵۶
الیرموک ۱۱۴ ۱۲۳ ۱۳۵ — ۱۳۸ ۱۴۰ ۱۴۴ ۲۱۲
یزیدان ۳۵۹
الیسید ۱۳۳
الیسیرہ ۴۸

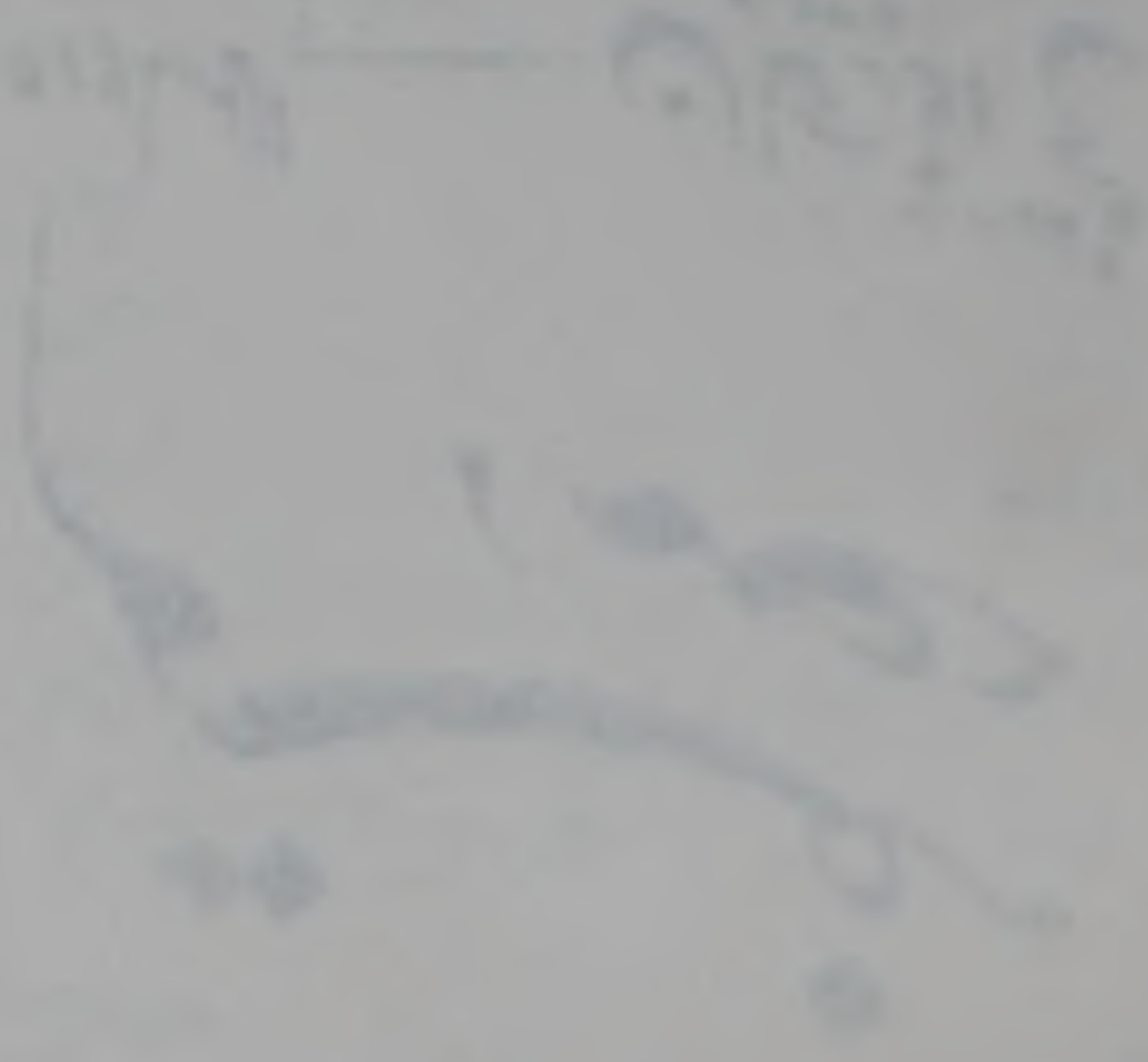

اليمامه	٨٤	٨٦ — ٩٤	٩٥	١٠٥	ينبع	١٤			
	٢٤٢	٢٤٦	٢٥٩	٣٤١	٣٧٢	يهود	١٥	١٧ — ٣٥	٥٦	٦٠
اليمن	١٥	٣٦	٥٦	٦٤	٦٥	٦٦	٦٦	٧١	٧٥	١٢٤	١٢٧
	٦٨ — ٧٦		١٠٠	١٠٣	١٠٤		١٣٧	١٤١	٢٠٠	٤٧٣	٤٧٤
	١٠٥ — ١٠٧		١٦٩	٣٠٢	٣٠٦	اليهوديه	٣١٢	٣١٣			

٣٠٦

KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No. 456934
Date 30.5.03
SRINAGAR

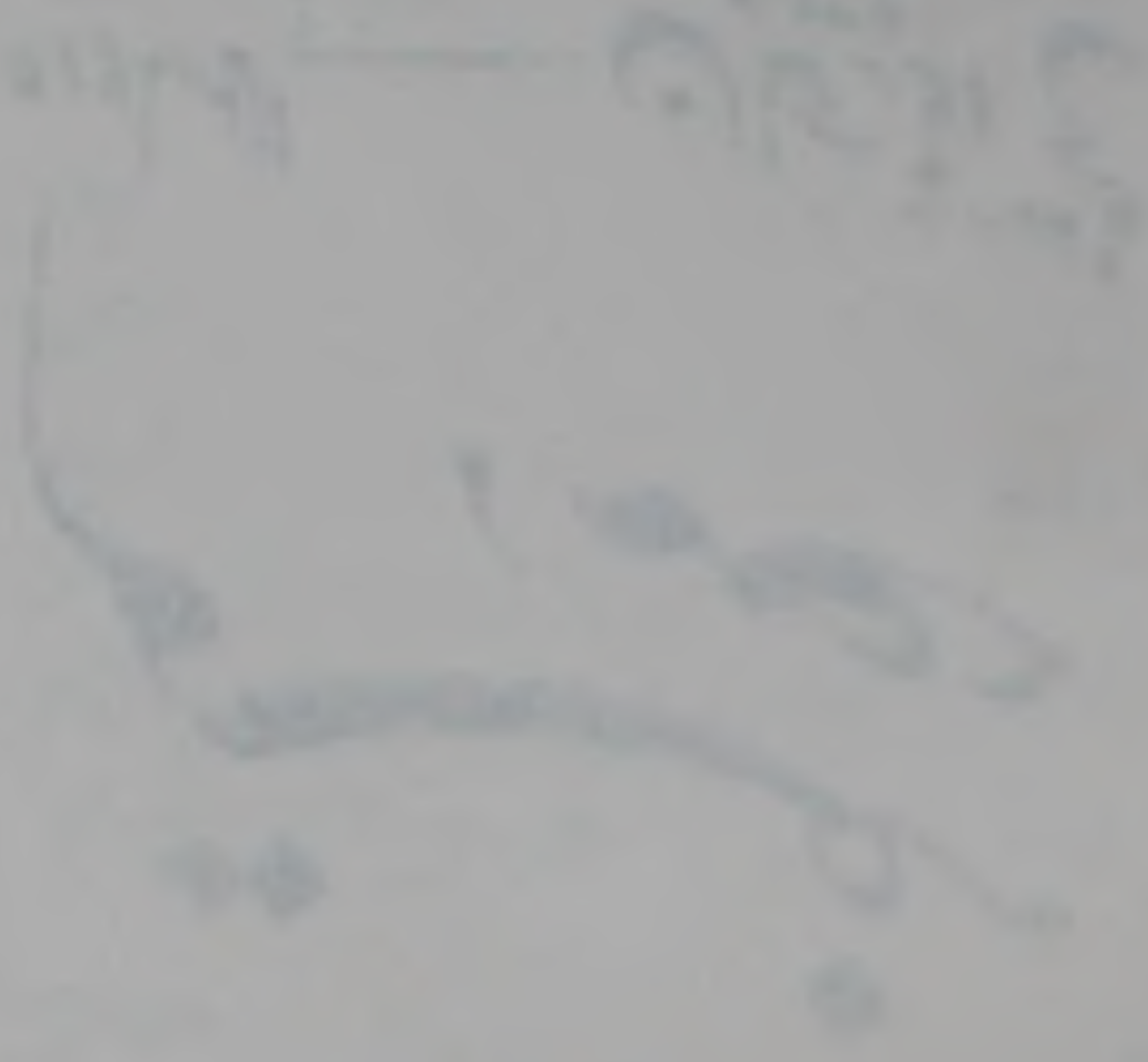

ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN